بددعائے عشق

Areesha Khan

Episode 1

"وہ یا میں؟"

ہاتھ میں زہر کی بوتل لئے اپنی سرخ آنکھوں سے آنسوں بہائے وہ لڑکی دھیمی سے آواز میں سامنے کھڑے شخص سے پوچھ رہی تھی

مگر اسے یہ علم ہی کہاں تھا کہ سامنے کھڑے وجود کو ذرا برابر بھی پرواہ نہیں اسکی

"میں نے پوچھا وہ یا میں؟"

سر جھکائے وہ اس کی باتیں ایسے سن رہا تھا جیسے اس کے اختیار میں نہیں اس لڑکی کی زندگی بچانا

"شاید تم نے سنا نہیں میں آخری بار پوچھ رہی ہوں وہ یا پھر میں؟"

بکھرے بال، چہرے پہ مایوسی، آنکھوں میں آنسوں لئے وہ مسلسل ایک ہی سوال پوچھ رہی تھی

چہرا رونے سے سرخ ہو چکا تھا حالت نڈھال تھی وجود زندہ لاش ثابت ہو رہا تھا

"میں نے صرف تم سے پیار کیا ہے اور ہمیشہ کرتا رہوں گا مگر ہم کبھی ایک نہیں ہو سکتے کبھی بھی نہیں مانا کہ تمہیں اپنی زندگی میں جگہ نہیں دے سکتا مگر دل میں صرف تم رہو گی تم میری پہلی اور آخری محبت ہو مگر میں زندگی میں تمہیں جگہ نہیں دے سکتا"

کافی دیر کے بعد اس ظالم نے کچھ بولا تھا مگر بولا بھی ایسا کہ اس کے یہ الفاظ سامنے کھڑے بے جان وجود پر قہر بن کر ٹوٹے تھے

"نہیں مت ایسا کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں میری آہ لگ جائے کہیں ایسا نہ ہو جب تمہیں میری قدر پتا چلے تو میں تمہیں کبھی مل نہ پاؤں"

بنا کچھ کہے وہ اس کے آخری الفاظ نظر انداز کرتا پلٹ چکا تھا

وقت وہی تھم گیا وہ اسے ادھورا کر کے جا چکا تھا

کتنا ظالم تھا وہ اسے تھوڑا بھی رحم نہ آیا اس عشق میں پاگل لڑکی پر جبکہ اس نے خود ہی تو پاگل کیا تھا اپنے عشق میں

"میں نے تمہارے لئے پوری دنیا کو ٹھکرا دیا اور تم نے کسی اور کے لئے مجھے چھوڑ دیا ادھورا کر دیا مجھے"

اپنے بے جان وجود کے ساتھ کھڑا رہنا اس کے لئے اب مشکل ہو چکا تھا گرنے کے جیسے انداز میں وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی بے بس نظروں سے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی

ہاتھ سے زہر کی بوتل زمین پر گر کر ٹوٹ چکی تھی

جبکہ آنکھوں سے آنسوں اب بھی جاری تھے جو اس کی خوبصورت آنکھوں کو اور بھی زیادہ حسین بنا رہے تھے

کاش وہ ظالم اس کی آنکھوں میں صرف ایک بار دیکھ لیتا تو شاید وہ اسے کبھی یوں توڑ کر نہ جاتا

"میں نے عشق کیا تھا تم سے مگر تم نے بدلے میں مجھے ہمیشہ صرف درد دیے مگر یاد رکھنا ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب تمہارے پاس دنیا کی تمام آسائشیں ہوں گی تمہارے پاس محبت کرنے والوں کی کمی نہیں ہو گی مگر تم ترسو گے میرے لئے یاد رکھنا وہ وقت بہت جلد آئے گا جب تم مجھ سے ملنے کو آو گے مگر تمہیں میری قبر بھی نہیں ملے گی"

وہ تڑپ رہی تھی مگر کوئی نہیں تھا جو اس کی سنتا

"میں تم سے اتنا دور چلی جاؤں گی کہ تم کبھی مجھے ڈھونڈ نہیں پاؤ گے محبت کی قدر کیا ہوتی ہے یہ تمہیں وقت بتائے گا"

اسکی سرخ آنکھیں جو کہ اب سوجھ چکی تھیں وجود ٹھنڈا پھڑ چکا تھا

"مجھے دھوکا دے کر تم اتنی آسانی سے کسی اور کے ہو جاؤ گے؟ کبھی نہیں میری بددعا ہے کہ تم پل پل تڑپو مگر تمہیں کبھی بھی سکون نصیب نہ ہو جیسے تم نے میری زندگی ویران کی ہے میری بددعا ہے تمہاری زندگی بھی ویران ہو جائے تقدیر تمہارے ساتھ وہی کھیل کھیلے جو تم نے میرے ساتھ کھیلا ہے"

چلا تو گیا تھا وہ شخص یہ سوچ کر کہ اب کبھی واپس نہیں آئے گا مگر اس بات سے دونوں ہی انجان تھے کہ آنے والا وقت ایک بار پھر سے ان کو ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کرے گا

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

"ایلیے اووو تیری ہمممت کیسے ہوئی رک ابھی بتاتی ہوں تجھے نہ توڑ دیا منہ تیرا تو کہنا"

وہ گہری نیند میں مسلسل بڑبڑا رہی تھی

جیسے کسے کی سچ مچ پٹائی کر رہی ہو

پورے کمرا اے سی کی ٹھنڈک میں ڈوبا ہوا تھا دیکھنے میں تو کسی لاپرواہ لڑکے کا کمرا لگ رہا تھا ہر چیز بے ترتیب پڑی ہوئی تھی دیوار پر جگہ جگہ باکسرز اور مونسٹرز کی تصویریں لگی ہوئی تھیں

کمرا اتنا خوفناک ثابت ہو رہا تھا کہ اگر کوئی دل کا مریض پانچ منٹ بھی یہاں رک جائے تو وحشت سے ہی مر جائے

"بھاگ کدھر رہا ہے رک سالے"

ابھی نیند میں وہ کسی کی ہڈیاں توڑ ہی رہی تھی کہ صباحت بیگم کمرے میں داخل ہوئیں

"یونی کا ٹائم ہو رہا ہے اور یہ لڑکی اب تک سو رہی ہے اوففف کیا حالت بنائی ہوئی ہے کمرے کی کیا کروں اس لڑکی کا میں"

"میں منہ توڑ دونگی تیرا سمجھا آنکھیں نیچے کر"

جبکہ وہ پھر بڑبڑانے لگی

صباحت بیگم نے افسوس کرتے ہوئے ایک نظر انابیہ پر ڈالی کھینچ کر اسکے اوپر سے چادر ہٹائی اور کھڑکی سے پردے ہٹائے جس کے ڈلے رہنے سے پورا کمرا اندھیرے میں ڈوب چکا تھا

"بیا اٹھو اور کتنا سونا باقی رہ گیا یونی کا ٹائم ہو رہا ہے جلدی اٹھو"

"اووو ففففففف امی جی کیا کیا اپنے اتنی مشکلوں سے وہ کمینا ہاتھ آیا تھا بس اسکا منہ توڑنے ہی والی تھی میں"

آنکھوں پر روشنی پڑھنے کی وجہ سے وہ نیند سے بیدار ہوئی

سنہرے بال سرخ وشاداب رنگت بڑی بڑی آنکھیں چھوٹی سی ناک نازک سے ہونٹ

نائیٹ سوٹ میں وہ سلیپنگ بیوٹی لگ رہی تھی

"بس بھی کرو بیا اور کتنی بار بتاؤں کہ لڑکی ہو تم لڑکا نہیں جو ہر وقت کسی نہ کسی کو مارنے دھاڑنے میں لگی رہتی ہو"

"ہاں تو آپ کو کیا مسئلہ ہے بھئی بابا جان کا تو میں شیر بیٹا ہوں نہ"

ایک اسٹائل سے اٹھ کر بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھی وہ یک طرفہ مسکراہٹ کے ساتھ کہتی ہے

"اچھا بس بس زیادہ شیرنی نہ بنو اور یونی کا ٹائم ہو رہا ہے جلدی سے فریش ہو کر نیچے آؤ تمہارے بابا ڈائننگ ٹیبل پر تمہارا انتظار کر رہے ہیں"

صباحت بیگم بنا کچھ سنے اپنی بات مکمل کر کے کمرے پر ایک افسوس نظر ڈال کر واپس جا چکی تھیں

"موبائل کدھر گیا میرا ااااا"

پورے بیڈ پر تلاش کرنے کے بعد نظر بیڈ کے سائیٹ ٹیبل پر گئی جہاں سے موبائل تقریباً گرنے ہی والا تھا

موبائل سکرین پر ہانی کے میسج اور مس کالز لگی ہوئی تھیں جنہیں اگنور کر کے وہ ٹائم دیکھنے لگی

"ہا ششششششش ساڑے آٹھ ہو گئے کہا بھی تھا جلدی اٹھا دینا مگر نہیں کوئی سنتا ہی نہیں میری تو"

خود ہی بک بک کرتی وہ بھاگ کر فریش ہونے چلی گئی

فریش ہو کر ایک نظر رنگ ہوتے موبائل پر پڑھی

فورجی کی اسپیڈ میں ریڈی ہو کر نیچے بھاگی

"بابا جان آئی ایم سوری آج پھر ایک پنگا ہو گیا مجھے جانا پڑ رہا ہے ملتے ہیں شام میں اللہ حافظ ٹیک کیئر لو یو"

ہوا کے گھوڑے پر سوار وہ سیدھا باہر اپنی گاڑی کے پاس جاتے ہوئے مشکل سے یہ الفاظ ادا کر گئی تھی

دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی مین گیٹ سے باہر نکال کر نظروں سے اوجھل ہو گئی

"آج پھر میرا شیر بیٹا کسی کی مرمت کرنے چلا ہے دیکھ رہی ہو صباحت بیگم ہماری شیرنی اکیلی سب پر بھاری ہے"

صفدر ہمدانی صحاب اپنی شیرنی پر فخر کرتے ہوئے انداز میں بولے

"ہاں ہاں دیکھ ہی رہی ہوں بیس سالوں سے بہت سر چڑھا لیا آپ نے اسکو نہ جانے آج کس کی شامت آئی ہو گی"

صباحت بیگم کی بات پر ہمدانی صاحب مسکرائے تھے

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

"رخ زندگی نے موڑ لیا کیسا

ہم نے سوچا نہیں تھا کبھی ایسا"

وائن کا کلاس ہاتھ میں تھامے وہ ہر بار کی طرح آج بھی اسکی یادوں کے نشے میں چُور تھا

"آتا نہیں یقیں کیا سے کیا ہو گیا

کس طرح میں تم سے بے وفا ہو گیا"

کھڑکی کے پاس کھڑے وہ باہر ہوتی برسات کو دیکھ رہا تھا جیسے بارش کا ایک ایک قطرہ اس کے زخموں پر گر کر انہیں پھر سے تازہ کر رہا ہو

"انصاف کر دو مجھے معاف کر دو

اتنا ہی کر دو کرم"

وائن کے گلاس کو لبوں پر لگائے پل بھر میں گلاس خالی کر گیا تھا جب کہ اب بھی اس کے دماغ میں ایک ہی سوال گردش کر رہا تھا

"کیا وہ اب بھی مجھ سے محبت کرتی ہو گی"

Episode 2

گاڑی آگ سی رفتار میں یونیورسٹی کے گیٹ سے اندر انٹر ہوئی ہی تھی کہ لیجنڈز گروپ والوں نے نارا لگانا شروع کر دیا

"ہماری شیرنی آگئی"

درمیانہ قد جس پر بلیک جینس گھٹنوں تک آتی وائیٹ شرٹ ہاتھ میں بیش قیمتی گھڑی انگلیوں میں مخصوص قسم کی انگوٹھیاں جبکہ بال آزاد تھے

برانڈڈ جوگرز پہنے ایک اسٹائل سے وہ کار سے باہر نکلی

شاید ہی کسی نے نظر ہٹائی ہو گی اس ظالمہ پر سے

ارد گرد کے لوگوں کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ سیدھا پلے گراونڈ کی طرف جانے لگی اور کہیں اور دیکھتی بھی کیوں جب اسکا شکار سامنے ہی کھڑا ڈھیٹوں کی طرح اسے آتے دیکھ رہا تھا

سائڈ پر پڑی بینچ پر سے ہاکی اٹھا کر مظبوطی سے ہاتھ میں تھامے وہ آگ بھری نظروں سے آگے بڑھی اور بنا کچھ کہے ہاکی سامنے والے کے سر پہ دے مارا

جبکہ یہ عمل اس نے ایک سیکنڈ میں کوئی پانچ چھ بار تو کیا ہی ہو گا

"مارو شیرنی اور مارو اسے یہ لوفر اس ہی لائق ہے"

بچارا پہلی ہاکی کھا کر ہی زمین پر گر چکا تھا

پلے گراونڈ میں تقریباً سو سے زائد اسٹوڈنٹس موجود یہ تماشا دیکھ رہے تھے جبکہ لیجنڈز گروپ نے پھر سے شور مچانا شروع کیا

سامنے کھڑی لڑکی سہم سی گئی تھی

"کیوں بے؟ لڑکی کو چھیڑ رہا تھا سالے وہ بھی میرے گروپ کی لڑکی کو تیری ہمت کیسے ہوئی ہاں"

گریبان سے پکڑ کر کھڑا کئے وہ دھاڑنے سے انداز میں بولی

"نہیں مطلب ہمت کیسے ہوئی تیرے باپ کی یونیورسٹی ہے یہ جو ابا بنا پھرتا ہے تو؟ تیرے باپ کی ہوتی تب بھی بیا ہمدانی کے ہوتے ہوئے یہ سب نہیں چلتا یہاں سمجھا کیا"

🖤🖤 AreeSha khaN NoVels 🖤🖤

ابھی یہی سین چل رہا تھا کہ ڈیول گروپ کا ایک ممبر یہ سب دیکھتے ہوئے آگے بڑھ کر انابیہ ہمدانی سے مخاطب ہوا

"Excuse me Miss biya humdani"

"بیچ میں نہیں بولنے کا"

بیا نے پیچھو دیکھے بنا جواب دیا

Hey Listen Biya humdani"

جس گروپ کے بندے کا آپ یہ حال کر چکی ہیں کیا آپ کو پتا بھی ہے اُس گروپ کا لیڈر کون ہے...؟"

"نہیں پتا اور جاننا ضروری بھی نہیں سمجھتی"

پیچھو مڑ کر لاپرواانداز میں جواب ادا کئے

"جانتا ہوں کہ آپ کو نہیں پتا کون ہے اگر جانتی ہوتی تو حد سے تجاوز نہ کرتیں"

وہ لڑکا ایک قدم قریب آیا

"مطلب اب تم بتاؤ گے بیا حد انی کو حد؟ ہو کون تم؟"

اس کی تو جیسے کسی نے شان میں گستاخی ہی کر دی ہو

"میں ڈیول گروپ کے لیڈر کا بیسٹ فرینڈ زین احمد ہوں میڈم آپ نے میرے سامنے تو اس لہجے میں بات کر لی مگر ہمارے ڈیول کے سامنے تمیز سے پیش آنا وہ پہنچنے ہی والے ہوں گے"

ایک قدم اور قریب آکر وہ دھیمی سے آواز میں بولا

"اووہ مائے گاڈ میں تو ڈر ہی گئی پانچ روپے کی دھمکی سے"

منہ پہ ہاتھ رکھ کر معصوم سی شکل بنائے وہ اس وقت کوئی ننّے بچوں کی طرح ہی لگ رہی تھی

"بیا بس کر بہت ہوا"

سب اسٹوڈینٹس کے بیچ سے بامشکل نکل کر ہانیہ بیا کہ پاس آئی

"کیوں جاؤں میں کہیں"

بیا نے ہانیہ کو گھور کر دیکھا

"بیا سمجھا کر چل یہاں سے الریڈی ایک لیکچر مس ہو چکا ہے ہمارا دوسرا بھی ہو گیا تو تیرے ساتھ ساتھ میری بھی واٹ لگ جائے گی"

آنکھیں دکھاتے ہوئے ہانیہ بیا کا ہاتھ پکڑ کر لے جانے لگی

جبکہ ہانیہ کے آنکھیں دکھانے والے انداز پر زین نے بامشکل مسکراہٹ دبائی

"چل رہے ہیں یار رک نہ اور تم مسٹر زین احمد یہ مت سمجھو کہ ڈر گئی میں نہ تم سے نہ تمہارے اس ڈیول سے ڈرتی ہوں میں سمجھے"

جاتے جاتے وہ انگلی سے وارن کرتے ہوئے انداز میں بولی

ایک نظر زین پر ڈال کر بیا کا ہاتھ پکڑ کر وہ جلدی سے پلے گراونڈ سے چلی گئی

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

"15014914814714614 5"

وجود پسینے سے پورا شرابور ہو چکا تھا

نیلے رنگ کا شورٹ جس کے ساتھ کالے رنگ کی بنیان نما شرٹ ساتھ ہی گلے میں پہنا ایک مخصوص لاکٹ جو اس وقت باہر بآسانی نظر آ رہا تھا

چوڑا سینہ سٹرانگ مسلس سلکی بال گرے آنکھیں سرخ ہونٹ ہلکی سی شیو اس کے حسن میں شاید ہی کوئی کمی ہو گی

اس وقت وہ اپنے بڑے سے باغ نما لون میں موجود پوشپس میں مصروف تھا

اچانک فون رنگ ہونے لگا جو سامنے کرسیوں کے بیچ ٹیبل پر پڑا ہوا تھا ایک اسٹائل میں وہ یک دم سیدھا کھڑا ہوا اور ٹیبل کے پاس کرسی پر جا بیٹھا

ٹیبل پر پڑے ٹاول اٹھا کر گردن صاف کرتے ہوئے ٹیبل پر پڑا جوس کا گلاس ابھی لبوں پر لگایا ہی تھا کہ

اسکرین پر میسج نمایا ہوا

آبرو کا زاویہ بنا کر وہ سوالیہ نظروں سے موبائل اٹھاتا کچھ سوچنے میں مصروف تھا تبھی ملازمہ کی آواز سے موبائل سے نظر ہٹا گیا

"چھوٹے صاحب آپ کو بیگم صاحبہ ناشتے پر بلا رہی ہیں"

ہاتھ کے اشارے سے جانے کا کہہ کر وہ پھر سے موبائل اسکرین پر دیکھتا ہے

نظریں جھکائے ملازمہ اشارہ ملتے ہی واپس بڑے حال کے اندر چلی جاتی ہے

"???How"

بس یہ الفاظ ادا کرتا وہ ہاتھ میں موبائل اٹھائے سیدھا کمرے میں چلے گیا

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

"کہاں ہے تمہارے چھوٹے صاحب؟ آئے کیوں نہیں اب تک؟"

نورین بیگم ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ہاتھ میں چھری لئے وہ بریڈ پر بٹر لگا رہی تھیں

ملازمہ سے اپنے لاڈلے کا پوچھنے لگیں

"جی بیگم صاحبہ میں نے ناشتے کا بتا دیا تھا مگر چھوٹے صاحب اپنے کمرے میں چلے گئے"

"شاید چیچ کرنے گیا ہو گا خیر تم جاؤ اب"

ہاتھ میں مختلف رنگوں کے نگینوں کی انگوٹھیاں سرخ و سفید وجود پر ساڑی زیب تن کی ہوئی تھیں جبکہ بالوں کا بڑی تہذیب سے جُوڑا باندھ رکھا تھا

نورین بیگم اب پہلے سے تھوڑی کمزور ہو گئیں تھیں

سیڑھیاں اترتے وہ سیدھا نورین بیگم کے سامنے کرسی پر آ بیٹھا

"کیسا رہا تمہارا ورلڈ ٹور"

نورین بیگم نے بریڈ سامنے پلیٹ میں رکھتے ہوئے پوچھا

"ہمم"

ہاں میں سر ہلا کر وہ بریک فاسٹ میں مصروف ہو گیا

کل صبح ہی وہ اپنے دوستوں کے ساتھ پورے دو مہینے بعد پاکستان آیا تھا

"کیا کہیں جا رہے ہو آج؟"

"جی"

"تم بھی اس کی طرح ہی ہو گئے ہو بلکل وقت نہیں دیتے اپنی ماں کو پہلے تو چہرہ دیکھنے کے لیے ترس گئی تھی تمہارا اب آئے بھی ہو تو پھر سے وہی مصروفیات کے کر"

نورین بیگم نے افسوس بھرے انداز میں کہا

"I have done okay mom I'm going to uni bye see you"

ڈائننگ سے اٹھتے ایک نظر نورین بیگم پر ڈال کر وہ اپنا بیگ اٹھائے حال سے باہر چلا گیا

ویسے تو یہ ایک گھر تھا مگر اتنا عالیشان انداز میں تعمیر کیا گیا تھا جیسے کوئی محل ہو

یہاں کی ہر چیز بیش قیمتی لگتی تھی

وہ باہر کھڑی اپنی ٹویوٹا کرولا میں بیٹھ کر سیدھا یونی کے راستے نکل گیا

جبکہ حال کے دروازے میں کھڑی نورین بیگم افسوس نظروں سے اسے جاتے دیکھ رہیں تھیں

انہیں ڈر تھا ایک بار پھر وہ اکیلی نہ پڑ جائیں

ماضی کے مناظر ان کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے تھے آنکھوں سے آنسوں جاری ہونے لگے وہ رو رہی تھیں بنا آواز کے

شاید انہیں اپنے کئے پر پچھتاوا ہو رہا تھا اور کیوں نہ ہوتا انہی کی وجہ سے کتنی زندگیاں برباد ہو چکی تھیں

Episode 3

فل اسپیڈ میں وہ گاڑی کو اُڑانے والے انداز میں یونیورسٹی کے گیٹ سے اندر انٹر ہوا

وہ پورے ایک مہینے کے بعد آج یونیورسٹی آیا تھا ہر ایک اسٹوڈنٹ خاص طور پر لڑکیاں اس کی کار کو ایسے دیکھ رہی تھیں جیسے ان کی نظریں کب سے منتظر ہوں

وائیٹ جوگرز پہنے وہ اپنی ٹویوٹا کرولا سے باہر نکلا

بلیک کلر کی ہڈی بلیک ہی جینس آنکھوں پر بلیک گلاسز

گلے میں اس کا وہی مخصوص لاکٹ ہاتھ میں واچ اس وقت وہ کسی فلم کا ہیرو ہی لگ رہا تھا

"Ohhh My God"

وہاں کھڑی تقریباً ساری لڑکیوں نے ہی یک آواز ہو کر بولا

وہ تھا ہی ایسا کوئی لڑکی اسے دیکھے تو دیکھتی ہی رہے نہ صرف لڑکیاں بلکہ لڑکے بھی اس کی پرسنالٹی سے بہت متاثر ہوتے تھے

جب سے اس نے یونی جوائن کی تھی یونیورسٹی کے باقی لڑکوں کی تو جیسے ویلیو ہی کم ہو گئی تھی بس ہر ایک کی زبان پر اس ڈیول کا نام ہوتا تھا اس لیے کافی لڑکے اس سے جیلسی فیل کرتے تھے

وہ سب کی نظروں کو نظر انداز کرتا ہوا قدم اٹھا کر سیدھا اپنی کلاس میں چلا گیا

"اووووہ واؤ دیکھو تو ذرا آج کون آیا ہے"

زین احمد نے اس کو گلے لگاتے ہوئے کہا

"سب چھوڑ اور بتا کون ہے وہ جس نے میرے نام سے امپریس ہونے کے بجائے تجھے وارن کیا"

زین سے الگ ہوتے ہی اس نے یہ سوال کیا

"ارے ے ے نہ سلام نہ دعا بند احال ہی پوچھ لیتا ہے"

زین نے معصوم سی شکل بناتے ہوئے کہا

"زین بتاؤ کون ہے وہ سالا"

وہ چہرے پر سخت تاثرات لایا

"ایک منٹ ایک منٹ وہ سالا نہیں بلکہ سالی ہے وہ بھی میری"

زین نے لفظ سالا سن کر با مشکل ہنسی دبائی

"واٹ؟؟؟ آخر کیسے؟؟ اس کی ہمت کیسے ہوئی کیسے کیسے؟؟"

سامنے کھڑے وجود کے تو جیسے پیروں تلے زمین نکل گئی ہو

"یار ہمارا آج لیکچر تھا جو مسڈ ہو گیا اور وہ وہی پر موجود ہو گی شاید اب تک تو ختم ہو چکا ہو گا"

زین نے اپنی واچ سے ٹائم دیکھتے ہوئے بتایا

"کیا وہ میرے بارے میں نہیں جانتی جو اس نے ایسا کیا آج پہلی بار کسی لڑکی نے ایسی حرکت کی ہے اور یہی آخری بھی ہو گی"

وہ اپنا اینگ بینچ پر رکھ کر کلاس سے باہر نکالتے سیدھا لیکچر روم میں جانے لگا جبکہ زین بھی اس کے پیچھو گیا

مگر سارے اسٹوڈنٹ وہاں سے جا چکے تھے جبکہ زین کی نظر زمین پر گئ

"یہ بریسلیٹ تو ہا..."

زین کے آدھے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے کیونکہ

سامنے کھڑا وجود سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

"شاید کینٹین گئی ہو گی وہ لڑکی"

زین نے بات گمانے والے انداز میں کہا اور دونوں کینٹین کی طرف چلے گئے

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

ہانیہ اور بیا کے کلاس میں آتے ہی لیکچر شروع ہو گیا تھا تقریباً ایک گھنٹے تک چلتا رہا اور لیکچر کے ختم ہوتے ہی اب دونوں کینٹین میں موجود تھیں

"یار کیا مطلب؟ پہلے تُو خود ہی میسج کر کے بتاتی ہے کہ یہ مسئلہ ہو گیا ہونی آجا جلدی اب جب میں آ ہی گئی تھی تو روکا کیوں مجھے؟ ٹھیک سے کُٹ تو لگانے دیتی اس چھچھورے لڑکے"

"بیا بس کرو تمہیں نہیں پتا ان کے گروپ کا لڑکا کیا کہہ رہا تھا اگر ان کا گروپ لیڈر یہاں موجود ہوتا تو پتا نہیں پھر کیا ہونا تھا تمہارا"

"ڈر گئی؟ مطلب تُو ڈر گئی اس چوزے کی سستی دھمکیوں سے اس کا بھی منہ لال کر دیتی میں اگر تُو بیچ میں نہ آتی تو"

بیا نے ہانیہ کو آنکھیں دکھائی

"کیوں اس بچارے کا کیوں کرتی؟"

بیا نے ہانی کو پھر آنکھیں دکھائی

"آئی مین اس نے کیا کیا تھا وہ تو سمجھا رہا تھا یار اور تُجھے پتا بھی ہے نہ کہ میں ان لڑائی جھگڑوں سے دور رہتی ہوں تو پلیز تُو بھی اب یہ غنڈا گردیاں چھوڑ دے"

ابھی یہی باتیں چل رہی تھیں کہ ہانی کو سامنے سے زین احمد آتا نظر آیا مگر ساتھ میں کوئی اور بھی تھا

"ایبے میں ڈرتی نہیں اس زین اور اس ڈیول کے بچے سے سمجھی نہ!!! اگر وہ میرے سامنے بھی آکر کھڑا ہو جائے تو بھی اس کے منہ پر یہ سب کہوں گی اسے میں"

بیا نے ایک اسٹائل میں یہ بات کہی تھی جبکہ اس بات سے انجان تھی کہ جس کی وہ عزت افزائی کر رہی ہے وہ اس وقت اس کے پیچھو کھڑا سب سن چکا ہے

ہانیہ اپنا نظر کا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے کرسی سے اٹھی

"OHh reaLLy"

پیچھو سے آتی روب دار آواز سن کر وہ فورن کھڑی ہوئی

"I'm impressed"

ایک خوبرو نوجوان اس کے سامنے کھڑا طنزیہ لہجے میں کچھ کہہ رہا تھا بیا اس کے اس انداز سے سمجھ گئی تھی کہ یہی ڈیول ہے مگر پوچھنا فرض سمجھا

"آپ کون؟"

"My self Arham Abbas Khan"

وہ اس کی براؤن آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہنے لگا

مگر تھوڑا کنفیوز تھا کہ پہلی بار کوئی لڑکی ارحم کی پرسنالٹی کو دیکھ کر کیسے امپریس نہیں ہوئی

جبکہ وہ اس بات سے لاعلم تھا کہ وہ لڑکی اس کی شخصیت سے متاثر تو ہوئی مگر وہ کبھی ظاہر نہیں کرے گی

وہ دونوں تھوڑی دیر تک ایک دوسرے کو دیکھتے رہے ارحم نے پہلے مکمل اس کا جائزہ لیا اس نے

واقعی لڑکوں کی طرح ڈریسنگ کی ہوئی تھی جبکہ بیا کی نظر ارحم کے لاکٹ پر تھی

"تو تم ہو ڈیول"

آئبرو کا زاویہ بنا کر وہ ارحم عباس سے کہنے لگی

"جی ہاں مس...."

"بیا... انابیہ... انابیہ صفدر ہمدانی"

"ہاں تو کیا کہہ رہی تھیں تم کہہ منہ لال کر دو گی میرا رائیٹ؟"

سر تا پیر تک بیا کو دیکھتے ہوئے وہ ایک اسٹائل سے بولا

"بلکل صحیح سنا تم نے، جا کر سمجھاؤ اپنے دوست کو ورنہ سچ مچ تمہارا منہ لال کر دوں گی میں سمجھے"

تپنے والے انداز میں بول کر وہ اپنا بیگ اٹھائے وہاں سے جانے لگی

جبکہ ہانیہ اور زین کھڑے ان دونوں کی گفتگو سن رہے تھے

"Hey Listen Anabiya Safdar Humdani"

ارحم نے فورن سے بیا کا ہاتھ پکڑ کر روکا اور سیدھا اس کے سامنے آکھڑا ہوا بیا کا دل کیا اس کا منہ نوچ لے

"اوہ ہیلو مسٹر ہاتھ چھوڑو میرا ہمت کیسے ہوئی تمہاری مجھے ٹچ کرنے کی"

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں تم جیسی بد تمیز لڑکی کو ہاتھ لگانے کا لڑکیاں مرتی ہیں مجھ پر میرے پاس کمی نہیں لڑکیوں کی اور آئیندہ میرے گروپ کے کسی بھی بندے کو اُو فففف بھی کہا تو انجام کی زمہ دار تم خود ہوں گی"

یہ الفاظ ارحم نے بیا کے دو قدم قریب جا کر ادا کئے تھے

اسے بیا کے الفاظ کچھ عجیب لگے کیونکہ وہ واحد لڑکی تھی جو صرف ہاتھ پکڑنے پر اتنا کچھ کہہ گئی ورنہ تو لڑکیاں موقعے تلاش کرتی تھیں کہ ارحم عباس انہیں ایک بار سمائل پاس کر دے

"بات سنو مسٹر حد میں رہو اپنی اور میرا ابھی اتنا برا وقت نہیں آیا کہ تم جیسے پہ مروں مائے فٹ اور اس بد تمیز والے الفاظ کا بدلہ میں بعد میں لوں گی"

ارحم کے لاکٹ پر ایک نظر ڈال کر وہ ایک بار پھر سے وہ ارحم کی عزت افزائی کر کے وہاں سے چلی گئی کیونکہ اسے اس شخص کی حرکت پر بے حد غصہ آرہا تھا چاہتی تو بہت کچھ کر سکتی تھی مگر شاید یہ وقت اسے مناسب نہیں لگا

جبکہ ارحم کو کچھ بولنے کا موقع نہ ملا تو وہ بھی وہاں سے اپنی کلاس میں چلا گیا

💖💖AreeSha khaN NoVels💖💖

ان دونوں کے جانے کے بعد ہانیہ اور زین وہاں اکیلے کھڑے تھے

جیسی ہانیہ جانے لگی زین نے راستہ روک لیا اب وہ ہانیہ کے بلکل قریب کھڑا تھا

"یہ...یہ کیا کر رہے ہیں آپ"

اس کا دل ایک دم دھڑکنے لگا

"مس ہانیہ آپ کی ایک امانت ہے میرے پاس سوچا آپ کو دے دوں"

ایک تو معصوم سا چہرہ ہلکی سی شیو ترتیب سے بنایا گیا ہیئر اسٹائل اور پھر چہرے پہ بکھری مسکراہٹ ہانیہ کا دل تو جیسے بند ہی ہونے لگا تھا اس کا اتنے پاس آکر سرگوشی نما انداز میں یہ کہنا

"کک... کیسی اا.. امانت"

اس نے ہمت جمع کر کے بس یہ مختصر الفاظ ادا کئے

پہلے زین کا دل کیا اس کا بریسلٹ اسے دے دے پھر سوچا کے شاید یہی ایک واحد چیز ہے جس کے بہانے ہانیہ سے دوبارا بات کرنے کا موقع مل سکتا ہے

"آپ کا بریسلٹ... لیکچر روم سے ملا تھا مگر وہ میں نے کہاں رکھا تھا یاد نہیں بٹ ڈونٹ وری میں جلد لوٹا دوں گا"

بریسلٹ کا سن کر اس کی تو جیسے جان ہی نکل گئی اس نے اپنا ہاتھ دیکھا ایک ہاتھ میں واچ تھی جبکہ دوسرا خالی تھا

"OhH My God"

زین کو یہ جان کر حیرانی ہوئی کہ وہ ایک بریسلٹ کے لیے اتنا پریشان ہو رہی ہے

"مس ہانیہ آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں میں نے کہا نہ میں ڈھونڈ کر واپس دے دوں گا آپ کو اگر نہ ملا تو سیم اس جیسا آرڈر پہ بنوا کر لا دوں گا آئی پرومس"

ہانیہ کو تھوڑا گلٹی فیل ہوا اپنا ایسا ری ایکٹ کرنا مگر اب وہ زین کو کیسے بتاتی کہ اس بریسلیٹ میں تو جان ہے اس کی اگر زین نے اس بریسلٹ پر ذرا بھی غور کیا تو ہانیہ کیا کہتی اس کو وہ کیسے سامنا کرتی اس کا بس یہی بات کھائی جا رہی تھی اس بچاری کو

"نہیں نہیں دوسرا نہیں بس پلیز زز آپ وہی واپس کر دیں مجھے وہ بہت امپورٹڈ ہے میرے لئے"

"ایسے تو میری بھی امانت آپ کے پاس ہے اور بہت امپورٹڈ مگر میں تو پریشان نہیں ہو رہا اور میں نے وہ چیز مانگی بھی نہیں آپ سے"

زین نے اس پاگل کیوٹ سی چشمش جو ٹینشن میں بلکل چشمش چوزی لگ رہی تھی اس کی باتوں پر ایک دلکش مسکراہٹ لبوں پر سجائی

جب کے ایک لمحے کے لئے ہانیہ اس کی حسین مسکراہٹ دیکھتی ہی رہ گئی

"ککک.... کیا ممم مطلب؟"

زین دو قدم اور آگے بڑھا جب کہ وہ اب دیوار سے لگ گئی تھی

"مطلب میرا دل جو آپ کے پاس رہ گیا ہے مگر میں چاہتا بھی نہیں ہوں کہ آپ اسے آزاد کریں"

وہ یہ کہتا ایک بار پھر سے مسکراہٹ لبوں پر سجائے پیچھو پلٹ کر کلاس روم کے راستے چلا گیا

ہانیہ کا تو دل بند ہی ہو گیا تھا مگر زین کے جانے کے بعد اس کے الفاظ یاد کر کے وہ مسکرائی تھی

اگر اس کی یہ مسکراہٹ زین دیکھ لیتا تو شاید دیکھتا ہی رہ جاتا

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

وہ اس وقت ایک ہوٹل کے کمرے میں کھڑکی کی طرف کھڑا گہری سوچوں میں گم تھا جبکہ وائن کا کلاس ہر بار کی طرح اس بار بھی اس کے ہاتھ میں تھا فون ایک بار پھر رنگ ہوا نام دیکھ کر اس نے موبائل شٹ ڈاؤن کر دیا

"نفرت ہے مجھے آپ سے آپ سب سے"

سرخ آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات ہو رہی تھی اسے ماضی کا ایک ایک لمحہ یاد آرہا تھا ابھی ان ہی سوچوں میں گم تھا جب روم کسی نے نوک کیا

"آجاؤ"

آواز دھیمی مگر روب دار تھی اندر آنے والے شخص نے ہاتھ باندھے نظریں جھکائے کہا

"سر وہ پانچ سال پہلے ہی مر چکی ہے"

ہاتھ سے وائن کا کلاس زمین پر جا گرا

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے کیسے؟ ایسا نہیں ہو سکتا"

سامنے کھڑے شخص کا گریبان پکڑے اس نے چیخ کر کہا تھا اور اب وہ اسے دھکا دے کر باہر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے خود ٹیبل کے پاس آیا وہ شخص باہر جا چکا تھا مگر اس کے الفاظ اب بھی کمرے میں گونج رہے تھے

ٹیبل سے وائن کی بوتل اٹھا کر لبوں سے لگائے پل بھر میں آدھی سے زیادہ پی چکا تھا

"کیسے جیوں گا کیسے، بتا دے مجھ کو تیرے بنا ہاں"

ٹیبل پر پڑی وائن کے گلاس اور بوتلوں کو ہاتھ مار کر نیچے گرا چکا تھا

Episode 4

"ہمت دیکھی تھی تو نے اس لڑکی کی کس طرح بھرم سے کہہ کر گئی تھی کہ مجھ پر مرنے والوں میں سے نہیں"

زین جو کہ ہانیہ کے بریسلٹ کو لے کر سوچوں میں گم تھا ارحم کی آواز پر چونکا

"یار جہاں تک میرا اندازہ ہے وہ واقع میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہے جو لڑکیاں لڑکوں پر مرتی ہیں اور وہ تو خود لڑکوں کی طرح رہتی ہے وہ کیا مرے گی کسی لڑکے پر"

زین نے جلدی سے بریسلٹ جیب میں رکھتے ہوئے جواب دیا جبکہ ارحم اس کی یہ حرکت دیکھ چکا تھا

"اووہ واقعی تو نے بھی اندازہ لگایا ہے ورنہ میں تو سمجھا تیرا سارا فوکس چشمے والی پر تھا"

ارحم نے زین کی چوری پکڑی

"ارے ے ے کون چشمے والی نہیں نہیں یار ایسا کچھ نہیں ہے کیا ہو گیا تجھے"

زین نے منہ چھپانے والے انداز میں کہا

"بس کر دے بیٹا بچپن سے جانتا ہوں تجھے میں اور وہی چشمے والی جس کا بریسلٹ تو جیب میں لے کر گھوم رہا ہے نشانی کے طور پر"

ارحم نے چھیڑنے والے انداز میں کہا

"بس پڑ گئی نظر چل گیا پتا"

زین نے منہ بنایا

"ہاہاہا اچھا اور بتا بات کہاں تک پہنچی"

ارحم نے آنکھ دباتے ہوئے کہا

"ابھی کہاں یار وہ تو اتنا شرماتی ہے کیسے بات آگے بڑھے گی یار"

زین نے مایوس کن انداز میں کہا

"چل کوئی نہ تو کوشش کر اگر تجھے دیکھ کر ہنسی تو سمجھ جا پھنسی"

"نہیں یار ارحم اتنا آسان نہیں میں چاہتا ہوں وہ خود بھی بات کرے اور سوچے میرے بارے میں جیسے میں سوچتا ہوں"

"اچھا نہ سوچ لے گی تو دل تو جیت لے اس کا پہلے"

ابھی یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ بیٹری (جس کی بیا نے کٹ لگائی تھی) کلاس روم میں آیا

"ارحم بھائی آپ آگئے آپ نے بتایا بھی نہیں"

اپنے سوجھے ہوئے گال (جس کو بیا نے ہاکی سے لال کر دیا تھا) کو ہاتھ میں لئے معصوم سی شکل بنا کر وہ کہنے لگا

"تو شکل گم کر اپنی بے شرم کہیں کا ایک لڑکی سے کُٹ گیا نام خراب کر دیا گروپ کا"

ارحم نے سخت لہجے میں کہا

"بھائی آپ اسے لڑکی کہہ رہے ہیں؟ بھائی وہ تو گینگسٹرز کی سربراہ لگ رہی تھی قسم سے بہت مارا"

"تجھ سے تو میں بعد میں نمٹ لوں گا جا یہاں سے شاباش"

ارحم نے نظر انداز کرنے والے انداز میں کہا جبکہ بیٹری جواب سنتے ہی فورن سے پہلے کلاس روم سے باہر چلا گیا تھا

"یار چل میں جارہاہوں اب شام میں ملیں گے تُو آرہاہے نہ آج کلب"

ارحم نے اپنا بینگ ہینگ کرتے ہوئے کہا

"ہاں آجاؤں گا ویسے بھی جب سے تُو ٹور پر گیا تھا تب سے اب تک میں بھی کلب نہیں گیا"

زین نے بوریت ظاہر کرتے ہوئے کیا

"چل ٹھیک ہے پھر میں نکل رہاہوں او کے بائے"

بنا جواب سنے وہ جاچکا تھا جبکہ اس کے جاتے ہی زین پھر سے بریسلٹ کے بارے میں سوچوں میں پڑ گیا

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

ہانیہ نے بیا کو ہر جگہ تلاش کر لیا مگر کینٹین سے نکلنے کے بعد وہ اسے کہیں نہیں ملی

"کہاں گئی یہ پاگل لڑکی پہلے تو بنا بتائے کبھی غائب نہیں ہوئی کال کرتی ہوں اسے"

بیا اس وقت گاڑی ڈرائیو کر رہی تھی جب اس کا فون بجا

"بیا کہاں ہو تم کب سے ڈھونڈ رہی ہوں تمھیں"

بیا نے روڈ کے سائیڈ میں گاڑی روکی میسج ٹائپ کیا اور موبائل سیٹ پر پھینک کر واپس گاڑی چلانے میں مصروف ہو گئی

"یارررر مجھے بہت ضروری کام سے جانا پڑ گیا ہے فری ہو کر بات کروں گی بائے ٹیک کیئر"

"اوہ ہو ایک تو اس لڑکی کو اچانک کیا ہو گیا"

ہانیہ بیا کو لے کر سوچوں میں گم تھی جب اچانک سے اسے بریسلٹ والی بات یاد آئی

"یااللہ جی پلیز پلیز پلیز ززززین کی نظروں سے بچالینا پلیز ورنہ میں کیا کہوں گی انھیں پلیز اللہ جی میرا بریسلیٹ مجھے واپس مل جائے کسی بھی طرح سے زین بنا غور کئے مجھے واپس دے دیں پلیز آمین"

حسبِ عادت وہ چشمہ ٹھیک کرتی ہوئی گھر کے لیے نکل گئی

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

صباحت بیگم نے آج اتنے عرصے بعد ڈرتے ڈرتے نمبر ڈائیل کیا

پانچویں مرتبہ بھی جب کال ریسیو نہ ہوئی تو ان کی آنکھوں سے آنسوں آنے لگے

"اللہ اسے اپنے حفظ و امان میں رکھنا"

دل کے مقام پر ہاتھ رکھے وہ دعا کر رہی تھیں اور اس کے علاوہ کرتیں بھی کیا آخر ماں تھیں نہ

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

یونیورسٹی سے آنے کے بعد وہ اپنے کچھ پرسنل کاموں میں مصروف ہو گیا تھا وہ گاڑی گھر کے اندر پارک کرتے ہی ہال میں آیا اور کمرے میں جانے کے لئے ابھی سیڑھیاں عبور کرنے ہی لگا تھا کہ نظر نورین بیگم کے کمرے پر پڑی

"موم کیا میں اندر آجاؤں"

نورین بیگم بیڈ پر بیٹھے کوئی تصویر سینے سے لگائے رونے میں مصروف تھیں ارحم کی آواز پر چونکیں تصاویر کو پرے رکھ کر جواب دیا

"آجاؤ بیٹا"

"موم آپ رو کیوں رہی ہیں؟"

ارحم ان کے برابر آبیٹھا تھا نورین بیگم کو اس حال میں دیکھتے ہوئے پریشان ہوا

"کچھ نہیں بس ذرا طبیعت ٹھیک نہیں تھی تم بتاؤ آ گئے یو نیورسٹی سے"

ارحم نے ان کا ہاتھ پکڑا

"اوہ نو موم آپ کو تو بخار ہے رکیں میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں"

نورین بیگم کے لاکھ منع کرنے پر بھی ارحم نے ڈاکٹر کو کال کی

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر آیا اس نے چیک اپ کیا

"پریشان مت ہوئیں بس تھوڑا فیور ہے کچھ میڈیسن لکھ دی ہیں ٹھیک ہو جائیں گی یہ بس آرام کی ضرورت ہے"

یہ کہہ کر ڈاکٹر چلا گیا تھا ارحم نے ملازمہ سے کہہ کر نورین بیگم کے لئے کھانا بنوایا اور کھانے سے فارغ ہو کر نورین بیگم کو دوائی دی ان کے سوتے ہی اپنے کمرے میں آ گیا

تقریباً شام کے پانچ بج رہے تھے جب اسے یاد آیا کہ اسے آج کچھ دوستوں سے ملنے کے بعد کلب جانا ہے

وہ وارڈروب سے کپڑے نکال کر باتھ چلا گیا

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

"ارے بھئی اتنا سناٹا کیوں ہے گھر میں آج"

ہمدانی صاحب آج پانچ بجے ہی آفس سے فارغ ہو کر گھر آ گئے تھے

جب سے وہ یونی سے آئی تھی کمرے میں بند ہو کر رہ گئی تھی صباحت بیگم ہمدانی صاحب کی آواز سنتے ہی کمرے سے باہر آ گئیں

"کیونکہ آج آپ کی لاڈلی کا موڈ آف ہے جب سے یونی ورسٹی سے آئی ہے تب سے کمرے سے باہر نہیں نکلی نہ کچھ کھایا اب تک"

صباحت بیگم نے پانی کا گلاس ہمدانی صاحب کے ہاتھ میں تھمایا

"ہیں؟ ارے بھئی کیوں کیا ہوا ہے میری شیرنی کو اچانک"

ہمدانی صاحب کی آواز سن کر بیا بھی باہر آگئی

"کچھ نہیں بابا بس دل نہیں کر رہا تھا کچھ کھانے کا"

نارمل سے لہجے میں اس نے جواب دیا جبکہ صباحت بیگم اور ہمدانی صاحب کو بیا ان کی والی بیا لگ ہی نہیں رہی تھی

"اچھا میرا بچا چلو پھر آج ہم سب ڈنر باہر کرتے ہیں اوکے نہ تھوڑی آؤٹنگ بھی ہو جائے گی مائنڈ بھی فریش ہو جائے گا"

ہمدانی صاحب نے پیار سے ماتھے پر بوسا دیتے ہوئے کہا

"اوکے بابا آپ لوگ ریڈی ہو جائیں تو مجھے کال کر دیے گا میں ہانیہ سے ملنے جا رہی ہوں بنا بتائے یونی سے آئی تھی میں وہ کیا سوچ رہی ہو گی"

دھیمے سے لہجے میں اس نے کہا

"تو ایک کام کرو ہانیہ کو بھی ساتھ لے لو ویسے بھی وہ بیچاری اکیلے کہیں نہیں جاتی اس بہانے ہماری ملاقات بھی ہو جائے گی"

صباحت بیگم نے بیا کو مشورہ دینے والے انداز میں کہا

"اوکے موم میں اسے پک کر لیتی ہوں پھر"

یہ کہتے ہوئے وہ اٹھ کر کمرے میں چلی گئی

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

زین جب سے یونی سے آیا تھا اپنا کمرا لاک کئے بیڈ پر لیٹا ہوا صرف ایک ہی سوچوں میں گم تھا

" ممممم آخر کیا ہے اس بریسلٹ میں ایسا کہ تم اتنی پریشان تھیں ہانیہ"

بریسلٹ ہاتھ میں لئے وہ خود کلامی کر رہا تھا

یہ بریسلیٹ کوئی عام بریسلٹ نہیں تھا یہ ایسا بریسلیٹ تھا کہ دکھنے میں بہت خوبصورت لگتا تھا خاص نگوں سے تیار کردہ یہ بریسلیٹ ہر ایک کے پاس نہیں ہوتا

اس کے پیچھو سائیٹ پر ایک چھوٹا سا ہول تھا جس کو اگر احتیاط سے دبایا جائے تو اندر کا حصہ نظر آنے لگتا ہے بس زین کی اس ہول پر نظر پر گئی

"یہ کیا ہے؟ کیا یہ کوئی سیکرٹ ٹائپ بریسلٹ ہے"

جیسی زین نے اس ہول کو پش کیا وہ پیچھو کا حصہ با آسانی کھل گیا اندر کا حصہ باہر سے کئی گنا زیادہ خوبصورت بنایا گیا تھا

اندر سونے سے بنے ہوئے ایلفابیٹ لگے ہوئے تھے

"H ❤️ Z"

"واٹٹٹٹٹٹٹ؟ یہ کیا؟؟؟ ایچ لو زیٹ؟؟؟"

زین تو جیسے شاکڈ ہی ہو گیا تھا

"جہاں تک میں جانتا ہوں ہانیہ کا کوئی بوائے فرینڈ نہیں وہ ایسی لڑکی نہیں ہے اور لڑکیوں میں اس کی صرف ایک ہی دوست ہے وہ بھی انابیہ تو یہ Z کون ہے؟"

وہ پاگلوں کی طرح بار بار ان لیٹرز کو دیکھ کر سوچنے کی کوشش میں لگا تھا

"ہانیہ اب تک سنگل ہے نہ اس کا کوئی بوائے فرینڈ نہ اس کا کوئی منگیتر تو مطلب.....یہ Z کہیں میں تو نہیں...."

بے ساختہ زین کے لبوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آئی

"ہمممم جبھی تم اتنا پریشان ہو رہی تھیں کہ کہیں مجھے نہ پتا چل جائے مطلب میری چشمش چوزی بھی مجھ سے محبت کرتی ہے"

زین کے لئے یہ لمحہ سب سے حسین تھا وہ دل سے بہت خوش تھا وہ ہانیہ کے قریب آنا چاہتا تھا مگر کبھی کچھ کہہ نہیں پایا مگر آج اسے پتا چل گیا تھا کہ جس کو وہ رات بھر سوچتا رہتا ہے وہ لڑکی بھی اس سے محبت کرتی ہے

"بس اب انتظار نہیں ہو رہا مجھ سے اب تم سے ملنا پڑے گا میری چشمش چوزی"

وہ ایک بار پھر سے مسکرایا تھا اور وہ مسکراتے ہوئے بہت حسین لگ رہا تھا

Episode 5

"کیا کروں کیا کروں.....کیا بیا کو بتا دوں بریسلیٹ کے بارے؟؟؟ نہیں پھر وہ بھی یہی سوال کرے گی کہ آخر ایسی بھی کیا خاص بات ہے اس بریسلیٹ میں...."

وہ مسلسل ادھر سے اُدھر چکر کاٹ رہی تھی

"اور اگر زین کو پتا چل گیا تو... نہیں پلیز پلیز پلیز ززاللہ جی اس بار بچا لیں"

ہانیہ خود سے ہی بولی جا رہی تھی جب فون رنگ کیا

"بیا کی کال؟"

"ہانی سن جلدی سے ریڈی ہو جا میں بیس منٹ میں پک کرنے آ رہی ہوں تجھے اوکے نہ"

بیا نے اپنی بات مکمل کل کے کال ڈس کنیکٹ کر دی

"اوف اللہ ایک تو یہ لڑکی ہر وقت ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتی ہے بتایا بھی نہیں کہ کہاں جانا ہے"

ہانی نے خود کلامی کرتے ہوئے وارڈروب سے کپڑے نکالے اور چینج کرنے میں مصروف ہو گئی

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

اس وقت ارحم اپنے دوستوں کے ساتھ تھا جب اسے زین کا میسج آیا

اپنے دوستوں کو بائے کرتا ہوا وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر سیدھا کلب کے راستے چلا گیا

گاڑی کلب کے سامنے رکی تھی سامنے ہی زین کھڑا ارحم کا ویٹ کر رہا تھا

"یار رکد ھر رہ گیا تھا تُو"

زین نے اسے سر تہ پیر دیکھتے ہوئے کہا

"تھوڑا لیٹ ہو گیا"

وائٹ ٹی شرٹ بلیک شوٹ گلے میں وہی مخصوص لاکٹ ہاتھ میں بینڈز وائیٹ جوگرز پہنے ایک اسٹائل سے وہ گاڑی سے نکلا اور ٹشن سے چلتا ہوا کلب کے اندر چلا گیا جبکہ زین بھی اس کے پیچھو ہی چل رہا تھا

پورے ایک مہینے بعد ارحم آج کلب گیا تھا کلب کے سبھی لوگ اسے حیرت سے دیکھ کر راستہ دے رہے تھے

وہ زین کے ساتھ سیدھا سامنے صوفے پر جا بیٹھا

یہ جگہ شہر کے سب سے اندرونی علاقے میں بنائی گئی تھی

یہاں صرف امیر گھروں کے لوگ ہی آیا کرتے تھے

یہ کلب کافی بڑا بنایا گیا تھا اس میں دو فلور تھے

گراونڈ فلور پر ایک جگہ وائینس کے بوتلیں رکھی ہوئی تھیں جبکہ ایک طرف صوفے اور بیچ والے حصے میں ڈانسنگ ایریا بنایا گیا تھا جہاں صرف میوزک کا شور رہتا تھا

پھر فرسٹ فلور پر بہت آرام سی جگہ بنائی ہوئی تھی یہاں ڈانسنگ ایریا نہیں تھا یہاں ہر طرف صرف وائین رکھی ہوئی تھیں جبکہ اس ایریا میں کچھ رومز بھی بنے ہوئے تھے

ارحم اور زین وائین کا گلاس لئے باتوں میں مصروف ہو گئے

وہ وائین کا گلاس ہاتھ میں لئے ڈانس کرتے ہوئے کپلز کو دیکھ رہی تھی

تب ہی اس کی دوست فریحہ نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے اس کا دھیان اپنی طرف کیا

"مائی گرل کیا سوچ رہی ہو جب سے"

فریحہ نے جانچنے والی نظروں سے اس سے پوچھا

"یار میں سوچ رہی ہوں اگر وہ راضی ہو جاتا تو آج ہم دونوں بھی ان کپلز کے بیچ میں ڈانس کر رہے ہوتے"

علیزے نے ڈانسنگ فلور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"وہ تو تم اب بھی کر سکتی ہو بے بی گرل"

فریحہ نے آنکھ مارتے ہوئے کہا

"وہ کیسے"

علیزے نے جلدی سے وائن کا کلاس ٹیبل پر رکھ کر حیرانی سے پوچھا

"شاید تمہیں نہیں پتا وہ آچکا ہے واپس وہ دیوار کے ساتھ والے صوفے پر دیکھو"

فریحہ نے انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے بتایا

"واٹٹٹٹ وہ آگیا اور اس نے مجھے بتایا بھی نہیں"

"اچھا اب سوچتی ہی رہو گی یہ جاؤ گی بھی اس کے پاس اور پلیز ززز سنو اس بار خالی مت آنا"

فریحہ نے آنکھ مارتے ہوئے کہا

"ڈونٹ وری او کے میں آئی"

یہ کہتے ہوئے وہ سیدھا دیوار کے ساتھ والی ٹیبل کی طرح بڑھنے لگی

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

ڈارک بلو فروک اس کے ساتھ میچنگ کے ایئر رنگز اور سینڈل جبکہ بال کھلے ہوئے ہی تھے وہ آج بہت حسین لگ ہی تھی مرر کے سامنے کھڑی میک اپ کو آخری ٹچ دے کر سیلفی لینے لگی ہی تھی اچانک باہر سے ہارن کی آواز آنے لگی

"Hani come on hurry up"

"اووہ آگئی وہ"

جلدی سے گھر سے باہر نکل کر وہ بیا کی گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر جا بیٹھی

شام کا وقت تھا پوری گلی ویران پڑی ہوئی تھی

جس علاقے میں وہ رہتی تھی وہ غریبوں کا علاقہ کہلاتا تھا یہاں مغرب کے بعد ہی لوگ اپنے اپنے گھروں میں بند ہو جاتے تھے ان کے لیے شام ہی رات ہوتی ہے

ہانیہ جب پیدا ہوئی تھی تب ہی اس کی ماں اسے جنم دیتے ہوئے فوت ہو گئی تھیں اس لیے اس کے رشتے دار اسے منحوس کہہ کر اس کے باپ کے پاس چھوڑ گئے تھے

جبکہ وہ بہت کمزور ہو گئیں تھیں اس کی وجہ یہ تھی کہ ہانیہ کا باپ اپنی بیوی کو نشے کی حالت میں بہت مارا پیٹا کرتا تھا

اس کے باپ کو اس سے کچھ خاص لگاؤ نہیں تھا جب وہ پانچ سال کی ہوئی تو اس کے باپ نے دوسری شادی کر لی تھی اور اس کی اسٹیپ مدر یعنی سوبیہ نے پہلے دن سے ہی اسے سوتیلوں کی طرح پالا تھا مگر جب سوبیہ بیگم امید سے ہوئیں تو پانچ سال کی ہانیہ نے ان کا خیال رکھنے کی کوشش کی تب سے صوبیہ بھی اسے چاہنے لگی تھی

جب ان کا چھٹا مہینہ چل رہا تھا تب ہانیہ کے باپ ولید نے جوا ہارنے کی وجہ سے غصے میں گھر آ کر ہانیہ کو مارنا شروع کر دیا یہ کہہ کر کے تو منحوس ہے ہانیہ کو بچانے کے لیے صوبیہ بیگم سامنے آ گئیں جس وجہ سے ان کی حالت بہت خراب ہو گئی تھیں اور ان کا مسکیرج ہو گیا تھا ڈاکٹر کا کہنا تھا وہ اب کبھی منہ نہیں بن پائیں گی اس بات کا الزام بھی ولید نے ہانیہ کو ہی دیا تھا مگر صوبیہ بیگم کے دل میں اب ہانیہ کے لیے محبت اور بڑھ گئی تھی

انہوں نے ہی ہانیہ کو پڑھایا تھا اور تب سے وہ ہانیہ کو اپنی سگی اولادوں سے بھی زیادہ چاہنے لگی تھیں

ولید نشہ کر کر کے بہت بیمار ہو چکا تھا ہانیہ جب آٹھ سال کی ہوئی تب ولید کا انتقال ہو گیا تھا

ہانیہ اور صوبیہ اکیلی رہتی تھیں جب صوبیہ نے ٹیچنگ اسٹارٹ کر دی تھی پھر آہستہ آہستہ ان کو ایک بہت اچھے اسکول میں پڑھانے کی آفر آئی پھر انہوں نے ہانیہ کو بھی اس ہی اسکول میں پڑھنے لگا دیا تھا نوی اور دسویں کلاس ہانیہ نے اس ہی اسکول میں پڑھی تھی تبھی اس کی بیا سے دوستی ہو گئی تھی تب سے اب تک وہ ساتھ تھیں صوبیہ بیگم کو بھی بیا سے دوستی پر کوئی اتراض نہ تھا

صوبیہ بیگم سے اجازت لے کر ہی وہ بیا کے ساتھ ہر جگہ آیا جایا کرتی تھی

"اوئے ہوئے کتنی پیاری لگ ہی ہے تو دل کر رہا ہے ایک زوردار کسسس کروں تجھے گالوں پر"

بیا نہ آنکھ مارتے ہوئے کہا

"توبہ ہے پاگل لڑکی اچھا بتاؤ ہم کہاں جا رہے ہیں"

"تھوڑی آوٹنگ کریں گے پھر موم ڈیڈ کے ساتھ ڈنر"

وہ کہتے ہوئے ڈرائیو کرنے میں مصروف ہو گئی

ہانیہ نے سوچا تو تھا کہ آج یونیورسٹی میں ہونے والے واقعے کے بارے میں پوچھے مگر پھر یہ سوچ کر چپ ہو گئی کہ دوبارا اس کا موڈ آف نہ ہو جائے

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

زین اور ارحم ابھی باتوں میں مصروف ہی تھے جب زین کی نظر سامنے سے آتی علیزے پر گئی جو ہاف سے بھی ہاف اسکٹ اور اس کے ساتھ ہاف شرٹ جس میں سے اس کا پیٹ صاف واضح ہو رہا تھا اور ٹانگوں کا بھی یہی حال تھا

"برو پیچھو دیکھ بلا آگئی"

زین نے آنکھ مارتے ہوئے کہا جبکہ ارحم بلا والے لفظ سے سمجھ گیا تھا کہ یہ کس کی بات کر رہا ہے

"ہائے ئے ئے ے زین احمد کیا آپ کچھ دیر ہمیں اکیلا چھوڑ سکتے ہیں پلیز ز ز"

ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر وہ زین سے مخاطب ہوئی زین نے ایک نظر ارحم کو دیکھ کر باہر کا رخ کیا جبکہ موبائل ہاتھ میں لئے وہ ارحم کو ہی میسج کر رہا تھا ارحم نے موبائل چیک کیا

"میں باہو ویٹ کر رہا ہوں اس بلا سے بچ کر باہر آجانا"

علیزے ارحم کے سامنے آکر بیٹھ گئی

"ہیئی لوکدھر تھے تم تمہیں پتا ہے میں نے کتنا مس کیا تمہیں تم میرے میسج کا جواب بھی نہیں دے رہے تھے کیا تم نے مجھے یاد نہیں کیا"

ارحم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے وہ لاڈ کرنے والے انداز میں بولی

"میں نے تمھیں کیوں یاد کرنا ہے تم کونسا میری گرل فرینڈ ہو"

ارحم نے بیزار لہجے میں بولا وہ فورن سے وہاں سے اُٹھ کر ارحم کے برابر آبیٹھی

"ہوں تو نہیں مگر بن تو سکتی ہوں نہ"

وہ ارحم کے اتنے قریب تھی کہ اگر ارحم اگر کچھ کہتا تو ارحم کے لب اب کے لب سے مل جاتے مگر یہ بھی سچ تھا کہ وہ یہ حرکت پہلی بار تو کر نہیں رہی تھی

"ابھی اتنے برے دن نہیں آئے میرے"

ارحم اس کو دور کرتے ہوئے کھڑے ہونے لگا

"کیا کمی ہے مجھ میں کیوں کرتے ہو ایسا تم کیوں نہیں آتے میرے قریب تم بتاؤ مجھے آخر کیوں"

علیزے بھی جلدی سے کھڑی ہوئی اور اُونچی آواز میں کہنے لگی

"بتاؤ کیوں؟ کیوں کہ مجھے زبردستی کسی کو قریب کرنے کا شوق نہیں"

وہ فرسٹ فلور پہ چلا گیا کیوں کہ ہمیشہ سے علیزے اس کے قریب آنے کی کوششیں کرتی رہتی تھی اور پھر ہمیشہ کی طرح ذلیل ہو کر چلی جاتی تھی مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ وہ آج ٹھان چکی ہے اس کو اپنا بنانے کے لیے ہر کوشش کرے گی

ارحم ہمیشہ کی طرح الگ ٹیبل پر جا بیٹھا ویٹر سے وائن کا کلاس لیا اس فلور پر صرف وہی لوگ آتے تھے جنہیں سکون چاہیے ہو شور نہیں پسند ہو اس لیے یہاں بہت کم لوگ ہوتے تھے ارحم یہاں اکثر آجاتا تھا وہ شاید یہ سمجھ رہا تھا کہ علیزے چلی گئی مگر ایسا نہیں تھا

علیزے ارحم کی نظروں سے چھپ کر اس کے پیچھو آکھڑی ہوئی اور ارحم وائن پینے میں مصروف تھا جھٹکا تو تم لگا جب پیچھو سے اس نے ارحم کی نیک پر کس کیا وہ اچانک سے پیچھو سے پڑتے ہوئے دباؤ کو دھکا دینے والے انداز میں کھڑا ہوا

"?What the hell? Whats your problem"

ارحم کا تو دل کر رہا تھا علیزے کی اس حرکت پر اس کی جان لے لے مگر وہ ڈھیٹوں کی طرح ارحم کے اور قریب آگئی اس کے گلے لگ گئی

"تم ہو میری پروبلم میری جان آج تو میں تمھیں اپنا بنا کر رہوں گی تم صرف ایک موقع دے کر دیکھو ہر ایک لمحے کو محسوس کرو اس کے بعد تمھیں بھی مجھ سے پیار ہو جائے گا"

ارحم نے اسے دور ڈھکیلا

"کیا مطلب ہے اس بات کا"

"مطلب صاف ہے"

وہ سائیڈ میں بنے گئے رومز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسکرائی جبکہ ارحم نے اسی وقت اسکے منہ پر ایک تھپڑ رسید کیا اور وائین کا گلاس پھینک کر وہاں سے چلا گیا

"ارحم عباس خان یہ تم نے اچھا نہیں کیا آخر کب تک بھاگو گے مجھ سے اب مجھے ہی کچھ ایسا کرنا پڑے گا کہ تم میرے ہو جاؤ ہمیشہ کے لیے میں ہر حد پار کر لوں گی تمہیں پانے کے لیے"

وہ شیطانی مسکراہٹ لبوں پر سجائے ارحم کو جاتے دیکھ رہی تھی

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

بیا ہانیہ کو لے کر پیراڈائز پارک گئی تھی جہاں صباحت بیگم اور ہمدانی صاحب موجود ان دونوں کا انتظار کر رہے تھے

ان دونوں کے آتے ہی صباحت نے بہت محبت سے ہانیہ کو گلے لگایا اور ہانیہ نے دونوں کو سلام کیا

صفدر ہمدانی صاحب نے بھی بہت شفقت سے ہانیہ کے سر پر ہاتھ رکھا

پھر کچھ دیر ان لوگوں نے انجوائے کیا

وہاں ہمدانی صاحب کے کوئی دوست اپنی فیملی کے ساتھ آئے ہوئے تھے جن سے ملنے کے لئے ہمدانی صاحب آگے بڑھے

"بیا بیٹا آپ لوگ ایڈونچر ایریا میں جاؤ ہم یہی رکے ہوئے ہیں"

صباحت بیگم نے بیا کو کہا اور ہمدانی صاحب کے دوست کی فیملی سے ملنے وہ بھی وہاں سے ریسٹورنٹ کی طرف چلی گئیں

پیراڈائز پارک اس شہر کا سب سے مشہور پارک تھا یہاں بچوں بڑوں سب کے انجوائے کے لیے بہت کچھ تھا یہاں شام کے وقت اکثر بہت سی فیملیز آیا کرتی تھیں یہاں ایک طرف بچوں کا پلے لینڈ

تھادوسری طرف خطرناک قسم کے جھولے لگے ہوئے تھے ایک طرف ریسٹورانٹ تھااور وہی قریب میں شوپنگ سینٹر بھی تھااس کے علاوہ بڑوں کے لئے ایک الگ ایڈونچر ایریا بنایا گیا تھاجہاں زیادہ تر ینگ جنریشن پائی جاتی تھی

"😍Wow ThaTz aMazinG"

ہانیہ نے ایڈونچر ایریے کے اندر آتے ہی حیرت انگیز انداز میں کہاجبکہ بیابور ہونے والے انداز میں ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی ہانیہ نے جلدی سے موبائل نکالااور سیلفی لینے لگ گئی جبکہ بیاکہ نظر سامنے کھڑے لڑکے پر تھی جو مسلسل ہانیہ کو دیکھنے میں مصروف تھا

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

کلب سے باہر آتے ہی اس نے زین کو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھڑا دیکھ کر غصے سے گاڑی کی چابی نکالی گاڑی اسٹارٹ کی اور پل بھر میں وہاں سے غائب ہو گیا

جبکہ زین نے گاڑی کے آواز سنتے ہی ان لڑکوں سے نظر ہٹائی اور وہ بھی سیدھا اپنی بائیک پر بیٹھ کر ارحم کے پیچھو چلا گیا

ایک جگہ پر ارحم نے گاڑی روکی اور باہر آکر کھڑا ہو گیا زین بھی بائک روک کر ارحم کے پاس آیا

"یار کیا ہو گیا تجھے کم از کم بتا ہی دیتا کہ جارہا ہے یہ کون سا طریقہ ہے؟"

"کیا مطلب کونسا طریقہ تجھے اپنی حرکتیں نظر نہیں آتیں پہلے بنا پوچھے وہاں سے باہر چلا گیا پھر ان لڑکوں میں اتنا مصروف ہو گیا کہ تجھے میں نظر ہی نہیں آیا"

ارحم نے غصہ کنٹرول کرتے ہوئے کہا

"کچھ ہوا ہے کیا؟"

"کچھ نہیں بہت کچھ خیر چھوڑ مجھے غصہ کنٹرول کرنا ہوگا کہیں چل یہاں سے تاکہ دھیان بٹ جائے"

ارحم نے سر پکڑتے ہوئے کہا جبکہ زین سمجھ گیا تھا اس علیزے نے ہی کچھ الٹا بولا ہوگا ارحم کو

"چل کوئی اچھی سی جگہ ڈنر کرتے ہیں پہلے تو گھر جا چیچ کر ورنہ پکے شرابی لگے گے ہم میں بھی چیچ کر کے تجھے میسج کروں گا اوکے"

"میں پک کرنے آجاؤ گا تجھے اوکے چل"

دونوں ہی گھر چلے گئے تھے تاکہ کپڑے بدل سکیں کیوں کہ واقع اس وقت ان کے کپڑوں سے وائن کی اسمیل آرہی تھی

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

اس وقت اس ملک کے علاقوں میں خطرناک قسم کی بارشیں ہو رہی تھیں

اس طوفانی بارش میں بھی نشہ کر کے وہ فل اسپیڈ میں ڈرائیو کر رہا تھا

"تمہیں یوں ہی چاہیں گے جب تک ہے دم

بہت پیار کرتے ہیں تم کو صنم"

اچانک سے سامنے سے آتی گاڑی کو بچانے کے لیے اس نے رخ جنگل کی طرف کیا اور گاڑی سیدھا درخت سے جا لگی

اس کے ماتھے سے خون نکل رہا تھا وہ تڑپ رہا تھا مگر شاید یہ تڑپ اس کے ماتھے پہ آئے زخم کی وجہ سے نہیں بلکہ کسی اور وجہ سے تھی

"نہیں نہیں جینا مجھے تمہارے بنا"

آنکھیں ہر بار کی طرح اس بار بھی اشکوں سے لبریز تھیں جبکہ وجود اب بلکل بے ہوش پڑا تھا

Episode 6

"ایسے یار کونسی ایسی جگہ ہے جہاں میں نہیں گیا اب تک"

ارحم نے بیزاری سے پوچھا

"تو بس دیکھ میری جان بڑی اچھی جگہ ہے بہت ایڈوانس ماحول ہے وہاں کا"

اس وقت وہ دونوں مین گیٹ کے باہر گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے گاڑی پارک کر کے وہ اندر داخل ہوئے

"بتا پہلے ڈنر کریں یہ تھوڑی آؤٹنگ ہو جائے سنا ہے یہاں بڑی ٹائٹ بچیاں آئی ہوئی ہوتی ہیں"

زین نے آنکھ مارتے ہوئے کہا

"لگتا ہے چشمے والی نے منہ نہیں لگایا کبھی ایسی باتیں کر رہا ہے"

"ابے نہیں یار کیا ہو گا میں تو تیرے لیے بول رہا ہوں ورنہ مجھے میری چشمش چوزی کافی ہے خیر چل اس سائیٹ چلتے ہیں"

وہ دونوں سیدھا ایڈونچر ایریا کی طرف چلے گئے

جیسی اندر داخل ہوئے وہاں کا ماحول بہت خوش گوار تھا ہر ایک انجوائے کرنے میں مصروف تھا کوئی گیمز میں کوئی ڈانسنگ فلور پر کوئی ٹیٹو بنوانے میں اور کچھ لوگ ہارر مووی دیکھنے کے لیے لائین میں کھڑے ایکسائیٹڈ ہو رہے تھے

وہ دونوں بھی اسنو کر کھیلنے میں مصروف ہو گئے جب اچانک کسی کے چیخنے کی آواز آئی

"سمجھتا کیا ہے خود کو یہ جھاؤں چوہے جیسے بال بنا کر تھیلے جیسی شرٹ پہن کر خود کو ہیرو سمجھ رہا ہے"

بلیک پینٹ ریڈ شرٹ کھلے بال وہ لڑکی دور سے ہی قیامت ڈھا رہی تھی وہاں کے سارے لوگ دائرہ بنا کر کھڑے ہوئے تھے اور بیچ میں وہ لڑکی کسی کی مرمت کر رہی تھی

"یار وہاں کیا ہو رہا ہے چل چل کر دیکھتے ہیں"

زین ارحم کا ہاتھ پکڑے لوگوں کو ہٹا کر وہاں پہنچا وہ لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ بیا تھی زین کی نظر ہانیہ پر پڑی جو ہر بار کی طرح اس بار بھی بیا کو وہاں سے لے جانے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ بیا نے تو اس بچارے کو مکے مار مار کر اس کا منہ ہی لال کر دیا تھا

"یار یہ تو وہی فنٹر لڑکی ہے نہ جو آج یونیورسٹی میں..... مگر یہ یہاں کیسے؟"

ارحم نے ایک نظر زین کو دیکھ کر کہا جبکہ زین اب بھی ہانیہ کو ہی دیکھ رہا تھا

"میری ایک بات کان کھول کر سن جتنا چاہے آوارہ گردیاں کر لے مگر لڑکی کو نہیں دیکھنے کا سمجھا نہ"

وہ بچارا وہاں سے دم دبا کر بھاگا کیوں کہ اگر ایک منٹ بھی مزید رکتا اگر تو چلنے کے بھی قابل نہ رہتا اس کے جانے کہ بعد ہانیہ اور بیا بھی وہاں سے باہر جانے لگے جب اچانک ارحم سامنے آگیا

"ہیئی یو...! یہ تمہارا پروفیشنل ورک ہے؟"

ارحم نے ائبرو کا زاویہ بنا کر پوچھا جبکہ ہانیہ تو زین کو دیکھ کر ساخت رہ گئی

"واٹ یو میین؟ اینڈ تم یہاں کیا کر رہے ہو"

ارحم کو دیکھتے ہی وہ حیران ہوئی اسے صبح والا سین یاد آگیا

"آئی مین یہ لوگوں کو مارنا یہ یہی تمہارا کام ہے؟"

"اوہ ہیلو مسٹر تم اپنے کام سے کام رکھو سمجھے"

بڑی مشکلوں سے وہ یہ الفاظ ادا کرتی ہانیہ کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے چلی گئی نہ جانے وہ کیوں اس کے منہ لگنے سے کتراتی تھی ورنہ وہ ان میں سے کہاں جو اتنی آسانی سے کسی کو چلنے کے لائق چھوڑ دے

"یار میری سمجھ نہیں آتی یہ لڑکی آخر ہے کیا چیز"

ارحم نے بیا کو جاتے ہوئے دیکھ کر کہا

"چھوڑ نہ یار سب دیکھ رہے ہیں چل یہاں سے"

وہ دونوں بھی ریسٹورنٹ چلے گئے تھے

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

"یار صرف دیکھنے پر ہی کوئی کسی کو اتنا کیسے مار سکتا ہے جیسے تو نے مارا"

وہ دونوں ریسٹورینٹ میں بیٹھی ہوئی تھیں ہمدانی صاحب کے دوست کے جانے کے بعد وہ دونوں بھی ہمدانی صاحب کے ساتھ ٹیبل پر آ بیٹھی

ان لوگوں نے ڈنر کیا جبکہ ہانیہ کی نظر بیا کے پیچھو ٹیبل پر تھی جہاں زین اور ارحم بیٹھے ہوئے تھے

بیا اور ارحم ایک دوسرے کی طرف پیٹ ہر کے بیٹھے تھے جبھی اس بات سے انجان تھے جبکہ زین اور ہانیہ کی نظریں بار بار مل رہی تھیں

ارحم نے بل پے کیا اور وہاں سے باہر نکل گیا جبکہ زین اب تک بیٹھا ہانیہ کو ہی دیکھ رہا تھا

ہمدانی صاحب نے بھی بل پے کیا اور اب وہ لوگ وہاں سے باہر جانے کے لیے کھڑے ہوئے تب ہی زین کو کوئی آئیڈیا آیا

کار پارکنگ میں بیا اور ارحم کی کار ساتھ پارک تھی

جیسی ہانیہ کار میں بیٹھنے لگی پیچھو سے زین نے اس کے قریب آکر سرگوشی نما انداز میں کچھ کہا اور جا کر ارحم کی کار میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور ہانیہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

"یار یہ بندر یہاں بھی؟"

بیا زین کو گاڑی میں بیٹھتے ہوئے دیکھ چکی تھی

"چھوڑ چل اب پھر سے نہ شروع ہو جانا"

دونوں کی گاڑی اسٹارٹ ہوئی اور ہوا کی رفتار سے وہ لوگ اپنی اپنی منزل کو نکل پڑے

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

"بس کر یار اور کتنی سزا دے گا خود کو تُو اور کتنی بار کوششیں کرے گا مرنے کی"

وہ اس وقت ہسپتال میں بیڈ پر پڑا تھا اور اس کا دوست ہر بار کی طرح اس بار بھی اسے سمجھا رہا تھا مگر اس کے لبوں پر بس وہی الفاظ تھے

"مجھے اس کے پاس جانا ہے"

"یار یہ نہیں ہو سکتا اور یہ بات تیری جتنی جلدی سمجھ آجائے اتنا بہتر ہو گا"

اس وقت اسے کوئی بات سمجھ نہیں آرہی تھی یا شاید وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتا تھا اس وقت وہ تنہائی چاہتا تھا اس لیے اس نے ساتھ کھڑے دوست کو یہاں سے باہر بھیج دیا تھا

آنکھوں سے آنسوں جاری تھے وہ رو رہا تھا تڑپ رہا تھا ہوسپٹل کا یہ روم اس کے لئے کوئی زندان ثابت ہو رہا تھا کھڑکی سے باہر ہوتی بارش دکھائی دی رہی تھی مگر بارش میں کسی کا عکس نظر آرہا تھا

"کون ہو تم..."

کھڑکی کے باہر نظر آنے والا عکس اچانک غائب ہو چکا تھا وہ تنہائی پسند تھا اسے کسی کی ضرورت نہیں تھی مگر پھر بھی کوئی تھا جو اس کے لئے بہت ضروری تھا شاید سانسوں سے بھی زیادہ ضروری

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

بیاہانیہ کو گھر ڈراپ کر کے جا چکی تھی صوبیہ بیگم ہانیہ کو آتے دیکھ کر اس کے پاس آئیں

"بیٹا آگئیں تم بہت تھک گئی ہوں گی چلو چینج کرو اور سو جاؤ"

مگر ہانیہ کا تو برا حال تھا مشکل سے وہ "جی" کہہ کر اپنے کمرے میں آگئی زین کے الفاظ یاد کر کے وہ تھوڑا گھبرائی تھی

مگر پر اچانک سے بلش کرنے لگی الفاظ بھی تو کچھ ایسے تھے

"H Love Z hmmmm"

"اوففف اسے پتا چل گیا اب کیا کروں کیا کروں"

وہ ابھی یہی سوچ رہی تھی جب اس کا موبائل رنگ کیا ان نون نمبر سے کال آرہی تھی

"ہیلو جی کون؟"

اپنی باریک سے آواز میں اس نے پوچھا مگر جب دوسری طرف سے زین کی آواز سنی تو اس کے پیروں تلے زمین نکل گئی

"دل کو دل سے رہ ہوتی ہے اب پہچان لو خود ہی"

"آپ آپ کو میرا نمبر کہاں سے ملا؟"

وہ گھبرائی

"آپ کا نمبر میرے پاس اس دن سے سیو ہے جس دن آپ کو میں نے پہلی بار دیکھا تھا اور میں آپ کو کھونا نہیں چاہتا تھا اس لیے میں نے کبھی کونٹیکٹ نہیں کیا کہیں آپ میرے بارے میں غلط نہ سوچ لو بٹ آج پتا چلا کہ میں غلط تھا"

زین اب بھی سرگوشی نما انداز میں اپنے دل کا حال بیان کر رہا تھا

"دیکھیں ہمارے یہاں ایسا نہیں ہوتا آپ پلیز مجھے آئیندہ ایسے فون مت کیجئے گا پلیز"

"مگر ہانیہ"

ہانیہ نے دل پر ہاتھ رکھا اور فون بند کر دیا

"کیا مجھے میرا پیار مل جائے گا؟"

ساری رات اس کا جو حال تھا شاید زین کا بھی یہی حال تھا

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

اسے اس کمرے میں پڑے دو راتیں گزر چکی تھیں مگر اب بھی وہ بے ہوشی کی حالت میں تڑپ رہا تھا باہر کے زخم شاید اتنے گہرے نہیں تھے جتنے اندر کے تھے

اچانک اسے ہوا کہ جھونکے نے چھوا وہی خوشبو وہی احساس اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کر گیا مگر جب آنکھیں کھلی تو جیسے پلکیں جھپکنا بھول گئیں آنکھوں میں آنسوں لئے وہ سامنے کھڑی مسکرا رہی تھی

"تم... تم آگئیں نہ مجھے پتا تھا تم ضرور آؤ گی تم اب تو نہیں جاؤ گی نہ"

وہ تڑپ کر رہ گیا تھا نہ جانے وہ کتنے عرصے سے شدت سے اس کا انتظار کر رہا تھا وہ بہت درد میں تھا اس نے بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کی مگر اب وہ لڑکی بلکل اس کے قریب ہی کھڑی تھی

"مجھے پتا تھا تم مجھے کبھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتیں تم پلیز مجھے چھوڑ کر نہ جانا"

وہ اس حالت میں بھی التجا کر رہا تھا کھو دینے کا ڈر اب اس کی آنکھوں میں صاف نظر آ رہا تھا مگر سامنے کھڑا وجود اب بھی خاموش تھا جس ہوا کہ جھونکے سے وہ آئی تھی اس ہی طرح غائب بھی ہو گئی تھی وہ بے یقینی والے انداز سے اسے پورے کمرے میں تلاش کر رہا تھا وہ کہیں نظر نہیں آ رہی تھی شاید وہ یہاں تھی ہی نہیں شاید یہ سب اس کا وہم تھا

وہ بے آواز رو رہا تھا ماتھے پر لگے زخم سے خون رسنے لگا تھا ماضی کے لمحات اس کی آنکھوں کے سامنے کسی منظر کی طرح گھوم رہے تھے وہ ایک پل کو مسکرایا تھا اس کا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا

💔💔💔💔

شراب کے نشے میں چور وہ اس وقت کلب میں موجود تھا سامنے فلور پر بہت لڑکیاں ڈانس کر رہی تھیں جن میں سے ایک اس کے پاس آئی

"مجھے لگتا ہے تم نے آج کچھ زیادہ ہی پی لی اور اب تمھیں آرام کی ضرورت ہے چلو اب چلتے ہیں"

وہ اس کی گاڑی ڈرائیو کر کے اس کے ڈیپارٹمنٹ پر آ گئی تھی

"اوہ واؤ تمہیں یاد ہے میرا ڈیپارٹمنٹ یہاں تھا"

نشے میں بہکے لہجے میں وہ اس لڑکی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہنے لگا

"بس اب اور انتظار نہیں ہو رہا چلو نہ اندر چلتے ہیں"

یہ کہہ کر وہ اس لڑکی کے کندھے کا سہارا لئے بیڈ روم میں آیا اور سیدھا بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں لیٹ گیا

"انتظار تو مجھ سے بھی نہیں ہوتا جان"

یہ کہہ کر وہ اس کے اوپر آئی تھی اور پل بھر میں شہریار نے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر لیا تھا

وہ اکثر راتیں اپنے اس ہی اپارٹمنٹ میں گزارا کرتا تھا ہاں مگر ہر رات اس کے ساتھ کوئی نئی ہی لڑکی اس اپارٹمنٹ میں آتی تھی

💋💋💋💋

دوسرے دن جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ بیڈ پر اکیلا تھا

"یہ لڑکیاں کتنی سمجھ دار ہوتی ہیں ان کو پتا ہوتا ہے کہ مجھے ان کی صرف رات میں ہی ضرورت ہوتی ہے صبح ہوتے ہی اپنا منحوس منہ لئے وہ خود ہی دفع ہو جاتی ہیں"

وہ ہنستا ہوا وارڈروب تک گیا اور کپڑے نکال کر باتھ چلا گیا کیونکہ آج اس کی کزن آ رہی تھی امریکہ سے جسے پک کرنے جانا تھا

💋💋💋💋

"اوہ موم آئی ایم سوری نہ مجھے کیا پتا تھا آپ کی بھانجی میرا ویٹ کئے بنا اکیلے ہی گھر آ پہنچے گی"

شہریار بڑی بیزاری سے کال پر بات کر رہا تھا

"اوکے آجاؤ گا ویسے بھی مجھے بس اسے رنگ پہنانی ہے ڈیٹز اٹ"

یہ کہتا ہوا وہ فون بند کر دیتا ہے جب دوبارا سے فون رنگ کرتا ہے

"یار شہریار موم کی حالت بہت خراب ہے مجھے پیسوں کی ضرورت ہے پلیز تو ہاسپٹل آجا"

"تو پریشان مت ہو میں بس دس منٹ میں آیا"

وہ اپارٹمنٹ کو لاک کرتا گاڑی میں بیٹھے ہوسپٹل نکل گیا ہاسپٹل پہنچتے ہی اس نے کاونٹر پر پیسے جمع کروائے اور کچھ پیسے دوست کو دیئے اس کی موم کی طبیعت پوچھی اور وہاں سے واپسی کے لئے گاڑی میں آبیٹھا

یہاں بھی تقریباً سب ہی لڑکیاں اسے دیکھ رہی تھیں وہ تھا ہی اتنا پیارا کے جو بھی اسے دیکھے بس دیکھتا ہی رہ جائے مگر وہ کسی کو منہ نہیں لگاتا تھا اس لیے اکثر لڑکیاں اسے کھڑوس کہا کرتی تھیں مگر اس کی پسنیلیٹی سے متاثر ہونا کبھی نہ بھولتیں

وہ گاڑی میں بیٹھا شام کے فنکشن کے بارے میں سوچ رہا تھا

"یار یہ سب کچھ زیادہ جلدی نہیں ہو رہا"

وہ شادی نہیں کرنا چاہتا تھا اسے کہاں پسند تھیں پابندیاں وہ تو بس اپنی زندگی سکون اور ایش میں جینا چاہتا تھا

ابھی وہ ان خیالوں میں گم تھا جب اچانک سامنے نظر پڑی اس نے جلدی سے بریک لگائی یہ بھی سہی ہوا کہ اس نے ہٹ نہیں کیا ورنہ جس طرح وہ گاڑی چلا رہا تھا مشکل تھا وقت پر بریک لگانا

وہ جلدی سے گاڑی سے باہر نکلا ویسے تو وہ اپنی غلطی پر کسی کو سوری کہتا بھی نہیں تھا مگر سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر اس کی ہوائیاں اڑ گئیں بیساختہ منہ سے نکل گیا

"آئی ایم سوری آپ ٹھیک تو ہیں آپ کو چوٹ تو نہیں لگی"

مگر وہ لڑکی اب تک نیچے نظریں کئے زمین پر گری کتابوں کو دیکھ رہی تھی شہریار ساخت کھڑا اسے دیکھتا ہی رہ گیا

وائٹ کلر کی فروک چوڑی دار پاجامہ ہاتھوں میں چوڑیاں کانوں میں بالیاں جبکہ بالوں میں بل والی چُٹیا جو کمر تک آتی تھی گلے میں دوپٹہ

کیا سراپا تھا کیا حسن تھا مزہ تو تب آیا جب اس لڑکی نے آہستگی سے نظریں اُٹھائیں

بڑی بڑی جھیل جیسی آنکھیں نازک سی پلکیں جبکہ لبوں پر ہلکی سی سرخی تھی باقی کوئی میک اپ نہیں کیا ہوا تھا اس نے وہ بنا میک اپ کے ہی قیامت لگ رہی تھی

پہلے تو کچھ لمحے وہ اسے دیکھتا ہی رہا ہوش تب آیا جب وہ لڑکی کتابیں اٹھانے لگی

"آ آر یو او کے نہ؟"

شہریار نے پھر سے پوچھا وہ اپنی کتابیں اٹھا چکی تھی

"جی فائین"

مختصر جواب دیئے وہ پلٹنے لگی اور پل بھر میں اس سے کافی دور جا چکی تھی

"کون تھی یہ لڑکی"

وہ جس کے پیچھو ہزاروں لڑکیاں مرتی تھیں وہ جو کبھی کسی کو آنکھ بھر کے دیکھتا بھی نہیں تھا بس ٹائم پاس کے لئے منہ لگایا کرتا تھا وہ جو کبھی کسی سے امپریس تک نہیں ہوا وہ آج اس لڑکی کی آنکھوں میں کھو سا گیا تھا

وہ واپس گاڑی میں آ بیٹھا اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا سفر جاری تھا جبکہ آنکھوں کے سامنے اب بھی اس لڑکی کا چہرہ گردش کر رہا تھا

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

بیا کا کوئی موڈ نہیں تھا آج پھر اس بندر کا منہ دیکھنے کا اس لیے اس نے یونی جانے سے منع کر دیا تھا

صباحت بیگم نے بھی اسے سونے ہی دیا اور ہمدانی صاحب کے لئے ناشتہ بنوایا

ہمدانی صاحب کے آفس جاتے ہی صباحت بیگم نے آج اتنے عرصے بعد نمبر ڈائیل کیا

پانچویں مرتبہ بھی جب کال ریسیو نہ ہوئی تو ان کی آنکھوں سے آنسوں آنے لگے

"اللہ اسے اپنے حفظ و امان میں رکھنا"

دل کے مقام پر ہاتھ رکھے وہ دعا کر رہی تھیں اور اس کے علاوہ کرتیں بھی کیا آخر ماں تھیں نہ

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

رات بھر وہ ہانیہ کی بات کو لے کر سوچوں میں گم رہا تھا دعائیں کر رہا تھا کب یہ رات گزرے کب صبح ہو اور ہانیہ سے ملاقات ہو

زین آج یونیورسٹی بھی جلدی آگیا تھا اور اب وہ آدھے گھنٹے سے ہانیہ کا انتظار کر رہا تھا پھر لیکچر کا ٹائم ہو رہا تھا تو وہ کلاس میں چلا گیا ابھی لیکچر چل ہی رہا تھا کہ ہانیہ کلاس میں آئی اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی

زین کا سارا دھیان ہانیہ پر تھا وہ صرف اس کو ہی دیکھ رہا تھا جب جیسے تیسے کر کے ٹائم اپ ہوا تو سارے اسٹوڈنٹ کلاس سے باہر چلے گئے مگر ہانیہ اپنی سیٹ پر بیٹھی لکھنے میں مصروف تھی زین نے نوٹ کیا تھا ہانیہ نے ایک پل کے لیے بھی پیچھو مڑ کر زین کی طرف نہیں دیکھا تھا

زین اپنی جگہ سے اٹھا اور ہانیہ کی سیٹ کے پاس آکھڑا ہوا

"ہانیہ... تم ناراض ہو؟ دیکھو میرا وہ مطلب نہیں تھا میں بس تمہیں یہ بتانا چاہتا تھا کہ میں پسند کرتا ہوں تمہیں اور ابھی سے نہیں ایک مہینے سے مگر ہمت نہیں ہوئی تمہیں کچھ کہنے کی ڈر تھا تم غلط مطلب نہ لے لو"

ہانیہ خاموشی سے سب سنتی رہی جبکہ نظریں اب بھی کتابوں پر ہی تھیں

"مگر جب میں نے تمہارا بریسلیٹ دیکھا تو مجھ میں ہمت آئی تھوڑا حوصلہ ملا مجھے کہ تم بھی مجھے پسند کرتی ہو"

وہ دھیمے لہجے میں کہہ رہا تھا جبکہ اب وہ ہانیہ کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ چکا تھا

"کیا میں نے ایک بار بھی زبان سے اقرار کیا کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں؟ کیا میں نے آپ سے کہا کہ جو بریسلٹ میں نام تھا وہ آپکا ہی تھا؟"

ہانیہ کے الفاظوں نے زین کے اپر پہاڑ توڑ دیا تھا وہ سوالیہ نظروں سے ہانیہ کو دیکھ رہا تھا وہ جس میں اس کی جان بستی تھی وہی آج اس کی جان نکال رہی تھی

"ککککک کیا مطلب؟ کیا وہ Z میرے نام کا نہیں تھا؟ کیا وہ کوئی اور ہے؟ کیا وہ سب میرا وہم تھا؟"

پل بھر میں اس کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں جب ہانیہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ بے بسی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"زین آپ ٹھیک تو ہیں نہ..."

وہ وہاں سے اٹھا اور رینگ اٹھا کر کلاس سے باہر چلے گیا کتنا مشکل تھا اس کے لئے یہ لمحہ کتنا خوش تھا وہ یہ جان کر کے ہانیہ بھی اس کو پسند کرتی ہے مگر آج ایک لمحے میں ہانیہ نے زین کو بہت ہرٹ کر دیا

"اُوففففف یہ کیا کر دیا میں نے یا اللہ پاک پلیز زز سب ٹھیک کر دیں پلیز زز"

وہ خود کلامی کر رہی تھی پاگلوں کی طرح خود ہی بولی جا رہی تھی

جبکہ زین باقی کی کلاسز بنا اٹینڈ کیے چلے گیا تھا نہ جانے ہانیہ نے ایسا کیوں کیا تھا وہ بھی تو پسند کرتی تھی زین کو شاید زین سے بھی پہلے سے مگر وہ اظہارِ محبت کرنے سے ڈرتی تھی

Episode 7

وہ اس وقت اپنے ڈیڈ کے عظیم الشان محل نما گھر میں موجود تھا یہاں ہونے والے انتظامات دیکھ رہا تھا جہاں اس کی منگنی کا آج فنکشن تھا چاروطرف چہل پہل تھی خوبصورت پھول بکھرے ہوئے تھے

سب ہی ملازم اپنے کاموں میں مصروف تھے

وہاج نے اپنے بیٹے کی منگنی کا سارا انتظام اپنے گھر کے خوبصورت باغ نما لون میں کروایا تھا وہ اپنے بیٹے کی پہلی خوشی میں کوئی کمی نہیں چاہتے تھے

"کیا سوچ رہے ہو بیٹا"

وہاج صاحب جو اپنے چھوٹے بھائی سے فون پر مصروف تھے اب فارغ ہو چکے تھے انہوں نے شہریار کو سوچوں میں گم دیکھتے پوچھا

"ڈیڈ آپ کو نہیں لگ رہا یہ سب بہت جلدی ہو رہا ہے"

"کیا سب بیٹا؟"

انہوں نے نا سمجھی والے انداز میں پوچھا

"ڈیڈ آپ لوگ اتنی جلدی انگیجمینٹ کر رہے ہیں آخر کیوں"

"بیٹا دیکھو میں اور تمہاری موم یہی چاہتے ہیں کہ جتنا جلدی ہو سکے تمہارا گھر بس جائے اور پھر عالیہ اتنی اچھی لڑکی ہے تم دونوں کی بچپن سے ہی اچھی انڈر اسٹینڈنگ بھی ہے اور سب سے بڑی بات عالیہ خاندان کی ہی لڑکی ہے"

وہاج صاحب نے شہریار کے گندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں کہا

"ڈیڈ آئی انڈر اسٹینڈ بٹ ڈیڈ میں نے کبھی اسے لائیف پارٹنر کی نظر سے نہیں دیکھا ہمیشہ ایک اچھی دوست ہی سمجھا ہے اور آپ لوگ اگر یہی چاہتے تھے تو آپ کو مجھے تھوڑا ٹائم دینا تھا اور پھر یہ ایک نہیں دو زندگیوں کا سوال ہے اور چاچو اور خالہ جانی کو بھی عالیہ کو ان سب کے بارے میں سوچنے کے لئے وقت دینا چاہیے تھا"

وہ شاید بہت الجھن میں تھا جب کہ اس رشتے کے لیے اس نے پہلے ہی ہاں کر دی تھی مگر اب ایسا کیا ہو گیا تھا کہ اسے وقت چاہیے تھا

"بیٹا اس میں وقت دینے والی کیا بات ہے کونسا وہ کوئی غیر لڑکی ہے اپنی ہی ہے دیکھی بھالی ہے اور پھر وہ بھی تو راضی ہے اس رشتے کے لیے اس نے تو وقت نہیں مانگا نہ کیا تمہیں کوئی اور پسند ہے"

ابھی شہریار کچھ بولنے ہی لگا تھا جب وہاج کا موبائل رنگ کیا تو وہ کال ریسیو کرتے ہوئے وہاں سے چلے گئے

وہاج صاحب کی پسند والی بات پر شہریار کو آج صبح والا منظر یاد آگیا جبکہ لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی

"کون تھی وہ لڑکی یار"

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

"امیبے یار ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ تو نے پوچھا نہیں کون ہے وہ"

زین نے یونی سے آنے کے بعد ارحم کو کال کر کے سب بتایا تھا

"مجھے نہیں پتہ اب کچھ بھی کر کے تو اس سے بات کرے گا میرے لیے... کرے گا نہ..."

زین بچوں کے جیسے انداز میں ارحم کو منانے میں مصروف تھا جیسے ارحم اس کی آخری امید ہو

"اچھا نہ کرلوں گا بات تو آتو جا آج شام کیفے پر ملتے ہیں پھر کریں گے کچھ"

ارحم کو حیرت ہو رہی تھی زین پر کہ کوئی سمجھدار انسان پیار میں اتنا پاگل کیسے ہو جاتا ہے

"ہاں ٹھیک ہے شام میں ملتے ہیں کیفے پر لیکن اگر تو نے میرا مسئلہ حل نہیں نہ کیا تو اللہ کرے تیری علیزے سے شادی ہو جائے"

ابھی آگے سے ارحم کچھ بولتا کے زین نے جلدی سے فون بند کر دیا

"یار کیا ہو گیا اس کو یہ تو بلکل پاگل ہی ہو گیا کمینا کیسی کیسی بددعائیں دے رہا ہے"

ارحم اور زین بچپن کے دوست تھے اس لیے جب بھی ان میں سے کسی ایک کے ساتھ کوئی مسئلہ ہوتا تھا تو دونوں مل کر حل کرتے تھے ان دونوں کی دوستی پوری یونی میں مشہور تھی

💘💘💘💘

"کیا؟ دماغ تو ٹھیک ہے نہ کیا اول فول بکے جا رہی ہے"

بیا جو اس وقت نیند میں تھی ہانیہ کے فون کرنے پر اٹھ بیٹھی تھی ہانیہ کی بات سنتے ہی اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

"تو نے اتنی بڑی بات چھپائی مجھ سے کب سے چل رہا تھا یہ سب اور اس پورے جہاں میں تجھے اس بندر کی شکل والے کا دوست ہی ملا تھا عشق معشوقیاں کرنے کے لیے"

بیا پر تو جیسے جن سوار ہو گیا تھا زین کا نام سن کر

"یار یہ سب چھوڑ نہ کچھ کر یار میں کیسے بات کروں زین سے نہ جانے وہ کیا سوچ رہا ہو گا میرے بارے میں یار تو اس سے بات کر"

ہانیہ اب رونے والے انداز میں بولی جارہی تھی جبکہ بیا کو اس وقت ہانیہ بلکل پاگل لڑکی لگ رہی تھی مگر وہ کرتی بھی کیا اس نے آخر ہامی بھر لی زین سے بات کرنے کے لیے

"اوکے تو میرے گھر آجا پھر سکون سے بیٹھ کر سوچتے ہیں اس کا کوئی حل"

بیا نے ہانیہ کو ریلیکس کرنے والے انداز میں کہا اور فون بند کر دیا

"یا اللہ پاک آپ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں ان چکروں میں نہیں پڑی"

یہ کہتی وہ وارڈروب سے کپڑے نکالنے چلی گئی

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

"ماشاء اللہ ماشاء اللہ اللہ پاک بری نظر سے بچائے رکھے میری جان کو"

سمرین بیگم پارلر میں موجود اپنی بیٹی کی بلائیں لے رہی تھیں

"میں نے آپ سے کہا تھا نہ موم میں شہریار کو اپنا بنا کے رہوں گی جس طرح آج ہماری منگنی ہو رہی ہے بہت جلد اس ہی طرح ہماری شادی بھی ہو جائے گی دیکھئے گا آپ"

گلابی رنگ کیا برائیڈل ڈریس اُنچی ہیل بالوں کا خوبصورت جُوڑا باندھے سر پر دوپٹہ لئے وہ خود کو شیشے میں دیکھ رہی تھی وہ آج واقعی بہت حسین لگ رہی تھی

"بلکل ایسا ہی ہو گا چندا"

سمرین بیگم نے پیار سے اس کا ماتھا چوما وہ آج بہت خوش تھیں ان کی اتنی کوششوں کے بعد آج عالیہ اور شہریار کی منگنی ہو ہی رہی تھی

سمرین بیگم نے فون کر کے ڈرائیور کو بلایا اور عالیہ کو لے کر وہاں سے وہاج کے گھر جانے کے لئے نکل گئیں

💗💗💗💗

وہ شیشے کے سامنے کھڑا خود کو دیکھ رہا تھا ڈریسنگ ٹیبل سے پرفیوم کی بوتل اٹھائے وہ لگانے میں مصروف تھا بلیک پینٹ گلابی شرٹ اور بلیک ہی کوٹ پہنے ہوئے وہ کسی فلم کے ہیرو سے کم نہ لگ رہا تھا

ابھی وہ گھڑی ہاتھ میں پہن ہی رہا تھا جب وہاج صاحب کمرے میں آئے

"ماشاءاللہ میرا بیٹا آج بہت پیارا لگ رہا ہے مگر ایک کمی ہے"

وہاج صاحب نے پہلے تو اس کا پورا جائیزہ لیا پھر اس کے چہرے کو دیکھ کر کہنے لگے

"کسی کمی ڈیڈ"

شہریار نے بچوں جیسی شکل بنائے کہا

"تمہارا چہرہ.. بیٹا تمہاری آج منگنی ہے اور تمہارے چہرے پر ذرا سی بھی مسکراہٹ نہیں ہے سب کیا سوچیں گے عالیہ کیا سوچے گی دیکھو بیٹا میں جانتا ہوں یہ سب بہت جلدی ہو رہا ہے لیکن بعد میں سب ٹھیک ہو جائے گا ٹرسٹ می تم بہت خوش رہو گے اس کے ساتھ"

"وہ سب تو ٹھیک ہے ڈیڈ بٹ میں کس بات پر مسکراؤں؟ آپ تو جانتے ہیں نہ کہ مجھے جھوٹی مسکراہٹ دکھانی نہیں آتی"

اس نے بیزار لہجے میں کہا وہ اب روم میں رکھے صوفے پر بیٹھ چکا تھا

"ہمممم یہ تو صحیح کہا تم نے چلو پھر ایک کام کرو کوئی ایسی بات یاد کرو جس کو یاد کر کے تمہارے چہرے پر مسکراہٹ آجائے"

وہاج صاحب نے دوستانہ انداز میں مشورہ دیا

"اچھا چلو اب جلدی نیچے آجانا باہر سب مہمان آرہے ہیں"

یہ کہہ کر وہ نیچے مہمانوں سے ملنے چلے گئے جبکہ شہریار ابھی یہی سوچ رہا تھا کہ آخر ایسی بھی کوئی بات ہو سکتی ہے جسی یاد کر کے مسکراہٹ خود ہی آجائے ابھی انہیں سوچوں میں گم تھا جب دروازہ نوک کر کے ملازم اندر آیا

"شیری صاحب آپ کو بڑے صاحب نیچے بلا رہے ہیں سب مہمان آپ کا انتظار کر رہے ہیں"

ادب سے ہاتھ باندھے وہ اس کے جواب کا انتظار کر رہا تھا ہاتھ سے اشارہ ملتے ہی واپس چلا گیا جبکہ وہ اب تک یہی سوچ رہا تھا کہ کیسے مسکرائے پھر اچانک کچھ یاد آیا کسی کی دلکش آواز اس کے کانوں میں گونجی

"جی فائین"

بس پھر کیا تھا ایک پل نہیں لگا اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھرنے میں وہ مسکراتے ہوئے اور بھی زیادہ حسین لگ رہا تھا اس کی اس خوبصورت مسکراہٹ میں ڈمپل نمایاں ہو رہے تھے جو اور بھی زیادہ دلکش لگ رہے تھے

اپنی ٹائی ٹھیک کرتے ہوئے وہ خود کو شیشے میں دیکھے مسکرا رہا تھا پھر یاد آیا کہ نیچے سب اس کا ویٹ کر رہیں ہیں اپنا موبائل پوکٹ میں رکھتے ہوئے وہ نیچے کی جانب چلا گیا

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

وہ دونوں کیفے میں بیٹھے ہوئے تھے زین ناک پر ٹیشو رکھے کب سے ارحم کا سر کھایا جا رہا تھا

"ہو گیا تیرا؟"

ارحم جو سکون سے بیٹھ کر کوفی کا دوسرا کپ بھی پی چکا تھا جبکہ زین کی بچکانہ باتوں پر بامشکل ہنسی دبائے اب تیسرا آرڈر کرنے کے چکر میں تھا زین نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے کہا

"یار میں ڈائریکٹ ہانیہ سے کیا بات کروں گا؟ جب وہ تجھے ہی منہ کر رہی تھی بات کرنے سے تو مجھ سے کیسے کرے گی؟"

ارحم نے پوئنٹ والی بات کی تھی زین بھی اس بات سے اتفاق کر رہا تھا

"ٹھیک ہے پھر ایک ہی کام ہو سکتا ہے"

زین نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا

"کون سا کام؟"

"انابیہ سے بات"

"کیاااااااااااا"

ابھی زین کچھ اور بولتا ہی کہ ارحم کی آواز پر کیفے میں بیٹھے سب لوگ ان کی طرح متوجہ ہو گئے

💘💘💘💘

"کیاااااااااا"

بیا کی آواز پر ہانیہ نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا

"ایسے یار تُو پاگل واگل تو نہیں ہو گئی؟ میں اس بندر کی شکل والے سے بات کروں گی؟ ارے میرا تو دل کرتا ہے اس بندر کا منہ ہی توڑ دوں اور تو کہہ رہی ہے میں اس سے بات کروں؟ اب اتنا بھی برا وقت نی آیا میرا سمجھی نہ"

بیا نے سٹریل سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا

"یار تو میرے لیے اتنا نہیں کر سکتی...؟"

ہانیہ نے روندوسی شکل بناتے ہوئے کہا جبکہ بیا کو لگ رہا تھا اگر اس نے ہانیہ کی بات نہ مانی تو ہانیہ نے ادھر بیٹھے بیٹھے ہی رونا شروع کر دینا ہے

"اچھا نہ کرتی ہوں کچھ پلیز رونے نہ بیٹھ جانا اب"

💘💘💘💘

"بیٹا تیرا دماغ چل گیا شاید میں اس کھڑوس لڑکی سے بات کروں؟ اس بدتمیز لڑکی سے؟ سیدھے منہ بات کرنا تو پسند کرتی ہی نہیں ہے بلکہ بات کرنا تو دور کی بات اس کو لڑنے مارنے پیٹنے کے علاوہ اور آتا ہی کیا ہے"

ارحم نے آئبرو کا زاویہ بناتے ہوئے کہا جبکہ اس بات زین کا دل کر رہا تھا اس کی شکل دیکھ کر ہنسنے کا

"یار مجھے نہیں پتہ کچھ بھی کر کے ہانیہ کو میرا بنا دے اگر تو نے ایسا نہیں کیا تو اللہ کرے تیری علیزے سے....."

ابھی آدھے الفاظ منہ میں ہی تھے جب ارحم بول پڑا

"لاحولا ولا قوۃ استغفار چپ چپ چپ چپ..."

زین بلکل چپ ہو گیا جبکہ ارحم اب بھی اسے ہی گھور رہا تھا

"لا فون دے اپنا ہانیہ کا نمبر ٹرائے کروں اگر اس نے بات نہیں کی یا تیرا نمبر دیکھ کر کال کاٹ دی تو مجبوراً اس بدتمیز کھڑوس لڑکی سے بات کرنی ہی پڑے گی"

زین کے ہی فون سے ارحم نے ہانیہ کا نمبر ڈائیل کیا

💘💘💘💘

"ٹھیک ہے تو پہلے زین کو کال کر اگر اس نے بات نہیں کی تو مجبوراً اس بندر کی شکل والے سے ہی بات کرنی پڑے گی"

آخر کار بیا راضی ہو ہی گئی تھی مگر پھر اچانک ہانیہ کا موبائل رنگ کرنے لگا نمبر دیکھ کر ہانیہ نے فون بیا کو دے دیا

"دیکھ کوئی گڑبڑ نہ کرنا پلیز کچھ الٹا سیدھا نہ کہنا اسے جو میں نے سمجھایا ہے بس وہی کہنا"

ہانیہ کو پتا تھا بیا کے مجاز کے بارے جبھی منتیں کرنے والے انداز میں وہ بیا کو سمجھانے لگی بیا نے کال پک کر لی دوسری طرف سے آواز آئی جبکہ اسپیکر دونوں کا ان تھا

💖💖

ارحم:

"اسلام و علیکم کیسی ہیں آپ"

بیا:

"وعلیکم السلام میں ٹھیک آپ کیسے ہیں"

ارحم:

"میں بھی ٹھیک دیکھیں مجھے بہت اہم بات کرنی ہے آپ ناراض تو نہیں ہوں گی نہ کہ میں آپ دونوں کے پرسنل معاملات میں مداخلت کر رہا ہوں مگر زین بہت پریشان ہے وہ صرف آپ سے اظہارِ محبت کر رہا تھا اس کا بلکل بھی کوئی غلط مطلب نہیں تھا ٹرسٹ می وہ بہت پیار کرتا ہے آپ سے سسٹر"

بیا کی تو ہوائیاں اڑ گئیں تھیں ایک تو وہ ہر جگہ آجاتا تھا اور اب کال پر بھی وہی تھا بیا کے اب برداشت سے باہر ہو چکا تھا جبکہ زین اور ہانیہ اسپیکر اس ہونے کی وجہ سے سب سن چکے تھے

بیا:

"سسٹر مائی فٹ تم ادھر کیا کر رہے ہو تمہیں سکون نہیں ہر جگہ ٹپک جاتے ہو بندر کہیں کے"

ارحم کو تو یقین نہیں آرہا تھا کہ جس سے وہ اتنی تمیز سے پیش آرہا تھا وہ ہانیہ نہیں بلکہ وہی بد تمیز لڑکی تھی

ارحم:

"اوہ ہیلو بندر میں نہیں تم کھڑوس چڑیل ہو سمجھیں اور مجھے کوئی شوق نہیں تمہارے کھڑوس منہ لگنے کا"

انہیں کہا گیا تھا معاملہ سلجھانے کا مگر یہ دونوں تو اپنا ہی معاملہ الجھا بیٹھے تھے ہانیہ بیا کو اور زین ارحم کو سمجھانے میں لگے پڑے تھے

بیا:

"مجھے چڑیل بولا؟ ابے تم جن ہو بلکہ زکوٹا جن شیشے میں شکل دیکھی ہے اپنی منگکی مین لگتے ہو پورے کے پورے"

ارحم:

"شکل مجھے نہیں تمہیں دیکھنے کی ضرورت ہے لڑتے ہوئے بلکل غنڈے جیسی لگتی ہو"

بیا کہ اب کنٹرول سے باہر ہو چکا تھا اس کا دل کر رہا تھا موبائل میں ہاتھ ڈال کر اس کا منہ نوچ لے ابھی وہ کچھ کہتی کہ ہانیہ نے موبائل لے لیا اور ادھر زین نے ارحم سے موبائل کے لیا اور دونوں نے یک آواز ہو کر کہا

"سوری وہ...."

آواز پہچاننا کوئی مشکل تو نہیں تھا ہانیہ نے جلدی سے کال کاٹ دی

"لگتا ہے میں کنوارہ ہی مروں گا"

ارحم پر ایک افسوس نظر ڈال کر وہ معصوم سی شکل بنا کر کہتا ہے جبکہ ارحم کو تو بیا کی بند روالی بات پر اب تک غصہ آرہا تھا

ادھر بیا کا بھی یہی حال تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا ارحم کی جان ہی لے لے لیکن یہ بھی سچ تھا آنے والا وقت انہیں بہت قریب لے کر آنے والا تھا

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

وہ پالر سے وہاج صاحب کے گھر آچکی تھی سب کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں وہ کافی حسین لگ رہی تھی اپنی مغرور مسکراہٹ کے ساتھ چلتی ہوئی وہ اسٹیج پر آچکی تھی سمرین بیگم نے اسے شہریار کے ساتھ بیٹھایا

شہریار اب تک نظریں نیچے کئے بیٹھا تھا یا شاید وہ دیکھنا ہی نہیں چاہتا تھا عالیہ کو مگر عالیہ بھی عالیہ ہی تھی

"کیا مجھے ہی ایسا لگ رہا ہے یا تم واقعی میں مجھے اگنور کر رہے ہو"

سب مہمانوں پر نظر دوڑاتے ہوئے اس نے شہریار سے کہا جبکہ شہریار اب بھی خاموش تھا

"تم میرے میسجز کا جواب کیوں نہیں دیتے؟ تم آج مجھے پک کرنے بھی نہیں آئے تھے ائیرپورٹ اب کہو گے میں بیزی تھا یا بھول گیا تھا چلو مان لیا تم بھول گئے ہوں گے لیکن اس کے بعد بھی ایک کال تک نہیں کی تم نے مجھے"

وہ مسلسل بولی جارہی تھی شہریار کو اس وقت عالیہ سے کوفت ہورہی تھی مگر کرتا بھی کیا اب تو اسے ہر حال میں برداشت کرنا ہی تھا

"دیکھو عالیہ میرے پاس نہ تمہارے سوالوں کا فلحال کوئی جواب نہیں اور تم کتنا بولتی ہو یار تھوڑا بریک لگالیا کرو حد ہوتی ہے"

شہریار نے عالیہ کو بیزار ہوتے ہوئے جواب دیا تھا عالیہ سمجھ چکی تھی کہ اگر مزید اس نے کچھ کہا تو وہ اٹھ کر ہی چلا جائے گا

"اچھا نہ سوری وہ دراصل اب ہمارا رشتہ صرف دوستی کو ہی نہیں رہا اب ہم ایک دوسرے کے ہو جائے گے نہ تو بس اس لیے مجھے اچھا نہیں لگتا کہ تم مجھے یوں اگنور کرو آخر ہونے والی بیوی ہوں تمہاری"

شہریار نے اسے گھور کر دیکھا مانا کہ وہ اس کی دوست پلس کزن ہے مگر یوں سب مہمانوں کے سامنے اتنا بے تکلفانہ انداز میں باتیں کرنا شہریار کو بہت عجیب لگ رہا تھا

"کیسی لگ رہی ہوں میں"

اس نے جلدی سے آنکھیں گھماتے ہوئے پوچھا تھا مگر شہریار نے پھر سے اسے اگنور کر دیا دونوں فیملیز اسٹیج پر تھیں سب بہت خوش تھے منگنی کا فنکشن شروع ہوا تھا دونوں نے ایک دوسرے کو رنگ پہنائی تھی عالیہ کی خوشی کی تو کوئی انتہا نہ تھی

مگر شہریار مصنوعی مسکراہٹ لئے چپ چاپ بیٹھا فنکشن ختم ہونے کے انتظار میں تھا

فنکشن ختم ہوتے ہی سب جا چکے تھے جبکہ وہاب صاحب اپنی بیوی سمرین بیگم اور بیٹی عالیہ کے ساتھ وہاج صاحب کے ہی گھر میں قیام پذیر تھے جبکہ شہریار آج اپنی موم کے گھر چلا گیا تھا کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ اگر یہاں رکا تو پھر سے عالیہ کو برداشت کرنا پڑے گا

💘💘💘💘

ان کی منگنی کو اب پورے دو ہفتے ہو چکے تھے وہاج صاحب کے سمجھانے پر شہریار نے عالیہ کے ساتھ اپنا رویہ تھوڑا بہتر کر لیا تھا وہ اب مگر عالیہ کہاں سدھرنے والی تھی ان دونوں عالیہ نے بہت کوشش کی کہ اسے اپنی اداؤں سے لبھا لے وہ اپنا حق جتانے لگی تھی

شہریار نے اسے صاف کہہ دیا تھا کہ وہ شادی تک اس پر کسی قسم کا حق نہ رکھے اور اس سے تھوڑا فاصلے پر رہے شہریار کی اس بات کو سمجھتے ہوئے وہاب صاحب اور سمرین بیگم نے عالیہ کو واپس امریکہ بھیج دیا تھا

رات ایک بجے کا وقت تھا اس نے آج پورے دو ہفتے بعد کلب کا رخ کیا تھا کلب میں جاتے ہی اس نے ذوہان کو میسج ٹائپ کیا اور وائن کا گلاس لئے سائڈ چیئر پر بیٹھ گیا ذوہان بھی اب کلب آچکا تھا شہریار کو ڈھونڈتے ہوئے وہ اس کی طرف آیا

"یار کدھر تھا تو بھائی منگنی کے بعد سے تو غائب ہی ہو گیا تھا"

"بس یار موڈ نہیں تھا کہیں جانے کا"

شہریار نے بیزار لہجے میں کہا ذوہان سمجھ چکا تھا کہ شہریار اس منگنی سے کوئی خاص خوشی نہیں ہوئی تھی

"اچھا چھوڑ یہ بتا کب چل رہے ہیں پیرس"

ذوہان نے کسی دوسرے موضوع پر بات کرنا ہی بہتر سمجھا

"لگتا ہے تجھے پیرس سے پیار ہو گیا ابھی ایک ہفتے پہلے تو آیا ہے تو اور پھر سے جانے کا سوچ رہا ہے کوئی لڑکی تو نہیں پسند آگئی وہاں کی"

شہریار نے ذوہان کو چھیڑنے والے انداز میں کہا

"ایسی قسمت کہاں یار کہاں یار"

ابھی دونوں باتوں میں مصروف تھے جب کلب میں ہر طرف خاموشی پھیل گئی ڈانس فلور پر کچھ لڑکے لڑکیاں دائرہ بنا کر کھڑے تھے

"یار شاید کچھ ہوا ہے وہاں رک میں دیکھ کر آتا ہوں"

ذوہان نے غور سے دیکھنے کی کوشش کی مگر اتنے لوگوں میں کچھ دکھائی ہی نہیں دے رہا تھا جب ذوہان واپس نہ آیا تو شہریار بھی وائن کا کلاس ٹیبل پر رکھ کر ڈانس فلور تک آیا وہاں سب ہی امیر لوگوں کی اولادیں تھیں مگر شہریار کو سب جانتے تھے اس کی شخصیت کی تو بات ہی الگ تھی

لوگوں نے راستہ دیا تو شہریار ذوہان کے برابر آکھڑا ہوا مگر جب نظر سامنے کھڑے وجود پر پڑی تو وہ ساخت کھڑا دیکھتا ہی رہ گیا کیا وہ اس کا وہم تھا یا پھر حقیقت

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی"

Episode 8

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی میں ایسی لڑکی نہیں ہوں"

بلو کلر کی فروک کھلے بال کانوں میں آئر رنگز آنکھوں میں آنسوں چہرے پر معصومیت لئے وہ سامنے کھڑے لڑکے کو تھپڑ مار کر اس سے چیخنے کے سے انداز میں بولی

شہریار کو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا وہ وہی لڑکی تھی جو اس دن شہریار کی کار سے ہٹ ہوتے ہوتے بچی تھی وہ دکھنے میں ہی شریف گھرانے کی لگتی تھی پھر وہ اس جگہ کیا کر رہی تھی

"ہاہاایسی لڑکی نہیں توکیسی لڑکی ہو تم؟اگر ایسی لڑکی نہیں ہو تو یہاں کیا کر رہی ہو ہاں؟"

لڑکے نے تھپڑ کھانے کے بعد بھی ڈھٹائی کے دو قدم آگے بڑھ کر کہا جس پر وہ دو قدم پیچھو ہٹی تھی جبکہ شہریار اب تک اسے دیکھنے میں لگا ہوا تھا اسکی آنکھیں کتنی گہری تھیں کتنی خوبصورت تھیں وہ کتنی معصوم سی لگ رہی تھی ہوش تو تب آیا جب لڑکے نے دوبارا سے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑا

"سمجھتی کیا ہو خود کو ہاں تمہیں لگتا ہے تھپڑ کھا کر اتنی آسانی سے جانے دوں گا میں تمہیں نہیں جانِ من ابھی دیکھو تم جس طرح سب کے سامنے تم نے مجھے تھپڑ مارا ہے اس ہی طرح سب کے سامنے تم مجھ سے معافی بھی مانگو گی اور.... ادھر کس بھی کرو گی"

وہ ڈھٹائی سے ہاتھ پکڑ کر کھڑا ہوا کہہ رہا تھا جبکہ آخری الفاظ اس نے اپنے ہونٹ کو چھوتے ہوئے ادا کئے تھے کوئی تھا ہی نہیں جو اس لڑکی کو بچاتا کوئی آگے ہی نہیں بڑا اس ننھی سی جان کو تحفظ دینے کے لیے شہریار کو اس گھٹیا لڑکے کی گھٹیا باتوں پر اتنا غصہ آرہا تھا کہ غصے سے اس کی آنکھیں لال ہونے کو تھیں جبکہ ذوہان شہریار کے تاثرات دیکھ چکا تھا

ابھی وہ لڑکا کچھ کہتا ہی کہ شہریار نے آگے بڑھ کر اس کو گریبان سے پکڑ کر پیچھو کی جانب کھینچا اور اس کے منہ پر رکھ کر ایک پنچ مارا جس سے اس کی ناک سے خون نکلنے لگا کلب میں موجود سب لوگ یہ دیکھ کر حیران تھے شہریار خانزادہ کبھی کسی ان نون کو پروٹیکشن نہیں دیتا اور ایسی جگہ پر تو کبھی بھی نہیں پھر آخر آج ایسا کیسے

جبکہ لڑکیاں یہ سوچ میں پڑ گئیں کہ یہ لڑکی آخر لگتی کیا ہے شہریار کی

"ہمت کیسے ہوئی لڑکی کو ہاتھ لگانے کی"

سرخ آنکھوں میں آگ لئے وہ روب دار آواز میں بولا سب کی نظریں اب شہریار ہی پر تھیں جبکہ وہ لڑکی بھی حیرانی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی شہریار نے دو تین پنچ اور رسید کئے

"تجھے کیوں اتنا برا لگ رہا ہے یار لگتا ہے کیا اس کا"

اس لڑکے نے بامشکل گریبان چھڑاتے ہوئے کہا جبکہ اب شہریار نے دوبارا سے اس پر مکوں تھپڑوں کی بوچھاڑ کر دی تھی اب تو اس کے لئے کھڑا ہونا ہی مشکل ہو رہا تھا اس لیے زمین پر جا گرا یہ دیکھ کر اس لڑکے کے دوست نے ہمت کرتے ہوئے آگے بڑھ کر کہا

"میرے دوست کو چھوڑ دیں اس کی کوئی غلطی نہیں اگر یہ لڑکی اتنی ہی شریف تھی تو کیوں آئی یہاں"

اس کی اس بات پر شہریار سمیت سب لوگوں نے اس لڑکی کو سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا وہ لڑکی مزید یہاں رکنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی اس لیے وہاں سے چلی گئی

"اٹھاؤ اسے اور لے جاؤ یہاں سے اور دوبارا یہ شخص یہاں نظر نہیں آنا چاہیے سمجھے اگر یہ دوبارا یہاں نظر آیا تو اس سمیت تمہارا جو حال ہو گا اس کے زمہ دار تم خود ہوں گے"

یہ کہتا ہوا وہ اب اس لڑکی کے پیچھو چلا گیا جبکہ ذوہان سمیت سب لوگ ہی شہریار کو اس انداز میں دیکھ کر حیران تھے سب ہی کو پتہ تھا اس کے آگے پیچھو ہزاروں لڑکیاں ہوتی ہیں وہ ہر روز ایک نئی لڑکی کے ساتھ نظر آتا تھا مگر صرف مخصوص وقت تک اس کے بعد وہ ان لڑکیوں کی شکل تک نہیں دیکھتا تھا ڈیفینس کرنا تو دور کی بات پھر آخر یہ لڑکی تھی کون

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

ایک ہفتہ ہونے کو تھا نہ ہانیہ اور نہ زین یونیورسٹی آرہے تھے نازین ارحم کی کال ریسیو کر رہا تھا نہ ہانیہ بیا کی اور اگر کر بھی لیتے تو سلام کا جواب دے کر مختصر بات کر کے فون بند کر دیتے تھے اور جب سے یہ

مسئلہ ہوا تھا تب سے ارحم اور بیا بھی ایک دوسرے کو اگنور کر رہے تھے جیسے کبھی دیکھا ہی نہ ہو مگر جب ہانیہ اور زین نے بلکل یو نیورسٹی آنا بند کر دیا تب دونوں کو ہی بہت برا فیل ہو رہا تھا ان دونوں نے ہی اپنے اپنے دماغ کو اس بات کے لئے راضی کر لیا تھا کہ جو بھی ہو جائے ہانیہ اور زین کو ایک کرنے میں ان کی مدد کریں گے

ارحم نے آج فیصلہ کر لیا تھا کہ اپنے دوست کے لئے وہ اس بد تمیز لڑکی سے بھی بات کرنی پڑے تو کر لے گا اور ادھر بیا کا بھی کچھ ایسا ہی ارادہ تھا دونوں ہی یو نیورسٹی پہنچ گئے تھے اسٹارٹ کی تین کلاسیں اٹینڈ کر کے اب وہ فری تھے بیا نے نوٹ کیا تھا ارحم کافی بار اسے دیکھ چکا تھا بیا کا بھی آج دماغ تھوڑا ٹھنڈا لگ رہا تھا

ارحم کلاس میں بیٹھا موبائل یوز کر رہا تھا مگر بار بار نظر بیا پر ہی تھی جبکہ بیا ارحم سے بات کرنے کے لئے ہمت جمع کر رہی تھی کلاس کے باہر کھڑے وہ ارحم کو دیکھتے ہوئے خود کلامی کر رہی تھی

"اس کو دیکھو ذرا کیسے مزے سے بندروں کی طرح بیٹھا موبائل یوز کر رہا ہے ذرا فکر نہیں اسے اپنے دوست کی"

ارحم کی نظر بیا پر گئی جو باہر کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی ارحم نے پہلے بار آج اسے دیکھ کر اسمائل پاس کی شاید وہ سمجھ رہا تھا کہ وہ چینج ہو گئی ہو گی جبھی کھڑی اسے ہی دیکھ رہی ہے مگر وہ ابھی بھی وہی بیا تھی جبکہ بیا کا دماغ پھر سے شاٹ ہونے لگا

"اوہ دیکھو اس کو کیسے بے شرموں کی طرح مسکرا رہا ہے چھچھورا کہیں کا"

بیا کا دل کیا اس کا منہ لال کر دے مگر بیچاری ہانیہ کی وجہ سے خود کو کنٹرول میں رکھ رہی تھی اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے دماغ دوسری سوچوں میں لگانے لگی پھر یاد آیا کچھ کھا کیا جائے ویسے بھی بیا کو ٹینشن میں

بہت بھوک لگتی تھی وہ کینٹین کی طرف چلی گئی جبکہ بیا کو کلاس سے باہر نہ پا کر ارحم جلدی سے سیدھا ہو کر بیٹھا

"لگتا ہے آج میں کچھ زیادہ ہی ہینڈسم لگ رہا ہوں جو یہ کھڑوس لڑکی پوئنٹ کی بات کرنے کے بجائے کب سے مجھے دیکھی جا رہی تھی"

ارحم نے سائڈ اسمائل پاس کی اور آٹھ کر بیا کے پیچھو چلا گیا

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

کلب سے باہر آکر اس نے آگے پیچھو ہر جگہ نظر دوڑائی مگر وہ کہیں نظر نہیں آ رہی تھی شاید وہ جا چکی تھی شہریار سب کی بار اس اجنبی لڑکی کو ڈھونڈنا چاہتا تھا شہریار نے اپنی گاڑی اسٹارٹ کی اور روڈ کی جانب نکل گیا اسے فکر تھی اس لڑکی کی ایک تو رات کا وقت پھر اُوپر سے یہ سنسان جگہ اور سڑکیں وہ فل اسپیڈ میں ڈرائیو کر رہا تھا سڑکوں کے آس پاس گھنا جنگل تھا اس نے ہر جگہ تلاش کیا پھر اچانک سامنے وہ چلتی ہوئی نظر آئی وہ بنا پیچھو دیکھے قدم آگے بڑھا رہی تھی شہریار نے جلدی سے گاڑی روکی اور اس کے پیچھو بھاگنے والے انداز میں گیا

"رُکو سنو"

وہ جلدی سے پیچھو مڑی وہ بہت ڈری سہمی لگ رہی تھی نہ جانے وہ یہاں تک کیسے آئی ہو گی

"آپ کیوں میرا پیچھا کر رہے ہیں"

آنکھوں میں آئے آنسوں ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے اس نے کہا چہرہ رونے سے سرخ پڑ گیا تھا

"دیکھو آپ مجھے غلط مت سمجھو مجھے آپ کی فکر ہو رہی تھی اس لئے آپ کے پیچھو آیا اور آپ کو جہاں جانا ہیں مجھے بتائیں میں ڈراپ کر دوں گا یہ راستہ بہت سنسان ہے یہاں سے آپ کا اکیلے جانا ٹھیک نہیں"

شہریار نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر فکر مندانہ انداز میں کہا

"نہیں پلیز آپ جائیں میں خود چلی جاؤں گی"

وہ یہ کہتی واپس جانے لگی

"دیکھیں پلیز ٹرائے ٹو انڈر سٹینڈ"

"میں نے کہا نہ میں چلی جاؤں گی"

وہ چیخ کر کہتی ہوئی جلدی سے وہاں سے چلی گئی وہ شہریار کھڑا اسے ہی دیکھتا رہا جب وہ لڑکی تھوڑی دور چلی گئی تو وہ واپس اپنی گاڑی میں آکر بیٹھا اور اس کے ہی بارے میں سوچنے لگا پورے دس منٹ گزر گئے تھے اسے فکر ہونے لگی تھی

"کیا مجھے اسے یوں آدھی رات میں اکیلے جانے دینا چاہیے تھا؟ نہیں میں نے غلط کیا وہ کیسی جائے گی یوں رات کے اندھیرے میں وہ گھبرائے گی مجھے اس کے پیچھو جانا چاہیے"

وہ ایک بار پھر سے اس لڑکی کے پیچھو چلا گیا مگر وہ اس راستے کہیں نہیں تھی مگر آگے ایک وین کھڑی ہوئی تھیں شہریار نے اس وین کو دیکھ کر گاڑی روکی

"جانے کا تو صرف ایک یہی راستہ ہے پھر وہ کہاں چلی گئی"

ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا جب کسی کے چیخنے کی آواز آئی

"بچاؤ پلیز کوئی بچاؤ"

یہ آوازیں جنگل کی طرف سے آرہی تھیں وہ جلدی سے گاڑی سے نکل کر جنگل کی طرف بھاگا

🖤🖤AreeSha khaN NoVeLs🖤🖤

بیا کینٹین میں بیٹھی برگر کھانے میں مصروف تھی ارحم جیسی کینٹین میں آیا اور بیا کو برگر کھاتے دیکھا تو آئیبرو کا زاویہ بنانے لگا

"تو یہ کھڑوس یہاں بیٹھی برگر ٹھوس رہی ہے"

وہ سیدھا اس کے سامنے جا بیٹھا بیا کی تو سیٹی گم ہو گئی آدھا برگر منہ میں اور آدھا باہر وہ پاگلوں کی طرح اسے دیکھنے لگی

"اوہ واؤ تم کھانا بھی کھاتی ہو؟

ارحم نے یک طرفہ مسکراتے ہوئے کہا جبکہ بیا نے جلدی سے آدھا برگر پلیٹ میں رکھا اور جو منہ میں ٹھوسا ہوا تھا اسے جلدی جلدی کھانے لگی

"لگتا ہے کافی دنوں سے کچھ کھانے کو نہیں ملا جبھی بھوکی بلیوں کی طرح کھائے جا رہی ہو"

اس بات ارحم کی ہنسی نکل ہی گئی بیا نے پہلے جلدی سے منہ کا برگر ختم کیا پھر ٹیشو سے ہونٹ صاف کئے اور کھا جانے والی نظروں سے ارحم کو دیکھنے لگی

"اوہیلو بھوکی بلی کس کو کہا؟ اور لگتا ہے تمہیں بھی کافی دنوں سے کچھ کھانے کو نہیں ملا جبھی بھوکے بندروں کی طرح دیکھے جا رہے ہو"

بیا نے آخری الفاظ میں اسمائل پاس کی تھی جب کہ ارحم نے اس کا مسکرانا نوٹ کیا تھا اس نے جب بھی بیا کو دیکھا تھا وہ کسی نہ کسی کو کٹ لگا رہی ہوتی تھی آج پہلی بار وہ مسکرائی تھی ارحم کو ایک پل کے لیے اس کی مسکراہٹ دلکش لگی تھی

"اب ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟ ایک تو صبح سے کچھ کھایا نہیں تھا اوپر سے تمہارا منہ دیکھنا پڑ گیا یہ نہیں کہ اپنا برگر لے کر کھاؤ میرے برگر پر نظر رکھنا ضروری تھا"

بیا نے عجیب سی شکل بناتے ہوئے کہا

"اوہیلو میں ادھر تمہارے برگر کو دیکھنے نہیں آیا اوکے نہ"

ارحم نے آنکھیں چھوٹی کر کے جواب دیا بیا نے بھی اس کے جیسے ہی انداز میں کہا

"اوہیلو تو پھر تم ادھر کیوں آئے ہو بتاؤ نہ"

"کچھ اہم بات کرنی ہے"

ارحم نے اپنی کرسی بیا کے قریب کرتے ہوئے کہا جبکہ بیا کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہی پیچھو کھسکی اور اسے غصے سے دیکھنی لگی جبکہ بیا کی نظر پھر سے اس کے اس مخصوص لاکٹ پر گئے جسے اگنور کرتے ہوئے وہ کہنے لگی

"کون سی اہم بات؟"

"پہلے تو تم اپنا یہ برگر ختم کرو مجھے کھا جانے والی نظروں سے مت دیکھو"

یہ کہتا ہوا وہ کینٹین سے چلا گیا تو بیا نے سکون کا سانس لیا نہ جانے وہ کیوں ارحم سے ایریٹیٹ ہوتی تھی ورنہ وہ تو لڑکوں سے ذرا نہیں ڈرتی تھی ہر وقت تیار رہتی تھی کسی نہ کسی کو مارنے کے لیے مگر کیوں

ارحم اسے الگ سا لگتا تھا اور پھر اس کا وہ مخصوص لاکٹ جسے دیکھ کر بیا اس سے ہر بار بحث کئے بنا چلی جاتی تھی کیا تھا آخر ارحم میں ایسا جو بیا ہمدانی اس کا کبھی بھی سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

"ہیلپ می.....کوئی ہے"

وہ بھاگ رہی تھی پاگلوں کی طرح خود کی عزت بچانے کے لیے مگر ان حوسی لوگوں کو تو جیسے کچھ دکھائی ہی نہیں دے رہا تھا جو وہ کر رہے ہیں وہ غلط ہے

وہ بھاگتی ہوئی سیدھا شہریار سے آکر ٹکرائی شہریار صورتحال سمجھ چکا تھا اس نے اس لڑکی کو اپنے پیچھو چھپایا اور خود ان لڑکوں کے سامنے آکھڑا ہوا جبکہ وہ لڑکی پیچھو چھپی ہوئی تھی اور اس نے مظبوطی سے شہریار کی شرٹ پکڑی ہوئی تھی

روڈ پر جو وین کھڑی تھی وہ ان تینوں لڑکوں کی ہی تھی جو اس لڑکی کے پیچھو پڑے ہوئے تھا

"دیکھ لڑکے ہمارے راستے میں مت آہیں تجھ سے الجھنے کا کوئی شوق نہیں لڑکی ہمارے حوالے کر"

ان میں سے ایک لڑکا کہنے لگا باقی کہ دونوں لڑکے اس لڑکی کو ہی دیکھ رہے تھے

"اگر اس کے قریب بھی آئے تو اچھا نہیں ہوگا"

شہریار نے چہرے پر سخت تاثرات لاکر کہا جبکہ وہ لڑکا باقی کہ دونوں لڑکوں کو مارنے کے لیے آگے کر چکا تھا وہ دونوں لڑکے شہریار پر حملہ کرنے لگے دیکھتے ہی دیکھتے شہریار نے دونوں کو زمین بوس کر دیا یہ دیکھ کر وہ لڑکا آگے بڑا اور چُھرا نکال کر شہریار پر وار کیا جس سے شہریار کا ہاتھ زخمی ہو گیا مگر وہ پھر بھی لڑا اور اس لڑکے کو اتنا مارا کہ وہ لہولہان زمین پر گرا اور بے ہوش ہو گیا

شہریار نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑا اور وہ دونوں بھاگتے ہوئے جنگل سے باہر آ گئے شہریار نے جلدی سے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اسے اندر بیٹھنے کو کہا مگر وہ شہریار کے اشارا کرنے پہ منہ پھیر گئی جیسے انکار کر رہی ہو ویسے تو شہریار کسی سے ڈرنے والوں میں سے بلکل بھی نہیں تھا بہت آرام سے دس بندوں کو ایک ساتھ زمین بوس کرنے کی طاقت رکھتا تھا مگر ابھی اس کے ساتھ جو لڑکی تھی شہریار کو ابھی صرف اس کی فکر ہو رہی تھی

"دیکھو پلیز گاڑی میں بیٹھو ہمیں یہاں سے جلد ہی نکلنا ہو گا مجھے ایڈریس بتاؤ میں تمہیں تمہارے گھر ڈراپ کر دوں گا"

شہریار نے اپنے ہاتھ سے نکلتے ہوئے خون کو دوسرے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا وہ لڑکی بھی شہریار کے ہاتھ کو دیکھ کر پریشان ہو رہی تھی اس نے شہریار کی بات مانی اور چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی تھی اب سفر جاری تھا

🖤🖤AreeSha khaN NoVeLs🖤🖤

YummmmY TaStYyyyyy"

کسی بڑے ریسٹورنٹ پر بھی چلے جاؤ تو کینٹین کے برگر والا مزہ نہیں آتا ہائے ئے اپنی کینٹین کے برگر کی بات ہی کچھ الگ ہے"

بیا ارحم کے جانے کے بعد تقریباً پندرہ منٹ میں دو اور برگر کھا چکی تھی پھر اسے یاد آیا کہ ارحم نے کوئی بات کرنی تھی

"اُوففففف پہلے جس کا منہ دیکھنا بر داشت تھا اب اسکی باتیں بھی سننی پڑیں گی ہانیییییہہ کی بچی سب تیری وجہ سے ہوا ہے نہ تو عشق معشوقیوں کے چکر میں پڑتی نہ مجھے اس منکی مین کا منہ دیکھنا پڑتا"

ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی کہ بیٹری کینٹین میں بیا کو ڈھونڈتے ہوئے آیا بیا نے اسے اپنی طرف آتے دیکھا تو ایک اسٹائل سے کھڑی ہوئی اور ایک خطرناک قسم کی انگڑائی لینے لگی جیسے اسے ڈرانے کا سوچ رہی ہو جبکہ وہ بیچارہ تو پہلے ہی ڈرا سا لگ رہا تھا

"اسلام و علیکم بیا باجی وہ نہ ارحم بھائی آپ کو بلا رہے ہیں او کے اللہ حافظ"

یہ کہتا وہ پلٹ کر جانے ہی لگا بیا نے زوردار آواز میں کہا

"ایبے رک کدھر جا رہا ہے"

وہ بچارا آنکھیں بند کئے اپنے گالوں پر ہاتھ رکھتا ہوا پلٹا جبکہ بیا کو خود پر فخر محسوس ہو رہا تھا کہ لوگ کتنا ڈرتے ہیں اس سے

"آنکھیں کھول ڈر کیوں رہا ہی بھائیییی ماروں گی تھوڑی نہ"

بیا نے پہلے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا ڈھیلی سی پینٹ چھوٹی شرٹ وہ کوئی عجوبہ ہی لگ رہا تھا پھر بیا نے اپنی شرٹ کے کالر ٹھیک کرتے ہوئے کہا

"آپ کا کیا بھروسہ"

بیا نے اس کی بات پر آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے اسے دیکھا

"میرا مطلب ہے ارحم بھائی کلاس روم میں آپ کا ویٹ کر رہے ہیں میری نماز کا وقت ہونے لگا ہے میں چلا فی امان اللہ"

اس کے جانے کی دیر تھی بیا کی ہنسی نکل گئی

"ایبے اس وقت کونسی نماز ہوتی ہے بھئیییی"

وہ اب کلاس روم کی طرف چلی گئی تھی

🖤🖤AreeSha khaN NoVeLs🖤🖤

شہریار کے لیے گاڑی چلانا اب اور بھی مشکل ہو رہا تھوڑا ہی راستہ طے ہوا تھا جب شہریار کی ہمت جواب دے گئی تھی کیوں کہ زخم بہت گہرا تھا

"بات سنیں آپ پلیز گاڑی یہیں سائیٹ میں روک دیں اور اپنے ہاتھ پر کوئی کپڑا باندھ لیں خون بہت بہہ چکا ہے"

شہریار نے گاڑی سائٹ میں پارک کی اور اپنی جیب سے رومال نکال کر باندھنے لگا مگر ایک ہاتھ سے کیسے باندھتا لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا وہ لڑکی اس پر ذرا بھی بھروسہ نہیں کرتی جو اس کی ہیلپ لے مگر اس لڑکی کو اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا کہ شہریار برا انسان نہیں ہے

"دکھائیں میں ہیلپ کر دیتی ہوں"

اس نے یہ کہا اور جلدی سے شہریار سے رومال لے کر اس کے ہاتھ پر باندھنے لگی مگر اس کام کے لیے اس کو شہریار کہ کافی قریب آنا پڑا تھا وہ نظریں جھکائے زخم پر رومال باندھنے میں مصروف تھی جبکہ شہریار بڑے غور سے اسے دیکھ رہا تھا

"ایک بات پوچھوں اگر برا نہ مانو تو"

شہریار نے دھیمی سی آواز میں کہا اس لڑکی نے اب بھی نظریں نیچے ہی کی ہوئی تھیں

"جی"

"کلب میں تم کیوں آئی تھیں شاید وہ جگہ تمہارے لئے مناسب نہیں تھی"

وہ دونوں اتنے قریب تھے کہ اگر وہ لڑکی چہرہ شہریار کی طرف کرتی تو دونوں کی نظریں مل جاتیں

"میں یہاں خود نہیں آئی تھی مجھے میری دوستوں نے انوائیٹ کیا تھا لاسٹ سمسٹر چل رہا ہے اس لئے مگر مجھے نہیں پتہ تھا جہاں کا ایڈریس دیا ہے وہ کلب ہے میں نے انہیں تلاش کیا مگر وہ لوگ وہاں نہیں تھیں انہوں نے مل کر میرے ساتھ بہت غلط مذاق کیا ہے"

وہ اب رومال باندھ چکی تھی اس نے جیسے ہی نظریں اٹھائیں ارحم کا چہرہ اس کے بہت قریب تھا اتنا کے وہ اس کی سانسوں کو محسوس کر رہا تھا وہ جلدی سے پیچھو ہٹ کر بیٹھ گئی

"اور وہ لڑکا کون تھا جس نے تمہیں ٹچ کیا تھا؟"

"یو نیورسٹی کا تھا مگر وہ میرا دوست نہیں ہے"

اس نے جلدی سے کہا

"کیا یو نیورسٹی میں بھی ایسا کرتا ہے وہ تمہارے ساتھ ؟"

شہریار نے آئیبرو کا زاویہ بناتے ہوئے پھر سے پوچھا تھا جبکہ وہ لڑکی حیران تھی کہ وہ اس سے اتنے سوال کیوں کر رہا تھا

"تنگ کرتا ہے مگر ٹچ نہیں کیا کبھی مگر یہ سب آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"

"بس ایسے ہی"

شہریار نے جواب دے کر ڈرائیونگ اسٹارٹ کی اور اس سے اس کے گھر کا راستہ معلوم کرنے لگا

"جی یہاں روک دیں"

ایک کالے رنگ کے گیٹ کے پاس شہریار نے گاڑی روکی دکھنے میں تو وہ گھر کافی کھاتے پیتے لوگوں کا لگ رہا تھا

"آپ ایک کام کریں آپ گھر کے بیک سائیڈ پر اُتار دیں مجھے اگر یہاں کسی نے دیکھ لیا مجھے اتنی رات میں آپ کے ساتھ تو میرے لیے پرو بلم بن جائے گی"

شہریار نے نوٹ کیا تھا وہ چہرے پہ پریشانی لئے بھی بہت پیاری لگ رہی تھی شہریار نے گاڑی گُمائی اور گھر کے پیچھو والے حصے کی طرف گاڑی روک دی وہ جلدی سے باہر نکلی اور جانے لگی مگر شہریار اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے اس کو کھونے لگا ہو وہ پلٹ کر آئی اور کہنے لگی

"ThaNk You So Much"

مسکراتے ہوئے کہہ کر واپس جانے لگی مگر پھر سے پلٹ کر آئی جبکہ شہریار تو اس کو دیکھنے میں ہی مگن تھا

"اوہ وہ یہ کہنا تھا آپ پلیز اپنے زخم پر بینڈ ج کر لیں خون بہت بہہ چکا ہے"

وہ یہ کہہ کر پھر سے جلدی سے بھاگنے لگی مگر اس بار وہ واپس نہیں مڑی تھی شہریار اسے جاتے ہوئے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے اس کی واپسی کا منتظر ہو جب وہ واپس نہ مڑی تو شہریار اپنے زخم کی پرواہ کئے بنا گاڑی سے جلدی سے باہر نکلا اور اسے کہنے لگا

"بات سنو...."

وہ لڑکی مڑی اور دیکھنے لگی

"نام کیا ہے تمہارا...؟"

شہریار نے وقت ضائع کئے بنا پوچھا

"عنایہ"

وہ نام بتا کر جلدی سے گھر کے پچھلے گیٹ سے اندر چلی گئی شہریار کے چہرے پر دل چھو جانے والی مسکراہٹ آئی تھی وہ واپس گاڑی میں آ بیٹھا تھا گاڑی میں بیٹھتے ہی اس کی نظر عنایہ کے گھر کی کھڑکی پر

پڑی وہ پچھلے گیٹ سے اندر جا کر اوپر والے کمرے کی کھڑکی تھی مگر اس وقت وہاں فل اندھیرا چھایا ہوا تھا اب شہریار کو درد کا احساس ہونے لگا اور وہ جلدی سے گاڑی اسٹارٹ کرتے گھر کی جانب روانہ ہو گیا جبکہ اس بات سے انجان تھا کہ اُسی اندھیری کھڑکی سے کسی کی نظریں اسے جاتے دیکھ رہی تھیں

Episode 9

بیا کلاس روم میں انٹر ہوئی اور ارحم کے پاس جا کر کھڑی ہوئی جبکہ کلاس روم میں سب ہی حیرانی سے دیکھ رہے تھے کہ جو لوگ ایک دوسرے کو ذرا بھی برداشت نہیں کرتے وہ آج امنے سامنے ہیں سبھی کو لگا کہ وہ دونوں دوبارا لڑنے والے ہیں جبکہ کچھ لڑکیاں بیا کو ارحم کے قریب دیکھ کر جیلس ہو رہی تھیں ارحم جو کہ بڑے مزے سے ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کر بیٹھا ہوا تھا بیا کو دیکھ کر پھر سے مسکرانے لگا اور بیا پوری کلاس کی نظریں خود پر دیکھ کر کنفیوز ہوئی

"ہو بھائی ایسے کیا دیکھ رہے ہو تم سب؟ سرکز چل رہا ہے ادھر؟"

بیا کے بولنے کی دیر تھی سب کے سب اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے جبکہ ارحم یہ دیکھ کر اور بھی مسکرانے لگا

"تمہاری کیوں بتیسی نکل رہی ہے؟"

بیا نے ارحم کو گھور کر دیکھا تھا

"اُوپس کچھ نہیں چلو بیٹھو بتاتا ہوں کیا اہم بات کرنی ہے"

ارحم نے مشکل سے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا کیوں کہ وہ جانتا تھا اگر اب غلطی سے بھی مسکرایا تو اس نے پھر سے بدتمیزی اسٹارٹ کر دینی ہے وہ فلحال بحث میں نہیں پڑنا چاہتا تھا

"پہلے ڈھنگ سے بیٹھنا تو سیکھ لو"

اس کے کہنے کی دیر تھی ارحم جلدی سے ٹھیک ہو کر بیٹھا اور اپنی بینچ پر بیا کو جگہ دی جبکہ بیا کو بڑی حیرت ہوئی کہ آج تو یہ بڑی فرمابرداری دکھا رہا ہے بیا اس کے برابر میں بیٹھنے لگی تھی جب اچانک اس کو ارحم کی شرٹ پر لگے پرفیوم کی خوشبو محسوس ہوئی

"ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ...."

ارحم نے اپنی بات شروع کرتے ہوئے بیا کو دیکھا تو وہ اس کو ہی دیکھ رہی تھی آج پہلی بار بیا ارحم کے قریب بیٹھی تھی صرف ہانیہ کی وجہ سے اسے یہ سب کرنا پڑ رہا تھا

"شکل کیا دیکھ رہے ہو؟ کہو کیا کہنا ہے"

بیا نے ایک آئیبرو کا زاویہ بناتے ہوئے کہا

"دیکھو بیا ہانیہ کو سمجھاؤ زین اس سے محبت کرتا ہے اور وہ بہت اچھا لڑکا ہے اور پھر شاید ہانیہ کے دل میں بھی تو اس کے لئے فیلنگز ہیں نہ تو وہ ایسا کیوں کر رہی ہے"

ارحم نے سمجھانے والے انداز میں کہا تھا وہ پہلے بار بہت سنجیدگی سے پیش آ رہا تھا

"دیکھو یہ تو کنفرم ہے دونوں ہی ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں دراصل مسئلہ یہ ہے کہ ہانیہ کی امی اسے لے کر بہت پوسیسو ہیں ہانیہ نے اپنی امی سے وعدہ کیا ہوا تھا کہ وہ کبھی بھی کسی لڑکے سے بے نام رشتہ نہیں بنائے گی دوستی کا بھی نہیں اس لیے وہ لڑکوں سے دور رہتی ہے اور یہ بات اگر وہ زین کو اس دن بتا دیتی تو وہ شاید مزاق سمجھتا یا پھر بات نہ کرنے کا بہانا سمجھتا اس لئے وہ کچھ کہہ نہیں پائی"

بیا نے ہانیہ کی پریشانی بتادی تھی جبکہ وہ اس بات سے انجان تھی کہ ارحم کے موبائل پر زین کی کال لگی ہوئی ہے اور وہ سب سن رہا ہے زین نے فون بند کر کے میسج ٹائپ کیا موبائل رنگ ہونے پر ارحم نے اسکرین پر دیکھا

"تو کسی بھی طرح بیا کو راضی کر کے وہ ہانیہ کو بس ایک بار مجھ سے ملوا دے میں ہانیہ سے مل کر ہی اس بات کا کوئی حل نکالوں گا"

ارحم نے مکمل میسج پڑ کر موبائل جیب میں رکھ دیا

"اچھا اگر تم کسی طرح ہانیہ کو ایک بار زین سے ملنے کے لیے راضی کر لو گی تو شاید وہ دونوں مل کر اس بات کا حل خود نکال لیں"

بیا نے ارحم کو گھور کر دیکھا

"آئی مین یار دیکھو اب ہمیں ہی ان کے لیے کچھ سوچنا پڑے گا ورنہ وہ دونوں ایسے ہی ایک دوسرے سے چھپتے پھریں گے"

ارحم نے بیا کی نظروں کو بھانپتے ہوئے جلدی سے بات سنبھالی

"ہمم کہہ تو ٹھیک رہے ہو تم چلو میں بات کرتی ہوں اس سے"

"بات نہیں کرنی یار اسے ہر حال میں راضی کرنا ہے دیکھو ایک کام کرتے ہیں تم ہانیہ کو کسی بھی طرح اپنے ساتھ باہر لاؤ کوئی بھی بہانا کر کے اور پھر مجھے لوکیشن سینڈ کرنا میں بھی زین کو کسی طرح اسی جگہ لے آ جاؤں گا پھر ہم دونوں انہیں ٹائم دیں گے شاید وہ ساتھ بیٹھ کر اس مسئلے کا حل نکال لیں"

ارحم نے اپنے دماغ میں آئے آئیڈیا کو بیا کے سامنے رکھا

"ہمممم چلو ٹھیک ہے یہ بھی صحیح ہے یہی کرتے ہیں پھر"

وہ یہ کہہ کر وہاں سے اُٹھنے لگی

"ارے ے ے سنو تو تم مجھے لوکیشن سینڈ کرو گی کیسے ؟"

ارحم نے جلدی سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا جبکہ یہ حرکت بیا کو کچھ عجیب لگی تھی

"تو تم کوئی ریسٹورنٹ....."

وہ ابھی اتنا ہی کہنے لگی تھی کہ ارحم پھر سے بول اُٹھا

"اب دیکھو نہ میرے پاس تمہارا نمبر ہی نہیں ہے تو تم لوکیشن کیسے بھیجو گی اور اگر تم نے لوکیشن نہیں بھیجی تو مجھے پتا کیسے چلے گا کہ تم ہانیہ کو کہاں لے کر جا رہی ہو اور اگر ہم نے کوئی ایک ریسٹورنٹ ڈیسائیڈ بھی کر لیا اور زین نے وہاں جانے سے منع کر دیا کسی اور جگہ جانے کا کہنے لگا تو میں تمھیں انفورم کیسے کروں گا"

بیا اس کی شکل دیکھتی ہی رہ گئے وہ ایک سانس میں بولا جا رہا تھا

"ہو گیا؟"

بیا نے ائبرو کا زاویہ بناتے ہوئے کہا

"مطلب...؟"

"ویسے یہ اچھا طریقہ ہے نمبر مانگنے کا..."

بیا نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا اور رینگ سے پین نکال کر ارحم کے سامنے پڑی بُک پر اپنا نمبر لگا

"اور نمبر لے کر یہ مت سمجھنا کہ میں تمہاری دوست بن گئی سمجھے یہ سب میں صرف ہانیہ کے لیے کر رہی ہوں کیوں کہ اس کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی"

وہ یہ کہہ کر ایک اسٹائل سے وہاں سے چل کر کلاس سے باہر چلی گئی تھی

" ہممممم یعنی ایک تیر سے دو شکار

"Wow I ReaLLy LiKe iT

وہ مسکراتے ہوئے موبائل نکال کر نمبر سیو کرنے لگا تھا جبکہ مسکرانے سے اس کے ڈمپل نمایاں ہو رہے تھے

🖤🖤AreeSha khaN NoVeLs🖤🖤

جب سے وہ عنایہ کو گھر چھوڑ کر آیا تھا تب سے اسے صرف عنایہ کا خیال آ رہا تھا وہ پوری رات جاگتا رہا تھا وہ عنایہ کو اتنا کیوں سوچ رہا تھا یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتا تھا تقریباً صبح کے پانچ بج چکے تھے جب اس کی آنکھ لگی تھی اور کچھ ہی گھنٹوں بعد صبح گیارہ بجے ہی فون پر آئی کال کی وجہ سے اس کی آنکھ کھل گئی تھی

"ہیلو"

نام پڑھے بنا اس نے کال ریسیو کی اور بات کرنے لگا

"ہیلو جان کیسے ہو تم تمہیں پتا ہے میں نے تمھیں بہت مس کیا"

شہریار پہچان گیا تھا یہ کال کس کی ہے

" ہممممم آئی مسڈ یو ٹو"

اس نے لاپرواانداز میں کہا

"تو کب مل رہے ہیں ہم؟ آج شام آ رہے ہو کلب"

"آج نہیں پھر کبھی"

شہریار نے جواب سنے بنا کال کاٹ کر ٹائم دیکھا اور اُٹھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اس کی نظر اپنے ہاتھ پر گئے جہاں کل رات ہی گہرا زخم لگا تھا ہاتھ دیکھ کر اسے کل رات والا منظر یاد آیا

"عنایہ"

بے ساختہ اس نے پیار بھرے لہجے میں عنایہ کا نام لیا تھا جبکہ نام لیتے ہی ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کے لبوں پر سجا گئی تھی

اسے درد کا احساس ہوا اس نے کل گھر آنے کے بعد سے زخم کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا اب تک وہی رومال بندھا ہوا تھا جو عنایہ نے باندھا تھا اس نے جلدی سے وہ رومال کھولا اور زوہان کو میسج ٹائپ کرنے لگا

فیس واش کر کے جب وہ کمرے میں آیا تو ملازم نے زوہان کے آنے کی خبر دی

زوہان اب کمرے میں آچکا تھا

"یار یہ سب؟"

زوہان پوچھنے ہی لگا تھا کہ شہریار بولنے لگا

"بعد میں بتاؤ گا پہلے بینڈج کر دے یار بہت درد ہو رہا ہے قسم سے اس کی وجہ سے روم سے باہر بھی نہیں جا سکتا ورنہ ڈیڈ کہیں گے کہ میں نے پھر سے پنگے لینا شروع کر دیئے ہوں گے"

زوہان بیڈ پر بیٹھ کر اس کی بینڈج کرنے لگا

"آہہہہ.... ایسے آہستہ کر تجھ سے اچھا تو عنایہ نے کیا تھا"

زوہان آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھنے لگا جبکہ شہریار کی زبان کو بریک لگا

"یہ عنایہ کون ہے کوئی نئی گرل فرینڈ ہے؟"

ذوہان نے بینڈ چ کرتے ہوئے سوال کیا

"نہیں یار وہی کلب والی لڑکی ہے جس کے پیچھو میں گیا تھا"

شہریار نے اسے کل رات ہونے والے واقعے کے بارے میں سب کچھ بتایا تھا جبکہ ذوہان اس کی آنکھوں میں آئی چمک دیکھ چکا تھا

🖤🖤AreeSha khaN NoVeLs🖤🖤

"اچھا ٹھیک ہے مگر میں اس سے بات کیا کروں گی؟ یار کہیں پھر سے کچھ الٹا نہ کر دوں"

ہانیہ نے دانتوں کے بیچ اُنگلی رکھتے ہوئے کہا

"ایسے کچھ نہیں ہوگا تو چل تو میں سنبھال لوں گی سب ڈونٹ وری اور پلیز اسے پھر سے ناراض نہ کر دینا"

بیا نے اسے سمجھانے میں مصروف تھی جب موبائل پر ایک اور کال آنے لگی

"اچھا سن میں تھوڑی دیر بعد کال کروں گی اوکے بائے"

جلدی سے کہہ کر اس نے ہانیہ کی کال کٹ کر دی مگر ساتھ ہی آنے والی کال بھی بند ہو گئی تھوڑی دیر بعد پھر سے کال آئی تو بیا نے ریسیو کی

"ہیلو ارحم اسپیکنگ"

ارحم کی آواز سن کر بیا کو حیرت ہوئی کہ ابھی چند گھنٹوں پہلے ہی تو نمبر دیا تھا اور اس نے کال بھی کر دی

"کہو کیا کام ہے"

بیا نے بیزار لہجے میں کہا

"کام؟ کام تو خیر کچھ نہیں ہے بس ویسے ہی"

ارحم کے یہ کہنے کی دیر تھی بیا جو کب سے خود کو بڑی مشکل سے کنٹرول کر رہی تھی بھڑک اٹھی

"ہاااااں تو جب کوئی کام ہی نہیں ہے تو خالی فوکٹ میں کال کیوں کی؟ اگر زونگ والوں نے فری منٹ دیئے ہیں تو کہیں اور ٹرائے کرتے نہ مجھے کیوں کال کی عجیب دماغ خراب"

وہ اسٹارٹ ہوئی تو نون اسٹوپ بولنے لگ گئی جبکہ ارحم کو لگ رہا تھا اگر وہ چپ نہ ہوئی تو اس بچارے کے کان کے پردے آج پھٹ ہی جائے گے

"ارے ے ے ے بسسسسس کتنی بک بک کرتی ہو تم کان درد کر دیا"

بیا کو بریک لگ گیا

"ہاں تو جب اتنا ہی درد ہو رہا ہے تو بند کرو فون اور آئیندہ مجھے بے وجہ کال نہیں کرنا"

بیا ایک بار پھر سے اس کی عزت افزائی کر رہی تھی ارحم سمجھ چکا تھا اب وہ فون بند کر دے گی

"ارے رکو یاد آیا کہ میں نے کیوں فون کیا تھا وہ دراصل میں نے زین کو راضی کر لیا ہے تم نے ہانیہ سے بات کی؟ اگر نہیں کی تو پلیز اسے راضی کرو آج شام اسے باہر لے کر جانا اور مجھے لوکیشن سینڈ کر دینا اوکے"

ارحم نے ایک سانس میں یہ الفاظ ادا کئے تھے جبکہ بیا کو اس وقت وہ بک بک کرتا ہوا لگ رہا تھا

"اوکے"

فون بند کر کے وہ ہانیہ کو کال کرتی ہے اسے آج شام کا بتانے کے لیے

"عجیب ہی لڑکی ہے ہر وقت غصے میں ہی رہتی ہے خیر ہے میں بھی ارحم عباس خان ہوں نہ کر لی تم سے پکی والی دوستی تو کہنا"

اس نے یک طرفہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے زین کو کال کی

🖤🖤AreeSha khaN NoVeLs🖤🖤

رات کے دو بج رہے تھے اسے آج بھی نیند نہیں آرہی تھی وجہ ہاتھ کا زخم نہیں وجہ کچھ اور ہی تھی اس نے جیسے تیسے کر کے رات گزاری اور صبح کو ہی نیند لگی تھی شام کے پانچ بجے اٹھ کر فریش ہو کر وہ دوستوں سے ملنے چلا گیا تھا شاید اپنا ذہن مصروف کرنے کے لیے مگر پھر بھی وہ لڑکی اس کے ذہن سے نکل ہی نہیں رہی تھی اس لیے اس نے کلب کا رخ کیا

اس وقت وہ کلب میں موجود شراب پینے میں مصروف تھا

"ہائے جان فائینلی تم آ ہی گئے"

پیچھو سے آتی آواز کو وہ پہچان چکا تھا

"کیسے ہو جان"

وہ اس کے مقابل آ بیٹھی ایک ہاتھ شہریار کے گندھے پر رکھا دوسرا ہاتھ شہریار کے ہونٹوں پر پھیرتے ہوئے کہا

"ہم ٹھیک اور تم"

"ہر بار کی طرح تمہاری یاد میں پاگل"

شہریار سمجھ چکا تھا وہ کیا کہنا چاہ رہی ہے شہریار کو شاید ایک اور موقع مل رہا تھا اسے عنایہ کو دماغ سے نکالنے کا

"چلو میرے ساتھ"

وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور کلب سے باہر نکل گیا جبکہ وہ لڑکی بھی اس کے پیچھو چلی گئی شہریار اپنی گاڑی میں بیٹھا جبکہ وہ بھی اس کے ساتھ فرنٹ والی سیٹ پر بیٹ گئی

شہریار اسے اپنے اپارٹمنٹ لایا تھا جبکہ وہ لڑکی آج بڑی خوش تھی اس دن کا اس نے کتنی بے صبری سے انتظار کیا تھا اس کا مقصد آج پورا ہونے والا تھا وہ کئی اور نہیں بلکہ فریحہ تھی اس کی کلاس فیلو وہ دونوں اس وقت اپارٹمنٹ کے روم میں موجود تھے فریحہ نے شہریار کی شرٹ کے بٹن کھولے اور اس کے قریب آکر شہریار کی گردن پر اپنے کب رکھے مگر شہریار اس بار تھوڑا الجھا ہوا نظر آرہا تھا نہ جانے کیوں

فریحہ نے شہریار کو بیڈ پر لٹایا اور خود اس کے اُوپر آلیٹی جبکہ شہریار کی شرٹ وہ اُتار چکی تھی شہریار نے اسے بالوں سے پکڑ کر قریب کیا اور اس کے لبوں کو قید کیا مگر اگلے ہی لمحے وہ فریحہ کو دور کر گیا اور اپنے اُپر سے اسے برابر میں دھکا دیا

"عنایہ"

اس کے ذہن میں عنایہ گھوم رہی تھی نہ جانے ایسا کون سا احساس تھا جو بار بار عنایہ کو یاد کرنے پر مجبور کر رہا تھا

"شہریار تم ٹھیک تو ہو نہ جان"

فریحہ نے اس کی گردن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"جو کرنا ہے جلدی کرو"

شہریار عنایہ کو بھلانے کے لیے عجیب سی حرکتیں کر رہا تھا نہ جانے کیوں

"اوکے جان"

فریحہ نے ابھی یہی کہا تھا جب شہریار نے اس کے اُوپر آکر اس کی گردن پر زور سے لب رکھے وہ نہ جانے کیوں اتنی شدت دکھا رہا تھا

"شہریار یہ کیا کر رہے ہو ہٹو پیچھو"

فریحہ کو شہریار کی حالت عجیب لگ رہی تھی اسے شہریار سی خوف آرہا تھا شہریار کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں

"پاگل ہو گئے ہو میں نے کہا نہ ہٹو پیچھو"

فریحہ نے شہریار کو دھکا دے کر بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کی اگلے ہی لمحے شہریار نے بھی اٹھا اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر روم سے باہر لے گیا اور مین گیٹ سے باہر دھکا دیا جبکہ وہ اپنی سینڈل ہاتھ میں اُٹھائے کھڑی تھی

"دفع ہو جاؤ اور دوبارا اپنی شکل نہ دکھانا"

یہ کہہ کر شہریار نے زور سے دروازہ بند کیا اور واپس روم میں آگیا روم کا دروازہ لاک کر کے وہ ٹیبل پر پڑی وائن کی بوتل کو لبوں پر لگائے اندر اُتارنے لگا

"عنایہ"

اس نے جیسی عنایہ کا نام لیا ایک بیٹ میس ہوئی

اس نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا اور پھر سے عنایہ کا نام لیا واقعی ہی اس کے دل نے اپنے ہونے کا احساس دلایا تھا ہاں اس کا دل دھڑک رہا تھا عنایہ کے نام پر نہ جانے کیوں

شہریار نے سوچ لیا تھا کہ عنایہ سے ملنا لازمی ہو گیا ہے

وہ جلد از جلد عنایہ سے ملنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر کس رشتے سے یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتا تھا

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

بیاہانیہ کو لے کر ریسٹورنٹ آئی تھی اور کب سے ارحم کا ویٹ کر رہی تھی تقریباً پندرہ منٹ بعد ارحم اور زین ریسٹورنٹ میں انٹر ہوئے زین نے ہانیہ کو دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا وہ کتنی پیاری لگ رہی تھی جبکہ ہانیہ نے زین کو دیکھ کر نظریں جھکا دیں وہ دونوں ہانیہ اور بیا کے ساتھ آ بیٹھے

"کیسی ہو"

زین نے ہانیہ کو دیکھ کر سنجیدہ انداز میں کہا

"ٹھیک اور آپ"

ہانیہ نے چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے پوچھا جبکہ ارحم بڑے گور سے ان دونوں کی گفتگو کرنے کا انداز دیکھ رہا تھا اور بیا بور ہونے والے انداز میں دونوں کو دیکھ رہی تھی

"اچھا نہ وہ بھی ٹھیک ہی ہے نظر نہیں آرہا کیا؟ چلو اب کام کی بات کرو شاباش"

ابھی زین ہانیہ کے سوال کا جواب دینے ہی والا تھا جب بیا نے چیخنے والے لہجے میں کہا جبکہ وہ تینوں بیا کو دیکھتے ہی رہ گئے

"مس بیا آپ سے گزارش ہے آپ میرے ساتھ دوسرے ٹیبل پر چلیں ان دونوں کو اکیلا چھوڑ دیں پلیز"

ارحم کو پتا تھا کہ اگر بیا یہاں بھیٹھی رہی تو ان بچاروں کا کچھ نہیں بن پائے گا ہانیہ نے اشارے سے بیا کو جانے کا کہا جبکہ بیا منہ بناتے ہوئے ارحم کے ساتھ دوسرے ٹیبل پر چلی گئی

💘💘💘💘

"اچھی لگ رہی ہو"

زین نے بات شروع کی ورنہ ہانیہ میں اتنی ہمت کہاں تھی

"تھینکس"

"تمہیں رحم نہیں آتا مجھ پر؟"

زین نے دھیمے لہجے میں کہا ہانیہ معذرت خواہ نگاہوں سے زین کو دیکھ رہی تھی

"میرا وہ مطلب نہیں تھا زین... وہ بات یہ ہے کہ..."

"Do You Love Me?"

ابھی آگے کچھ کہتی کہ زین کے الفاظ سن کر اسے بریک لگ گیا

"زین سنیں تو..."

"میں نے پوچھا

"Do You Love Me?"

"جی"

ہانیہ نے نظریں جھکائے مختصر جواب دیا

"تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے؟"

"خود سے بھی زیادہ"

اس دفعہ ہانیہ نے نظریں ملا کر کہا تھا زین جو اپنا آپ اس میں گم ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا

"میں اور لوگوں کی طرح تمہیں پروپوز نہیں کروں گا میں صرف اتنا کہوں گا کہ مجھے ساری زندگی کے لیے تمہارا ساتھ چاہیے ہانیہ میں جانتا ہوں تم کیسی لڑکی ہو اور تم نے بلکل صحیح کیا تھا مجھ سے بات نہ کر کے ورنہ شاید اتنی جلدی میں اس فیصلے پر نہ آتا"

زین ہانیہ کہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے دل میں آئی ہر بات آج بیان کر رہا تھا

"کیسے فیصلے پر؟"

ہانیہ نے سوالیہ نظروں سے زین کو دیکھا

"تمہارے گھر اپنی موم کو بھیجنا چاہتا ہوں رشتے کے لیے"

یہ بات کر کے زین نے تو جیسے ہانیہ کو شاکڈ ہی کر دیا تھا مگر ہانیہ کو دل سے اس بات کی خوشی ہوئی تھی کہ جس سے وہ محبت کرتی ہے وہ اسے نہ صرف اپنی محبت بلکہ عزت بنانا چاہتا ہے

"کیا تم راضی ہو؟ دیکھو ہانیہ تم جب تک کہو گی میں تم سے بات نہیں کروں گا پکا مگر پلیز ززز راضی ہو جاؤ"

"کیا آپ واقعی رشتہ بھیجنا چاہتے ہیں اور اگر میں راضی نہ ہائی تو"

ہانیہ نے معصوم سی شکل بناتے ہوئے کہا جبکہ زین اب آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا

"اگر تم راضی نہ ہوئیں تو میں تمھیں اٹھا کر لے جاؤں گا"

زین نے آنکھ مارتے ہوئے کہا جبکہ ہانیہ نے یہ بات سن کر مسکراتے ہوئے نظریں جھکائیں شاید وہ راضی تھی اور کیوں نہ ہوتی نہ جانے کب سے وہ زین کو چاہتی تھی اور سب جب اس کی محبت خود چل کر اس کے پاس آئی تھی تو اس سے زیادہ خوش نصیبی کی کیا بات ہو سکتی ہے

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

وہ اس وقت عنایہ کے گھر کے باہر کھڑا ہوا تھا رات کے آٹھ بج چکے تھے مگر نہ کوئی گھر کے اندر گیا نا کوئی گھر سے باہر آیا تھا پورے ایک گھنٹے کھڑا رہا مگر کوئی نہ آیا باہر پھر وہاج صاحب کی کال آگئی جس وجہ سے وہ گھر چلا گیا تھا مگر رات دوبارا آنے کا ارادہ رکھتا تھا

گھر پہنچ کر اس نے وہاج صاحب کے کمرے کا رخ کیا وہاج صاحب صوفے پر بیٹھے ہوئے شہریار کا ہی انتظار کر رہے تھے

"جی ڈیڈ آپ نے بلایا تھا"

شہریار نے وہاج صاحب کے برابر بیٹھتے ہوئے کہا

"بیٹا تم اپنی موم سے ملنے کیوں نہیں جا رہے؟ اور تم نے عالیہ کو بھی کال نہیں کی"

وہاج صاحب شہریار کے بدلے روّیے کو سمجھ نہیں پا رہے تھے

"ڈیڈ موم کے پاس صرف ایک ہی ٹوپک ہے شادی شادی اور صرف شادی مجھے نہیں کرنی اتنی جلدی شادی آپ لوگوں کے کہنے پر کر تو لی انگیجمینٹ اب پلیز ڈیڈ آپ موم کو سمجھائیں کہ نہ میں عالیہ سے بات کروں گا نہ اتنی جلدی شادی"

وہاج صاحب نے افسوس بھری نگاہوں سے شہریار کو دیکھا وہ پتا نہیں کیوں الجھا ہوا لگ رہا تھا

"ٹھیک ہے بیٹا میں سمجھاتا ہوں تمہاری موم کو مگر تم پھر بھی کل جا کر ملو ان سے"

"ڈیڈ ایک بات بتائیں اگر آپ کو موم کی اتنی ہی فکر ہے تو آپ دونوں پھر سے ایک کیوں نہیں ہو جاتے؟"

شہریار کا بات کرنے کا انداز کچھ عجیب سا لگ رہا تھا اس لیے وہاج صاحب نے بات کو ختم کرنا ہی بہتر سمجھا

"اچھا بیٹا چھوڑو ان باتوں کو چلو ڈنر کرتے ہیں کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا میں"

یہ کہہ کر وہ ڈائننگ ہال چلے گئے جبکہ شہریار نے بھی ڈنر کرنا بہتر سمجھا کیوں کہ اسے رات میں پھر سے عنایہ کے گھر کے باہر جانا تھا شاید اس بار وہ اسے مل جائے

Episode 10

بیااور ارحم ایک ہی ٹیبل پر تھے جبھی آس پاس کے لوگ انہیں کپل سمجھ رہے تھے کیوں کہ یہاں زیادہ تر کپلز ہی آئے ہوئے تھے بیابور ہونے والے انداز میں دور سے ہانیہ اور زین کو دیکھ رہی تھی جبکہ ارحم کی نظر بیا پر ہی جمی تھی

"پتا نہیں کب ختم ہو گا ان دونوں کا مسئلہ"

بیا نے منہ بناتے ہوئے کہا ارحم بیا کے منہ بنانے پر مسکرایا تھا

"جب ہمارا ڈنر ہو جائے گا"

ارحم نے دھیمی سی آواز میں بولا

"کیا مطلب"

بیا نے ارحم کو نا سمجھی سے دیکھا

"آئی مین بھوک لگ رہی ہے یار اب تک کچھ آرڈر نہیں کیا ٹائم دیکھو دس بج رہے ہیں"

ارحم نے مینیو کارڈ دیکھتے ہوئے کہا

"ڈنر؟ میں؟ اور تمہارے ساتھ؟"

"اوکے نہ کرو تم میں تو آرڈر کرنے لگا ہوں"

ارحم نے ویٹر کو اشارہ کرتے ہوئے کہا جبکہ ہانیہ اور زین بھی ڈنر کرنے لگے تھے بیا نے اندازہ لگایا تھا شاید ان دونوں کے بیچ سب ٹھیک ہو چکا ہے ویٹر ارحم کے سامنے کھڑا آرڈر لے رہا تھا

"بیا تم کیا لو گی"

"کچھ نہیں"

ارحم نے بیا کو دیکھتے ہوئے پوچھا جبکہ بیا نے منہ پھیر کر جواب دیا

"آپ دونوں کا کپل بہت پیارا ہے"

ویٹر نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ بیا کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں اور ارحم مسکراتے ہوئے بیا کو دیکھ کر ویٹر سے کہنے لگا

"تھینکس سب یہی کہتے ہیں"

بیا نے آنکھیں چھوٹی کر کے ارحم کو دیکھا بیا ہاتھ کی سلیپر چڑھانے ہی لگی تھی شاید وہ یا تو ویٹر کی یا پھر ارحم کی کٹ لگانے کا ارادہ رکھتی تھی اس کے ارادے ارحم بھانپ چکا تھا اس لیے اس نے ویٹر کو آرڈر دے کر جلدی سے بھیج دیا

"یہ کیا بکواس کر رہے تھے تم اس سوکھے زرافے کے ساتھ"

بیا نے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے ارحم جو گھورا جبکہ ارحم بڑے مزے سے بیٹھا اس کو ہی دیکھ رہا تھا

"یار میں کیا کرتا اب بہن تو بنانے سے رہا دوست تم بنو گی نہیں گرل فرینڈ تم کو نہیں اس لیے فائیف ہی ٹھیک"

ارحم نے آنکھ مارتے ہوئے کہا پہلے تو ارحم کو وہ لڑکی بد تمیز لگتی تھی اور اب وہ اس کی باتوں سے مزے لینے لگا تھا

"ہاں تو بکواس کرنا ضروری تھی سیدھا نہیں بول سکتے تھے کلاس فیلو ہے میری چھچھوری حرکتیں کرنا ضروری تھا؟"

بیا کی چھوٹی سی ناک لال ہونے لگی تھی جبکہ ارحم تو اب بھی مزے سے بیٹھا اس کی باتیں انجوائے کر رہا تھا

"چھچھوری حرکتیں؟ میں نے کیا چھچھورپن کر دیا؟ میڈم ابھی تم نے میرا چھچھورپن دیکھا ہی کب"

ارحم نے مدہوشی بھرے لہجے میں آخری الفاظ ادا کئے جب کہ بیا کا اس کے ساتھ بیٹھنا اب مشکل ہو گیا تھا

"ایک بار ان دونوں کا پروبلم سولف ہو جائے پھر مجھے اس بندر کی شکل نہیں دیکھنی پڑے گی"

بیا ابھی یہی سوچ میں مصروف تھی وہی ویٹر دوبارا آیا اور ٹیبل پر دو برگرز اور کولڈ رنک رکھی ارحم نے ایک برگر بیا کے سامنے رکھا جس پر وہ پھر سے منہ پھیر گئی ویٹر دیکھ کر مسکرانے لگا

"لگتا ہے بھابھی ناراض ہیں"

ویٹر نے ارحم کو دیکھتے ہوئے کہا جبکہ بیا کا منہ دیکھنے والا تھا

"ہاں بلکل جبھی تو یہاں لایا ہوں منانے"

ارحم نے بیا کو آنکھ مارتے ہوئے کہا ویٹر اسمائل پاس کر کے وہاں سے چلے گیا ارحم نے اشارے سے پھر پوچھا مگر بیا نے برگر کو دیکھا تک نہیں پھر کیا ہونا تھا ارحم نے وہ برگر بھی اپنے سامنے رکھ کیا اور کھانے سے انصاف کرنے لگا

💘💘💘💘

"سٹر دے ٹھیک رہے گا؟ اس دن میں فری بھی ہوتا ہوں تو موم کو لے کر آجاؤ گا"

زین نے کھانے سے فارغ ہو کر کہا

"زین مگر ایک بار مجھے امّی سے تو بات کرنے دیں ورنہ وہ یہ سوچیں گی کہ میں نے انہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتایا سب کچھ اکیلے ڈسائیڈ کر لیا"

ہانیہ نے چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا جبکہ وہ بھی ڈنر کر چکی تھی

"ہمم یہ ٹھیک ہے تم آنٹی سے بات کرو پھر مجھے بتانا اوکے تاکہ میں بھی موم کو اس بارے میں بتادوں ویسے انہیں یہ تو پتا ہے کہ میں پسند کرتا ہوں اور انہیں بہت جلدی بھی ہے اپنی بہو کو گھر لانے کی پھر جب تم کہو گی میں موم کو تمہارے گھر لے کر آجاؤ گا"

ان میں ابھی یہی باتیں ہو رہی تھیں جب ہانیہ کی نظر بیا پر گئی وہ منہ پُھلائے بیٹھی تھی اور کافی غصے میں لگ رہی تھی

"زین اب مجھے جانا چاہیے"

ہانیہ نے فکرمندی سے کہا زین نے بل پے کیا زین اور ہانیہ دونوں ہی ٹیبل سے اٹھ کر ارحم والی ٹیبل پر آئے ارحم دونوں برگرز کھا چکا تھا جبکہ بیا نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا ہاں وہ ارحم کو کھا جانے والی نظروں سے ضرور دیکھ رہی تھی

"تم دونوں نے ڈنر کر لیا؟"

زین نے ارحم کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"میں نے تو کر لیا شکر الحمد للہ مگر ان میڈم نے کچھ بھی نہیں کھایا شاید صبح والے برگر ابھی تک ہضم نہیں ہوئے"

ارحم نے بیا کو دیکھ کر شیطانی مسکراہٹ لبوں پر سجائے زین کو جواب دیا ہانیہ اور زین دونوں نے کی بیا جو دیکھا وہ کیسے اتنی دیر سے بھوکی بیٹھی ہوئی تھی جبکہ ہانیہ تو جانتی تھی بیا کو بھوک برداشت نہیں

ویٹر ارحم سے بل لینے آیا ارحم نے بل پے کیا

"Cute Couple NiCe To meeT You"

ویٹر جاتے جاتے پھر سے بیا پر آگ برسا گیا تھا جبکہ زین اور ہانیہ آنکھیں بڑی کر کے کبھی بیا تو کبھی ارحم ہی کو دیکھ رہے تھے بیا جلدی سے اٹھ کر ریسٹورنٹ سے باہر بھاگی ہانیہ بھی زین کو سی آف کر کے بیا کے پیچھو چلی گئی

"اوئے کیا ہے یہ سب ہاں؟ تو میری کشتی سیدھی کرنے آیا تھا تو نے اپنی ہی نئیا پار لگادی؟"

ارحم جو ابھی بھی بڑے مزے سے بیٹھا مسکرا رہا تھا زین کی بات پر اٹھ کر کھڑا ہوا

"ابھی کہاں جانی یہ تو صرف ٹائیٹل ہے"

یک طرفہ مسکراہٹ لئے وہ ریسٹورنٹ سے باہر چلا گیا جبکہ زین بھی اس کے پیچھو چلا گیا

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

تقریباً رات کے ساڑھے بارہ بج چکے تھے اسے یہاں کھڑے پورا ایک گھنٹہ ہو چکا تھا مگر کوئی نظر نہ آیا جیسے ہی وہ گاڑی میں بیٹھے کے لیے مڑنے لگا تھا اچانک اسے کھڑکی کی طرف کوئی دکھائی دیا کھڑکی کے پردے کی وجہ سے وہ بس اتنا ہی دیکھ سکا تھا کہ پیچھو کوئی لڑکی ہے

کیوں کہ یہ کمرا عنایہ کا تھا عنایہ بک ہاتھ میں پکڑے اسٹڈی کر رہی تھی کھڑکی سے پردا ہٹا کر باہر کی تازی ہوا سانسوں میں لینے لگی

شہریار کھڑا اسے ہی دیکھتا رہ گیا اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ عنایہ کا چہرہ اس کے سامنے ہے جبکہ عنایہ کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتی ہوئی باہر دیکھنے لگی اور جب نظر سامنے کھڑے شخص پر گئی تو وہ حیران رہ گئی وہ اوپر کی طرف نظریں کئے اس کو ہی تو دیکھ رہا تھا

عنایہ اپنا وہم سمجھ کر کھڑکی بند کرتے ہوئے بیڈ پر آلیٹی

"لگتا ہے اس بارے میں میں نے کچھ زیادہ ہی سوچ لیا"

کھڑکی بند ہوتے ہی شہریار ناپسندیدہ نظروں سے اس بند کھڑکی کو دیکھ رہا تھا

"اس نے کہا تھا وہ ایسی لڑکی نہیں ہے شاید میرا یوں اس طرح اس کے گھر کے باہر آنا اسے برا لگا ہو گا یہ میں نے کیا کر دیا"

شہریار دل ہی دل میں خود کلامی کر رہا تھا اسے بھی مناسب نہ لگا فلحال اس نے یہاں سے جانا ہی بہتر اور عنایہ سے کسی اور طرح سے ملنے کا سوچتے ہوئے وہ گاڑی میں جا بیٹھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں سے گاڑی دور چلی گئی

عنایہ پھر سے کھڑکی کے پاس آکھڑی ہوئی کھڑکی کھول کر دیکھی تو باہر کوئی نہ تھا

"میں نے کہا تھا نہ میرا وہم ہو گا ویسے کافی حسین قسم کا وہم تھا"

وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھے مسکرا رہی تھی

💗💗💗💗

"آخر کس طرح ملوں عنایہ سے"

بہت سوچنے کے بعد اس نے عنایہ کے یونی جانے کا فیصلہ کیا مگر وہ یہ بھی تو نہیں جانتا تھا کہ وہ کس یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اس نے ذوہان کو کال کر کے کلب والے لڑکے کی انفارمیشن نکلوانے کو کہا تقریباً دو گھنٹے کے اندر ہی ذوہان نے فون کر کے اس کلب والے لڑکے کی انفارمیشن دی وہ کہاں رہتا ہے کہاں پڑھتا ہے کیا کرتا ہے سب کچھ زوہان نے شہریار کو بتایا کیوں کہ وہ لڑکا بھی عنایہ کی ہی یونیورسٹی میں تھا تو شہریار نے صبح ہوتے ہی یونیورسٹی میں جانے کا ارادہ کیا تھا

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

تقریباً ایک ہفتہ گزر چکا تھا مگر ارحم اور بیا کی چھوٹی موٹی تکرار جاری رہتی تھی مگر بیا نے اپنی دوست کی وجہ سے تھوڑی عادت ڈال ہی لی تھی اس بندر جھگڑنے کی مگر بات بات پر اچھی خاصی عزت افزائی کرنا وہ اب بھی نہیں بھولی تھی

زین اور ہانیہ کو ایک کرنے کے لیے بیا اور ارحم وقتی طور کے لئے ایک دوسرے کو برداشت کرنے پر ہامی بھر چکے تھے

آج بیا نے ہانیہ کو بہت فورس کیا کے وہ اپنی امی کو زین کے بارے میں سب کچھ بتادے پہلے تو ہانیہ ڈرنے لگی کے وہ کیسے صوبیہ بیگم سے زین کے بارے میں بات کرے مگر پھر اس نے بیا کے کہنے پر بلکل ویسے ہی بات کی شروعات کی

"امی مجھے آپ سے کچھ اہم بات کرنی ہے"

صوبیہ بیگم جو آج سلائی کرنے میں مصروف تھیں ہانیہ کی بات پر چشمہ اتار کر سائیڈ میں رکھا

"ہاں بیٹا بولو کیا ہوا"

"امی وہ..."

ہانیہ جو بہت عجیب لگ رہا تھا یہ بات کرنا وہ کیسے اپنی امی کو بتاتی کہ اسے لڑکا پسند ہے جبکہ یہ جانتی تھی کہ اس کی امی کبھی اعتراض نہیں کریں گیں مگر پھر بھی ایک لڑکی کے لیے یوں اپنے بارے میں ایسی بات بتانا کتنا مشکل ہوتا ہے

"بولو ہانیہ بیٹا بات کیا ہے آخر"

صوبیہ بیگم نے ہانیہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"امی وہ مجھے یہ کہتا تھا کہ یو نیورسٹی میں ایک لڑکا ہے جو مجھے پسند کرتا ہے اور مجھے بھی وہ پسند ہے پھر آپ نے ہی تو کہا تھا کہ جب کوئی پسند آئے تو بتا دینا مگر امی ہو گا وہی جو آپ چاہو گی"

ہانیہ نے نظریں جھکائے بہت مشکل سے یہ الفاظ ادا کئے تھے صوبیہ بیگم نے سخت لہجے میں کہا

"اچھا تو یہ بات ہے زین نام کیا ہے اس کا"

ہانیہ نے ڈرتے ڈرتے کچھ کہنا چاہا

"وہ امی... وہ زز"

"زین"

صوبیہ بیگم نے تو جیسے ہانیہ کے سر پر پہاڑ گرا دیا ہانیہ انہیں بڑی کرتے ہوئے صوبیہ بیگم کو ہی دیکھ رہی تھی

"امی آآآپ ککو کیسے پتاا"

ہانیہ نے چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا جبکہ اب صوبیہ بیگم مسکرا رہی تھیں

"مجھے بیا نے کل ہی سب بتا دیا تھا اور اس زین کی پکچر بھی بھیجی تھی ماشاء اللہ بہت اچھا لڑکا ہے سلجھا ہوا میں بس اس لئے چپ تھی کیوں کہ مجھے تمہارے منہ سے سننا تھا کہ میری بیٹی مجھے کن الفاظوں میں بتائے گی"

ہانیہ نے پھر سے چشمہ ٹھیک کیا اور مسکرانے لگی

"بیٹا میں نے بیا کو کہہ دیا ہے وہ لوگ کل ہی آرہے ہیں رشتہ لے کر کل تم یو نیورسٹی سے آف لے لو اور اچھا سا تیار ہو جانا"

صوبیہ بیگم نے پیار سے ہانیہ کا ماتھا چوما تھا ہانیہ کمرے میں چلی گئی تھی

ہانیہ کے جانے کے بعد صوبیہ بیگم کو ایک بار پھر سے کھانسی آنے لگی جبکہ وہ بہت ڈر گئیں تھیں

ہانیہ بہت خوش تھی اپنے کمرے میں آکر اس نے بیا کو کال کی

"بیا کی بچی تم نے امی کو زین کے بارے میں کیوں بتایا"

بیا نے ابھی کال ریسیو کی ہی تھی کہ ہانیہ شروع ہو گئی

"ارے ارے آرام سے یار مجھے پتا تھا تم سے نہیں ہو پائے گا خیر ہے کل بڑا مزہ آنے والا ہے میں نے تو زین کو کہہ دیا ہے کہ بات پکی ہوتے ہی ٹریٹ لوں گی آخر اکلوتی سالی ہوں اس کی"

بیا کی تو جیسے خوشی کی کوئی انتہا ہی نہ تھی جبکہ دوسری طرف زین کا بھی یہی حال تھا

"ہاں لے لینا ٹریٹ مگر یہ تو بتاؤ زین کو پتا تھا یہ سب؟"

"جی ہاں سب کو سب کچھ پتا تھا بس آپ کو ہی کچھ نہیں پتا تھا چلو فون رکھو میں نے زین کو کہا تھا تمہیں کال کرنے کا وہ بچارا پھر سے ڈر رہا تھا کہ کہیں تم کال کرنے پر پھر سے خفا نہ ہو جاؤ کال ریسیو کر لینا اوکے بائے"

یہ کہتی ہوئی وہ کال کٹ کر گئی تھی جبکہ ہانیہ آج دل سے مسکرا رہی تھی اس نے ہر نماز میں زین کا ساتھ مانگا تھا نہ جانے کتنے وقت سے وہ زین کو چاہتی تھی اور اب اس کی دعائیں قبول ہونے لگی تھیں

ابھی وہ مسکرا ہی رہی تھی جب زین کی کال آنے لگی جو ہانیہ کی مسکراہٹ کو اور گہری کر گئی

"اسلام و علیکم جناب تو کیسی ہیں آپ"

زین نے مسکراتے ہوئے سلام کیا تھا

"وعلیکم السلام میں ٹھیک الحمد للہ آپ کیسے ہیں"

"میں بھی ٹھیک میری چوزی"

زین کے چوزی کہنے کی دیر تھی ہانیہ کی ہنسی نکل گئی

"کیا آپ نے مجھے چوزی کہا...؟"

"جی ہاں بلکل"

"مگر کیوں؟"

ہانیہ نے چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے پوچھا

"کیوں کہ تم چوزی کی طرح چوں چوں کرتی ہو اس لیے میں نے تمہارا نک نیم چشمش چوزی رکھا ہوا ہے"

زین نے حسین مسکراہٹ لبوں پر سجائے جواب دیا تھا یہ لمحہ کتنا حسین تھا زین کے لئے آج اس کی محبت اس سے مسکرا کر بات کر رہی تھی

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

رات بھر عنایہ کی جھلک اس کے آنکھوں کے سامنے ہی گھوم رہی تھی عنایہ کا وہ صاف شفاف نکھرا ہوا چہرہ اس کی آنکھوں میں بس سا گیا تھا نہ جانے کب نیند کی آغوش میں چلا گیا اسے پتا ہی کہاں چلا تھا وہ صبح آٹھ بجے سے ہی بنا کچھ کھائے پیئے دھوپ میں یونیورسٹی کے پاس کھڑا تھا اور اس وقت ساڑھے نو بج چکے تھے مگر وہ اب تک یونی ورسٹی آئی ہی نہیں تھی

"کیا مجھے اس کے گھر کے باہر جا کر اس کا ویٹ کرنا چاہیے تھا"

ابھی وہ خود کلامی میں مصروف تھا جب یونیورسٹی کے گیٹ کے باہر ایک لڑکی کو دیکھا وہ کوئی اور نہیں بلکہ عنایہ ہی تھی ابھی وہ اسی آواز دے کر روکتا مگر وہ گیٹ سے اندر جا چکی تھی

مگر وہ پاگل لڑکا اب بھی کھڑا ہوا اس کا ہی ویٹ کر رہا تھا جب عالیہ کی کال آئی اس نے دوبارا اگنور کیا مگر تیسری بار کال ریسیو کر لی

"?Sherry Where are you"

نہ سلام نہ دعا وہ ڈائیرکٹ چیختے ہوئے پوچھنے لگی

"تمہیں کیا کام ہے؟"

شہریار کی نظریں اب بھی یونی کے گیٹ پر تھیں

"تمہیں پتا بھی ہے تمہیں موم کی کیا حالت ہے؟ جا کے کوئی خیر خبر لی ان کی تم نے؟"

"سن تمہیں اس سے کیا؟ وہ میرا اور موم کے بیچ کا معاملہ ہے انڈر سٹینڈ تم بیچ میں مت پڑھو"

"میں بیچ میں نہ پڑوں؟ ٹھیک ہے نہیں کہوں گی کچھ لیکن انہیں جا کر دیکھ لو ایک بار کس بات کی سزا دے رہے ہو تم خالہ جانی کو؟ ان کا بی پی شوٹ کر گیا تھا تھوڑی دیر پہلے ہی موم کی کال آئی تھی انہوں نے بتایا ہے"

"ٹھیک ہے میں جاتا ہوں موم کے پاس اوکے بائے"

یہ کہہ کر کال کاٹ دی اور گاڑی سے اتر کر واچ مین کے پاس آیا

"کیا آپ بتا سکتے ہیں یونی کب آف ہوتا ہے"

"سر جی دو بجے تک ہو جاتا ہے"

"اوکے"

یہ پوچھ کر وہ اپنی موم کے گھر چلا گیا تھا ویسے تو وہ وہاں بہت کم جاتا تھا اکثر ڈیڈ کے ساتھ ہی رہتا تھا مگر آج مجبوراً اسے جانا پڑا

آمنہ بیگم کو ہانیہ بہت پسند آئی تھی اس لئے انہوں نے رشتہ پکا کر دیا تھا صوبیہ بیگم کو بھی زین بہت پسند آیا تھا اس لیے دونوں ہی طرف سے ہاں ہو چکی تھی ایک مہینے بعد ان کے امتحان شروع ہونے والے تھے لاسٹ سمسٹر چل رہا تھا جبھی امتحان سے پہلے ہی ان کی منگنی کی رسم رکھی گئی تھی ہمدانی صاحب اور صباحت بیگم بھی زین اور ہانیہ کے رشتے پر بہت خوش تھے

آج ان دونوں کی انگیجمینٹ تھی بیا ہانیہ کو لے کر بیوٹی پارلر گئی ہوئی تھیں تقریباً رات آٹھ بجے کا وقت تھا جب ہال میں چند مہمان آ چکے تھے ارحم زین کے ساتھ ہال کے کاموں کا پوچھنے کے لیے ہال کے آفس میں گیا ہوا تھا پھر جب ہال کے باہر گاڑی آ کر رکی تو زین اسٹیج پر جا بیٹھا ہوش تو تب اُڑے جب سامنے لڑکیوں کے بیچ ہانیہ آتے ہوئے نظر آئی

لائیٹ پنک کلر کی پیروں تک آتے لونگ فروک چوڑی دار پاجامہ کھلے بال جن پر سیٹ کیا ہوا دوپٹا لائٹ سا میک اپ چشمے کی جگہ لینز اُنچی ہیلز وہ آج بہت پیاری لگ رہی تھی جبکہ زین آف وائیٹ کلر کا کُرتا پاجامہ پہنا ہوا تھا اور ہر بار کی طرح آج بھی بالوں کا جیل سے اسٹائل بنایا ہوا تھا ہاتھ میں گھڑی ہلکی سی شیو وہ بھی کسی ہیرو سے کم نہ لگ رہا تھا

جبکہ زین سے کئی زیادہ ہوش تو ارحم کے اُڑے تھے جب ہانیہ کے برابر میں کھڑی انابیہ پر نظر گئی گولڈن کلر کی میکسی بڑے بڑے ایئر رنگز فل میکپ میں وہ آج بلکل مختلف لگ رہی تھی ارحم کا منہ کھلا رہ گیا تھا آج لگ رہا تھا کہ واقعی میں بیا لڑکی ہی ہے جبکہ بیا کو اس میکسی میں گھٹن محسوس ہو رہی تھی صرف ہانیہ کی خواہش پر اس نے یہ میکسی پہنی تھی ورنہ بیا کہاں پہننے والی تھی لڑکیوں والے

کپڑے مگر صرف ہانیہ کے کہنے پر سب کچھ کر لیتی تھی ارحم وائیٹ کُرتا پاجامہ سیدھے ہاتھ میں واچ دوسرے ہاتھ میں بینڈ جبکہ اس کا وہ مخصوص لاکٹ اب بھی اس کے گلے میں تھا جو کُرتے کے اندر تھا ہانیہ کو زین کے برابر بٹھایا گیا دونوں نے ایک دوسرے کو انگھوٹی پہنائی سب تالیا بجا رہے تھے مگر ارحم کی نظریں اب بھی بیا پر تھیں اور یہ بات بیا بھی نوٹ کر رہی تھی مگر کوئی ہنگامہ برپا نہیں کرنا چاہتی تھی کبھی چپ رہی سب لوگ کھانے سے فارغ ہو کر اپنے گھروں پر جا چکے تھے جبکہ بیا ہانیہ کے پاس ہی بیٹھی سیلفی لینے میں مصروف تھی مگر اس بات سے انجان تھی آج کو کثرت سے اس کے ہر ایک مومنٹ کی ہر اسٹائل کی نیو پک لے رہا تھا

💗💗💗💗

"مبارک ہو بیگم"

زین نے مسکراتے ہوئے سرگوشی نما انداز میں زین نے ہانیہ کو دیکھتے ہوئے کہا جبکہ ہانیہ نا سمجھی میں اسے دیکھنے لگی

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو"

"بیگم؟"

ہانیہ نے نظریں جھکائے دھیمی سی آواز میں کہا

"ہاں تو نکاح ہی رہ گیا وہ بھی ہو جائے گا مگر میں تو بیگم ہی بولوں گا تمہیں میری چشمش چوزی"

ہانیہ اس کی بات پر مسکرائی تھی کتنی حسین جوڑی لگ رہی تھی دونوں کی

دونوں ہی گھر والوں نے گھر کے لیے روانہ ہونے کی تیاری کی ہمدانی صاحب اور صباحت بیگم ہانیہ اور صوبیہ بیگم کو اپنے ساتھ گاڑی میں گھر چھوڑنے گئے تھے جبکہ زین اپنی امی کو لے کر اپنی گاڑی میں چلا گیا تھا

جبکہ ارحم ہال کے معاملات دیکھنے کی وجہ سے لیٹ ہو چکا تھا جب وہ فارغ ہو کر واپسی کے لیے گھر جانے کے لئے ہال سے باہر آیا تو باہر بیا کو کھڑا دیکھا

"بیا؟ تم گھر نہیں گئیں؟ یہاں کیا کر رہی ہو وہ بھی اکیلے"

بیا پریشانی میں یہ بھول ہی گئی تھی کہ سامنے ارحم کھڑا ہے

"یار پتا نہیں کیا ہو گیا گاڑی ہی اسٹارٹ نہیں ہو رہی"

بیا نے اپنی میکسی سنبھالتے ہوئے کہا جبکہ ارحم اس کے چہرے پر پریشانی دیکھ چکا تھا وہ آج ہر حال میں پیاری لگ رہی تھی

"ٹھیک ہے تم میرے ساتھ چلو میں گھر ڈراپ کر دیتا ہوں"

ارحم نے بامشکل اپنی نظریں اس کے چہرے سے ہٹاتے ہوئے کہا

"نہیں میں چلی جاؤں گی"

ابھی وہ یہی باتیں کر رہے تھے جب سامنے سے دو لڑکے بائیک پر گزرے

"اوہو کیا ہوا بیوٹی کوئین ہم ہیلپ کر دیں"

بیا نا سمجھی میں انہیں دیکھ رہی تھی اسے کبھی کسی لڑکے نے بھول کر بھی نہیں چھیڑا تھا مگر آج وہ لڑکے اسے چھیڑ رہے تھے کتنا عجیب محسوس ہو رہا تھا بیا کو ایک تو اتنی ہیوی میکسی اسے چلنے میں مسئلہ ہو رہا تھا ورنہ وہ ابھی دو منٹ میں ان دونوں لڑکوں کا قیمہ بنا دیتی وہ لڑکے بائیک کے لے آگے جا چکے تھے

"بیا چلو میرے ساتھ اتنے سنناٹے میں کب تک کھڑی رہو گی"

ارحم کے چہرے پر سخت تاثرات صاف ظاہر ہو رہے تھے اسے برا لگ رہا تھا یوں کسی کا بھی بیا کو ایسے چھیڑنا

"میں نہیں جاؤں گی تمہارے ساتھ ایسے کیسے چلی جاؤں"

بیا نے ہر بار کی طرح اپنے اسٹائل میں کہا جبکہ وہ لڑکے دور سے دوبارا آتے دکھائی دیئے

"بیا میرا ایک دوست مکینک ہے میں اسے کال کر دیتا ہوں وہ گاڑی اپنے ساتھ لے جائے گا کل تک ٹھیک کر کے گھر پہنچا دے گا ابھی چلو یہاں سے پلیز"

ارحم بھانپ چکا تھا ان لڑکوں کو واپس آتا دیکھ کر کہ یہ لوگ پھر سے کچھ کہیں گے

"میں نے کہا انہ نہیییں جانا مجھے تمہارے ساتھ..."

ابھی وہ یہی کہنے لگی تھی جب وہ لڑکے بائیک قریب لائے

"ارے ے ے جانِ من ہمیں بھی لفٹ کرا دو"

ارحم نے نادائیں دیکھا نہ بائیں اور آگے بڑھ کر چلتی ہوئی بائیک سے پیچھو والے کو پکڑ کر کھینچا اور وہ لڑکا نیچے آگرا پھر کیا ہونا تھا ارحم نے اسے گریباں سے پکڑ کر کھڑا کیا اور دے دھنا دھن مکّوں کی برسات کر دی

"تجھے تو میں لفٹ کراتا ہوں رک"

جبکہ دوسرا لڑکا بھی بائک روک کر ارحم کے پاس آیا اور ارحم کو روکنے کی کوشش کی ارحم ایک ساتھ ہی دونوں سے نمٹنے لگا پہلے والے کی ناک سے خون نکلنے لگا جبکہ دوسرے لڑکے کا ہونٹ پھٹ چکا تھا

"نہیں مطلب گندی نظر ڈالی تو ڈالی کیسے"

بیا تو دیکھتی رہ گئی آج پہلی بار ارحم جو اس نے اتنے غصے میں دیکھا تھا پہلی بار بیا نے ارحم کی فائیٹ دیکھی تھی کس طرح اس نے ہیرو کی طرح اسے بچایا تھا

ارحم نے دونوں لڑکوں کو دور دھکا دیا وہ دونوں بھی جان بچا کر بائیک پر بیٹھ کر بھاگ گئے جبکہ ارحم کا وجود پسینے میں شرابور ہو رہا تھا اس نے ایک نظر بیا پر ڈال کر غصے سے اپنی کار سے پانی کی بوتل نکالی اور سائڈ میں جا کر بوتل کے پانی سے منہ دھونے لگا جبکہ چہرے پر بال بکھرے ہوئے تھے

بیا خاموشی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی نہ جانے آج اسے ارحم بہت الگ سا لگ رہا تھا ارحم نے بوتل واپس گاڑی میں رکھی اور موبائل نکال کر کسی کو کال کرنے لگا

"پانچ منٹ کے اندر اس لوکیشن پر پہنچ جلدی"

موبائل گاڑی میں رکھ کر وہ گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو کر اپنے چہرے پر آتے بالوں کو انگلیوں سے پیچھو کرنے لگا جبکہ منہ دھونے کی وجہ سے بال اب گیلے ہو چکے تھے اتنے میں کوئی بائک آر کی جس پر دو لڑکے بیٹھے ہوئے تھے

"جی بھائی حکم کریں گاڑی میں کیا مسئلہ ہوا ہے"

ارحم بیا کے پاس آکھڑا ہوا اور اس کے ہاتھ سے گاڑی کی چابی لی بیا کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی

"یہ گاڑی ہے جو اسٹارٹ نہیں ہو رہی مسئلہ ہوا ہے کل تک اسے ٹھیک کر کے مجھے انفارم کر دینا اوکے"

"اوکے بوس"

ایک لڑکے نے بیا کی گاڑی اسٹارٹ کی اور دوسرا بھی اس کے پیچھو بائیک پر چلا گیا

"گاڑی میں بیٹھو"

سخت لہجے میں بیا سے مخاطب ہوا تھا بیا نے بھی چپ چاپ گاڑی میں بیٹھنا ہی بہتر سمجھا ارحم نے گاڑی اسٹارٹ کی اور دونوں وہاں سے چلے گئے

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

دو بجے سے پانچ منٹ پہلے وہ یونیورسٹی کے باہر کھڑا انتظار کر رہا تھا جیسے ہی یونیورسٹی کی چھٹی ہوئی سب اسٹوڈنٹ گیٹ سے باہر آنے لگے شہریار گاڑی سے باہر نکلا جبکہ اس کی نظریں عنایہ کو تلاش کر رہی تھیں جب اسے عنایہ نظر آئی

سمپل سے شلوار قمیض پہنے تہذیب سے سر پر دوپٹہ لئے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی وہ شہریار کی گاڑی کے پاس سے ہی گزر رہی تھی شہریار آگے بڑھ کر اس کے سامنے آیا

"عنایہ"

عنایہ نے سخت تاثرات لئے نظریں اٹھا کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا مگر جب دیکھا تو دیکھتی رہ گئی ہاں یہ وہی تھا جس کا کل رات اسے وہم محسوس ہوا تھا

"آآآپ تو... لیکن آاپ یییہاں...؟

"عنایہ مجھے تم سے بہت اہم بات کرنی ہے پلیز گاڑی میں بیٹھو"

شہریار نے عنایہ سے التجا کرنے والے انداز میں کہا مگر وہ لڑکی سمجھ نہیں پا رہی تھی یہ اس کا وہم ہے یا حقیقت وہ اپنی بڑی بڑی جھیل جیسی آنکھوں سے ابھی تک سامنے کھڑے وجود کو دیکھی جا رہی تھی

Episode 11

"عنایہ پلیز زز چلو مجھے بہت اہم بات کرنی ہے تم سے"

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا اسے کہاں فکر تھی کہ وہ اس وقت کہاں کھڑا ہے

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں اور میں ایسے کیسے آپ کے ساتھ اور سب دیکھ رہے ہیں..."

"جبھی کہہ رہا ہوں عنایہ پلیز زز بات کو سمجھو"

شہریار وہ لڑکا لگ ہی نہیں رہا تھا جو اس دن ٹشن سے چل رہا تھا ہیرو کی طرح فائیٹ کر رہا تھا مگر آج اس کے چہرے پہ الگ قسم کی پریشانی چھائی ہوئی تھی عنایہ اس بات سے تو واقف ہی تھی کہ وہ کوئی برا لڑکا نہیں ہے اس رات شہریار نے اسے دو بار بچایا تھا اور صحیح سلامت گھر بھی چھوڑا تھا وہ اس پر اتنا تو بھروسہ کر ہی سکتی تھی

وہ اس کی بات مانتے ہوئے گاڑی میں آ بیٹھی شہریار نے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی

"آپ کہاں جا رہے ہیں"

اس نے دھیمی سی باریک سی آواز میں کہا

"جہاں تمہیں کوئی میرے ساتھ نہ دیکھ لے"

"مطلب"

عنایہ نے نا سمجھی والے انداز میں پوچھا تو شہریار نے سڑک کے کنارے گاڑی روک دی اس راستے پر بہت کم گاڑیاں گذرتی تھیں اس لئے شہریار نے گاڑی ادھر ہی روک دی تھی

"عنایہ میرا نام شہریار ہے آئی ہوپ تمہیں میں یاد ہوں گا اس دن جب تم میری گاڑی کے سامنے آئی تھیں اور ابھی کچھ دن پہلے اس رات جب کلب میں ملاقات ہوئی تھی"

"جی مجھے یاد ہے اور میں نے آپ کو تھینکس بھی کہا تھا پھر..."

"عنایہ میں گھما پھرا کر بات نہیں کروں گا مگر مجھے پتا نہیں کیوں اس رات سے ہی عجیب سا محسوس ہو رہا ہے مجھے میرا دل مجبور کر رہا ہے تم سے ملنے کو تمہیں دیکھنے کو آئی ڈونٹ نو وائے یہ سب کیا ہے کیوں ہو رہا ہے"

عنایہ اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھی ہلکی سی شیو گوری رنگت براؤن آنکھیں سرخ ہونٹ جو شاید سگریٹ کی وجہ سے سرخ گہرے رنگ کے ہو رہے تھے بلیک کوٹ وائیٹ شرٹ بلیک ہی پینٹ وہ کسی شہزادے سے کم نہ لگ رہا تھا

"عنایہ کیا تم مجھے بتا سکتی ہو یہ سب کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ مجھے ایسا کبھی محسوس نہیں ہوا اس دن جب تم میرے زخم پر کپڑا باندھ رہی تھیں میرے قریب ہوئی تھیں اس رات پہلی بار میرا دل دھڑکا تھا پہلی بار میرے دل نے اپنے ہونے کی گواہی دی تھی اور کل رات میں تمہارے گھر کے سامنے آیا تھا مگر تم نے کھڑکی بند کر دی تھی عنایہ آئی سویر مجھے نہیں پتا یہ سب کیا ہو رہا ہے مگر تم میرے دماغ میں چھائی رہتی ہو ہر وقت ہر دن ہر لمحہ مجھے تمہارا خیال رہتا ہے مجھے رات بھر تمہارا چہرہ گردش کرتا ہوا نظر آتا ہے پھر نہ جانے کب آنکھ لگ جاتی ہے اندازہ ہی نہیں ہوتا"

وہ پہلی بار اس طرح سے کسی کے سامنے اپنا حالِ دل بیان کر رہا تھا ورنہ وہ تو وہ شخص تھا جو کو دیکھ کر کوئی بھی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ اس کے دماغ میں چل کیا رہا ہے

"آاپ آپ کے کہنے کا مطلب..."

"یہی تو مجھے سمجھ نہیں آرہا آخر ان سب کا کیا مطلب ہے"

شہریار نے گاڑی کے ہینڈل پر ہاتھ مار کر کہا وہ واقعی بہت الجھا الجھا لگ رہا تھا مگر وہ اور کرتی بھی کیا وہ کیا کہتی کہ وہ بھی اسے اتنا ہی یاد کر رہی تھی

"شہریار آپ پلیز مجھے واپس یونیورسٹی کے سامنے چھوڑ دیں میں لیٹ ہو جاؤں گی گھر جانے کا ٹائم ہو چکا ہے"

شہریار اس کے جانے کا سن کر ایک دم سے اسے دیکھنے لگا ایسے جیسے اسے یہ بات پسند نہ آئی ہو

"عنایہ کیا آپ کا کونٹیکٹ نمبر مل سکتا ہے پلیز کیوں کہ میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی"

عنایہ کی تو ہارٹ بیٹ جب ہی تیز ہو گئی تھی جب شہریار نے اس کا راستہ روکا تھا اور اب تو اس کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا دل نکل کر باہر آجائے گا

"جی"

شہریار نے اپنا موبائل ان لوک کر کے عنایہ کو دیا عنایہ نے اپنا نمبر اس میں سیو کر دیا شہریار نے موبائل کوٹ کی جیب میں رکھا اور گاڑی اسٹارٹ کی تھوڑی ہی دیر میں یونیورسٹی آگئی مگر یہ کیا شہریار نے گاڑی یونی پر روکی ہی نہیں

"آاپ..."

ابھی وہ کچھ کہتی شہریار نے گاڑی اس کے گھر کے راستے موڑ لی

"ڈونٹ وری آپ کو گھر کے بیک سائیڈ پر اُتار دوں گا اتنی دھوپ میں آپ کیسے جائیں گی"

شہریار نے پچھلی بار کی طرح گاڑی گھر کے بیک سائیڈ پر روکی گھر یو نیورسٹی سے تھوڑا ہی دور تھا جبھی شاید وہ پیدل ہی جاتی تھی

"میں آپ کو کال کروں گا"

عنایہ گاڑی سے اُترنے لگی تو شہریار عنایہ سے مخاطب ہوا جبکہ عنایہ کا دل دھڑکنے سے کہاں باز تھا

"جی ٹھیک"

ابھی اس کا دل مکمل سنبھلا ہی نہ تھا کہ شہریار کے الفاظ نے پھر سے اس کے دل کی دھڑکن بڑھا دی

"خیال رکھنا اپنا آئی مس یو"

وہ ایک نظر شہریار پر ڈال کر جلدی سے گیٹ کی طرف چلی گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں سے اندر جا چکی تھی جبکہ شہریار کھڑا اس کھڑکی کو ہی دیکھ رہا تھا جہاں اس نے کل رات عنایہ کو دیکھا تھا

عنایہ جلدی سے سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے اپنے کمرے میں آئی کمرے میں آئی اپنا بیگ بیڈ پر رکھ کر کھڑکی کی طرف آئی باہر دیکھا تو پھر سے اس کا دل دھڑکنے لگا وہ گاڑی میں بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا عنایہ اسے دیکھ کر اپنے دل پر ہاتھ رکھنے لگی جب شہریار نے ہاتھ ہلا کر اسے اللہ حافظ کہا عنایہ جلدی سے کھڑکی کے پیچھو ہو گئی

شہریار اس بات پر مسکرایا تھا اور گاڑی اسٹارٹ کرتا وہاں سے چلا گیا تھا

"شہریار"

عنایہ کے دل نے بے ساختہ شہریار کا نام لیا تھا جبکہ لبوں پر دلکش مسکراہٹ آئی تھی

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

سفر جاری تھا مگر آج ان کے درمیان خاموشی تھی ورنہ جہاں بیا ہو اور وہاں خاموشی بولے؟ ایسا ممکن ہی نہیں تھا ارحم نے اس خاموشی کو توڑا

"گھر کس سائیڈ پر ہے تمہارا؟"

"جب پتا ہی نہیں تھا تو ڈراپ کرنے کا ہی نہ کہتے..."

بیا اپنی عادت سے مجبور پھر اسی انداز میں بولی تھی جبکہ ارحم اس وقت شاید ایسے موڈ میں نہیں تھا

"جتنا پوچھا ہے اتنا بتاؤ" ارحم نے سخت لہجے میں کہا جبکہ بیا کو حیرت ہو رہی تھی وہ آج کس طرح سے پیش آ رہا تھا اس کے ساتھ

"آگے سے لیفٹ"

وہ یہ کہہ کر چپ ہو گئی یا شاید وہ اس سے اور بات کرنا ہی نہیں چاہتی تھی مگر وہ اس بات سے انجان تھی کہ ساتھ بیٹھا وجود اپنے لہجے پر پچھتا رہا تھا

"اچھا سنو"

ارحم نے سرگوشی نما انداز میں کہا جبکہ گاڑی کی رفتار کم ہو گئی تھی

"کیا ہے؟"

اس بار بیا نے سخت لہجہ اختیار کیا تھا ارحم کو پتا ابھی کچھ دیر پہلے ہونے والے واقعے کی وجہ سے غصہ آ رہا تھا اُوپر سے بیا ہر بار کی طرح ابھی بھی ایسے لہجے میں جواب دے رہی تھی مگر ارحم نے ضبط کیا

"اچھی لگ رہی ہو"

یہ کہنا تھا کہ بیا نے غور کر ارحم کو دیکھا

"یہ کیا چھچھورپن ہے؟"

جبکہ ارحم کو اس کی بات عجیب لگی وہ تو صرف تعریف کر رہا تھا مگر اس لڑکی کو نہ تعاریف اور نہ برائی بھی نہیں پسند تو آخر اسے پسند ہی کیا تھا

"یہ چھچھورپن نہیں ہے میں نے صرف بتایا ہے کہ اچھی لگ رہی ہو بس ایک عدد دوپٹہ کاندھے پر کے لیتیں تو اور بھی زیادہ اچھی لگتیں"

"بات سنو تمہیں اس سے کیا مطلب میں دوپٹہ پہنوں یا نہ پہنوں تم اپنی حد میں رہو زیادہ فری مت ہوا کرو مجھ سے سمجھے"

وہ شاید بار بار ارحم کا ضبط آزما رہی تھی مگر اس بار ارحم کی برداشت ختم ہو چکی تھی بھلا کوئی تعریف کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہے یہ یوں الٹے جواب دیتا ہے

"مجھے کوئی شوق نہیں تمہارے لائیف اسٹائل میں ٹانگ اڑانے کا آج اگر یوں بنا دوپٹے کے نہ کھڑی ہوتیں تو مجال تھی کسی کی کہ تمہیں ایسے الفاظ بولتا؟"

ارحم نے گاڑی کی رفتار بڑھائی اس کا انداز اب دھیرے دھیرے غصے میں بدل رہا تھا

"یہ سب تم اس لئے کہہ رہے ہو نہ کہ تم نے ان لڑکوں سے مجھے بچایا اور میں تمہیں تھینکس کہوں گی تو بیٹا بھول جاؤ میں مر کر بھی تمہیں غلطی سے بھی تھینکس نہیں کہوں گی اور تمہیں کس نے کہا تھا ہیرو بننے کے لئے؟ میں نے کونسا تم سے ہیلپ مانگی تھی ہاں؟ میں انہیں خود دیکھ لیتی... آئے بڑے احسان جتانے والے گاڑی تیز چلاؤ"

بیاہر بار کی طرح آج بھی نون اسٹوپ بولی چلی جا رہی تھی جبکہ ارحم جان بوجھ کر گاڑی دوسرے راستے پر ہوا سی رفتار میں چلانے لگا

"ارے ے ے اوہ..... اندھے ہو گئے نظر نہیں آ رہا یہ کونسے راستے پر لے کر جا رہے ہو؟"

وہ سمجھا تھا کہ بیا تیز رفتار سے ڈرے گی جبکہ اسے کہاں پتا تھا وہ خود رائیڈنگ ماسٹر تھی مگر جبھی گاڑی کی رفتار کو اگنور کر کے اس نے سارا دھیان راستے پر کیا تھا

"چپ کر کے بیٹھی رہو... بہت زبان چلتی ہے نہ تمہاری اب پتا چلے گا تمہیں کہ کس سے پنگے لئے ہیں تم نے"

آخری الفاظ یکطرفہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے ادا کئے تھے جیسے بدلا لینے کا ارادہ رکھتا ہو

"What You Mean?"

ارحم نے گاڑی سنسان سڑک پر موڑلی تھی اور اب گاڑی کی رفتار ایسی تھی کہ اگر گاڑی میں بیا کہ جگہ ہا نہ ہوتی تو خوف کے مارے رو پڑتی

"ابے یار مجھے اتنی جلدی نہیں مرنا اسپیڈ ہلکی کرو ابھی"

بیا کو اس وقت وہ بہت ہی کوئی ڈھیٹ انسان لگ رہا تھا وہ آخر کس طرح سے بیا کو تنگ کر رہا تھا یہ کونسا طریقہ تھا بدلہ لینے کا آج آخر ہو کیا گیا تھا ارحم کو

"کیا ہوا ڈر گئیں؟ تم نے ہی تو کہا تھا کہ گاڑی تیز چلاؤں تو اب کیا مسئلہ ہے"

ابھی ان دونوں کے بیچ بحث جاری تھی جب ہمدانی صاحب نے بیا کو کال کی مگر گاڑی کی اسپیڈ اتنی تیز تھی کہ بیا کا دھیان موبائل پر ہی نہیں گیا لیکن جب زین نے ارحم کو کال کی تو ارحم کا موبائل وائبریٹ ہونے لگا ارحم نے گاڑی سائٹ میں روکی اور کال پک کی جبکہ بیا کے پورے بال چہرے پر آ چکے تھے

"یار کدھر رہ گیا تو؟ اور بیا کا کچھ پتا ہے کدھر ہے وہ صفدر انکل کی کال آئی تھی وہ پریشان ہو رہے ہیں" زین نے فکرمندانہ انداز میں کہا

"اس کی گاڑی خراب ہو گئی تھی وہ میرے ساتھ ہی ہے" ارحم نے بیزار لہجے میں کہا

"کیا...؟گاڑی خراب ہوگئی... مگر کیسے؟بیا صفدر انکل کی کال بھی ریسیو نہیں کر رہی اور یار پلیز بیا کو جلدی گھر ڈراپ کر دے انکل پریشان ہو رہے ہیں"

زین ایک ساتھ اتنے سوال کر چکا تھا جبکہ ارحم نے اس بار تیز آواز میں کہا تھا

"ہاااااں تو چھوڑ ڑنے ہی آرہا ہوں اسے بھگا کر نہیں لے جا رہا میں سمجھے"

فون بند کر کے اس نے گاڑی واپسی کے لیے موڑی اور بیا کے گھر کے راستے چلا گیا جبکہ بیا چپ کر کے بیٹھی ہوئی تھی جیسے اس کے کچھ سمجھ ہی نہ آرہا ہو کہ یہ سب ہو کیا رہا ہے

گھر آچکا تھا بیا جلدی سے اتر کر جانے لگی

"تھینکس نہیں کہو گی؟"

ارحم نے تنزیہ لہجے میں کہا

"مہربانی"

سخت لہجے میں جواب دے کر وہ گاڑی کا دروازہ مارنے والے انداز میں بند کر کے گیٹ سے اندر جا چکی تھی

"لگتا ہے میں نے کچھ زیادہ ہی مس بیہو کر دیا"

یہ کہہ کر اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور اپنے راستے چلا گیا

💘💘💘💘

ہمدانی صاحب اس وقت لاؤنج میں کب سے بیا کا انتظار کر رہے تھے اور کچھ ہی دیر میں بیا اندر آئی

"بیا بیٹا کہاں تھی تم... اور گاڑی کو کیا ہوا تمہاری؟"

ہمدانی صاحب نے فکرمندی سے پوچھا وہ بہت پریشان ہو جاتے تھے وہ بیا کو لے کر بہت پوسیسو تھے

"کچھ نہیں بابا وہ گاڑی اسٹارٹ نہیں ہو رہی تھی"

"ہم بتایا ہے زین نے مگر مجھے بتا دیتیں میں مکینک بھیج دیتا"

ہمدانی صاحب نے بیا کے موڈ کو نوٹ کرتے ہوئے اس کو کہا

"وہ ارحم نے مکینک کو ٹھیک کروانے بھیج دی"

"اچھا... واقعی بہت اچھا بچہ ہے وہ... کیا وہ باہر سے ہی چلا گیا اسے اندر بلانا تھا نہ"

بیا کو تھوڑی دیر پہلی والی بات یاد آگئی

"اااوففف بابا کیا ہو گیا وہ کونسا رشتے دار لگتا ہے جو اسے گھر کے اندر بلاتی"

بیا نے بیزار ہوتے ہوئے کہا اتنے میں صباحت بیگم کمرے سے نکل کر آئیں

"میں نے کہا نہ آپ سے... سمجھائیں اسے لڑکی ہے یہ... وہ تو شکر اللہ کا کہ ارحم وہیں تھا ارحم نہ ہوتا تو خدا نہ کرے اس کے ساتھ کچھ ہو جاتا تو؟"

بیا ان سب باتوں سے بیزار پیر پٹخ کر سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ پیچھو صباحت بیگم بچاری سر پکڑ کر رہ گئیں

"بس بھی کرو صباحت صحیح سلامت تو آگئی نہ ہماری بیٹی تم نے خوامخواہ آتے ہی اسے اتنی باتیں سنا دی"

ہمدانی صاحب نے ایک نظر بیا کے کمرے کی طرف ڈالی اور اپنے کمرے میں چلے گئے

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

"ارے ے ے یہ تو بہت برا ہوا..."

فریحہ اس وقت کلب میں بیٹھی اس رات ہونے والے واقعے کے بارے میں اپنی دوست کو بتا چکی تھی

"سمجھ نہیں آرہا اسے ہو کیا گیا ہے آخر اس نے اتنی چیپ حرکت کی کیسے یار کس طرح رات کی تاریکی میں اس نے مجھے ہاتھ پکڑ کر اپارٹمنٹ سے باہر نکال دیا ایسا کون کرتا ہے یار"

فریحہ شہریار کی حرکت سے بہت شرمندہ ہائی تھی وہ کتنے عرصے سے اس موقعے کی تلاش میں تھی مگر جب اس کو موقع مل ہی گیا تھا تو شہریار کو نے نہ جانے ایسا کیوں کیا تھا

"کیوں ہوا، کیسے ہوا، کیوں کیا یار یہ سب چھوڑو یہ سوچو آخر اس کے پیچھو وجہ کیا ہے کیا اس کی زندگی میں کوئی اور آگئی ہے یا پھر کچھ اور وجہ کہیں اسے تمہارے پچھلے سارے افئر کے بارے میں تو پتا نہیں چل گیا"

اس کی دوست نے بات کی جڑ تک پہنچنے کی کوشش کی جبکہ وہ باتوں باتوں میں اسے الجھنے کی کوشش کر رہی تھی

"پہلی بات تو یہ کہ وہ کوئی ایک لڑکی کے ساتھ ایک ہفتے بھی نہیں رہ سکتا لیکن اگر واقعی اس کی زندگی میں کوئی آگئی تو میں اسے چھوڑوں گی نہیں"

فریحہ نے وائین کا گلاس خالی کر دیا تھا جبکہ غصے میں نہ جانے آج کتنے گلاس پی چکی تھی

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

شہریار کھانے سے فارغ ہو کر کچھ بزنس کے معاملات پر وہاج صاحب کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف ہو گیا تھا وقت کا کچھ پتا ہی نہ چلا جب وہ اپنے کمرے میں آیا تو اسے یاد آیا کہ اسے عنایہ کو کال کرنی تھی اس نے جلدی سے کپڑے چینج کئے اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر موبائل میں عنایہ کا نمبر تلاش کرنے لگا مگر یہاں تو عنایہ نام کا کوئی کونٹیکٹ نظر ہی نہیں آرہا تھا

"یہ کیا؟ اس نے تو اپنا نمبر سیو کیا تھا پھر کہاں گیا"

وہ جلدی جلدی کونٹیکٹ لسٹ میں عنایہ کا نمبر تلاش کرنے لگا جب لاسٹ میں ایک نمبر بنا نام کے سیو تھا شہریار کے لبوں پر مسکراہٹ آئی شہریار نے نمبر ڈائیل کیا

رات کے ساڑھے بارہ کا وقت تھا عنایہ اپنے کمرے میں موجود اسٹڈی کرنے میں مصروف تھی جب اس کا موبائل رنگ کیا عنایہ نے موبائل اسکرین پر دیکھا ان نون نمبر سے کال آرہی تھی پہلے اس نے سوچا کہ کال ریسیو نہ کرے مگر پھر خیال آیا شہریار کی بھی ہو سکتی ہے اس نے ہچکچاتے ہوئے کال پک کی

"عنایہ"

عنایہ شہریار کہ آواز پہچان چکی تھی

"السلام و علیکم جی"

"و علیکم السلام کیسی ہو"

شہریار عنایہ کے سلام کرنے پر متاثر ہوا تھا

"میں ٹھیک اور آپ"

عنایہ نے نزاکت سے حال پوچھا تھا

"میں ٹھیک نہیں ہوں"

شہریار نے لہجے میں اداسی لائے کہا تھا جس پر عنایہ کو یاد آیا کہ اس کے ہاتھ پر زخم لگا تھا مگر وہ آج فیس ٹو فیس پوچھ نہیں پائی تھی

"آپ کو ہاتھ کیسا ہے"

"ہاتھ تو اس وقت ہی ٹھیک ہو گیا تھا جب تم نے زخم پر مرہم رکھا تھا، نہ جانے کیوں مگر ہر جگہ بس تم ہی نظر آتی ہو، نہ جانے کیوں مگر مجھے تم ضروری لگنے لگی ہو، پہلے مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ نہ جانے یہ سب کیا ہے مگر اب سمجھ آگیا کہ یہ سب کیا ہے"

سرگوشی نما انداز میں شہریار نے یہ الفاظ ادا کئے تھے جبکہ دل دونوں کو بے قابو ہو رہا تھا عنایہ نے بھی سرگوشی نما انداز میں کہا تھا

"یہ محبت ہے"

پھر کیا ہونا تھا ان کے پیار کی شروعات ہو چکی تھی دونوں ہی راضی تھے دونوں ہی ایک دوسرے سے محبت کرنے لگے تھے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی محبت گہری ہو چکی تھی

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

"پتا نہیں سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو بندر کے منہ والا پتا نہیں کس رشتے سے حق جتا رہا تھا"

کمرے میں آکر اس نے موبائل بیڈ پر پھینکا اور غصے سے صوفے پر آبیٹھی مگر پھر ارحم کی تعریف والی بات یاد آئی وہ شیشے کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور خود کو دیکھنے لگی

"ہمم وہ بندر کہہ تو ٹھیک رہا تھا میں لگ تو پیاری رہی ہوں، مگر مجھے یہ سب نہیں پسند"

پہلے والے الفاظ نرمی سے جبکہ آخری والے الفاظ سخت لہجے میں ادا کئے تھے وہ کہاں بدلنے والی تھی وہ جو تھی اس میں ہی خوش تھی اور وہ کسی کے کہنے پر اپنے اسٹائل کو بدلے ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا آج صرف ہانیہ کی وجہ سے اس نے یہ ڈریس پہنا تھا

اس نے جلدی سے ڈریس چینج کیا اور موبائل چارج پر لگا کر سو گئی ایسا لگ رہا تھا اس نے لوہے کی بنی ہوئی میکسی پہنی تھی جو اتنی تھکن محسوس کر رہی تھی

"یار کیا واقعی؟"

"اور نہیں تو کیا، دل کر رہا تھا ساوں کی آنکھیں نکال دوں"

کہیں تجھے بھی اس سے محبت..."

ارحم زین کو کچھ دیر پہلے والے واقعے کا بتا رہا تھا جبکہ اس کے دوپٹے والی بات کو نوٹ کرتے ہوئے زین نے اسے چھیڑنے کی کوشش کی

"ایبے پاگل ہے کیا؟ محبت؟ وہ بھی اس کھڑوس لڑکی سے؟ اب تک دوستی تک تو ہوئی نہیں محبت کیا خاک کرے گی"

ارحم نے منہ بناتے ہوئے کہا

"ابے اوئے پیار نہ انسان کو بدل سکتا ہے وہ نہیں کرتی تجھ سے تو کیا ہوا تو اس کے دل میں اپنے لئے پیار کی آگ لگا"

زین اسے آئیڈیا دے رہا تھا جبکہ ارحم نے نہ سمجھی میں کہا

"مگر وہ کیسے؟"

"یار دیکھ محبت میں ایسا لہجہ برداشت کرنا پڑتا ہے اور تو اسے اپنی محبت کا یقین دلا، وہ کتنی بار غصہ کرے گی ایک بار دو بار یا دس بار آخر تو مان ہی جائے گی نہ اس کے اسٹائل پر مت جا وہ بھی ایک لڑکی ہی ہے اور لڑکی کو چاہئے کیا ہوتا ہے ایک اچھا لائف پارٹنر"

"ابے وہ سب تو ٹھیک ہے مگر میں اسے محبت کا یقین کیسے دلاؤں پہلے مجھے تو یقین ہو جائے کہ مجھے اس سے واقع محبت ہے"

ابھی ان کی گفتگو جاری تھی جب زین کے موبائل پر ہانیہ کی کال آنے لگی

"یار سن ہانی کی کال آرہی ہے میں بعد میں بات کرتا ہوں" زین نے مسکراتے ہوئے کہا

"ابے یار یہ کونسا وقت بھابھی سے بات کرنے کا؟ اور اب میں کیا کروں مجھے نیند نہیں آرہی"

ارحم نے منہ بناتے ہوئے کہا جبکہ زین اس کی بات پر ہنسا

"بھائی یہ کپلز کا ٹائم ہے اوکے اور تجھے نیند نہیں آرہی تو تو بھی بیا کو کال کر کے اس سے بات کر اوکے میں چلا بائے"

زین جلدی جلدی سے کہہ کر کال کاٹ چکا تھا

"میں اسے کال کروں؟ پھر سے ذلیل ہونے کے لئے؟ کبھی بھی نہیں اور پھر بات کرنے کے لیے کوئی بہانا تو ہونا چاہیے نہ"

وہ آج کے فنکشن کی پکس دیکھنے لگ گیا نظر بیا کی پکس پر گئی یہ وہیں پکس تھیں جو ارحم نے بیا سے چھپ کر اس کے ہر ایک اسٹائل کی پک کیپچر کی تھی

"ہی تو واقعی میں پیاری"

بیا کی ایک پک جس میں وہ مسکرا رہی تھی ارحم نے زوم کر کے اس کی مسکراہٹ اپنی آنکھوں میں اُتاری تھی

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

آج عنایہ اور شہریار کے ریلیشن کو ایک سال ہو چکا تھا اور اس ایک سال میں شہریار میں کافی بدلاؤ آیا تھا نہ وہ کلب جاتا تھا نہ کسی لڑکی سے ملتا تھا اور نہ ہی کسی اور کے بارے میں سوچتا تھا عنایہ کے پیار نے اسے کافی بدل دیا تھا مگر اس نے اب تک عنایہ کو اپنی منگنی کے بارے میں نہیں بتایا تھا پہلے وہ سوچتا

تھا کہ کچھ وقت گزر جائے پھر اپنی منگنی ختم کرنے کا کوئی حل نکالے تاکہ عنایہ کو بتانے سے پہلے ہی اس کی منگنی ختم ہو جائے مگر جتنی بار بھی وہاج صاحب سے منگنی کو لے کر بات کرنا چاہتا تھا ہر بار وہاج صاحب اس سے منگنی سے ناخوش ہونے کی وجہ معلوم کرتے تھے مگر ہر بار وہ چپ ہو جاتا تھا

عنایہ آج بے صبری سے انتظار کر رہی تھی کہ شہریار اسے وش کرے گا مگر شہریار کا ایک بھی میسج نہ آیا رات بارہ بجے سے عنایہ انتظار کر کر کے سو گئی تھی جب صبح آنکھ کھلی تو جلدی سے موبائل چیک کیا شہریار کے تقریباً رات 2 بجے تک کی کالز اور میسجز لگے ہوئے تھے جس میں اس نے پورا دن بیزی رہنے کی وجہ سے سوری کے اور ریلیشن شپ کی فرسٹ اینی ورسٹی وش کرنے کے میسجز کئے ہوئے تھے عنایہ کے چہرے پر ایک بہت خوش گوار مسکراہٹ آئی اس نے بھی شہریار کو میسج کئے اور فریش ہونے چلی گئی جب باہر آئی تو اس کی خالہ جانی اس کا ناشتے پر انتظار کر رہی تھیں اس نے موبائل چیک کیا مگر شاید شہریار اب تک اٹھا نہیں تھا اس لیے اس کا کوئی میسج نہیں آیا تھا عنایہ ناشتے کے لئے نیچے ہال میں آ گئی تھی

"ماشاء اللہ بیٹی آج تو بہت پیاری لگ رہی ہو"

سفید رنگ کی فراک پہنے وہ واقعی کوئی پری لگ رہی تھی

"شکریہ خالہ جانی، میں تو بلکل آپ پر گئی ہوں"

مسکراتے ہوئے اس نے ناشتہ کرنا شروع کیا ناشتے سے فارغ ہو کر جب وہ یونیورسٹی کے لئے نکلنے لگی تو شہریار کا میسج آیا

"ہمممم تو آٹھ گئے جناب"

مسکراتے ہوئے اس نے میسج ٹائپ کیا اور یونی کے لئے نکل گئی یونیورسٹی پہنچ کر اس نے میسج دیکھا تھا شہریار اس سے ملنے کا کہہ رہا تھا شاید کچھ اسپیشل تھا اس لئے شہریار نے اسے صرف اتنا بتایا تھا کہ آج رات کسی بھی طرح گھر سے اجازت لے کر باہر آجائے وہ اس کا گھر کے باہر انتظار کرے گا

ویسے تو عنایہ بہت مختلف لڑکی تھی وہ لڑکوں سے دور رہنے والی لڑکی تھی مگر شہریار جب سے اس کی زندگی میں آیا تھا عنایہ نے شہریار پر آنکھ بند کر کے بھروسہ کیا تھا کتنی محبت کرتی تھی اس شخص سے، اس کا عشق پاکیزہ تھا اور اس کی اس پاکیزہ محبت نے ہی شہریار کو کافی حد تک سدھار دیا تھا مگر وہ اس بات سے انجان تھی کہ شہریار کا ماضی کیا تھا

💘💘💘💘

"سنا ہے آج کا دن تمہارے عاشق کے لئے کوئی بہت خاص دن ہے"

علیزے نے تنزیہ انداز میں کہا جبکہ فریحہ حیران تھی

"کیا مطلب؟"

"ارے تمہیں نہیں پتا؟ آج میں نے انسٹاگرام پر اس عنایہ کی پوسٹ دیکھی تھی اس کے اور شہریار کے ریلیشن شپ کو آج ایک سال ہو چکا ہے"

کیوں کہ علیزے فریحہ کی جاسوس بنی پھرتی تھی اس لئے فریحہ کے کہنے پر اس نے شہریار اور عنایہ پر سوشل میڈیا کے ذریعے نظر رکھی ہوئی تھی ان دونوں کے ہر اکاؤنٹ کو علیزے اسٹاک کرتی تھی

"اوہ اچھا کیا بات ہے یار شہریار خانزادہ نے تو اس بات حد ہی کر دی ایک سال ہو گیا مگر وہ جو ہر ایک سے دوسرے دن ایک ہی لڑکی کو برداشت نہیں کرتا تھا آج وہی شخص ہے جو اس عنایہ سے بور ہی نہیں ہوتا"

فریحہ تو لہجے میں آگ لے کر بیٹھی ہوئی تھی جلنے والے انداز میں بولی

"یار تو ایک کام کر میرے پاس ایک بہت ہی اعلیٰ ہے آج موقع اچھا ہے آج بس کسی طرح شہریار کو ملنے بلا لے پھر باقی پلان میں تمھیں سمجھاتی ہوں"

ساری باتیں سمجھنے کے بعد وہ شیطانی مسکراہٹ لئے مسکرا رہی تھی

فریحہ کو جب شہریار کی زندگی میں آنے والی لڑکی کا پتا چلا تھا تب سے لے کر اب تک وہ بہت کوششیں کر چکی تھی شہریار کو بہکانے کی مگر ہر بار اس کی سازشیں نہ کام ہو جاتی تھیں مگر شاید اس بار وہ علیزے کے ساتھ مل کر بہت بڑی سازش کرنے والی تھی نہ جانے آج کے دن کیا ہونے والا تھا

Episode 12

تقریباً شام سات بجے کا وقت تھا جب شہریار سمندر کے کنارے پر کھڑا یہاں پر ہوئی سجاوٹ کے انتظامات دیکھ رہا تھا شاید آج کے دن وہ عنایہ کو ادھر لانے والا تھا مگر قسمت شاید کچھ اور ہی چاہتی تھی

شہریار کے فون پر کسی کی کال آنے لگی

کیوں کہ فریحہ جانتی تھی اگر اس نے اپنے نمبر سے اسے کال کی تو وہ کبھی بھی ریسیو نہیں کرے گا اس لیے ان نون نمبر سے شہریار کو کال کی تھی

شہریار نے کال پک کر کے موبائل کان پر لگایا تھا

"ہیلو شہریار مجھے تمہاری ہیلپ چاہیے پلیز زز مجھے یہاں سے باہر نکالو پلیز زززز"

شہریار سمجھ گیا تھا یہ فریحہ کی آواز ہے

"یہ کیا نئی چال ہے تمہاری؟"شہریار نے سخت لہجے میں کہا مگر وہ اس کی چال سے واقف ہی کہاں تھا

"شہری پلیز ززز مجھے بچاؤ ورنہ وہ میری ساری زندگی برباد کر دے گا میں نے تمہیں بہت مشکلوں سے کال کی ہے پلیز ززز میری عزت بچالو وہ مجھے زبردستی یہاں لایا ہے پلیز ززز بچالو مجھے میں تمہارا احسان ساری زندگی نہیں بھولوں گی"

وہ چیخ چیخ کر رو رہی تھی شہریار کو لگا وہ واقعی بہت مشکل میں ہے اور شہریار نے اس کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا

"تم اس وقت کہاں پر ہو مجھے ایڈریس بتاؤ جلدی"

"ٹھیک ہے ممممیں بھیجتی ہوں، پلیز ززز جلدی آجاؤ ورنہ وہ دوبارا اس کمرے میں جائے گا جہاں اس نے مجھے بند کیا ہوا ہے"

یہ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی تھی جبکہ شہریار پریشان ہو گیا تھا کہ آخر کون فریحہ کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے اس نے عنایہ کو میسج کیا اور وہاں سے چلا گیا

تقریباً آدھے گھنٹے میں وہ اس ہوٹل میں موجود تھا اس نے کاونٹر سے کمرہ نمبر دکھا کر راستہ پوچھا اور سیڑھیاں عبور کرتا ہوا سیکنڈ فلور پر چلا گیا

💘💘💘💘

عالیہ نے کافی پہلے سے ہی یونیورسٹی کے پرنسپل روم سے کسی کے زریعے عنایہ کا نمبر نکلوایا تھا اس لیے اس کے پاس عنایہ کا نمبر موجود تھا اس نے کال ملائی

"اُوف کہاں رہ گئے شہریار آپ میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہی ہوں"

عنایہ آدھے گھنٹے سے شہریار کا ویٹ کر رہی تھی اس نے خالہ جانی سے وعدہ کیا تھا کہ وہ یونی کی فرینڈ کی سالگرہ پر جا رہی ہے اور ایک گھنٹے تک واپس آجائی گی

ابھی وہ شہریار کا انتظار کر ہی رہی تھی جب اسے کسی ان نون نمبر کی کال آئی

"ایسا تو نہیں شہریار کسی دوسرے نمبر سے کال کر رہیں ہوں"

اس نے کال پک کی مگر دوسری طرف سے آتی آواز کسی لڑکی کی تھی

"اوہ کیا ہوا؟ نہیں آیا نہ وہ؟ آئے گا بھی نہیں کیوں کہ وہ اس وقت کسی اور لڑکی کے ساتھ ہے"

تنزیہ لہجے میں کوئی لڑکی ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی

"کون ہیں آپ اور یہ کیا بکواس کر رہی ہیں؟"

عنایہ نے گھبراتے ہوئے کہا کیوں کہ وہ بہت کمزور دل لڑکی تھی اس سے یہ سب کہاں برداشت ہوتا کہ کوئی اس کے شہریار کے بارے میں ایسی باتیں کہے

"یہ بکواس نہیں حقیقت ہے وہ پہلے بھی کتنی لڑکیوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا چکا ہے جب جب وہ تم سے نہیں ملتا مصروفیات کا بہانا بنا کر غائب ہو جاتا ہے تمہیں پتا ہے وہ کہاں جاتا ہے؟ وہ کلب میں ہوتا ہے اور اس کی راتیں ہر ایک نئی لڑکی کے ساتھ گزرتی ہیں اسے تو نشے کی حالت میں یہ بھی پتا نہیں ہوتا کہ اب تک کتنی لڑکیوں کے ساتھ وہ سو چکا ہے"

عنایہ کے لئے یہ سب سننا برداشت سے باہر ہو چکا تھا آنکھوں میں آنسوں آچکے تھے ہاتھ پیر کانپنے لگا گئے تھے

"یہ کیا لکلکہہ رہی ہو تم... یہ سچ نہیں ہے"

"مجھے پتا تھا تم یقین نہیں کرو گی کیوں کہ تم تو محبت میں اندھی ہو چکی ہو ٹھیک ہے میں ایڈریس بھیجتی ہوں دس منٹ کے اندر وہاں پہنچو اور آج اپنی آنکھوں سے خود ہی دیکھ لو"

یہ کہہ کر دوسری طرف سے کال کٹ چکی تھی عنایہ نے بامشکل خود کو سنبھالا تھا کیوں کہ اس نے اب تک اس بات پر بھروسہ نہیں کیا تھا

میسج پر ایڈریس آیا تھا جس کو فولو کرتے ہوئے اس نے وہاں جانے کا فیصلہ کیا

"خالہ جانی میں جا رہی ہوں آپ اپنا خیال رکھنا اوکے"

یہ کہہ کر وہ جا چکی تھی تقریباً دس منٹ میں وہ ایک ہوٹل کے سامنے موجود تھی رکشے کا کرایہ دے کر اس ہوٹل کے اندر قدم رکھا، وہ کاونٹر پر گئی اور وہاں کھڑی لڑکی سے روم نمبر دکھا کر راستہ پوچھا اور سیکنڈ فلور پر چلی گئی روم مل چکا تھا اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا آنکھوں میں آنسوں لئے اس نے دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

"ہاں تو پھر تُو نے کیا سوچا"

زین اور ارحم اس وقت کینٹین میں موجود تھے جبکہ بیا اور ہانیہ کلاس میں تھیں

"کس بارے میں؟"

ارحم نے کوفی کا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے پوچھا

"ابے اپنے اور بیا کہ بارے میں یار، تو نے اس کو بتایا یا نہیں"

"کیا مطلب؟ کچھ بتانا تھا؟"

بیا کام سننے کی دیر تھی ارحم نے جلدی سے کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بڑی دلچسپی سے پوچھا

"یار یہی کہ تو اس سے پیار کرتا ہے"

زین نے کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے جواب دیا

"ابے میں اس سے کوئی پیار ویار نہیں کرتا سمجھا بس اس رات غصہ آگیا تھا اس کا یہ مطلب ہے کہ میں اس سے پیار کرتا ہوں"

ارحم نے جیب سے موبائل نکالا اور موبائل میں مصروف ہونے لگا جیسے بات کو نظر انداز کرنا چاہ رہا ہو

"ہاں تو پیارے اس کو ہی پیار کہتے ہیں ورنہ وہ دیکھ سامنے وہ لڑکا اس معصوم سی لڑکی کو کب سے دیکھ رہا ہے مگر تجھے غصہ نہیں آیا رائیٹ نہ؟ مگر تجھے صرف ان لڑکوں پر غصہ آیا جو بیا کو چھیڑ رہے تھے"

زین نے اس کے ہاتھ سے موبائل چھین کر سامنے بیٹھی لڑکی پر اشارہ کرتے ہوئے کہا

"یار یہاں صورتحال کچھ اور ہے جس کو تو معصوم سی لڑکی کہہ رہا ہے وہ بھی اس لڑکے کو کب سے تاڑ رہی ہے اوکے نہ اور وہ لوگ صرف بیا کو دیکھ نہیں رہے تھے بلکہ قریب آکر چھیڑ رہے تھے ایسے میں میں کیا کرتا؟ اسے وہی ان چھچھوروں کے پاس چھوڑ آتا؟ مانا کہ وہ بہت بڑی فائیٹر ہے مگر ایسے ڈریس پہن کر اس کے لئے کسی سے لڑنا آسان نہیں تھا اس لیے میں نے اس کی ہیلپ کی"

ارحم نے اپنا موبائل زین سے لیا اور وہاں سے اٹھ کر جانے لگا جبکہ ہر بار کی طرح زین اس کے پیچھو چلا

"یار چلو مان لیا تو ٹھیک کہہ رہا ہے مگر پھر وہ دوپٹے والا کیا سین تھا اور پھر تو نے تعریف بھی تو کی تھی نہ بیا کی"

زین تو جیسے آج ہر حال میں ارحم کے دل میں بیا کہ لئے جزبات جگانے کے ارادے رکھتا تھا

"ہاں تو میں نے کچھ غلط نہیں کہا تھا دوپٹہ پہننا اچھی بات ہے لڑکی کو ڈوپٹے میں رہنا چاہئے اور رہی بات تعریف کی تو وو......"

جب سامنے سیڑھیوں سے اُترتے وجود پر نظر گئی تو ارحم کو تو جیسے کسی نے اسٹیچو ہی کر دیا ہو، کیوں کہ ارحم یونی دیر سے آیا تھا اس کا ایک لیکچر مسڈ ہو چکا تھا اس لئے وہ بیا کو دیکھ نہیں دیکھ سکا تھا مگر ابھی جب اس نے بیا کو دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا وہ آج پنجابی اسٹائل کی شلوار قمیض پہنی آنکھوں پر چشمہ لگائے کھلے بالوں کو لہراتے انداز میں آرہی تھی جبکہ آج اس نے کاندھے پر دوپٹہ لیا ہوا تھا وہ بھی پہلی بار، کانوں میں آئرر نگز جبکہ لبوں پر ہلکی سی لپلوز لگی ہوئی تھی

صرف ارحم ہی نہیں بلکہ وہاں کھڑے سارے اسٹوڈنٹ بیا کو حیرت سے دیکھ رہے تھے اور یہی حال لیکچر کے دوران بھی تھا

وہ ساروں کی نظروں کو اگنور کرتے ہوئے کینٹین چلی گئی جبکہ ہانیہ زین کو اسمائل پاس کرتی ہوئی بیا کے پیچھو چلی گئی

"بیٹا کیا ہوا؟ وہ جا چکی ہے"

زین نے ارحم کو ایک ہی جگہ ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے ہوئے کہا

"کون؟ ہاں ہانیہ؟ اچھا"

ارحم کہتا ہوا کلاس روم چلا گیا

"یار اب بھی وقت ہے سوچلے اگر تجھے لگتا ہے میں غلط کہہ رہا ہوں تو ٹھیک ہے تو تنہائی میں بیٹھ کر خود سے سوال کرنا کیا میں نے کچھ غلط کہا تھا کیا تجھے بیا سے محبت نہیں ہے"

زین یہ کہہ کر اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا

"کام ہو گیا بیگم"

💘💘💘💘

"وا ٹٹٹٹٹٹٹٹ... محبت... مجھ سے... وہ بھی اس بندر کو؟ تُو پاگل تو نہیں ہو گئی کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہے؟ دماغ کا علاج کروا اپنے"

بیا ہدانی ہمیشہ کی طرح آج بھی پلیٹ میں دو برگر لئے انصاف کر رہی تھی مگر جھٹکا تو تب لگا جب ہانیہ نے اسے ارحم کی حرکت بتائی

"اور نہیں تو کیا؟ اور پاگل میں نہیں ہوں ارحم ہو گیا ہے وہ بھی تیرے پیچھو، میں نے نوٹ کیا تھا وہ تجھے کیسے پاگلوں کی طرح دیکھے جا رہا تھا"

ہانیہ نے چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے بیا کو کہا جبکہ بیا برگر پلیٹ میں رکھ کر اب ہانیہ کو ہی گھور رہی تھی

"ایسے اوئے یہ تو نے اس وقت کیوں نہیں بتایا میں اس ہی وقت اس کی آنکھیں پھوڑ دیتی"

"رہنے دے ورنہ ہر بار کی طرح اس بار بھی تو اس کا وہ مخصوص لاکٹ دیکھ کر پیچھو ہٹ جاتی"

ہانیہ نے اس بار وہ بات کہہ دی تھی جو شاید ارحم نے بھی کبھی نوٹ نہیں کی ہو گی، بیا ایک پل کے لیے نظریں چرانے والے انداز میں برگر کھانے میں مصروف ہو گئی

"ویسے بیا ایک بات تو بتا! آخر ایسا بھی کیا ہے اس کے لاکٹ میں جو تُو ہر بار اسے کچھ کہتے کہتے چپ ہو جاتی ہے"

ہانیہ بیا کی ایک کمزوری پکڑ چکی تھی بیا نے ہانیہ کی بات اگنور کر کے ٹھوسنے والے انداز میں برگر کھانا شروع کر دیا جبکہ ہانیہ یہ بات نوٹ کر چکی تھی

"کہیں تجھے بھی اس سے پیار..."

ابھی وہ کہنے ہی لگی تھی جب بیانے منہ سے برگر ختم کرتے ہوئے اسے انگلی سے وارن کیا

"بات سن آج تو تو نے یہ بات کہہ دی آئیندہ ایسا مت کہنا وہ لاکٹ جس بھی شخص کے پاس ہوا اس سے پیار کرنا تو دور کی بات کبھی زندگی میں غلطی سے بھروسہ بھی نہیں کروں گی سمجھی تو"

وہ باقی کا برگر وہیں پلیٹ میں چھوڑ کر جا چکی تھی جبکہ ہانیہ اس کے اس رویے سے بہت حیران تھی کہ صرف ایک لاکٹ کی بات پر وہ کس طرح کا راویہ اختیار کر گئی تھی

"مجھے تم سے ملنا ہے مل کر بتاؤں گی"

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

شاہزیب لندن کی پاکستان آچکا تھا اور اپنے آنے کی خبر اس نے شانزے بیگم کو نہیں دی تھی وہ شاید سرپرائز دینا چاہتا تھا ابھی وہ ائیرپورٹ پر موجود تھا موسم کے تیور دیکھ کر سمجھ چکا تھا کہ تیز باہر ہونے والی ہے اس لئے وقت ضائع کئے بنا وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہو گیا تھا

تقریباً وہ پندرہ منٹ میں گھر کے باہر موجود تھا وہ گھر کے اندر داخل ہوا سارے ملازم اچانک اسے یہاں دیکھ کر حیران رہ گئے

"اسلام وعلیکم شہزی بابو آپ یوں اچانک... کیسے ہیں آپ"

ان میں سب سے پرانے ملازم رحیم الدین جو تقریباً شاہزیب کے پیدا ہونے سے بھی پہلے سے یہاں ملازمت کرتے تھے آگے بڑھ کر کہنے لگے

"وعلیکم سلام میں ٹھیک... امی جان کدھر ہیں؟"

شاہزیب نے آنکھوں پر سے چشمہ اتارتے ہوئے پوچھا وہ ایک سادہ شخصیت کا مالک تھا وہ ایک سلجھا ہوا باادب میٹھے لہجے اور ٹھنڈے دماغ کا مالک تھا اپنے والد کے گزر جانے کے بعد اس نے اپنے چاچا

کے ساتھ مل کر سارا بزنس سنبھالا ہوا تھا ہمدانی صاحب دوسرے شہر میں ضرور تھے مگر بزنس کے سلسلے میں اکثر اسلام آباد آیا کرتے تھے اور اُنہوں نے ہی اسے بزنس کے معاملات کی وجہ سے لندن بھیجا تھا

"امی جان اسلام و علیکم"

شانزے بیگم جو اس وقت شاہزیب کی تصویر لئے آنسوں بہا رہی تھیں اچانک سے چونکیں جب سامنے اپنے بیٹے کو کھڑا پایا تو ان کے جیسے جسم جان آگئی ہو

"وعلیکم السلام"

وہ بے یقینی کی کیفیت میں صوفے سے اٹھ کر شاہزیب کے پاس آکھڑی ہوئیں

"کیسی ہیں آپ امی جان"

شاہزیب نے ان کا ہاتھ پکڑ کر چوما جبکہ وہ اب تک بے یقینی کی حالت میں تھیں شاہزیب کا لمس محسوس کر کے تڑپ اٹھیں

"میرا بچہ میرا شہزادہ"

وہ شاہزیب کو گلے لگا کر رونے لگیں آخر پورے دو سال بعد اسے دیکھ رہیں تھیں وہ

"امی جان نا روئیں دیکھیں میں آپ کے پاس آگیا ہوں اور اب پکا کہیں بھی نہیں جاؤں گا"

شاہزیب نے ماتھا چومتے ہوئے نرمی سے لہجے میں کہا

"میں آب کہیں جانے بھی نہیں دوں گی"

شاہزیب کے آنے سے پہلے بھی وہ رو رہیں تھیں لیکن شاہزیب کے آنے کے بعد ان کے دکھ کے یہ آنسوں اب خوشی کے آنسوؤں میں بدل گئے تھے

"اچھا نہ اب روئیں تو نہ مجھے بہت تیز بھوک لگ رہی ہے"

شاہزیب نے معصوم سی شکل بناتے ہوئے کہا جبکہ اس کے اس انداز پر شانزے بیگم مسکرائیں اور ملازمہ کو بلا کر شاہزیب کی پسند کا کھانا تیار کرنے کو کہا

"بیٹا تم منہ ہاتھ دھو کر تھوڑا آرام کر لو تب تک کھانا تیار ہو جائے گا"

یہ کہہ کر وہ کچن میں چلیں گئیں جبکہ شاہزیب ایک نظر اُوپر والے بند کمرے پر ڈال کر اپنے کمرے میں چلا گیا تھا شاید اس کی نظریں کسی کی تلاش میں تھیں

کھانے کے بعد چائے کا کہہ کر شانزے بیگم اپنے کمرے میں آگئیں تھیں جبکہ شاہزیب پہلے ہی سے وہاں موجود تھا شانزے بیگم کے آتے ہی وہ ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا تھا اور شانزے بیگم اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھیں

"تبیعت کیسی رہتی ہے آپ کی"

آنکھیں بند کرتے ہوئے اس نے سوال کیا تھا

"بلکل ٹھیک رہتی ہے بیٹا"

"اچھا... کافی سنناٹس لگ رہا ہے"

شانزے بیگم سمجھ چکی تھیں اس کی بات کا مطلب

"ہمممممم کھل کر پوچھ سکتے ہو"

شانزے بیگم کی بات پر شہزی نے آنکھیں کھولی

"کیا مطلب امی جان؟"

"مجھے پتا ہے تم کس کا کہہ رہے ہو ابھی وہ باہر گئی ہوئی ہے بس تھوڑی دیر میں آتی ہی ہو گی"

شانزے بیگم کی بات پر شاہزیب مسکرایا تھا باتیں کرتے ہوئے وقت کا پتا ہی نہیں چلا نہ جانے کب اسے نیند لگ گئی اور وہ گہری نیند سو گیا تھا

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

جیسے ہی اس نے کمرے کا دروازہ کھولا سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی کیا وہ وہی شخص تھا جس کی محبت پر وہ اندھا اعتماد کر چکی تھی جس کو وہ کبھی کسی اور کے ساتھ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی آج وہی شخص کس طرح کس حالت میں کسی اور کے ساتھ موجود تھا

یہ ایک کمرہ تھا جہاں موجود ایک ٹیبل جس پر وائین کی بوتلیں اور موم بتیاں سجی ہوئیں تھیں ایک صوفہ جہاں شہریار کی شرٹ اور اس لڑکی کے کپڑے پڑے تھے ایک بیڈ جہاں اس کی محبت کسی اور کے ساتھ موجود اس کے اعتبار کا تماشہ بنا چکی تھی

"نہیں"

عنایہ کی آنکھیں لال ہو چکی تھیں جبکہ عنایہ کی آواز سن کر شہریار جو اس وقت فریحہ پر جُھکا ہوا تھا نظریں اٹھا کر سامنے دروازے پر دیکھنے لگا

فریحہ جو اس وقت شہریار کے نیچے لیٹی ہوئی تھی عنایہ کو دیکھ کر مسکرانے لگی

"جان کیا ہوا رک کیوں گئے"

شہریار نے دکھا دینے والے انداز میں اسے خود سے دور کیا اور جلدی سے اٹھ کر صوفہ پر پڑی شرٹ پہن کر عنایہ کے پاس بھاگتے ہوئے آنے لگا اس کے چہرے پر ڈر صاف دکھائی دے رہا تھا

"عنایہ تم غلط سمجھ..."

ابھی وہ اتنا ہی کہہ سکا تھا جب عنایہ دو قدم پیچھو ہوئی

"وہیں رکو ایک قدم بھی آگے مت بڑھانا"

آنکھیں رو رو کر لال ہو چکی تھیں سر کی نصیں اُبھری ہوئی تھیں چہرے پر بکھرے درد کے تاثرات کو با آسانی دیکھا جا سکتا تھا

"عنایہ جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے یہ ایک سازش ہے"

وہ پھر سے دو قدم آگے آیا اسے اس وقت اپنی جان جاتی دکھائی دے رہی تھی جبکہ فریحہ اب بیڈ کے کراؤن سے لگ کر چادر ٹھیک کرتے ہوئے ایک شیطانی مسکراہٹ لبوں پر لئے انجوائے کر رہی تھی

"سازش تو آپ نے میرے ساتھ کی ہے، کتنا ٹوٹ کر چاہا تھا آپ کو اور آپ نے توڑ کر رکھ دیا مجھے، آپ مجھے دھوکا دیتے رہے جھوٹ بولتے رہے اور میں سمجھتی رہی کہ آپ کو بھی مجھ سے محبت ہے مگر میں غلط تھی آپ کی دنیا میں محبت لباس اُتارنے کو کہتے ہیں نہ، آج کے بعد میں آپ کے راستے میں کبھی نہیں آؤں گی"

عنایہ روتے ہوئے اپنے بے جان وجود کے ساتھ وہاں سے جا چکی تھی جبکہ شہریار کو سب اپنا آپ ختم ہوتا نظر آ رہا تھا

"جانے دو اسے تم اپنا وقت ایک ایسی لڑکی کے ساتھ ضائع کر رہے تھے جس کو تم پر بھروسہ تک نہیں ہے"

فریحہ بیڈ سے اٹھ کر شہریار کے پیچھو آ کھڑی ہوئی جبکہ ہاتھ شہریار کی گردن پر تھا شہریار نے غصہ سے اس کا ہاتھ جھٹکا اور ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا

"میں سوچ بھی نہیں سکتا تم اتنی گھٹیا نکلو گی، یہ مت سمجھنا تم اپنی چال میں کامیاب ہو گئی میں تمہاری یہ سازش ناکام بنادوں گا"

شہریار ہوٹل کے روم سے باہر جا چکا تھا

"چاہے تم کچھ بھی کر لو شہریار تم مجھے نہ بھی ملو تو کوئی دکھ نہیں مگر میرا مقصد صرف تم دونوں کو ہمیشہ کے لیے جدا کرنا ہے اور میں اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے ہر حد پار کر دوں گی"

شہریار کے جاتے ہی اس نے خود کے وجود پر لپٹی چادر کو ہٹا کر پیڈ پر پھینک دیا کیوں کہ وہ کپڑے پہنی ہوئی تھی یہ سب ڈرامہ تو اس نے عنایہ کو دکھانے کے لیے کیا تھا

💔💔💔💔

ہوٹل سے باہر آکر اس نے عنایہ جو ہر جگہ دیکھا مگر شاید وہ گھر جا چکی تھی اس نے بہت بار عنایہ کو کالز کیں مگر عنایہ نے ریسیو نہیں کی وہ اس وقت عنایہ کے گھر کے باہر کھڑا تھا مگر کھڑکی بند تھی اور ہر بار کی طرح آج بھی وہ ایک گھنٹے تک انتظار کرتا رہا مگر شاید وہ امید چھوڑ چکا تھا مگر ایک آخری بار اس نے عنایہ کو میسج کیا تھا

آسمان پر کالے بادل چھائے ہوئے تھے شاید عنایہ کے آنسوؤں کو دیکھ کر آسماں بھی رونے کے ارادے رکھتا تھا عنایہ اپنے کمرے میں اپنے ٹوٹے ہوئے وجود کے ساتھ بکھری پڑی تھی شانزے بیگم اس سے پوچھ کر تھک گئیں تھیں مگر اس نے دروازہ نہیں کھولا تھا بہت ہمت کر کے اس نے کھڑکی کھولی تھی تاکہ باہر کا موسم دیکھ سکے اندھی طوفان والی بارش شروع ہو چکی تھی

جیسی اس نے کھڑکی کھولی نظر سامنے کھڑے شخص پر گئی وہ کوئی اور نہیں بلکہ شہریار تھا وہ نہ جانے کب سے اس طوفانی بارش میں کھڑا عنایہ کا انتظار کر رہا تھا عنایہ کو اس کی حالت دیکھ کر بہت دکھ ہو رہا تھا

شہریار نم آنکھیں لئے عنایہ کو ہی دیکھ رہا تھا عنایہ کیسے اسے اس طرح سے بارش میں بھیگنے دیتی جو بھی تھا آخر پیار تھا اس کا

عنایہ نے سیڑھیاں اترتے ہی باہر کا رخ کیا واچ مین آج گیٹ پر موجود نہیں تھا شاید بارش کی وجہ سے سرونٹ کوارٹر میں جا چکا تھا اور شانزے بیگم بھی عنایہ کو سوتا ہوا سمجھ کر اپنے کمرے میں جا چکیں تھیں اس لیے گھر میں فلحال کوئی ایسا نہیں تھا جس کی نظر عنایہ پر جائے

گیٹ کھول کر وہ گھر کے پیچھو والے سائیٹ پر آئی تھی جہاں شہریار تیز بارش میں کھڑا سردی سے کانپ رہا تھا عنایہ کو دیکھتے ہی اس کے قریب آیا اور عنایہ کا ہاتھ تھاما

"عنایہ پلیز ززمیرے ساتھ ایسا مت کرو میں تم سے صرف ہی سے محبت کرتا ہوں پلیز مجھ سے دور مت جاؤ"

عنایہ نے اپنا ہاتھ پیچھو کیا جس کا مطلب صاف واضح ہو رہا تھا کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ شہریار اسے چھوئے

"محبت؟ یہ کیسی محبت تھی آپ کی؟"

عنایہ کا وجود سردی سے کانپ رہا تھا اس نے لرزتے ہونٹوں سے یہ الفاظ ادا کئے تھے

"عنایہ تمہیں یقین کیوں نہیں آرہا یہ سب سازش ہے تمہیں مجھ سے دور کرنے کی"

شہریار نے پھر سے اس کا ہاتھ تھاما جبکہ شہریار محسوس کر سکتا تھا عنایہ کا وجود سرد پڑھ رہا تھا

"میں کبھی یقین نہ کرتی شہریار اگر میں آپ کو اس ہوٹل کے کمرے میں کسی اور کے ساتھ اس حالت میں نہ دیکھتی"

"عنایہ میں سچ کہہ رہا ہوں اس نے مجھے کال کی تھی خود کسی ان نون نمبر سے اور اس نے مدد مانگی تھی وہ رو رہی تھی میں صرف اس کی ہیلپ کرنے گیا تھا مجھے اگر ذرا بھی علم ہوتا کہ یہ بھی اس کی کوئی سازش ہے تو میں کبھی نہ جاتا"

شہریار اب اس کے قریب آچکا تھا

"اگر وہ اس کی کوئی سازش تھی تو آپ اس کے بتائی ہائی جگہ پر کیسے چلے گئے؟ کیا آپ کو نہیں پتا تھا وہ ہوٹل ہے"

"عنایہ میں سب کلیئر کر دوں گا مجھے بس ایک موقع دے دو میں سب ٹھیک کر دوں گا میں سب سوالوں کے جواب دیں دوں گا میں ثابت کر دوں گا یہ صرف ایک سازش تھی"

شہریار اب عنایہ کے بہت قریب تھا عنایہ کو اس لڑکی کے الفاظ یاد آ گئے

"مجھے ایک بات بتائیں آپ نے اب تک کتنی لڑکیوں کی زندگی برباد کی ہے؟ کیا آپ عیاش باز ہیں؟ کیا آپ کی راتیں روز ایک نئی لڑکی کے ساتھ گزرتی ہیں؟"

شہریار کے ہاتھ سے عنایہ کا ہاتھ اچانک آزاد ہوا وہ سر جھکائے کھڑا تھا وہ آخر کرتا بھی کیا؟ وہ جھوٹ تو نہیں کہہ سکتا تھا وہ ایسا ہی تھا اس کا ماضی بہت شرم ناک تھا

"کیوں چپ کھڑے ہیں آپ جواب کیوں نہیں دے رہے"

عنایہ اسے نظریں جھکائے دیکھ کر سمجھ چکی تھی

"ہاں یہ سچ ہے میں بہت گھٹیا انسان ہوں شاید اس دنیا میں مجھ جیسا شخص کوئی دوسرا نہیں ہوگا لیکن میں نے کسی کے بھی ساتھ زبردستی نہیں کی کلب میں لڑکیاں اپنی مرضی سے... مگر یہ بھی سچ ہے جب سے تم میری زندگی میں آئی تھیں کسی کو چھونا تو دور کی بات میں نے کسی کو آنکھ اٹھا کر دیکھا تک نہیں"

وہ سچ ہی تو کہہ رہا تھا عنایہ کے آنے کے بعد ان نے کبھی کسی لڑکی کو دیکھا تک نہیں تھا اور دیکھتا بھی کیسے جب اس کے دل و دماغ پر ہر وقت صرف عنایہ ہی چھائی رہتی تھی

مگر یہ بھی تو سچ تھا اس نے کبھی عنایہ کو اپنا ماضی نہیں بتایا تھا شاید کھو دینے کہ ڈر سے، اگر وہ خود عنایہ کو اپنا ماضی بتا دیتا تو ظاہر سی بات ہے عنایہ کو درد جب بھی ہوتا مگر اپنی محبت پر یقین بھی کرتی کہ اس نے کچھ چھپایا نہیں، مگر وہ اب بھی اس بات سے انجان تھی کہ اور بھی ایسی باتیں ہیں جو اس سے چھپی ہوئی ہیں

"کاش یہ سب آپ خود بتا دیتے تو آپ کا ماضی سمجھ کر معاف کر دیتی مگر..."

عنایہ اس سے ہاتھ چھڑا کر واپس جا چکی تھی شہریار زمین پر بیٹھ کر اسے جاتے دیکھ رہا تھا نہ جانے وہ اس کے بنا کیسے جیئے گا کیا ایسا ممکن نہیں تھا کہ عنایہ اسے معاف کر دے

عنایہ جب گھر میں آئی تو شانزے بیگم کچن میں پانی کا جگ رکھنے آئی تھیں اسے اس طرح بارش میں بھیگا ہوا دیکھ کر وہ اس کے پاس آئیں

"بیٹا سب ٹھیک تو ہے نہ تم اٹھی کب؟ اور یہ کیا تم تو پوری بھیگی ہوئی ہو کیا تم بارش میں نہائی تھیں؟"

شانزے بیگم اس کے پھیکے پڑے چہرے کو دیکھ کر پریشان ہو گئی تھیں

"کچھ نہیں خالہ جانی وہ میری آنکھ کھل گئی تھی سوچا کچن میں جا کر کچھ کھاؤں مگر جب باہر بارش دیکھی تو کچھ دیر لاون میں جانے کا دل کیا کبھی بھیگ گئی"

عنایہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی خالہ پریشان ہوں وہ یہاں دو سال سے اپنی خالہ کے ساتھ رہ رہی تھی شانزے بیگم کی کوئی بیٹی نہیں تھی شادی کے دو سال بعد ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تھا اصغر ہمدانی صاحب اکثر بزنس کو لے کر بیمار رہا کرتے تھے اس لئے انہوں نے بیٹے کی پیدائش کے بعد اپنے حصے

کے شیرز شاہزیب کو دینے کا فیصلہ کیا تھا پھر جب شاہزیب اٹھارہ سال کا ہوا تو اس نے پڑھائی کے ساتھ ساتھ بزنس بھی سنبھالا تھا دو سال بعد اصغر صاحب کو بزنس میں لوس ہونے کی وجہ سے ہارٹ اٹیک ہوا اور انتقال ہو گیا جب سے اب تک ان کے حصے کا بزنس شاہزیب نے سمبھالا اور نہ صرف سمبھالا بلکہ بزنس کو چار چاند لگا دیئے تھے شانزے بیگم عنایہ کی پیدائش کے بعد سے عنایہ جو اپنی بیٹیوں کی طرح چاہتی تھی اور انہوں نے کئی بار اپنی بہن صباحت سے شاہزیب کے لئے عنایہ کو مانگنے کی بات کی تھی مگر ابھی ان کی عمر کم تھی جبھی انہوں نے اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا صفدر صاحب کے کہنے پر شاہزیب لندن چلا گیا تھا اور شانزے بیگم اکیلی رہ گئیں تھیں جبکہ صباحت بیگم کافی بار اپنی بہن کو اپنے گھر رہنے کے کہہ چکی تھیں مگر شانزے بیگم نے عنایہ کو اپنے پاس بلوا لیا تھا تب سے اب تک عنایہ ان کے پاس ہی رہتی تھی اور شاہزیب کے آنے کے بعد صفدر صاحب نے بھی ان کے ہی شہر شفٹ ہونے کا ارادہ رکھتے تھے

"ارے تمہیں تو بہت تیز بخار ہے"

شانزے بیگم نے عنایہ کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا وہ بہت پریشان ہو گئیں تھیں

"بیٹا تم جلدی سے جا کر کپڑے بدل لو میں کھانا گرم کر کے لاتی ہوں کھانے کے بعد دوائی لازمی لینی ہے"

یہ کہہ کو وہ کچن میں جا چکی تھیں جبکہ عنایہ سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے اپنے کمرے میں آئی باتھ جا کر اس نے شاور کھولا اور شاور کے نیچے کھڑی ہو گئی آج کا دن اس کے لئے قیامت کا دن تھا وہ شہریار کے بنا کیسے رہے گی نہ جانے وہ کبھی شہریار کو معاف کر پائے گی بھی یا نہیں

Episode 13

"کیا؟امی جان اگر اسے زیادہ بخار ہے تو ہمیں اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو اس کی تبیعت زیادہ خراب ہو جائے آپ کل رات ہی مجھے اٹھا دیتیں نہ"

ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھے شاہزیب نے شانزے بیگم سے فکر مندانہ انداز میں کہا تھا کیوں کہ جب سے وہ گھر آیا تھا عنایہ اسے کہیں نظر نہیں آئی تھی آج شانزے بیگم نے اس کی تبیعت کا بتایا تھا

"بیٹا رات بہت ہو گئی تھی اس لئے میں نے تمھیں نہیں جگایا اور میں ابھی جا کر دیکھتی ہوں شاید اس کا بخار اتر چکا ہو"

ابھی ہیں باتیں ہو رہی تھیں جب عنایہ سیڑھیاں اترتے ہوئے ڈائننگ ٹیبل پر آنے لگی مگر ایک لمحے شاہزیب کو دیکھ کر حیران رہ گئی جبکہ شاہزیب اسے دیکھتا ہی رہ گیا وہ بلکل نہیں بدلی تھی دو سال پہلے جیسی دکھتی تھی آج بھی ویسی ہی تھی بس بدلا تھا تو اس کا شاہزیب سے راویہ جو کہ شاہزیب نوٹ کر چکا تھا

"اسلام و علیکم شہزی آپ کب آئے؟اور خالہ جانی آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں"

"واعلیکم السلام"

عنایہ نے مسکراتے ہوئے سلام کیا جبکہ اس کی مسکراہٹ دل میں اتارتے ہوئے شاہزیب نے جواب دیا

"بیٹا شاہزیب کل ہی آگیا تھا جب تم سالگرہ میں گئی ہوئی تھیں اور پھر موقع ہی نہیں ملا بتانے کا، خیر یہ بتاؤ تبیعت کیسی ہے تمہاری"

شانزے بیگم نے عنایہ کہ ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے چیک کیا جبکہ شاہزیب کی نظر اب بھی عنایہ ہی پر تھی وہ آج بھی کتنی معصوم لگ رہی تھی وہ بچپن سے ایسی تھی معصوم، نرم مزاج، رحم دل

"میں تمہارے لیے ناشتہ بناتی ہوں"

شانزے بیگم اٹھ کر کچن میں چلی گئیں

"تم کیسی ہو عنایہ اور بخار کیسے ہو گیا تھا تمہیں کیا خیال نہیں رکھتیں تم اپنا"

شاہزیب نے ہر بار کی طرح نرم لہجے میں عنایہ سے پوچھا

"وہ کل رات بارش میں بھیگ گئی تھی جبھی شاید بخار ہو گیا تھا اب کافی بہتر ہے"

عنایہ نے نزاکت سے باریک سی آواز میں جواب دیا

"تمہیں آج بھی بارش پسند ہے؟ یاد ہے جب تم چھوٹی سی تھیں تمہیں خالہ کتنا منع کرتی تھیں بارش میں جانے سے مگر مجال ہے جو بارش کے معاملے میں تم ان کی سن لو"

شاہزیب اس کی بارش والی بات سن کر مسکرایا تھا مگر اسے کیا پتا تھا کہ سامنے بیٹھا وجود اس بار درد کی تکلیف کی اور غم کی بارش میں بھیگا تھا

"جی یاد ہے... اور آپ بتائیں آپ کیسے ہیں"

عنایہ کو کل والی بات یاد آگئی تھی مگر وہ غلطی سے بھی اس بات کو یاد کر کے اپنے چہرے پر سجی جھوٹی مسکراہٹ مٹانا نہیں چاہتی تھی اس لئے بات جو رخ بدلا

"میں بھی ٹھیک الحمد للہ تمہاری اسٹڈیز کیسی جا رہی ہے"

شاہزیب نے اس کی آنکھوں میں اداسی دیکھی تھی

"جی اللہ پاک کا شکر ٹھیک جا رہی ہے"

عنایہ نے جواب دیا اتنے میں شانزے بیگم ناشتہ لے کر آچکی تھیں عنایہ ناشتہ کرنے لگی جب شاہزیب کا موبائل رنگ کیا شاہزیب صفدر صاحب سے بات کرنے کے لیے باہر چلا گیا تھا

💗💗💗💗

وہ اس وقت اپنے اپارٹمنٹ میں موجود تھا ہاتھ میں سگریٹ لئے وہ مسلسل عنایہ کو سوچ رہا تھا وہ شرمندہ تھا اپنے ماضی سے وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اپنے ماضی سے کتنا بھی بھاگ جائے مگر ماضی کبھی مٹ نہیں سکے گا آخر کس طرح سے وہ عنایہ کو اپنی محبت کا یقین دلاتا

ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا جب ذوہان اس کے روم میں آیا اور روم کی حالت دیکھ کر سمجھ چکا تھا کہ شہریار کتنا غصے میں تھا

"شہریار... !یہ کیا حال بنایا ہوا ہے تم نے اپنا؟ اور کب تک ایسے ہی بیٹھے رہو گے تم؟ میں نے منع بھی کیا تھا دور رہو اس لڑکی سے آگے جا کر مسئلہ ہو سکتا ہے دیکھ لیا نہ اب...؟ کیا کروں گے اب تم؟ یہ مت بھولو جو حال تمہارا ہے اس سے بھی زیادہ برا حال عنایہ کا ہو گا..."

ذوہان اس کے حُلیے کو دیکھ کر کہنے لگا

"یار وہ میرا سب کچھ ہے میں اسے اب نہیں چھوڑ سکتا"

"اچھا؟ واقع؟ ابھی تو اسے صرف تمہارا ماضی پتا چلا ہے مگر سوچو کیا ہو گا تب جب اسے تمہاری منگنی کے بارے میں پتا چلے گا"

ذوہان نے اسے کچھ اور بھی یاد دلایا جو وہ ایک سال پہلے بھول چکا تھا

"یار پلیز یہ... اس منگنی والی بات کو مت دوہراو تم... بس ایک بار عنایہ مجھے معاف کر دے پھر میں ڈیڈ سے بات کروں گا عنایہ کے بارے میں"

شہریار نے بات مکمل کر کے کش لگایا

"اچھا اور اگر اس نے تمہیں معاف نہیں کیا تو؟ اور کب کرو گے تم انکل سے بات؟ تمہیں پتا بھی ہے نہ کچھ ہی مہینوں میں عالیہ پاکستان آجائے گی اور پھر پتا ہے نہ کیا ہو گا؟"

ذوہان ایک ایک کر کے سارے مسئلے اس کے سامنے رکھ کر اس سے سوالات کر رہا تھا مگر شہریار پر جیسے ان باتوں کا کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا تھا وہ تو بس اتنا چاہتا تھا کہ عنایہ اسے کسی طرح معاف کر دے

"یہ سب چھوڑو اور میری بات دیہان سے سن مجھے آج عنایہ سے ملنا ہے ہر حال میں پتا کرو وہ یو نیورسٹی گئی ہے یا نہیں اگر نہیں تو پھر میرے پاس ایک پلان ہے اس سے ملنے کا"

اس نے ذوہان جو سارا پلان سمجھایا تھا وہ یہ تو جانتا ہی تھا عنایہ کبھی بھی اس کی کال ریسیو نہیں کرے گی اس لئے اس بار اس کا پلان کچھ الگ تھا وہ ہر حال میں عنایہ کو اپنے پیار کا یقین دلانا چاہتا تھا

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

"کیا واقعی؟ مگر مجھے کافی حیرت ہے"

ہانیہ زین کو بیا والی بات بتا چکی تھی جس پر زین بھی کافی حیران تھا

"ہاں ایسا ہی ہے نہ جانے کیوں وہ اس کے لاکٹ کو دیکھ کر عجیب ریئکٹ کرتی ہے مگر وجہ اس نے اب بھی نہیں بتائی"

ہانیہ اور زین بیا کے دل میں ارحم کے لئے سوفٹ کارنر بنانا چاہتے تھے ارحم جو تو زین تھوڑا بہت کنوینس کر چکا تھا مگر بیا ہمدانی کو تو محبت کے نام سے ہی نفرت تھی اس کو راضی کرنا مطلب بہت ہی کوئی نہ ممکن سا کام تھا

"زین تم ایک کام کیوں نہیں کرتے؟ ارحم کو کہو وہ لاکٹ ہی نہ پہنے اب اس لاکٹ سے بیا کو کیوں اتنی نفرت ہے یہ تو میں نہیں جانتی لیکن اب یہی ایک حل ہے شاید پھر بیا بھی اس کے بارے میں سوچنے پر راضی ہو جائے"

زین اس کی بات سن کر نظریں جھکا گیا

"ایسا نہیں ہو سکتا ہانی، ارحم عباس خان جان تو دے سکتا ہے مگر وہ لاکٹ کبھی بھی نہیں اُتارے گا"

ہانیہ بیا سے زیادہ زین کی بات پر حیران ہوئی تھی

"مگر کیوں؟ آخر ایسا بھی کیا ہے اس لاکٹ میں...؟"

ہانیہ نے آئیبرو کا زاویہ بناتے ہوئے زین سے

"چھوڑو یہ سب چلو تمہیں گھر ڈراپ کر دیتا ہوں"

زین نظریں چرانے والے انداز میں وہاں سے اٹھ کر یونیورسٹی سے باہر چلا گیا تھا جبکہ ہانیہ حیرانی کی کیفیت میں موجود تھی

"آخر یہ لاکٹ والا کیا معاملہ ہے؟ مجھے کچھ بھی کر کے بیا سے پوچھنا ہی پڑے گا"

ہانیہ ابھی یہی سوچوں میں مصروف تھی جب زین کا میسج آیا

"ہانیہ جلدی باہر آؤ، صوبیہ آنٹی کی تبیعت خراب ہو رہی ہے انہیں ہاسپٹل لے جانا ہے"

اپنی امی کی تبیعت کا سن کر اس کی تو جیسے جان ہی نکل گئی تھی وہ جلدی سے ینگ اٹھائے بھاگنے والے انداز میں یو نیورسٹی کے باہر جانے لگی تھی

💘💘💘💘

بیالاکٹ والے واقعہ کے بعد ہانیہ کو بنا بتائے ہی یو نیورسٹی سے گھر آگئی تھی یہ ایسا دوسری بار ہوا تھا ورنہ وہ کبھی بھی ہانیہ کو ایسے چھوڑ کر نہیں آتی تھی کیوں کہ ہانیہ اب اکثر زین کے ساتھ ہی گھر جایا کرتی تھی اس لئے بیا آج بنا بتائے وہاں سے آگئی تھی مگر جب وہ گھر آئی تو صباحت بیگم گھر پر موجود نہیں تھیں ملازم نے بتایا تھا وہ صوبیہ بیگم کے ساتھ ہاسپٹل میں ہیں اس لیے بنا کچھ کھائے بیا بھی ہاسپٹل چلی گئی تھی اور صوبیہ بیگم کے کہنے پر ہی اس نے زین کو میسج کر کے ہانیہ کی امی کے بارے میں بتایا تھا

"زین گاڑی تیز چلائیں پلیز ززز اور آپ کو پتا بھی ہے امی کو یوں اچانک سے کیا ہوا ہے؟"

"ہانیہ پلیز ززز پریشان مت ہو میں نے بیا سے پوچھ لیا ہے صباحت آنٹی ہاسپٹل میں ہی ہیں تمہاری امی کے پاس اور ہم جا رہے ہیں نہ وہی جا کر پتا چل جائے گا کہ کیا ہوا ہے"

زین ہانیہ کو پریشان دیکھ دیکھ کر گاڑی اور تیز چلانے لگ گیا تقریباً دس منٹ کے اندر وہ ہسپتال پہنچ چکے تھے زین نے انابیہ کو کال کی اور وارڈ کا پوچھا جبکہ ہانیہ کی آنکھوں میں آنسوں آگئے تھے اس میں ہمت کہاں تھی کہ وہ اپنی ماں کو اس حال میں دیکھتی

ہانیہ اور زین سیکنڈ فلور پر پہنچے جہاں انہیں بیا نظر آئی بیا جلدی سے بھاگ کر ہانیہ کے پاس آئی اور ہانیہ کو روم کے اندر اپنی امی کے پاس جانے کا کہا ہانیہ جلدی سے سامنے روم میں چلی گئی

"زین بھائی آپ سے ایک بات کرنی ہے"

اس وقت بیا وہ پہلے والی بیا نہیں لگ رہی تھی

"ہاں بولو انابیہ کیا ہوا ہے آنٹی کو؟"

زین بیا کے اس انداز پر سمجھ چکا تھا کوئی نہ کوئی سیریس مسئلہ ہے

"زین بھائی صوبیہ آنٹی کی تبیعت بہت زیادہ خراب ہے ان کی رپورٹ ٹھیک نہیں آئی سمجھ نہیں آرہا کہ ہانیہ کو کیسے بتاؤں اس لئے میں نے ابھی موم کو بھی منع کر دیا ہانیہ کو سچ بتانے سے"

بیا کا چہرہ اتر چکا تھا وہ آخر کس طرح ہانیہ کو اس کی ماں کی بیماری کے بارے میں بتاتی

"کیا مطلب؟ بیا کیا ہوا ہے آنٹی کو آخر بتاؤ پلیز ززز"

"آنٹی کی تبیعت کچھ ہفتوں سے بہت زیادہ خراب تھی وہ اسکول بھی نہیں جا رہی تھیں پڑھانے اور یہ بات انہوں نے سب سے چھپائی تھی ہانیہ سے بھی اور اب ان کا مرض بہت بگڑ چکا ہے ڈاکٹر اپنی ہر کوشش کر چکے ہیں مگر آنٹی کو اب دعاؤں کی ضرورت ہے"

زین کے تو پیروں تلے زمین نکل گئی

"مگر ہانیہ کو کیسے بتائے گے یہ سب؟"

"یہ تو میں بھی نہیں جانتی"

"اوکے ویٹ میں امی کو لے کر آتا ہوں پلیز ززز تم ہانیہ کے پاس رہنا"

یہ کہہ کر زین چلا گیا تھا جبکہ بیا روم میں چلی گئی تھی

"امی کیا ہوا ہے آپ کو اچانک سے یہ کیا حالت ہو گئی آپ کی صبح تک تو آپ بلکل ٹھیک تھیں پھر اچانک"

ہانیہ اپنی امی کو بیڈ پر پڑے یوں ڈریپ لگتے دیکھ کر رونے لگی جبکہ صباحت بیگم نے اسے حوصلہ دیا مگر وہ کیا کرتی اس کی تکلیف ہی ایسی تھی پہلے بھی وہ پیدا ہوتے ہی اپنی ماں کو کھو چکی تھی مگر اب وہ اپنی دوسری ماں کو کھونا بلکل بھی نہیں چاہتی تھی

"بیٹا پریشان مت ہو میں بلکل ٹھیک ہوں تم زین کو بلاؤ مجھے اس سے بات کرنی ہے"

ابھی زین کا نام لیا ہی تھا جب زین آمنہ بیگم کو لے کر آچکا تھا

آمنہ بیگم بھی صوبیہ بیگم کی حالت دیکھ کر بہت پریشان ہو گئیں تھیں وہ مگر انہوں نے ہانیہ کو گلے لگایا اور صوبیہ کو حوصلہ دیا کہ وہ بہت جلد ٹھیک ہو جائیں گی کیوں کہ صوبیہ بیگم اپنی رپورٹ کے بارے میں جانتی تھیں اس لئے انہوں نے آمنہ بیگم اور زین سے ایک درخواست کی جس کو سن کر وہاں موجود سب ہی لوگ خاموش ہو گئے تھے

💘💘💘💘

ارحم یونیورسٹی سے آنے کے بعد نورین بیگم کے کمرے میں تھا

"بیٹا تمہارے امتحان کب ہیں؟"

"موم یہی کوئی دو تین ہفتے رہ گئے بٹ آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟ آپ کو ڈیڈ کے پاس جانا ہے؟ اگر آپ کہیں تو میں ڈیڈ سے بات کروں اس بارے میں؟"

ارحم نے نورین بیگم کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا

"نہیں نہیں مجھے تمہارے ڈیڈ کے پاس نہیں جانا میں بس یہ کہہ رہی تھی کہ تم امتحانوں کے بعد شادی کے بارے میں سوچو، میرا اکیلے اس ویران گھر میں دم گھٹنے لگا ہے میں چاہتی ہوں گھر میں رونق ہو جائے"

ارحم یک دم اٹھ بیٹھا اور حیرانی سے دیکھنے لگا

"موم آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ شادی؟ وہ بھی میری؟"

نورین بیگم اس کی حیرانی دیکھ کر خود حیران ہونے لگیں

"ارے تم تو ایسے حیران ہو رہے ہو جیسے میں جنگ پر بھیج رہی ہوں تمہیں، اور ہاں اگر کوئی لڑکی پسند آئے تو مجھے بتانا میں خود اپنے بیٹے کا رشتہ لے کر جاؤں گی"

"موم مجھے کوئی لڑکی نہیں پسند آپ تو جانتی ہیں مجھے ان سب میں بلکل بھی انٹرسٹ نہیں"

ارحم نے بیزار سے لہجے میں کہا جبکہ پسند والی بات پر اس کی آنکھوں کے سامنے بیا کا چہرہ آیا تھا

"سو چلو پھر میں اپنی پسنو کی بہو لے آؤں گی"

نورین بیگم کی بات پر ارحم نے ائبرو کا زاویہ بنایا جبکہ نورین بیگم اس کے چہرے کے تاثرات سمجھ گئی تھیں

"موم موم مجھے ایک لڑکی پسند ہے"

وہ جلدی سے کہنے لگا

"اچھا مگر ابھی کچھ دیر پہلے تو..."

"وہ کیا ہے نہ موم مجھے اب تک خود سمجھ نہیں آرہا کہ وہ مجھے پسند ہے یا نہیں مگر مجھے برا لگتا ہے جب اسے کوئی اور دیکھے"

ارحم اپنی ہی سوچوں میں گم سا ہو رہا تھا

"دیکھو بیٹا میں چاہتی ہوں جو بھی فیصلہ کرنا سوچ سمجھ کر کرنا ماضی میں ہونے والی غلطیاں کبھی نہ کرنا"

"ڈونٹ وری موم مجھے کچھ وقت دیں اگزیمس کے بعد میں آپ کو کنفرم بتادوں گا اللہ پاک نے چاہا تو آپ کا یہ اکیلا پن جلد دور ہو جائے گا اور پھر ہم سب ایک ساتھ مل کر رہیں گے"

نورین بیگم نے پیار سے اس کے ماتھے پر بوسا دیا جبکہ ارحم آہستہ آہستہ بیا کو لے کر سیریس ہونے لگا تھا ابھی ان ہی سوچوں میں گم تھا جب زین کا میسج آیا

"موم مجھے کام سے جانا ہے اوکے آپ کھانا کھا لیئے گا اور میڈیسن بھی کے لئے گا اوکے"

یہ کہہ کر وہ چلا گیا جبکہ نورین بیگم آج دل سے مسکرا رہی تھیں کہ ان کا بیٹا آج بھی ان سے محبت کرتا ہے مگر شوہر جس نے پیرس جانے کے بعد پلٹ کر خبر بھی نہیں لی وہ آخر اتنی سزا کاٹ تو چکی تھیں مگر یہ کہاں جانتی تھیں کہ یک بار پھر سے انہیں ماضی کی غلطیوں پر پچھتانا پڑے گا

💘💘💘💘

"یار میں نے امی سے بات کر لی پیپرز ختم ہوتے ہی ہمارا نکاح ہو جائے گا"

اس وقت وہ ہسپتال کی کینٹین پر موجود تھے زین ارحم کو سب کچھ بتا چکا تھا صوبیہ بیگم نے آمنہ بیگم سے ہانیہ اور زین کے نکاح کرنے کی بات کی تھی جس پر ہانیہ اور زین دونوں ہی بہت کنفیوز تھے آخر کس طرح وہ اتنی جلدی شادی کر لیتے مگر تقدیر کو شاید یہی منظور تھا یا شاید ہانیہ کی مہینوں بھر کی دعائیں قبول ہونے لگی تھیں

"ہم یہ بھی صحیح ہے چلو جو ہو گا انشاء اللہ بہتر ہو گا تو نے ہانیہ سے بات کی؟ وہ کیا کہتی ہے اس بارے میں؟"

ارحم نے چائے کا گھونٹ پی کر زین سے سوال کیا

"نہیں میری ہانیہ سے اس بارے میں کوئی بات نہیں ہوئی مگر میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ وہ اپنی امی کا فیصلہ ہر حال میں مانے گی اور اب جب میری امی بھی راضی ہیں تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں میرے خیال سے اس فیصلے میں کوئی برائی نہیں"

ارحم اس کی بات سے اتفاق کرنے لگا

ابھی ان باتوں میں مصروف تھے جب زین کو ہمدانی صاحب آتے ہوئے نظر آئے

زین اور ارحم دونوں نے انہیں سلام کیا انھوں نے صوبیہ بیگم کی تبیعت پوچھی کیوں کہ وہ انہیں اپنی چھوٹی بہن کی طرح عزیز تھیں زین انہیں روم میں لے گیا تھا جبکہ ارحم بھی ساتھ چلا گیا

سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے وہ سیکنڈ فلور پر آ گئے تھے ارحم کی نظروں کو جس کی تلاش تھی آخر وہ اسے نظر آ ہی گئی تھی زین ہمدانی صاحب کے ساتھ روم میں چلے گئے جبکہ ارحم شاید اس جگہ پر بھی اسے تنگ کرنے کے ارادے رکھتا تھا

"نائیس"

بیا کرسی پر بیٹھے اپنے موبائل پر مصروف تھی ارحم کی آواز پر اسے دیکھنے لگی مگر اگنور کر گئی

"ایک بات بتاؤ تم سارے زمانے سے لڑ لیتی ہو مگر مجھے اگنور کیوں کرتی ہو؟"

وہ بیا کے برابر سیٹ پر آ بیٹھا

"یار فضول میں میرا دماغ شاٹ نہ کرو"

بیا نے نظر انداز کرتے ہوئے کہا

"اوہ اچھا... ویسے ان کپڑوں میں اچھی لگ رہی ہو"

آخر صبح والی بات جواب تک دل میں تھی بول ہی ڈالی

"واٹ یو مین؟"

بیا نے غصہ سے اسے دیکھا

"آئی مین ڈوپٹہ پہن کر اچھی لگتی ہو ایسے ہی روز پہنا کرو"

"میں پہنوں نہ پہنوں تمہیں کیا مسئلہ ہے؟ تم میرے شوہر نی لگتے"

آخری والے جملے کو بول کر وہ تھوڑا پچھتائی تھی

"کیا پتا لگ جاؤں... آئی مین ہو جاؤں پھر کیا کرو گی"

ارحم نے یک طرفہ مسکراتے ہوئے کہا جس سے صاف پتا چل رہا تھا وہ اس وقت شرارتیں کرنے کے موڈ میں ہے

"اوہ ہیلو ایسا ہو ہی نہیں سکتا سمجھیں مجھے کوئی شادی وادی نی کرنی اور تمہیں شوہر بنانے سے اچھا میں اس فٹیچر سے شادی کر لوں"

سامنے بیٹھا لڑکا جو کب سے بیا کو گھور رہا تھا مگر بیا ہمدانی آج لڑائی کے موڈ میں نہیں تھیں ارحم کو اس لڑکے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگی جبکہ وہ لڑکا لفظ "فٹیچر" سن چکا تھا

"اوہ ریلی؟ اور اگر میں نے زبردستی شادی کر لی پھر؟"

ارحم نے پھر ون سائڈ اسمائل پاس کی جبکہ بیا اسے آنکھیں دکھا رہی تھی مگر اس بار اس نے بھرم سے جواب دیا

"بیا ہمدانی کے ساتھ کوئی بادشاہ بھی زبردستی نہیں کر سکتا سمجھے تم"

"سوچلو ایسا نہ ہو تمہارا یہ بھرم تم پر بھاری پڑ جائے"

ارحم کے الفاظوں سے صاف پتا چل رہا تھا کہ وہ اسے چیلنج کر رہا تھا

"منہ بند کرو اپنا اور شکل گم کرو"

یہ کہہ کر وہ وہاں سے اٹھ کر باہر کینٹین میں چلی گئی تھی زین روم سے باہر آرہا تھا اس نے بیا کے شکل گم کرو والے الفاظ سنے تھے

"کر گئی عزت؟"

زین کی آواز سن کر ارحم جو بیا کو جاتے دیکھ رہا تھا سیدھا ہوا زین ارحم کے برابر آکر بیٹھ گیا

"یار سمجھ نہیں آرہا آخر یہ کس قسم کی لڑکی ہے اس دن تو چپ کر کے ان گئی تھی اور آج... اچھی بھلی سنا گئی"

ارحم نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"یار پتا ہے اس کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟ تیرا یہ لاکٹ....."

زین کے کہنے کی دیر تھی ارحم زین کو گھورنے لگا

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

"اسلام و علیکم عنایہ میں شہریار کا دوست ہوں عنایہ کل جو کچھ بھی ہوا اس میں شہریار کا کوئی قصور نہیں تھا اور کل رات اس کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا تھا وہ بچارا اس وقت ہسپتال میں پڑا ہوا ہے اور صرف آپ کو پکار رہا ہے"

عنایہ نے موبائل چیک کیا جس پر ان نون نمبر سے میسج آئے ہوئے تھے عنایہ پریشان ہو گئی تھی آخر اس کا جو بھی ماضی تھا مگر تھا تو اس کا پیار ہی نہ عنایہ نے میسج کر کے اس سے ہسپتال کا نام پوچھا اور گھر سے لائبریری کا کہہ کر وہ ہسپتال چلی گئی وہاں پہنچ کر جیسی وہ گیٹ سے اندر جانے لگی باہر کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنی طرف کھینچا اور زبردستی گاڑی میں بٹھا دیا اور دروازہ لاک کر دیا کیونکہ عنایہ کے منہ پر ہاتھ رکھ چکا

تھااس لیے عنایہ چیلنج نہیں پائی عنایہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکی کیونکہ اس نے رومال باندھ ہوا تھا مگر آنکھیں وہ پہچان چکی تھی لیکن اگر یہ وہی شخص ہے تو وہ اس کے ساتھ ایسا کیوں کرے گا

"کون ہو تم اور کہاں لے جا رہے ہو مجھے"

وہ چلائی مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا اور چپ چاپ گاڑی چلاتا گیا گاڑی اس نے سمندر کے قریب روکی اور چہرے سے رومال اتارا عنایہ کا شک صحیح تھا وہ کوئی اور نہیں بلکہ شہریار تھا مگر وہ اس کو اس طرح سے یہاں کیوں لایا تھا

شہریار گاڑی سے اترا اور عنایہ کو بھی ہاتھ پکڑ کر گاڑی سے باہر نکالا اور اس ہی سائیڈ لے گیا جہاں کل اس نے عنایہ کے لیے ڈیکوریٹ کروایا تھا کل رات کی بارش کی وجہ سے سب کچھ خراب ہو گیا تھا پھول مرجھائے ہوئے تھے پردے جو آس پاس لگے ہوئے تھے سب کچھ طہس نہس ہو گیا تھا

"یہ کہاں لائے ہو تم مجھے"

عنایہ نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا

"یہ جو سامنے پڑی چیزوں کا حال دیکھ رہی ہو نا یہ سب تمہارے لئے کیا تھا میں نے اور کل سارا دن ادھر ہی تھا میں مگر خیر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا ہاں مانتا ہوں میں نے غلط کیا تھا ماضی چھپا کر مگر میں اور کرتا بھی کیا؟ تمہیں کھو دینے کے ڈر نے مجھے پاگل بنا دیا تھا بلکل پاگل تم ہی بتاؤ کیا کرتا میں؟"

شہریار عنایہ کو بازوؤں سے پکڑ کر قریب کر گیا تھا اب ان کے درمیان صرف ہوا کا راستہ باقی تھا

"مگر آپ نے مجھے توڑ دیا ہے شہریار"

"عنایہ میں مانتا ہوں میں تمہارا گناہ گار ہوں مگر مجھے معافی بھی تو مل سکتی ہے نہ میں نہیں رہ سکتا تمہارے بنا"

عنایہ کی آنکھوں سے آنسوں نکل رہے تھے جبکہ شہریار کی آنکھوں سے اس کا پاگل پن صاف دکھائی دے رہا تھا

"ٹھیک ہے مان لیتا ہوں کہ تم نہیں کر سکتی مجھے معاف میں نے بہت غلط کیا ہے تمہارے ساتھ چلو مت مانو میری بات مگر عنایہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر پوچھو اس سے کیا تم رہ لو گی میرے بنا؟"

اب کی بار عنایہ سر جھکا گئی تھی ہاں وہ نہیں رہ سکتی تھی شہریار کے بنا اس نے تصور بھی نہیں کیا تھا شہریار کے بنا جینے کا

"ایک شرط پہ معاف کروں گی آپ نے اب تک مجھ سے جو کچھ چھپائے رکھا ہے آپ کو سب کچھ بتانا ہو گا"

شہریار نے اپنی جیب سے ایک ڈبّی نکالی اور گھٹنوں پر بیٹھ گیا

"مجھے ہر شرط منظور ہے میں نے تم سے صرف اپنا ماضی چھپایا تھا اور اب میں بہت بدل گیا ہوں اور اس میں کوئی شک نہیں کے تم نے ہی مجھے سدھارا ہے تم میرے دل کی دھڑکن ہو، میری زندگی کا اہم مقصد ہو، میری سانسوں کی وجہ ہو، میری زندگی کی سب سے حسین چیز "تم میری محبت ہو" کیا تم شہریار عباس خان عرف شہری خانزادہ سے شادی کرو گی؟"

عنایہ کو لگ رہا تھا وہ اسے صرف منانے لایا تھا مگر یہ کیا شہریار تو اس سے شادی کا ارادہ رکھتا تھا عنایہ کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا شہریار نے رنگ نکالی اور پھر سے سے سوال کیا

"بتاؤ مس عنایہ ہمدانی کیا تم شہریار عباس خان سے شادی کرو گی؟"

شہریار اس بار مسکرایا تھا جبکہ عنایہ کے لبوں پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی شاید وہ راضی تھی مگر اس بات سے انجان تھی کہ یہ محض ایک عارضی وقت ہے جو بہت جلد چلا جائے گا

💘💘💘💘

پہلے صفدر صاحب السلام آباد آ گئے تھے مگر انہیں یہاں کے گھر کوئی خاص پسند نہیں آئے تھے اس لئے انہوں نے عنایہ کو واپس لے جانے کا فیصلہ کر لیا تھا عنایہ نے شہریار کو اپنے جانے کا بتایا تھا مگر شہریار نے اسے کہاں تھا کہ کچھ ہی مہینوں میں ان کی فیملی بھی اس ہی شہر شفٹ ہو جائے گی اس لئے وہ پریشان نہ ہوئے

عنایہ کے پیپر کی وجہ ہمدانی صاحب نے اسے صرف ایک نہیں اور رہنے کی اجازت دے دی تھی جو شاید شاہزیب کی وجہ سے ممکن ہوا تھا

عنایہ کے پیپرز چل رہے تھے اس لئے اسے جلدی گھر آنا ہوتا تھا شاہزیب ہی اسے پک اور ڈراپ کرتا تھا مگر شہریار کو نہیں پسند تھا کہ عنایہ اس کے علاوہ کبھی کسی اور کے ساتھ جائے اس لئے اس نے عنایہ کو کہہ دیا تھا کہ یا تو اپنے کزن کو ہمارے بارے میں بتا دو یا اس کے ساتھ آنا جانا بند کر دو جس پر فوری عمل کرتے ہوئے عنایہ نے شاہزیب کے ساتھ یونی آنا چھوڑ دیا تھا آج لاسٹ پیپر تھا جب شاہزیب شانزے کے کہنے پر عنایہ کو پک کرنے آنے والا تھا

وہ اس وقت باہر کھڑا عنایہ کا ویٹ کر رہا تھا کیونکہ وہاں اور بھی گاڑیاں تھیں جبھی شاہزیب نے اپنی کار دور کھڑی کی تھی پھر یونیورسٹی آف ہونے کا وقت ہوا سبھی لڑکیاں گیٹ سے باہر آ رہی تھیں شاہزیب کی نظریں عنایہ کو تلاش کر رہی تھیں مگر یہ کیا؟ عنایہ گیٹ سے باہر آ کر کسی اور گاڑی میں بیٹھ رہی تھی پہلے شاہزیب کو لگا اس کا وہم ہے مگر گاڑی کا پیچھا کیا تو عنایہ گھر کے بیک سائیڈ پر اتر گئی تھی

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟"

شاہزیب کو لگا جیسے اس کے اندر کچھ ٹوٹ سا گیا ہو وہ بے یقینی کی کیفیت میں سر پکڑے گاڑی میں بیٹھا عنایہ کو ہی دیکھ رہا تھا مگر وہ لڑکا کون تھا شاہزیب نے عنایہ پر ظاہر نہیں ہونے دیا کہ وہ اس کو دیکھ چکا تھا شاید پہلے وہ اس لڑکے کے بارے میں جاننا چاہتا تھا

"عنایہ پیپر کیسا ہوا تمہارا؟"

عنایہ جب گھر آئی تو سیدھا اپنے کمرے چلی گئی تھی مگر شاہزیب نے عنایہ کا دروازہ نوک کیا اور اندر چلا گیا عنایہ ابھی فیس واش کر کے آئی تھی جب یوں اچانک سے سوال پر چونک گئی

"جی ٹھیک ہوا ہے"

"کیا تم واپس جانے کے لئے راضی ہو؟"

عنایہ نے حیرانی سے شاہزیب کو دیکھا وہ کچھ بدلا بدلا لگ رہا تھا

"جی جب بھی بابا آئیں گے میں ان کے ساتھ چلی جاؤں گی"

یہ کہہ کر وہ نماز کے لیے کھڑی ہو گئی جبکہ شاہزیب نے فیصلہ کر لیا تھا وہ آج ہر حال میں اس لڑکے کی انفارمیشن نکلوائے گا

💘💘💘💘

"یہ کیسے ہو سکتا ہے عنایہ ایک ایسے لڑکے سے محبت کرتی ہے جو پہلے ہی سے انگیجڈ ہے، کیا عنایہ اس بارے میں جانتی ہے؟"

وہ شہریار کی منگنی کی پکس دیکھ رہا تھا وہ اب شہریار کے بارے میں سب کچھ جان چکا تھا یہ بھی کہ شہریار کا ماضی کیا تھا

"مجھے عنایہ سے بات کرنی چاہیے وہ اتنی بڑی غلطی کیسے کر سکتی ہے"

شاہزیب بچپن ہی سے عنایہ کو پسند کرتا تھا جیسے جیسے وقت گزرتا گیا اسے عنایہ سے محبت ہو گئی مگر یہ بات اس نے اب تک کسی پر بھی ظاہر نہ ہونے دی دو سال بعد جب وہ لندن آیا تھا تب اس نے پکا ارادہ کر لیا تھا کہ وہ ہر حال میں عنایہ کو اپنے دل کی بات بتائے گا مگر شاید تقدیر کو یہ منظور ہی نہیں تھا

شاہزیب اب بھی اپنی خاموش محبت کو دل میں دبائے عنایہ کی خوشیوں کے بارے میں سوچ رہا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ عنایہ کبھی کسی مصیبت میں آئے اسے عنایہ پر بھروسہ تھا کہ وہ کبھی کوئی غلطی قدم نہیں اٹھائے گی شاہزیب یہ طے کر چکا تھا کہ وہ عنایہ کو شہریار کے بارے میں سب کچھ بتا دے گا

Episode 14 – Part 1

شانزے بیگم عنایہ کے جانے کا سن کر اچانک سے اداس ہو گئیں تھیں کیوں کہ وہ پھر سے اکیلی پڑنے والی تھیں صباحت بیگم کے کہنے پر ہمدانی صاحب نے پھر سے اسے ایک مہینے کے لئے رہنے کی اجازت دے دی تھی

جبکہ عنایہ اس بات پر بہت خوش تھی جبکہ شاہزیب اس کی خوشی کی وجہ جانتا تھا آج عنایہ اپنے کمرے میں موجود کچھ کتابیں پڑھ رہی تھی جب شاہزیب نے اس کے کمرے میں آنے کی اجازت لی

"آجائیں شہزی"

"میں نے تمہیں پریشان تو نہیں کیا نہ؟"

"نہیں نہیں میں بس ایسی فارغ بیٹھی تھی سوچا کتابیں پڑھ لوں"

عنایہ نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ شاہزیب ہچکچا رہا تھا کہ کہاں سے بات شروع کرے

"عنایہ تمہاری اسٹڈیز مکمل ہو چکی ہے نہ اب آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے؟"

شاہزیب نے بات کی شروعات کی

"فلحال تو کچھ سوچا نہیں باقی جو بابا چاہیں"

"عنایہ مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے"

شاہزیب نے ہاتھ سے ماتھے پر آتا پسینہ صاف کرتے ہوئے کہا

"جی کہیں"

"عنایہ میں جانتا ہوں تمہارے اور شہریار کے بارے میں"

شاہزیب کے کہنے کی دیر تھی عنایہ کو تو جیسے شاک لگ گیا ہو

"عنایہ مجھے بھروسہ ہے تم پر تم کبھی کوئی غلط قدم نہیں اٹھاؤ گی مگر کیا تمہیں اس کے ماضی کے بارے میں کچھ پتا ہے کہ وہ کون تھا کیا کرتا تھا اور اب کیا کرتا ہے اس کی زندگی میں کیا ہو رہا ہے کہا نہیں"

شاہزیب نے دھیمے لہجے میں کہا جبکہ عنایہ نے نظریں جھکائے رکھی

"شہزی آپ کو کس نے بتایا شہریار کے بارے میں؟"

"عنایہ یہ سب چھوڑو اور مجھے صرف اتنا بتاؤ کیا شہریار نے اپنے ماضی کے بارے میں تمھیں کبھی کچھ بتایا؟"

شاہزیب اب بہت سیریس ہو چکا تھا جبکہ اس بار پسینہ عنایہ کے ماتھے پر آ رہا تھا

"جی... وہ بہت اچھے ہیں اور میں ان کے ماضی سے واقف ہوں اور وہ مجھ سے بہت جلد شادی کا ارادہ رکھتے ہیں"

عنایہ نے ایک ہی سانس میں یہ الفاظ ادا کئے تھے

"کیا تمہیں اس پر بھروسہ ہے؟کیا وہ واقعی تمہیں لے کر سیریس ہے؟"

"آپ ایسا کیوں پوچھ رہے ہیں اور ہاں مجھے ان پر پورا بھروسہ ہے"

عنایہ کو کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا تھا کہ آخر شاہزیب شہریار کو کے کر اتنے سوالات کیوں کر رہا ہے

"کیا تمہیں معلوم ہے وہ انگیجڈ ہے..."

شاہزیب کی بات پر عنایہ اسے دیکھتے ہی رہ گئی آخر شاہزیب کو ہو کیا گیا تھا وہ اس طرح کیسے اتنی بڑی بات کر رہا تھا

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے"

"عنایہ مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی میں نے جس دن تمہیں اس کے ساتھ دیکھا تھا اس ہی دن مجھے شہریار کے ماضی کے بارے میں سب پتا چل چکا تھا مگر میں صرف اس لئے چپ تھا کیونکہ مجھے تم پر بھروسہ تھا لیکن تمہارے ردِ عمل سے تو صاف پتا چل رہا ہے کہ تمہیں اس کی منگنی کے بارے میں کچھ بھی نہیں پتا کیا ایسا ہی ہے؟ کیا اس نے اب تک تمہیں کچھ نہیں بتایا؟"

عنایہ کے لیے اب یہ سب برداشت کرنا بہت مشکل ہو گیا تھا

"شاہزیب آپ جائیں پلیز مجھے آپ سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے مجھے شہریار پر پورا بھروسہ ہے وہ میرے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں کریں گے"

اس سے پہلے شاہزیب کچھ کہتا عنایہ نے سخت لہجے میں اسے جانے کا کہا جبکہ شاہزیب کو یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ وہی عنایہ ہے

"ٹھیک ہے تم نہیں کرو بھروسہ مجھ پر لیکن میں تمہیں کسی مصیبت میں نہیں دیکھنا چاہتا اس لئے عنایہ جو بھی فیصلہ کرنا ہو سوچ سمجھ کر کرنا اور میں ہمیشہ ہر فیصلے میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوں گا اگر واقعی شہریار تم

سے شادی کا ارادہ رکھتا ہے تو کہو اس کو کہ وہ رشتہ بھیجے میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں خود چاچو سے تمہاری اور شہریار کی بات کروں گا"

عنایہ اس وقت کچھ سننے کے موڈ میں نہیں تھی شاہزیب اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ عنایہ کو اب شک ہو رہا تھا کہ کیا واقعی شہزی نے جو کچھ کہا ہے وہ سچ ہے کیوں کہ وہ شہزی کو بچپن سے بہت اچھی طرح جانتی تھی شہزی نے کبھی اس سے جھوٹ نہیں بولا تھا صرف وہی تھا جو ہر بات میں عنایہ کا ساتھ دیتا تھا وہی عنایہ کا بہترین دوست تھا مگر دوسری طرف اس کا پیار تھا جس پر اسے سب سے زیادہ بھروسہ تھا

"اگر واقعی یہ سچ ہے تو... شہریار آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے"

اس نے شہریار کو میسج کیا وہ اس سے ملنا چاہتی تھی اس بار وہ اس سے ہر سچ جاننے کا ارادہ رکھتی تھی

💘💘💘💘

"موم آپ ٹھیک تو ہیں نہ یہ سب کیا کہی جا رہی ہیں آپ؟ کیا آپ نے نہیں سنا میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا"

شہریار مسلسل غصے سے ادھر اُدھر ٹہل رہا تھا وہ کان پر فون لگائے چیخ چیخ کر باتیں کر رہا تھا

"میں کچھ نہیں جانتی کچھ ہی دنوں میں عالیہ واپس آ رہی ہے پھر اگلے مہینے ہم تم دونوں جی شادی کر دیں گے اور ویسے بھی یہ تو ایک دن ہونا ہی تھا نہ"

شہریار غصے سے پاگل ہو رہا تھا اس نے ٹیبل پر پڑی ہر چیز نیچے پھینک دی تھی جبکہ کال وہ کاٹ چکا تھا مگر عنایہ کا میسج دیکھ کر اس نے شام ہی عنایہ سے ملنے کا فیصلہ کیا

وہ ہر بار کی طرح اس بار بھی گھر کے پیچھو کھڑا عنایہ کا انتظار کر رہا تھا عنایہ گیٹ سے باہر آکر گاڑی کی طرف آتی نظر آئی بنا کچھ کہے وہ گاڑی میں بیٹھ گئی تھی

"کیسی ہو میری جان"

شہریار نے عنایہ کا اداس چہرہ دیکھ کر پیار سے پوچھا جبکہ عنایہ نے کوئی جواب نہ دیا

"اچھا تو میری جان ناراض ہے مجھ سے"

اس بار بھی عنایہ نے کوئی جواب نہ دیا شہریار اس بار اسے کچھ الگ طرح سے منانے کے ارادے رکھتا تھا اس لئے گاڑی اس نے سیدھا اپنے اپارٹمنٹ کی طرف موڑلی تھی جبکہ عنایہ پہلی بار اس سنسان جگہ کو دیکھ رہی تھی

یہ جگہ سمندر کے قریب ہی تھی مگر کافی سنسان رہتی تھیں شہریار نے گاڑی روکی اور گاڑی سے اتر کر عنایہ کی طرف کا دروازہ کھولنے لگا جبکہ عنایہ بھی اب گاڑی سے باہر آچکی تھی

شہریار نے اپارٹمنٹ کی چابی نکال کر دروازہ کھولا

"چلو جان اندر سکون سے بیٹھ کر بات کریں گے"

عنایہ بنا کچھ کہے اندر چلی گئی جبکہ شہریار بھی اس کے ساتھ چلا گیا تھا

یہ اپارٹمنٹ اندر سے بہت حسین بنا ہوا تھا ہر چیز اپنی جگہ پر ترتیب سے رکھی گئی تھی اپارٹمنٹ چھوٹا مگر کافی خوبصورت تھا مین گیٹ سے اندر گاڑی پارک کرنے کی جگہ تھی پھر ایک چھوٹا سا باغیچہ تھا سامنے گیٹ بنا ہوا تھا جہاں سے اندر کا راستہ تھا اندر آتے ہی ایک بہت بڑا ڈرائینگ روم تھا جو بہت اچھی طرح ڈیکوریٹ کیا گیا تھا ساتھ ہی اوپن کچن تھا پھر اندر دو کمرے تھے جن میں سے ایک میں جِمّ کا

سامان تھااور دوسرے میں بڑے بڑے اسپیکر رکھے ہوئے تھے اور طرح طرح کی سیڈیاں رکھی ہوئی تھیں

ڈرائنگ روم سے پہلے ہی ایک سیڑھی بنی ہوئی تھی جو اپر کو جاتی تھی اپر ایک بہت بڑا کمرا بنا ہوا تھا شاید وہی شہریار کا ذاتی کمرہ تھا شہریار اسے اپنے روم میں لے گیا

🖤🖤AreeSha khaN NoVeLs🖤🖤

"یار یہ کیا کہہ رہا ہے تُو کیا واقعی اس نے ایسا کہا؟ اسے میرے لاکٹ سے کیا پرو بلم ہو سکتی ہے؟"

زین نے جب آج صبح والا سین ارحم کو بتایا تو اسے بھی بہت حیرانی ہوئی

"میں نے ہانیہ کو کہہ دیا کہ ارحم جان تو دے دے گا مگر لاکٹ کبھی نہیں اتارے گا چاہے کچھ بھی ہو جائے"

زین کی بات پر ارحم فخر میں آنے لگا تھا اتنے میں ہمدانی صاحب پیشنٹ روم سے باہر آئے اور واپسی جانے کا کہنے لگے ارحم بھی واپس جانے لگا تھا اس لئے دونوں ہی ساتھ سیڑھیاں اترتے ہوئے باہر آ گئے جبکہ سامنے سے بیا آ رہی تھی جبھی ہمدانی صاحب کو کچھ یاد آیا

"ارحم بیٹا تمہارا بہت بہت شکریہ تم واقعی بہت اچھے ہو شکر اللہ کا جو تم اس رات وہیں تھے ورنہ بیا اکیلی کیا کرتی"

صفدر صاحب نے ارحم کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کا شکریہ ادا کیا جبکہ بیا گھور کر ارحم کو اور پھر اپنے بابا کو دیکھ رہی تھی ارحم کی آنکھوں میں اب بھی شرارتیں صاف دکھائی دے رہیں تھیں ارحم کو یہ تو پتا تھا کہ بیا کبھی بھی ہمدانی صاحب کو لڑکوں والی بات نہیں بتائے گی بس اس نے موقع کا فائدہ اٹھایا

"ارے اس میں شکریہ کی کیا بات انکل یہ تو میرا فرض تھا... اور یہ واقعی اچھا ہو گیا ورنہ نا جانے وہ لڑکے بیا کے ساتھ کیا کرتے"

بیا نے ارحم کی بات پر اسے آنکھیں دکھائی تھیں کیوں کہ ہمدانی صاحب اس بات سے انجان تھے اس لئے حیرانگی سے بیا کو دیکھنے لگے جبکہ ارحم نے بیا کو دیکھ کر یک طرفہ مسکراہٹ پاس کی

"لڑکے؟ کون سے لڑکے اور کیا کرنے والے تھے وہ؟"

"انکل آپ کو نہیں پتا؟ اس رات کچھ آوارہ لڑکے بار بار بیا کو چھیڑ رہے تھے مگر میں نے وقت پر آکر ان لڑکوں کی خوب کُٹائی کی تھی"

ارحم کی بات پر وہ بہت حیران ہوئے تھے مگر ارحم انہیں اور بھی زیادہ پسند آیا تھا وہ دوبارا سے ارحم کا شکریہ ادا کر کے ایک نظر بیا پر ڈال کر وہاں سے چلے گئے تھے

"یہ کیا بکواس کر رہے تھے تم میرے بابا سے؟"

بیا نے غرانے والے انداز میں دو قدم آگے آکر کہا جبکہ ارحم اس کے یوں اچانک آگے آنے سے پیچھو کی طرف ہوا تھا

"جھوٹ تو نہیں بولا تھا اور ویسے بھی اگر میں نہ ہوتا تو لڑکے..."

"وہ لڑکے میرا اااکچھ بھی نہیں بگاااڑ پاتے"

بیا نے ارحم کی بات کاٹتے ہوئے کہا

"ہاں بگاڑ تو کچھ نہیں پاتے بس تمہارے دونوں گردے نکال کر بڑی آسانی سے بیچ چکے ہوتے"

ارحم نے یک طرفہ مسکراتے ہوئے پھر سے اسے تنگ کیا اور پارکنگ کی طرف چلا گیا جبکہ بیا غصہ کنٹرول کرتے رہ گئی

"عجیب بندر کہیں کا"

💘💘💘💘

صوبیہ بیگم کو آج تین دن ہو چکے تھے مگر طبیعت اب سنبھلنے کے بجائے مزید بگڑی جا رہی تھی اس لئے صباحت بیگم اور ہانیہ ان کے پاس ہی تھے اور اس ہی وجہ سے بیا کئی دنوں سے یونی نہیں گئی تھی کیوں کہ گھر پر ملازموں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوتا تھا ہمدانی صاحب تو آفس میں ہوتے تھے

ڈاکٹرز کا کہنا تھا اب مزید انہیں دوائیاں دینے سے ان کی صحت پر منفی اثرات پڑ سکتے ہیں ان کا جسم اب کسی بھی قسم کی میڈسن یا ڈریپ کو ایکسپ نہیں کر سکتا

مطلب صاف تھا کہ انہیں اب صرف دعا کی ضرورت تھی جبکہ ابھی کچھ ہی دنوں میں ان کے لاسٹ سیمسٹر شروع ہونے والے تھے

"موم بھائی میری انگیجمینٹ میں بھی نہیں آئے تھے اور اب جب نکاح کے دن قریب ہیں کیا وہ سب بھی پاکستان نہیں آئیں گے؟"

زین نے آمنہ بیگم سے چہرے پر اداسی لائے پوچھا

"بیٹا تمہیں پتا تو ہے وہ کبھی بھی اسے اس حالت میں چھوڑ کر نہیں آئے گا"

زین سمجھ سکتا تھا آخر یہ بات صرف زین اور آمنہ بیگم ہی تو جانتے تھے یہی باتیں ہو رہی تھیں جب زین کا موبائل رنگ کیا

"زین امی کی طبیعت بہت خراب ہو رہی ہے وہ آپ کو اور آنٹی کو بلا رہی ہیں پلیز زززز جلدی آجائیں"

زین ابھی ہسپتال جانے کا سوچ ہی رہا تھا جب ہانیہ کا میسج آیا وہ وقت ضائع کئے بغیر آمنہ بیگم کو ہسپتال لے گیا

ہسپتال پہنچ کر وہاں کے حالات سمجھ چکا تھا وہ لوگ پیشنٹ روم میں گئے وہاں اس وقت ہانیہ بیا ہمدانی صاحب صباحت بیگم موجود تھے آمنہ بیگم صوبیہ کے پاس گئیں صوبیہ نے اشارے سے ہانیہ کو باہر جانے کا کہا بیا ہانیہ کو لے کر باہر چلی گئی ہانیہ مسلسل روئی جا رہی تھی

"صباحت آپا مجھ سے وعدہ کریں میرے بعد آپ میری بیٹی کو اپنی بیٹی سمجھیں گی، صفدر بھائی اللہ آپ کا سایہ ہمیشہ سلامت رکھے آپ دونوں کبھی میری بیٹی کو میری کمی محسوس نہ ہونے دینا"

صوبیہ رو رہی تھیں انہیں پتا چل چکا تھا کہ ان کے پاس وقت بہت کم ہے صوبیہ بیگم اور بیا کی فیملی کے علاوہ ہانیہ کا کوئی نہیں تھا

"صوبیہ ایسی باتیں مت کرو تم بہت جلد ٹھیک ہو جاؤ گی ہانیہ صرف تمہاری نہیں بلکہ ہماری بھی بیٹی ہے اور ابھی تو تمہیں ہانیہ کی شادی بھی دیکھنی ہے"

صباحت بیگم کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے جبکہ ہمدانی صاحب بھی اپنی منہ بولی بہن کی یہ حالت دیکھ کر مشکل سے برداشت کر رہے تھے

"آمنہ آپا میری بچی سے کبھی کوئی غلطی ہو جائے تو اسے نادان سمجھ کر معاف کر دینا وہ بھلے میری سگی اولاد نہیں ہے مگر میرے لئے سگی اولاد سے بھی بڑھ کر ہے وہ آپ میری ایک بات مانیں گی..."

ایک ہاتھ صباحت بیگم جبکہ دوسرا ہاتھ آمنہ بیگم کے ہاتھ میں تھا

"صوبیہ کیسی بات کر رہی ہو وہ میری بھی بیٹی ہے اور میں ضرور مانو گی تمہاری بات"

"آمنہ آپا میری ایک آخری خواہش ہے آپ زین اور ہانیہ کا نکاح ابھی میرے سامنے پڑھوا دیں پھر جیسے چاہیں اسے رخصت کرا کر لے جائیے گا"

سب ہی یہ بات سن کر جہاں حیران وہاں کافی دکھی بھی ہو گئے تھے کیونکہ یہ ان کی آخری خواہش تھی واقعی میں ان کے پاس وقت بہت کم تھا

آمنہ بیگم نے حامی بھری اور زین کو مولوی صاحب کو بلوانے بھیجا زین روم سے باہر نکلا تو ہانیہ سامنے ہی کھڑی تھی وہ رو رو کر ہلکان ہو گئی تھی زین اس کے پاس گیا اور بیا سے مخاطب ہوا

"انا بیہ تم ہانیہ کو سنبھالو اسے پانی پلاؤ ابھی کچھ ہی دیر میں ہمارا نکاح ہونے والا ہے میں مولوی صاحب کو لے کر آتا ہوں"

یہ کہہ کر وہ چلا گیا جبکہ ہانیہ حیران تھی کہ یوں اچانک سے نکاح...

"اُو فففففف ار ممممممم س کر دے ے ے ے ے متتت سوااار کر اس کھڑوس لڑکی کو اپنے دمااااغ پر"

ارحم کو کب سے بیٹھا بیا کے بارے میں سوچا جا رہا تھا کبھی اس کی باتیں یاد کر کے مسکراتا تو کبھی اس سے ملی گئی عزت پر منہ بسور لیتا، اچانک بیزار ہو کر خود سے کہنے لگا ابھی وہ خود کلامی کرنے میں مصروف تھا جب زین کی کال آئی

"ارحم سن ہاسپٹل پہنچ دس منٹ کے اندر، بعد میں نہ کہنا کہ نکاح کر لیا اور بتایا بھی نہیں"

"تیرا نکاح وہ بھی یوں اچانک؟"

ارحم حیران ہوا

"ہاں یار ہانیہ کی امی کی بہت بہت خراب ہے تو جلدی پہنچ او کے بائے"

ارحم وقت ضائع کئے بنا چلا گیا

کمرے میں آکر اس نے عنایہ کو صوفے پر بیٹھنے کا کہا اور سامنے سے پردا ہٹانے لگا پردا ہٹانے کے بعد سامنے ایک بہت بڑی بالکنی بنی ہوئی تھی جس سے نیچے روڈ کا اور سامنے سمندر کا منظر بہ آسانی نظر آرہا تھا

"شہریار آپ نے مجھ سے اب تک کتنے جھوٹ بولے ہیں"

عنایہ کے رُڈ لہجے سے شہریار سمجھ چکا تھا عنایہ ناراض نہیں ہے بلکہ بات کچھ اور ہی ہے

"کیا مطلب جان؟"

"مجھے جان مت کہیں مجھے صرف اتنا بتائیں کیا آپ انگیجڈ ہیں...؟ اگر ہاں تو آخر کب سے"

شہریار کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا

"دیکھو جان میں یہ تمہیں بتانے ہی والا تھا..."

"بس کر دیں شہریار آپ نے نہ جانے کتنے جھوٹ کہے ہیں مجھ سے جب آپ کو مجھ سے محبت ہی نہیں تھی میرا بننا ہی نہیں تھا تو آپ کیوں آئے اتنے قریب؟ آخر میں نے ایسا کونسا جرم کر دیا تھا جس کی مجھے سزا مل رہی ہے آخر یہ سزا ختم کیوں نہیں ہو رہی"

عنایہ اب سخت لہجے میں کہہ رہی تھی جبکہ آنسوں پر سے آنکھوں میں آچکے تھے شہریار کو حیرت اس بات کی تھی کہ فریحہ کو وہ اچھی طرح دھمکا چکا تھا اور فریحہ اب اس شہر میں تھی بھی نہیں تو آخر یہ سب عنایہ کو کیسے پتا چلا

"عنایہ میں آج ہی موم سے بات کرتا ہوں مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں عالیہ میں اور وہ صرف میری کزن ہے اور کچھ نہیں یہ منگنی میں نے موم کہ کہنے پر کی تھی مگر اب میں نے فیصلہ کر لیا میں یہ انگیجمینٹ ختم کر دوں گا ٹرسٹ می عنایہ ہم کبھی الگ نہیں ہوں گے"

"پلیز شہریار آپ مجھ سے مزید جھوٹ مت بولیں اور منگنی کوئی بچوں کا کھیل نہیں جو آپ کہیں گے تو ختم کو جائے گی"

شہریار نے عنایہ کا ہاتھ تھاما

"عنایہ میری جان پلیز ززز آخری بار میری بات مان لو بھروسہ کر لو مجھ سے، تم نے وعدہ کیا تھا نہ کہ تم ہر مشکل میں میرا ساتھ دو گی تو پلیز ززز مجھے اس طرح تنہا نہ چھوڑو میں بہت جلد گھر والوں کو راضی کر لوں گا میں نہیں جی سکتا تمہارے بنا کر جاؤں گا تم بھی تو میرا ساتھ چاہتی ہو نہ جان"

یہ کہہ کر وہ اس کی گود میں سر رکھ گیا آج پہلی بار وہ اس کے اتنا قریب تھا

"شہریار میں ایک مہینے بعد واپس جا رہی ہوں"

"جان ڈونٹ وری ایک ہفتے کے اندر اندر میں یہ سب ٹھیک کر دوں گا یہ میرا وعدہ ہے تم سے"

عنایہ یوں اچانک اس کے سر رکھ کر لیٹ جانے سے گھبرا گئی تھی شہریار نے عنایہ کا ایک ہاتھ اپنے بالوں پر پھیرا

"میں کس طرح سے کس امید پہ بھروسہ کر لوں آپ پر شہریار"

"میں کل تمہیں اپنی موم سے ملواؤں گا تیار رہنا"

شہریار کے کہنے کی دیر تھی عنایہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ اور کس حیثیت سے ملوں گی میں ان سے؟ کیا سوچیں گی وہ میرے بارے میں"

عنایہ نے فکرمندانہ انداز میں پوچھا

"میری ہونے والی بیوی کی حیثیت سے ملو گی تم ان سے"

بس یہ کہنے کی دیر تھی عنایہ اس سے راضی ہو گئی تھی آخر کتنی محبت کرتی تھی وہ اس سے نہ جانے کیوں اسے اس شخص کی ہر بات پر یقین ہو جاتا تھا شاید وہ بہت خوش قسمت شخص تھا جو عنایہ جیسی لڑکی اس کی زندگی میں آئی تھی

💗💗💗💗

Ohh Come On Mom"

وہ بہت اچھی لڑکی ہے آپ س سے ایک بار مل کر تو دیکھیں"

شہریار مسلسل نورین بیگم کو راضی کرنے میں لگا ہوا تھا

"اوکے ٹھیک ہے آج شام اسے گھر لے کر آجاؤ، ذرا میں بھی تو دیکھوں اپنے خاندان کی لڑکی چھوڑ کر کونسی حجاب زادی پسند آگئی تمہیں"

شہریار نے ان کی ہر بات کو اگنور کیا وہ تو بس اس بات پر خوش تھا کہ اس کی موم نے عنایہ سے ملنے کی حامی بھر ہی لی تھی مگر اس بات سے دونوں انجان تھے کہ ان کی باتیں کوئی تیسرا سن چکا ہے

شہریار اب واپس سے اپنے ڈیڈ کے گھر چلا گیا تھا اور نسرین بیگم ان سوچوں میں پڑ گئیں تھیں کہ کس طرح وہ اس لڑکی سے اپنے بیٹے کی جان چھڑائیں گی

💗💗💗💗

"واٹ؟ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں موم شہری میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے؟"

عالیہ جو اس وقت چپس کھانے میں مصروف تھی سمرین بیگم کی بات سن کر اس کے ہاتھ سے چپس کا باؤل چھوٹ گیا

"یہ سب تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے ہوا ہے اگر تم یہی پاکستان میں رہتیں اور شہریار کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوششیں کرتیں اس کے ساتھ وقت گزارتیں تو شاید آج یہ دن نہ دیکھنا پڑھتا ہیں"

سمرین بیگم شہریار اور نورین کی باتیں سن کر پہلی فرصت میں عالیہ کو کال کر کے یہ سب بتا چکی تھیں

"موم اب ہم کیا کریں گے؟"

"تم ہر حال میں ایک دو دن میں پاکستان واپس آؤ میں تمہارے پاپا اور تمہارے تایا سے شادی کی بات کرتی ہوں، اور رہی بات نورین کی تو نورین آپا خود تمہاری اور شہریار کی جلد از جلد شادی کروانا چاہتی ہیں"

"اوکے موم میں کل کی فلائیٹ سے پاکستان آرہی ہوں اور پلیز یہ بات کسی کو نہ بتائیے گا"

عالیہ سمجھ گئی تھی کہ کچھ بھی کر کے اس کو شہریار کو اپنی طرف مائل کرنا ہوگا ورنہ اتنے سالوں کی محنت ایک پل میں ضائع ہو جائے گی

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

"ہانیہ ولید ولد سید ولید شیخ آپ کا نکاح زین احمد ولد محمد شاکر احمد سے سکہ رائج الوقت پانچ لاکھ کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

مولوی صاحب ہانیہ سے پوچھا سب خاموش کھڑے تھے جبکہ ہانیہ کے اب بھی آنسوں نکل رہے تھے

"قبول ہے"

ہانی نے دھیمی سی آواز میں کہا جبکہ مولوی صاحب نے پھر سے پوچھا

"کیا آپ کو قبول ہے؟"

"قبول ہے"

"کیا آپ کو قبول ہے؟"

اس بار ہانیہ نے نظر اٹھا کر صوبیہ بیگم کو دیکھا تھا وہ مسکرا رہی تھیں جبکہ آنکھیں ان کی بھی نم تھیں

"جی قبول ہے"

زین کے بعد ہانیہ بھی نکاح نامے پر سائین کر چکی تھی

اس وقت سب مسکرا رہے تھے ارحم اور ہمدانی صاحب نے زین کو مبارکباد دی جبکہ کچھ اور بھی لوگ تھے جو گواہان کے طور پر آئے تھے سب نے زین کو مبارکباد دی

صباحت بیگم اور آمنہ بیگم نے ہانیہ کو پیار سے گلے لگایا دعائیں دی بیا نے بھی اس کو مبارکباد دی ہانیہ صوبیہ بیگم کے پاس جا بیٹھی اور گلے لگ گئی وہ دونوں رو رہی تھیں آخر کس حالات میں ہانیہ کا نکاح ہوا تھا کس حالت میں صوبیہ بیگم بیڈ پر پڑی ہوئی تھیں

اب سب مرد باہر جا چکے تھے جبکہ ارحم کی نظر بیا پر ہی تھی وہ موقع کی تلاش میں تھا کہ کسی طرح اسے بیا سے بات کرنے کا موقع مل جائے مگر ایسا نہیں ہوا تھا

ہانیہ بیا کے گھر پر تھی صباحت بیگم نے اسے زبردستی گھر بھیج دیا تھا اس لیے وہ نکاح کے فورن بعد بیا کے ساتھ گھر آ گئی تھی اسے بہت تیز بخار تھا بیا نے اسے کھانا کھلا کر میڈسن سے کر سلا دیا تھا مگر وہ یہ کہاں جانتی تھی یہ ملاقات اس کی صوبیہ بیگم سے آخری ملاقات تھی

"ہانیہ اٹھو پلیز ززززز"

بیا کی آواز پر ہانیہ کی آنکھ کھلی صبح کا وقت تھا جب بیا آنکھوں میں آنسوں لئے ہانیہ کے پاس آئی تھی

"کیا ہوا بیا سب ٹھیک تو ہے نہ"

بیا بنا جواب دیئے ہانیہ کے گلے لگ کر رونا شروع ہو گئی تھی

"بیا پلیز ززز بتاؤ کیا ہوا ہے امی تو ٹھیک ہیں نہ"

"ہانیہ وہ... صوبیہ آنٹی..."

بس اتنا ہی کہہ پائی تھی جب ہانیہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی

"چلو مجھے امی کے پاس لے کر چلو انہیں کیا ہوا ہے"

"ہانیہ صوبیہ آنٹی اب نہیں رہیں"

ہانیہ کا دماغ سن ہو چکا تھا اگلے ہی لمحے وہ زمین پر گر چکی تھی

"ہانیہ ہانیہ آنکھیں کھولو..."

بیانے زین کو کال کی نہ کیوں کہ زین ہی تھا جو اسے سمبھال سکتا تھا وہ اس کا شوہر تھا اس پر حق رکھتا تھا ایک وہی تھا جی کی ہانیہ کو ضرورت تھی

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

"شہریار میں نے صرف اس سے ملنے کی حامی بھری تھی میں نے تم سے ایسا کوئی وعدہ نہیں کیا تھا کہ میں اس لڑکی کو اپنے گھر کی بہو بناؤں گی"

صرف دس منٹ کی ملاقات کرا کر شہریار عنایہ کو واپس گھر چھوڑ آیا تھا اور اب وہ چاہتا تھا کہ جلد از جلد فیصلہ ہو جائے

"موم آپ ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں وہ محبت ہے میری"

نورین بیگم نے آنکھیں پھیرتے ہوئے کہا

"وہ صرف تمہاری محبت ہو سکتی ہے مگر اس گھر کی بہو صرف عالیہ ہی بنے گی اور یہ محبت پیار کچھ بھی نہیں ہوتا شادی کے بعد تم بہت آسانی سے اسے بھول جاؤ گے اور آج کے بعد تم اس لڑکی کا نام بھی نہیں لو گے خاص توڑ پر اس گھر میں تو بلکل بھی نہیں"

نورین بیگم ڈرائنگ روم سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں

💘💘💘💘

"اوہ ہو موم مجھے آئے ابھی آدھا گھنٹہ بھی نہیں ہوا اور آپ ابھی سے مجھے لیسنز دینے بیٹھ گئی ہیں پہلے مجھے جاننے تو دیں کہ آخر کون ہے وہ لڑکی"

عالیہ سمرین بیگم کی باتوں سے پریشان ہو چکی تھی

"تمہیں سمجھا رہی ہوں جہاں جہاں وہ جاتا ہے اس پر نظر رکھو پتا لگاؤ کون ہے وہ لڑکی ہمیں ہر حال میں اسے راستے سے ہٹانا ہو گا کوئی سازش کرنی ہو گی جس سے شہریار اس لڑکی سے دور ہو جائے"

"موم وہ شہریار ہے وہ کبھی بھی اس لڑکی کو خود سے نہیں چھوڑے گا"

"اور اگر وہ لڑکی ہی اسے چھوڑ دے تو؟"

ابھی وہ دونوں ماں بیٹی اپنی باتوں میں مصروف تھیں جبھی نورین بیگم کمرے میں آئیں کیونکہ ملازم نے انہیں عالیہ کے آنے کی اطلاع دے دی تھی

"کیا مطلب ہے خالہ؟ وہ شہریار کو بھلا کیوں چھوڑے گی اسے تو اچھا خاصا ہینڈسم امیر دولتمند نوجوان مل گیا اس کی تو لاٹری نکل آئی"

عالیہ نے حیرانی سے منہ بسورے کہا

"میں کچھ دیر پہلے ہی اس لڑکی سے ملی ہوں، جہاں تک میرا اندازہ ہے وہ کسی شریف گھرانے سے تعلق رکھتی ہے، وہ حجاب تو نہیں کرتی مگر وہ کافی اسلامی ٹائپ سیدھی سادی، باآدب اور مشرقی لڑکی لگتی ہے"

نورین بیگم نے سمرین بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا جبکہ سمرین بیگم کو ان کی باتیں سمجھ نہیں آئی تھیں

"اوہ ہو خالہ بس کریں... آپ مسئلہ کا حل بتانے کہ بجائے اس کی تعریف پہ تعریف کی جا رہی ہیں"

عالیہ نے چیلنج کر کہا جبکہ نورین بیگم اس کی بات پر مسکرانے لگیں

"پہلے پوری بات تو سنو... دیکھو جیسا کہ وہ ایک مشرقی لڑکی ہے اور ایک عزت دار گھرانے سے تعلق رکھتی ہے اور ایسی لڑکی کے لیے اپنی عزت بہت عزیز ہوتی ہے..."

"مطلب؟"

"ہم اس کے ساتھ کچھ ایسا کریں گے کہ وہ خود ہی شہریار کو چھوڑ دے اور شہریار سے نفرت کرنے لگے جائے اور شہریار رہی بات شہریار کی تو یہ کام تمہیں خود کرنا ہو گا تھوڑا غلط ضرور مگر بہت اہم ہے ہے"

ان کی بات پر سمرین مسکرائیں تھی

"کیسا کام؟"

عالیہ نے ائیبرو کا زاویہ بناتے ہوئے پوچھا نورین بیگم نے دونوں کو اپنا پلان بتا دیا تھا جس کو سن کر عالیہ کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ آئی تھی

اس پلان پر عمل کرتے ہی عالیہ شہریار کے کچھ دوستوں کو اور اپنی دوستوں کو کال کرنے چلی گئی تھی

نہ جانے اس بار عنایہ اور شہریار کے رشتے میں کس طرح کے مسائل آنے والے تھے ان کا رشتہ بہت کمزور ہونے والا تھا

Episode 14 – Part 2

"شہریار میں جانتی ہوں کہ تمہیں کوئی اور پسند ہے اور یہ بھی جانتی ہوں کہ خالہ اس کے لئے بلکل راضی نہیں ہیں، دراصل میں بھی اب تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی، اس منگنی کے چکر میں ہماری اتنی اچھی فرینڈ شپ خراب ہو گئی تھی مگر اب ایسا نہیں ہو گا میں خالہ سے خود بات کروں گی تمہارے اور عنایہ کے بارے میں"

شہریار کو عالیہ کی بات پر بہت حیرت ہوئی تھی کہ آخر وہ اتنا کیسے بدل گئی جہاں حیرت ہوئی وہاں وہ خوش بھی تھا کہ اب سب ٹھیک ہونے لگا ہے

"شہریار کیا تم مجھے عنایہ سے ملواؤں گے، دراصل میں یہاں جب سے آئی ہوں بہت بور ہو رہی ہوں یاد ہے تمہیں جب بھی میں پہلے یہاں آتی تھی تو تم مجھے پارٹی دیا کرتے تھے رائٹ نہ... مگر اس بار میں تمہیں پارٹی دوں گی اور پارٹی کے فورن بعد میں ڈیڈ اور تمہارے ڈیڈ سے اپنی اور تمہاری منگنی ختم کرنے کی بات کروں گی اور پھر عنایہ کے بارے میں انہیں بتاؤں گی وہ مان جائیں گے"

عالیہ نے ایکسائیٹڈ ہو کر اسے بتایا جبکہ شہریار سمجھا تھا کہ واقعی وہ بھی منگنی ختم کرنا چاہتی ہے

"ہمممم چلو ٹھیک ہے تھینکس یار تم نے بہت بڑی پرو بلم سولف کر دی میری"

شہریار نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ عالیہ اس بات پر بہت خوش تھی کہ شہریار کتنی آسانی سے اس پر اعتبار کر گیا

"اچھا شہری پلیز ززز مجھے عنایہ سے ملواؤ نہ کل ہماری پارٹی ہے میں چاہتی ہوں عنایہ بھی پارٹی میں آئے"

"عالیہ سوری بٹ اسے ایسی پارٹیز بلکل بھی نہیں پسند"

شہریار خود بھی نہیں چاہتا تھا کہ عنایہ پارٹی میں جائے کیوں کہ وہاں لڑکے بھی ہوں گے اور ایسے ماحول میں وہ عنایہ کو کبھی بھی ساتھ نہیں لے جاسکتا تھا

"اوہ گوڈ شہری پلیز زززز میں تمہارے لیے اتنا کچھ کر رہی ہوں اور تم ہو کے میری ایک وش بھی پوری نہیں کر سکتے دیکھاو میں خود عنایہ سے بات کرتی ہوں اینڈ آئی پرومس وہاں کوئی بھی لڑکا اسے کچھ نہیں کہے گا"

عالیہ نے شہریار کے ہاتھ سے موبائل لیا فیس لوک ان کیا اور کانٹیکٹ میں عنایہ کا نام ڈھونڈنے لگی

"Ohh! My Lifeline... Great"

عالیہ سمجھ گئی تھی عنایہ کا یہی نمبر ہے اس نے کال ملائی عنایہ نے ریسیو کی

"ہائے عنایہ میں شہریار کی منگیتر... اوہ آئی مین اس کی کزن بات کر رہی ہوں کیسی ہو تم"

عنایہ ایک پل کے لیے گم سم سی ہو گئی تھی کہ شہریار کا موبائل اس کے پاس کیا کر رہا ہے اور وہ پاکستان کب آئی

"اسلام و علیکم میں ٹھیک اور آپ"

"میں بھی ٹھیک شہریار نے میرے بارے میں تو بتایا ہی ہو گا کہ میں اس کی کزن پلس بیسٹ فرینڈ پلس منگیتر ہوں آئی مین کل تک کہ منگیتر....."

آگے وہ کچھ کہتی شہریار نے موبائل چھین لیا اور آنکھیں دکھانے لگا

"ارے ے ے شہری کم ان پلیز موبائل دو اب پکا کچھ غلط نہیں کہوں گی غلطی سے منہ سے نکل گیا"

عالیہ نے شہریار سے موبائل چھینا

"سوری عنایہ وہ بس یہ کہنا تھا کہ کل شام تم پارٹی میں آرہی ہو نہ؟ دیکھو تمہیں لازمی آنا ہے وہ کیا ہے نہ میں اور شہریار منگنی ختم کرنے کی خوشی میں پارٹی کر رہے ہیں اور شہریار تمہیں لانے کے لیے بلکل بھی نہیں راضی مگر پلیز ززز تم لازززمی آنا مجھے بہت اچھا لگے گا

آخر تم شہری کی ہونے والی وائف ہو"

عنایہ جو اس کی بات بلکل بھی سمجھ نہیں آئی تھی جبکہ جہاں شہریار ہونے والی وائف سن کر مسکرایا تھا وہیں عالیہ اندر ہی اندر جل رہی تھی یہ کہہ کر اس نے کال بند کر دی جبکہ شہریار اسے تھینکس کہہ کر باہر چلا گیا تھا

باہر جاتے ہی اس نے عنایہ کو کال کر کے سب کچھ بتایا جبکہ عنایہ کو بھی اس بات کی بہت حیرت تھی کہ کوئی لڑکی اپنی منگنی ختم ہونے پر پارٹی کیسے رکھ سکتی ہے یہ سب اتنی جلدی ٹھیک ہو جائے گا اسے پتا نہیں تھا اس نے جانے کی حامی بھر لی تھی

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

صوبیہ کے انتقال کو دو ہفتے ہو چکے تھے آمنہ بیگم نے کہا تھا کہ پیپرز کے بعد وہ ہانیہ کو رخصت کرنے آئیں گی ان چاروں کے پیپرز شروع ہو چکے تھے جہاں ارحم کے دل میں بیا کے لئے پیار بڑھتا جا رہا تھا وہیں بیا کے دل میں ارحم کو لے کر کسی قسم کا شک پیدا ہو رہا تھا وہ صفدر صاحب کے قریب ہوتا جا رہا تھا صفدر صاحب کو وہ بہت پسند تھا اس کا راویہ بیا سے اب کافی ٹھیک ہو گیا تھا شاید وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے اور بیا کے درمیان کسی بھی بات کو لے کر بحث ہو ان دو ہفتوں میں اس نے بیا سے بات کرنے کی بہت کوشش کی مگر بیا شاید اس کے ارادے سمجھ چکی تھی اس لئے اس موقع ناکام بنا دیتی تھی

آج ان کا آخری پیپر تھا یعنی آج آخر موقع تھا بیا سے بات کرنے کا جو کے ارحم ٹھان چکا تھا کسی بھی حال میں آج وہ بیا کو اپنے دل کی بات بتا کر رہے گا

"بیا سنو"

پیپر ختم ہوتے ہی بیا یونیورسٹی کی کینٹین پر موجود ہمیشہ کی طرح برگر کھانے میں مصروف تھی جب ارحم آیا مگر بیا نہیں چاہتی تھی مزید اس سے بات کرنا بیا کو لگتا تھا کہ اس کے دل میں ارحم کے لئے سوفٹ کارنر بننے کا اندیشہ ہے اس لئے وہ دور رہتی تھی مگر وہ یہ کہاں جانتی تھی سامنے کھڑا شخص اس بار ٹھان کر آیا تھا

"بیا تم مجھے پچھلے دو ہفتوں سے اگنور کر رہی ہو آخر کیوں؟"

"تو آخر بات ہی کیوں کروں میں تم سے؟"

بیا نے برگر پلیٹ پر رکھتے ہوئے اس سے کہا اب ارحم اس کے برابر کرسی پر بیٹھ چکا تھا جبکہ بیا کے اس طرح سے جواب دینے پر تھوڑا سنجیدہ ہوا تھا

"ریلیکس انابیہ میں یہاں کوئی بحث کرنے نہیں آیا"

"مسٹر ارحم عباس خان تم یہاں جو بھی کرنے آئے ہو مجھے اس سے کوئی غرض نہیں مگر مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی"

وہ اٹھ کر جانے لگی جب اچانک ارحم نے کھڑے ہو کر اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے قریب کیا کیونکہ بیا اسی حرکت سے انجان تھی اس لئے اس کے سینے سے آ لگی اور جب نظر اس کے لاکٹ پر گئی تو یک دم دور ہوئی جبکہ ہاتھ اب بھی ارحم کے ہاتھ میں تھا

"بہت ہو گیا بیا اب اور نہیں آج تمہیں یوں جانے نہیں دوں گا میں"

"ہاتھ چھوڑو میرا"

بیا کی نظر اب بھی اس لاکٹ پر تھی

"نہییییں چھوڑوں گا.....! آخر مسئلہ کیا ہے تمہیں مجھ سے؟ کیوں ہر بار راہِ ڈھونڈتی ہو تم مجھ سے؟؟؟"

اس بار ارحم نے اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس کا گندھا پکڑا ہوا تھا

"تم چاہتے کیاااا ہو مجھ سے؟ آخر پیچکس کیوں نہیں چھوڑ دیتے میرا"

"پیچکس تو اب میں تمہارا کبھی چھوڑوں گا یہ بات تم بھول جاؤ اور رہی بات چاہنے کی تو جو میں تم سے چاہتا ہوں وہ میں حاصل کر کے رہوں گا چاہے اس کے لئے مجھے تمہارے ساتھ زبردستی ہی کیوں نہ کرنی پڑے"

بیا کو اس کا یہ انداز اس کی باتیں یہ سب عجیب سا لگا جبکہ وہ اب بھی بار بار اس کے لاکٹ کو دیکھ رہی تھی جو ارحم نوٹ کر چکا تھا

"اس لاکٹ سے مسئلہ ہے نہ تمہیں...؟ یہ لو اسے اتار دیتا ہوں میں"

ارحم نے لاکٹ کو کھینچنے والے انداز میں گلے سے نکالا اور پینٹ کی جیب میں رکھ دیا

"میں یہ تو نہیں جانتا کہ تمہیں آخر میرے اس لکی لاکٹ سے کیوں نفرت ہے مگر میں یہ نہیں چاہتا کہ اس لاکٹ کی وجہ سے میں اپنی محبت پر سمجھوتا کروں، آج سے تمہیں یہ لاکٹ کبھی بھی میرے پاس نظر نہیں آئے گا آئی پرومس"

ارحم بیا کی آنکھوں میں جھانک کر اپنے الفاظ ادا کر رہا تھا جبکہ بیا اس کو حیرت سے دیکھ رہی تھی

"Biya I Love You"

یہ کہنے کی دیر تھی جب بیا اپنی بٹن جیسی آنکھیں نکال کر ارحم کو دیکھ رہی تھی کیا وہ وہی بندر تھا جس جو اس کو پہلے برداشت بھی نہیں کرتا تھا اور آج وہ کتنا بدلا ہوا لگ رہا تھا

بیا بنا کچھ کہے پلٹ کر باہر جانے لگی جب ارحم نے تیز آواز میں پیچھو سے کہا

"میں انتظار کروں گا مجھے آج شام میں ہر حال میں جواب چاہیے، ورنہ مجھے زبردستی کرنی اچھے سے آتی ہے"

بیا کی تو جان جا رہی تھی وہ جلدی سے کینٹین سے نکل کر باہر کا راستہ ناپنے لگی ارحم اس کی اس حرکت پر مسکرایا تھا

"کھڑوس کہیں کی"

💘💘💘💘

"میں سمجھ سکتی ہوں بیٹا یہ وقت مناسب نہیں لیکن تمہاری امی کی بھی یہی خواہش تھی کہ تم جلد سے جلد اپنے گھر کی ہو جاو اور ویسے بھی ہم تمہیں سادگی سے رخصت کرے گے تم پریشان مت ہو"

صباحت بیگم ہانیہ کو سمجھا رہی تھیں آمنہ بیگم نے کل کے دن بعد اسے رخصت کرنے آنے کا کہا تھا جس پر ہانیہ ابھی راضی نہیں تھی کیونکہ وہ اپنی امی کے غم سے مکمل طور پر باہر نہیں آئی تھی

"ٹھیک ہے آنٹی جیسا آپ کو ٹھیک لگے"

شام کا وقت تھا جب بیا اپنے کمرے میں بیٹھی آج ہونے والے واقعے کے بارے میں سوچ رہی تھی کس طرح سے ارحم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر خود کے سینے پر گرایا تھا وہ کتنے قریب تھے اور سب سے بڑھ کر ارحم نے بیا کے لئے وہ لاکٹ ہمیشہ کے لیے اتار دیا تھا کیا واقعی وہ بیا سے اتنی محبت کرنے لگا تھا ابھی انہی سوچوں میں گم تھی جب موبائل رنگ کیا

"شام ہو چکی ہے مگر تم نے اب تک جواب نہیں دیا"

ارحم کا میسج دیکھ کر اس کا دل آج پہلی بار دھڑکنے لگا تھا اس نے موبائل سائٹ پر رکھ دیا تقریباً پانچ منٹ بعد ارحم کی کال آنے لگی مگر بیا اس حال میں کہاں تھی کہ وہ ہمیشہ کی طرح اس سے بھرم سے بات کرے

مگر اس نے کال ریسیو کر لی

"کیا مسئلہ ہے...؟"

بیا نے غصے والے لہجے میں کہا

"مسئلہ عشق و محبت"

ارحم کی بات پر بیا کی بولتی بند ہو گئی وہ بچاری آج پہلی والی بیا بننے کی اشد کوشش کر رہی تھی مگر اس سے نہیں ہو پا رہا تھا

"تم نے اب تک جواب نہیں دیا؟ چلو میں دوبارہ پوچھ رہا ہوں کیا تم میرا پروپوزل ایکسپٹ کرو گی؟"

بیا نے تپنک کر جواب دیا

"جیییییی نہیں ں ں ں"

"ہمممم سوچ لو کہیں ایسا نہ ہو بعد میں تمہیں پچھتانا پڑے"

ارحم نے چیلنج کرنے والے انداز میں کہا جبکہ وہ بھی بیا ہمدانی تھی

"میں کیوں پچھتانے لگی بھلا پچھتاؤ گے تو تم جب میں اپنے بابا کو تمہاری چھچھوری حرکتوں کے بارے میں بتاؤں گی"

ارحم مسکرایا اس کی بات پر

" ممممم مطلب تم نہیں کرو گی ایکسپٹ... ٹھیک ہے ملتے ہیں پھر کل تمہارے گھر پر"

یہ کہہ کر ارحم نے کال کاٹ دی جبکہ بیانہ سمجھی والے انداز میں موبائل اسکرین دیکھ رہی تھی

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

آج شاہزیب شام گھر جلدی آگیا تھا وہ سیڑھیاں عبور کرتا عنایہ سے شہریار کے بارے میں بات کرنے آرہا تھا جب اچانک عنایہ اپنے کمرے سے نکلی شہریار کی تو نظریں عنایہ پر ہی جم گئیں

بلیک کلر کی فراک پہنے وہ گلے میں ڈوپٹہ لئے ہلکا سا میکپ کئے بہت پیاری لگ رہی تھی عنایہ کی آواز پر شاہزیب ہوش میں آیا

"شہزی آپ؟ کیا کام تھا؟"

"نہیں وہ میں بس... ایسے ہی... تم اس ٹائم کہاں جا رہی ہو؟"

شاہزیب سمجھ چکا تھا وہ کہیں جانے کے لیے ہی تیار ہوئی ہے ورنہ تو کبھی بھی گھر میں ایسے تیار نہیں رہتی تھی اور سادگی میں بھی بہت پیاری لگتی تھی

"جی وہ میری ایک دوست نے پارٹی رکھی ہے بس وہی جا رہی ہوں"

"مگر عنایہ اس ٹائم؟ اچھا میں ڈراپ کر دیتا ہوں"

شاہزیب کہتا ہوا سیڑھیاں اتر کر اپنے روم سے گاڑی کی چابی لانے چلا گیا جبکہ عنایہ یہ سوچ رہی تھی وہ اسے کس طرح منع کرے کیوں کہ شہریار کو نہیں پسند کے وہ شاہزیب کے ساتھ کہیں باہر جائے اور پھر شاہزیب کو یہ بھی پتا چل جاتا کہ وہ جس پارٹی میں جا رہی ہے وہاں صرف لڑکیاں نہیں بلکہ لڑکے بھی ہوں گے

"چلے عنایہ"

شاہزیب گاڑی کی چابی ہاتھ میں لئے اس کے پاس آیا اتنے میں عنایہ کا موبائل رنگ ہوا عنایہ ہچکچائی جبکہ شاہزیب کو اب سمجھ آگیا تھا کہ معاملہ کیا ہے

"جی... آتی ہوں"

یہ کہہ کر عنایہ نے کال کاٹی اور شاہزیب کو دیکھنے لگی

"مطلب تم شہریار کے ساتھ جاو گی... کیا شہریار بھی انوائیٹڈ ہے؟"

شاہزیب کا چہرہ اتر چکا تھا کس طرح وہ اپنی خاموش محبت کو دل میں لئے گھٹ رہا تھا

"جی وہ دراصل شہریار کی کزن نے یہ پارٹی دی ہے اس لئے... آپ پریشان نہ ہوئیں میں جلد ہی آجاؤں گی پرومس"

یہ کہہ کر عنایہ باہر جانے لگی

"اپنا خیال رکھنا اور اگر کوئی بھی بات ہو مجھے ایک کال کرنا میں آجاؤں گا"

شاہزیب کو بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا اتنی رات میں عنایہ کا شہریار کے ساتھ جانا مگر وہ کہہ بھی کیا سکتا تھا وہ شہریار کو لے کر عنایہ سے کچھ بھی ایسا نہیں کہنا چاہتا تھا جس کو لے کر عنایہ پریشان ہو اور پھر عنایہ شاہزیب کو بتا چکی تھی کہ بہت جلد شہریار اپنی منگنی ختم کرنے والا ہے اور انکی امی بھی راضی ہیں کیوں کہ شہریار کی امی عنایہ سے بہت اچھی طرح سے پیش آئی تھیں

"جی ٹھیک ہے اللہ حافظ"

عنایہ باہر جا چکی تھی شہریار کی گاڑی قریب ہی کھڑی تھی عنایہ کے گاڑی میں بیٹھنے کہ بعد شہریار گاڑی گھما چکا تھا

شاہزیب نے گاڑی دور جاتے ہوئے دیکھ کر اپنی کار نکالی اور ان کو فولو کیا اور کچھ ہی دیر میں وہ اس ویران جگہ پر بنے اپارٹمنٹ سے کچھ قدم دور کھڑا تھا وہاں کافی گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں شاید یہ ان ہی لوگوں کی گاڑیاں تھیں جو اس پارٹی میں انوائیٹڈ تھے

کچھ دیر تو وہ وہیں پر کھڑا رہا پھر کچھ سوچ کر واپس گھر چلا گیا

💗💗💗💗

عنایہ کو وہ ماحول واقعی کچھ عجیب سا لگا تھا وہاں کافی لڑکیاں لڑکے موجود ایک دوسرے کے ساتھ بے تکلفانہ انداز میں پیش آرہے تھے جبکہ شہریار عنایہ کو لے کر بلکل سائیڈ والے صوفے پر بیٹھ گیا یہ ایک بہت بڑا اپارٹمنٹ تھا یہاں نیچے بہت بڑا ہال تھا اور اوپر کافی کمرے تھے یہاں اکثر فرینڈز پارٹیز وغیرہ کے لئے ہی آتے تھے

"You Looking so Beautiful Anaya"

عالیہ نے مسکراتے ہوئے تعریف کی اور سامنے کھڑے لڑکوں کے ساتھ جا کھڑی ہوئی باقی آس پاس کھڑے لڑکیاں اور لڑکے ڈانس کرنے میں بیزی تھے

"یار عالیہ یہ تمہارا منگیتر اس لڑکی سے کچھ زیادہ ہی کلوز ہو کر نہیں بیٹھ رہا"

ایک لڑکے نے عنایہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عالیہ کو کہا

"بس کچھ ہی دیر کے لئے... اس کے بعد تمہیں پتا ہے نہ تمہیں کیا کرنا ہے..."

عالیہ نے شیطانی مسکراہٹ لائے کہا

"ہاں بلکل مجھے پتا ہے بس کسی طرح عنایہ کو باتوں میں لگاؤ"

وہ لڑکا یہ کہہ کر شہریار کو آواز لگانے لگا جہاں وہ کھڑے تھے ان کے پیچھو ریسپشن کی طرف بہت سے جوس وغیرہ کے کلاس رکھے ہوئے تھے

"عنایہ تم یہی بیٹھو میں ابھی آتا ہوں"

یہ کہہ کر وہ ان لڑکوں کے پس چلا گیا

"اوہ کم آن شہری تم اتنا انسکیور فیل کیوں کر رہے ہو میں ہوں نہ عنایہ کے ساتھ یو جسٹ چل نہ"

ایک ادا سے شہریار کو کہتی وہ عنایہ کے پاس آ بیٹھی تھی جبکہ عنایہ کی نظر شہریار ہی پر تھی

"تو عنایہ مزہ آرہا ہے نہ پارٹی میں؟"

"جی جی ہاں"

عنایہ نے عالیہ کی بات پر مسکراتے ہوئے جواب دیا جبکہ وہ اب ائبرو کا زاویہ بنا کر شہریار کو کلاس اٹھاتے لبوں پر لگائے دیکھ رہی تھی

"ریلیکس عنایہ وہ صرف جوس ہے"

عالیہ نے مسکراتے ہوئے عنایہ کے گندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"پہلی دفعہ کہاں ملے تھے تم دونوں"

"ایک کلب میں جہاں میں غلطی سے آگئی تھی"

"اوہ ریلی؟ سو رومینٹک"

عالیہ اس کا ذہن بٹانے کی کوشش کر رہی تھی اور ایک حد تک کامیاب بھی ہو گئی تھی کیوں کہ اب عنایہ کا سارا دھیان عالیہ کی باتوں پر تھا

"یار بس میں نے اتنا جوس کبھی زندگی میں نہیں پیا"

شہریار جو تقریباً چار گلاس پی چکا تھا لڑکوں کو منع کرنے لگا مگر پھر اچانک اس کا سر چکرانے لگا وہ لڑکا سمجھ چکا تھا اثر ہونے لگا ہے تبھی وہ اسے اوپر روم میں لے جانے لگا

"شہریار تم تھوڑا آرام کر لو پھر تھوڑی ہی دیر میں پارٹی ختم ہونے والی ہے پھر تمہیں گھر بھی جانا ہو گا"

شہریار کے اس وقت کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اس کے کہنے پر وہ سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے اوپر چلا گیا کچھ ہی دیر بعد سب لوگ جانے لگے تھے مگر عنایہ کو شہریار کہیں بھی نظر نہیں آرہا تھا عالیہ سب فرینڈز کو سی آف کر کے واپس عنایہ کے پاس آئی تھوڑی ہی دیر میں پورا اپارٹمنٹ خالی ہو چکا تھا عالیہ عنایہ کو دیکھ کر سمجھ چکی تھی کہ وہ پریشان ہو رہی ہے

"شہریار کو ڈھونڈ رہی ہو نا؟ پتا نہیں کہاں چلے گیا اس کی گاڑی تو باہر ہی کھڑی ہے، رکو میں اوپر دیکھ کر آتی ہوں شاید وہاں ہو"

یہ کہہ کر وہ اوپر چلی گئی سب سے پیچھو والے کمرے کا دروازہ کھولا تو شہریار اندر صوفے پر بیہوشی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا عالیہ چلیتی ہوئی اس کے پاس جا بیٹھی

"شہریار تم عنایہ سے کتنا پیار کرتے ہو...؟"

شہریار جو پہلے سے ہی عنایہ کو نظروں سے تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا عالیہ کو عنایہ سمجھ کر اس کا ہاتھ پکڑنے لگا

"مممیں... تممم... سے بہت پیار کرتا ہوں... میری جان... کہو تو تمہیں اپنی شدت دکھاؤں"

سُرور بھرے لہجے میں وہ عالیہ کے قریب آکر کہنے لگا شاید اگر عالیہ اس کے لبوں پر انگلی رکھ کر نہ روکتی تو وہ کب کا اس کے لبوں کو قید کر چکا ہوتا

"ابھی نہیں جان... میں چینج کر کے آتی ہوں پھر تم جو چاہو کرنا..."

عالیہ اس کے کان میں سرگوشی نما انداز میں کہہ کر روم سے باہر چلی گئی

"یا اللہ پاک کہاں چلے گئے شہریار پلیز انہیں اپنے حفظ و امان میں رکھنا میرے مالک"

عنایہ مسلسل اللہ سے دعا کرنے میں مصروف تھی جب عالیہ کو بھاگ کر آتے ہوئے دیکھا وہ پریشانی سے اٹھ کھڑی ہوئی

"عنایہ.....عنایہ وہ..."

عالیہ بہت ڈری ہوئی لگ رہی تھی جس سے عنایہ اور بھی زیادہ پریشان ہو گئی

"ککیا ہوااا...عالیہ...شہریار کہاں ہیں...وہ ٹھیک تو ہیں نہ...؟"

"عنایہ وہ...شہریار کی طبیعت...عنایہ پلیز ززمیرے ساتھ چلو وہ تمہیں بلا رہا ہے اس کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو رہی ہے..."

عالیہ کی باتوں پر یقین کر کے وہ جلدی سے بھاگ کر اس کے ساتھ اوپر گئی وہاں بہت سے کمرے تھے مگر عالیہ اسے سب سے آخری والے کمرے میں لے گئی دروازہ کھول کر اس نے عنایہ کو اندر بھیجا

"عنایہ تم شہریار کو سنبھالو اسے اکیلا مت چھوڑنا میں ابھی فون کر کے ڈاکٹر کو بلاتی ہوں اوکے"

یہ کہہ کر وہ باہر چلی گئی جبکہ عنایہ بھاگ کر شہریار کے پاس گئی

"شہریار...شہریار آپ ٹھیک تو ہیں نہ...کیا ہوا ہے آپ کو..."

عنایہ نے شہریار کے کندھے پر ہاتھ رکھا اگلے ہی پل کسی نے باہر سے دروازہ بند کر دیا

"کون ہے وہاں؟ پلیز ززمدد کریں ہماری..."

عنایہ بہت زیادہ پریشان ہو رہی تھی جب باہر سے کوئی جواب نہ آیا تو عنایہ اٹھ کر دروازے پر جانے لگی اگلے ہی پل شہریار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا... عنایہ سیدھا اس کے اوپر جا گری شہریار عنایہ کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھنے لگا

"شہریار یہ کیا کر رہے ہیں آپ... کیا آپ نے ڈرنک کی ہے؟"

عنایہ نے اس کے اوپر سے اٹھنے کی کوشش کی جب شہریار نے اس پر باہوں کا حصار بنایا

"کہاں جا رہی ہو جان... ابھی تو چیچ کر کے آئی تھیں نہ پلیز اب مجھے چھوڑ کر نہ جانا"

عنایہ کو شہریار کی حالت بلکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہی تھی اور شہریار نے اسے مظبوطی سے پکڑا ہوا تھا جس وجہ سے اس کے لئے ہلنا بھی نہ ممکن تھا

"شہریار پلیز ززز چھوڑیں مجھے"

عنایہ نے کوشش کی اٹھنے کی پل بھر میں شہریار نے اسے دور دکھا دیا وہ زمین پر جا گری

"سمجھتی کی ہو خود کو آخر ہاں؟ پیار نہ کروں تو کہتی ہو پیار نہیں کرتے اب جب پیار کر رہی رہا ہوں تو دور جانے کی کوششیں کر رہی ہو..."

شہریار آٹھ کر اس کے پاس زمین پر آ بیٹھا

"شہریار پلیز ززز دور ہٹیں یہ کیا کر رہے ہیں آپ"

شہریار نے اس کے گلے سے دوپٹہ کھینچنا چاہا کیوں کہ ڈوپٹہ ریشمی کپڑے کا تھا جس وجہ سے عنایہ کی گردن میں گھسیٹے جیسے نشان پڑھ گئے

اسے اب شہریار کی حالت سے خوف آ رہا تھا شہریار اس کا ڈوپٹہ دور پھینک چکا تھا اور اب اس کے بہت قریب تھا وہ اس کی سانسیں محسوس کر رہا تھا

عنایہ نے اسے پیچھو دھکا دیا اور لپک کر دروازے کی طرف بڑھی مگہ یہ کیا؟ کسی نے دروازہ باہر سے لوک کر دیا تھا

عنایہ چلّانے لگی مدد مانگنے لگی مگر کوئی نہیں آیا اس کی مدد کو شہریار اب اس کے بلکل پیچھو کھڑا تھا عنایہ کا ہاتھ پکڑ کر وہ اس کو اپنی طرف کر چکا تھا اور پل بھر میں وہ اس کے لبوں کو قید کر چکا تھا عنایہ اس کے شدت بھرے لمس سے تڑپ کر رہ گئی تھی وہ اب بھی بیکار کی کوشش کر رہی تھی خود کو اس کی مظبوط قید سے آزاد کرانے کی مگر اگلے ہی لمحے شہریار نے اسے باہوں میں اٹھا کر بستر پھر لٹایا اور پھر اس پر جھک کر گستاخیاں کرنے لگا تھا

عنایہ کی گردن پر بنے زخم (جو ڈوپٹہ کھینچنے کی وجہ سے ہوا تھا) شہریار اس پر اپنا شدت بھرا لمس رکھ چکا تھا وہ اس وقت کسی حیوان سے کم ثابت نہ ہو رہا تھا شاید اب عنایہ کو شہریار کی اس حیوانگی سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

"بیا آخر کب تک سوتی رہو گی اٹھ جاؤں کیا تمہیں نہیں پتا کہ آج ہانیہ کی رحصتی ہے"

بیا جو اب تک مزے سے سو رہی تھی صباحت بیگم کی آواز پر اٹھ بیٹھی

"اُوففف یار کیا مسئلہ ہے کوئی سکون سے سونے بھی نہیں دیتا"

وہ آنکھوں کو مسلتے منہ بسور کر کہنے لگی

"چلو اٹھو اب بارہ بج چکے ہیں شام میں مہمان آئیں گے اتنے کام ہیں مگر تمہیں کوئی ہوش ہی نہیں، کل کو پرائے گھر جاؤں گی تو میاں اور ساس باتیں سنائیں گے تو پھر آئے گی عقل ٹھکانے"

صباحت بیگم کی بات پر عنایہ کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں

"ہیں ہیں یہ کیا بولی جا رہیں ہیں آپ؟ کون ساس؟ کونسا شوہر کیا ہو گیا آپ موم؟"

"ظاہری بات ہے ساری زندگی تو ہمارے سروں پر بیٹھی نہیں رہو گی نہ کبھی نہ کبھی تو بیانہ ہے تمہیں"

صباحت بیگم کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئیں

"کیا ہو گیا ہے یار سب کو..."

ابھی اسے کچھ یاد آیا تو اس نے اپنا موبائل چیک کیا اور جس کا انتظار تھا اس کا میسج اسکرین پر چمک رہا تھا بیا نے بے صبری سے لاک کھول کر میسج ریڈ کیا

"اچھا سا تیار رہنا اور ڈوپٹہ لازمی رکھنا"

"ہونہہ پتا نہیں سمجھتا کیا ہے خود کو دماغ چل گیا ہے اس کا"

یہ کہہ کر وہ موبائل سائٹ ٹیبل پر رکھ کر شاور لینے چلی گئی

💘💘💘💘

ارحم نے آنے سے پہلے ہی ہدانی صاحب کو ارادہ بتا دیا تھا جبھی انہوں نے بہت زیادہ انتظامات کروائے تھے سب ہی مہمان آ چکے تھے بیا ہانیہ کے ساتھ کمرے میں موجود تھی ہلکا سا میک اپ کئے ریڈ کلر کی میکسی پہنے ریڈ ہی ڈوپٹہ لئے بہت پیاری لگ رہی تھی جبکہ صباحت بیگم نے زبردستی بیا وائیٹ کلر کی فراک پہننے کا کہا تھا اور آج تو ڈوپٹہ بھی کاندھے پر تھا ملازمہ نے زین اور آمنہ کے آنے کی اطلاع دی ساتھ ہی ارحم اور اس کی امی کا بھی بتایا جس کا سن کر بیا کو کچھ عجیب لگا مگر اس نے سوچا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ زین ارحم کا دوست ہے اس لئے براتی بن کر ان کے ساتھ آیا ہو گا

بیا ہانیہ کے ساتھ سیڑھیاں اترتے نیچے آ رہی تھی جہاں سارے مہمان جمع تھے وہی ارحم کی نظریں بیا پر جمی ہوئی تھیں وہ آج ضرورت سے کئی زیادہ پیاری لگ رہی تھی آمنہ بیگم نے ہانیہ اور زین کو ساتھ

صوفے پر بٹھا کر کچھ رسمیں کی اور پھر سب رسموں کے بعد سب اپنی جگہ بیٹھ گئے جبکہ نورین بیگم اٹھ کر بیا کے پاس آئیں جو بیا کو کچھ عجیب لگا

"صفدر بھائی صباحت بہن جیسا کہ آپ کو ارحم نے پہلے ہی بتا دیا تھا مگر میں دوبارا دوہرا رہی ہوں امید ہے آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے"

ارحم مسکرایا تھا کیونکہ بیا اسے آنکھیں دکھا کر اشارے سے اس صورتحال کا مطلب پوچھ رہی تھی وہیں زین اور ہانیہ بھی مسکرا رہے تھے شاید بیا کے علاوہ اس بات کا علم سب کو تھا

"صباحت بہن میں اپنے بیٹے ارحم کے لیے آپ کی بیٹی انابیہ کا ہاتھ مانگتی ہوں اگر آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو ایک چھوٹی سی رسم کر دیں ان دونوں کی"

پھر کیا ہونا تھا بیا کے پیروں تلے زمین نکل گئی وہ نہ سمجھی میں برابر بیٹھی نورین کو پھر ہانیہ کو پھر زین کو اور آخری میں ارحم کو دیکھ رہی تھی

"نورین بہن ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے آپ کا بیٹا ماشاء اللہ سے بہت اچھے اخلاق کا ہے بہت سمجھدار سلجھا ہوا لڑکا ہے ہمیں یہ رشتہ منظور ہے"

ہمدانی صاحب کی بات پر بیا نے بے یقینی کی کیفیت میں انہیں دیکھا ہمدانی صاحب کے کہنے پر ارحم اٹھ کر بیا کے برابر آ بیٹھا نورین بیگم کے ہاتھ سے انگوٹھی لے کر اس نے بیا کی انگلی میں پہنائی

بیا بلکل بھی ان سب کے لیے راضی نہیں تھی مگر وہ اس بھری محفل میں اپنے بابا کو رسوا نہیں کر سکتی تھی اس لیے خاموشی اختیار کیے ہوئی تھی

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

رات کا ایک بجنے کو آیا تھا شاہزیب نے خود کو بہت مشکلوں سے روکے رکھا تھا مگر اب حد ہو گئی تھی

پہلے اس نے عنایہ کو کال کی مگر کسی نے ریسیو نہیں کی پھر شاہزیب نے جانے کا فیصلہ کیا

تقریباً کچھ ہی منٹ میں وہ اس جگہ کھڑا تھا مگر وہاں کوئی گاڑی نہیں تھی سوائے ایک گاڑی کے شاید اس اپارٹمنٹ میں کوئی تھا

شاہزیب نے گاڑی دروازے کے سامنے روکی اور بیل بجائی تو اندر سے ایک لڑکی نکل کر آئی

"جی آپ کون؟"

"میں شاہزیب... عنایہ کا کزن... وہ کہاں ہے پلیز اسے بلا دیں"

شاہزیب نے اس لڑکی کو سر تا پیر دیکھا وہ کسی ماڈرن گھرانے کی معلوم ہوتی تھی

"وہ تو کافی دیر پہلے شہریار کے ساتھ جا چکی ہے"

"مگر کہاں؟"

شاہزیب حیران ہوا

"یہ تو میں بھی نہیں جانتی"

"اوکے تھینکس"

شاہزیب کی پریشانی اب مزید بڑھ گئی تھی وہ تقریباً ایک گھنٹے تک عنایہ کو تلاش کرتا رہا مگر وہ کہیں کسی بھی راستے نظر نہ آئی نہ ہی شہریار کی گاڑی کہیں نظر آئی

"یا اللہ میری عنایہ کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا اس کی عزت پر حرف نہ آنے دینا"

شاہزیب کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا اسے جان جاتی دکھائی دے رہی تھی

💔💔💔💔

عنایہ بے ہوشی کی حالت میں بیڈ پر پڑی تھی اسے کوئی ہوش نہ تھا مگر جب ہوش آنے لگا تو اس بیڈ پر اس کے علاوہ کوئی نہ تھا آنکھوں میں آنسوں لئے وہ مسلسل روئی جا رہی تھی گردن سے لے کر جسم کے ہر حصے پر پڑے نشانات شہریار کی شدت کا منہ بولتا ثبوت تھے

وہ بہت مشکل سے اٹھی اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھ کر اس کو خود سے نفرت ہو رہی تھی آخر کس طرح وہ اس حیوان پر بھروسہ کر گئی تھی

چادر ہٹا کر اپنے جسم پر پڑے نشانات اور ناخن کی کھروچ دیکھ کر اس کے آنسوں اور بھی زیادہ گہرے ہو گئے اپنے بے جان وجود پر کمرے پہن کر وہ دروازے کی طرف بڑھی دروازہ کھلا ہوا تھا اس نے اپنا پرس لیا اور بھاگنے والے انداز میں وہاں سے چلی گئی

سنسان سڑکوں پر رات کے اس پہر وہ بھاگتی ہوئی نہ جانے کی سمت میں جا رہی تھی جبھی کار سے ہٹ ہوتے ہوتے بچی وہ کسی اور کی نہیں بلکہ شاہزیب کی کار تھی

شاہزیب جلدی سے نکل کر باہر آیا اور عنایہ کو اس حالت میں دیکھا

"عنایہ کیا ہوا ہے تمہیں تم کہاں تھیں اور یہ کیا حال..."

"میں برباد ہو گئی شہزی"

یہ سننے کی دیر تھی جب مزید کوئی بھی سوال کئے بنا اپنا کوٹ اتار کر عنایہ کو پہنایا اور گاڑی میں بیٹھا کر گھر کی طرف روانہ ہو گیا تھا نہ جانے اب کیا ہونے والا تھا

Episode 15

"میں نے کہا تھا نہ کہ سوچ لو مگر تمہیں لگا میں اتنی آسانی سے پیچھا چھوڑ دوں گا... مس بیا ہمدانی میں ارحم عباس خان ہوں میں صرف سوچنے کا وقت دیتا ہوں اگر سامنے والے کو وہ مذاق لگتا ہے تو پھر میرے اگلے عمل پر اسے سوچنے کا وقت نہیں ملتا بلکہ پچھتانے کے لئے کافی وقت رہ جاتا ہے"

ہانیہ کی رخصتی کے بعد بیا اپنے کمرے میں آگئی تھی نہ اس نے کھانا کھایا نہ اپنے بابا سے بات کی، وہ اس وقت غصے اور حیرانی کے ملے جلے تاثرات میں مبتلا تھی اتنے میں ارحم کا میسج آیا

"بھاااااڑ میں جاؤ تم..."

بیا نے موبائل اٹھا کر بیڈ سے نیچے پھینک دیا مگر بڑی بات ہے وہ ٹوٹا نہیں

"بیا مجھے تم سے بات کرنی ہے"

ہمدانی صاحب بیا کے کمرے میں آئے کیوں کہ اسے منانا بھی تو تھا نہ

"بابا مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی جائیں پلیز"

بیا نے دوسری طرف منہ کر کے کہا ہمدانی صاحب بیا کے برابر بیٹھے اور پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

"بیٹا میں جانتا ہوں میں نے اس بارے میں تم سے کوئی بات نہیں کی تھی لیکن مجھے بھروسہ ہے تم اس کے ساتھ خوش رہو گی"

"جب آپ نے سب کچھ اکیلے ہی پلان کر لیا تو آپ ادھر مجھے منانے آئے ہیں...؟"

بیا نے آنکھوں میں آنسوں لئے کہا

"ارے ے ے میرا شیر بیٹا رو رہا ہے..."

صفدر صاحب نے بیا کو گلے لگایا

"بابا کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسا، ابھی تو میری پڑھائی بھی کمپلیٹ نہیں ہوئی اور آپ نے یوں اچانک میری منگنی کر دی اور وہ بھی اس ارحم کے ساتھ"

بیا نے ہچکیوں سے روتے ہوئے یہ الفاظ کہے تھے

"بیا بیٹا تم جانتی ہو نہ پانچ سال پہلے ہونے والے واقعے کے بعد میں کتنا ٹوٹ چکا تھا پھر مجھے تم نے سمبھالا تم نے اپنے بابا کو حوصلہ دیا کہ بابا میں ہوں نہ آپ روتے کیوں ہیں میں آپ کا شیر بیٹا ہوں نہ، اس کے بعد سے میری ساری امیدیں میری اس بیٹی سے وابستہ ہیں مجھے پتا تھا تم مجھے مایوس نہیں کرو گی جبھی میں نے تمہاری اور ارحم کی منگنی کر دی، بیٹا وہ بہت اچھا لڑکا ہے میں نے اس کی آنکھوں میں ہمیشہ تمہارے لئے پیار دیکھا ہے"

صفدر صاحب کی آنکھوں میں بھی آنسوں آ گئے تھے

"بیا بیٹا میرا بھرم رکھلو، اپنے بابا کو رسوا نہ کرو، قبول کر لو ارحم کو اپنی زندگی میں، اور میں نے اتنا بڑا فیصلہ کچھ سوچ کر ہی کیا ہو گا نہ، اب یہ آنسوں صاف کرو شیرنیاں کبھی رویا نہیں کرتیں"

بیا اپنے بابا کے ہر فیصلے کو ہمیشہ سر آنکھوں پر رکھتی تھی ان کی ہر بات مانتی تھی تو پھر آج وہ ہمدانی صاحب کا سر جھکنے کیسے دے سکتی تھی

"بابا... ٹھیک ہے مجھے منظور ہے آپ کا ہر فیصلہ میں راضی ہوں لیکن صرف آپ کے لئے آپ کی وجہ سے... لیکن آپ کو بھی مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہو گا"

ہمدانی صاحب اس کے راضی ہونے پر بہت خوش ہوئے تھے

"کہو بیٹا کیسا وعدہ"

"بابا یہ آپ کو میں بعد میں بتاؤں گی ٹھیک ہے نہ بابا"

بیا نے اپنی چھوٹی سی سرج ناک کو مسلتے ہوئے کہا جس پر ہمدانی صاحب مسکرائے

"چلو اب کھانا کھاؤ آکر شاباش"

یہ کہہ کر وہ بیا کو ساتھ لے کر ڈائننگ ہال میں چلے گئے

💘💘💘💘

بیا جب سونے کے لئے کمرے میں آئی تو یاد آیا اس کا فون تو نیچے ہی پڑا تھا اس نے فون اٹھایا تو نظر اس کریں پر گئی جہاں ارحم کے بہت سے میسیجز اور کالز جمع تھیں

"آخر یہ پاگل تو نہیں ہو گیا منگیتر بن گیا تو اب کیا ہر وقت میرا سر کھاتا رہے گا"

ابھی وہ بیڈ پر آکر بیٹھی ہی تھی جب ارحم نے دوبارا کال کی بیا نے غصے سے ریسیو کر کے سخت لہجے میں کہا

"کیاااا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ ہاااں"

"کتنی بار بتاؤں مسئلہِ عشق و محبت"

ارحم نے سرگوشی نما انداز میں کہا جبکہ بیا کو اس کا چھچھورپن کہاں پسند تھا

"کہو کیوں فون کیا میں بہت بیزی ہوں"

"کہا بیزی ہو ڈارلنگ"

ارحم نے فورن سے اسے چھیڑنے والے انداز میں کہا

"اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ"

بیا نے اسے جلانے کے لئے کہا جس پر ارحم نے ہنسنا شروع کر دیا

"بوائے فرینڈ... ؟وہ بھی تمہارا... ہاہاہاہاہاہاہاہاہاہاہاہاہا"

اس کی ہنسی اس وقت بیا کو زہر لگ رہی تھی

"یہ بندروں کی طرح کیوں ہنس رہے ہو... ؟میں نے کوئی جوک تو نہیں سنایا"

"جوک ہی تو ہے مطلب کچھ بھی... ؟تمہارا بوائے فرینڈ بننے سے اچھا بندہ سرف کھا کر خودکشی کر لے... مس بیا ہمدانی تمہیں جھیلنے کے لئے جو ہمت چاہیے وہ اس دنیا میں کسی کے پاس بھی نہیں ہو گی سوائے میرے، تمہیں صرف میں ہی جھیل سکتا ہوں"

بیا کی بولتی ہی بند ہو گئی اس کے پاس اور کوئی الفاظ نہیں تھے اس لئے فون کاٹ دیا جب جسٹ ناؤ پر ارحم کا میسج آیا

"کبھی بے وفائی کا ظلم

تو کبھی بات نہ کرنے کا بہانا،

قسم خدا کی اگر ہم تیرے عاشق نہ ہوتے

تو تیرے قاتل ضرور ہوتے"

بیا کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں تھیں جبکہ دوسری طرف ارحم بیا کے یوں کال کاٹنے پر اداس بیٹھا تھا

"یار اس لڑکی کے دل میں کوئی فیلنگز ہیں بھی یا نہیں"

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

رات کے دو بجے شاہزیب عنایہ کو لے کر گھر آیا کیونکہ شانزے بیگم تو پہلے ہی نیند کی دوائی لے کر سو چکی تھیں اس لیے کوئی سوال کرنے والا نہ تھا شاہزیب بظاہر تو نارمل دکھائی دے رہا تھا مگر اندر سے اس کا دل کٹا جا رہا تھا کہ آخر عنایہ کے ساتھ ہوا کیا ہے کیا کیا ہے شہریار نے عنایہ کے ساتھ جو عنایہ اس حال میں آدھی رات میں سنسان سڑک پر بھاگ رہی تھی

عنایہ سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی شاہزیب نے اسے روکنے کی کوشش کی مگر وہ اندر سے دروازہ بند کر چکی تھی شاہزیب اپنے کمرے میں چلا گیا پانچ منٹ تک وہ مسلسل کمرے میں ادھر سے اُدھر چکر لگا رہا تھا وہ پریشان تھا بہت اس کے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا پھر کچھ سوچ کر وہ دوبارا عنایہ کے کمرے کے باہر آیا مگر اندر سے ہلکی ہلکی رونے کی آوازیں آ رہی تھیں شاہزیب پریشان ہوا اس نے دروازہ کھولا تو دروازہ کھلتا چلا گیا یہ آوازیں باتھ سے آ رہی تھیں شاید عنایہ اندر تھی

"عنایہ... عنایہ کیا ہوا ہے تمہیں پلیز ز باہر آؤ... عنایہ..."

شاہزیب کا پورا وجود پسینے میں شرابور ہو رہا تھا مگر اندر سے رونے کی آوازیں کم نہ ہوئیں ساتھ ہی پانی گرنے کی آواز بھی آ رہی تھی

عنایہ شاور کے نیچے بیٹھی مسلسل رو رہی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اس کے زخموں پر پانی کسی آگ کی طرح لگ رہا تھا اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں دل تیز تیز دھڑ رہا تھا

"میں... میں برباد ہو گئی... شہ... شہریار... تم نے... تم نے برباد کر دیا مجھے..."

"عنایہ تمہیں میری قسم پلیز ز باہر آؤ"

شاہزیب کی آواز پر وہ کھڑی ہوئی شاور بن کیا اور باہر آئی مگر جب باہر آئی تو اس کے گلے میں ڈوپٹہ نہیں تھا اس لئے گلے پر پڑے نشانات اور اس کی فراک کی آستین جو پھٹی ہوئی تھی جس سے گندھا صاف واضح ہو رہا تھا شاہزیب کے پیروں تلے زمین نکل گئی شاہزیب اس کے قریب آیا

"عنایہ یہ سب کیا... کیا ہوا ہے تمہارے ساتھ یہ سب کس نے کیا ہے بتاؤ مجھے خدا کا واسطہ ہے کچھ تو بولو"

اسے اس حالت میں دیکھ کر شاہزیب کے ذہن میں جو آرہا تھا وہ دعائیں کر رہا تھا یہ ایسا نہ ہوا ہو مگر قسم کو شاید یہی منظور تھا

"شہریار نے کیا ہے یہ سب... شہزی... اس نے میری... میری عزت پر..."

وہ پھر سے رونے لگی جبکہ آنسوں تو شاہزیب کی آنکھ میں سے بھی نکلا تھا مگر اس وقت سب سے زیادہ ضروری عنایہ کو سنبھالنا تھا شاہزیب نے اسے صوفے پر بٹھایا اور وارڈروب سے کپڑے نکال کر عنایہ کو دیئے اور خود باہر چلا گیا عنایہ جب کپڑے بدل چکی تھی تو شاہزیب اس کے پاس آیا

پھر عنایہ نے اسے سب کچھ بتایا جس کو سن کر شاہزیب کے دل میں آگ جل رہی تھی ہاں وہ اندر سے جل رہا تھا اس کا خون کھول رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ شہریار کی جان لے لے مگر ابھی اس مسئلے کا حل نکالنا ضروری تھا کہ آگے کرنا کیا ہے

💘💘💘💘

صبح کا وقت تھا جب کسی کی رونے کی آوازوں سے اس کی آنکھ کھلی مگر سر اب بھی چکرا رہا تھا اس نے آوازوں کی سمت دیکھا تو بیڈ سے نیچے تھوڑے فاصلے پر بیٹھی لڑکی پر گئی وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی شہریار اس کی شکل دیکھ نہیں پایا تھا کیوں کہ وہ لڑکی ہاتھوں میں منہ چھپائے رو رہی تھی

بہت مشکل سے شہریار بیڈ سے اٹھ بیٹھا جب اپنے جسم پر نظر گئی وہ بنا شرٹ کے سو رہا تھا مگر یہ کونسی جگہ تھی جہاں وہ اس وقت تھا اور وہ لڑکی کون ہے جو رو رہی ہے اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اٹھا اور لڑکھڑاتا ہوا اس لڑکی کے قریب جا بیٹھا

"سس... سنو... ککون ہو تم... کیوں رو رہی ہو..."

شہریار نے اس کے ساتھ پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تبھی اچانک اس لڑکی نے شہریار کا ہاتھ جھٹکا اور دور ہوئی مگر یہ کیا یہ تو عالیہ تھی

"پلیز دور ہٹو اب کچھ مت کرنا میرے ساتھ پلیز زز دور ہٹو"

"عالیہ تم..."

اسے رات والا منظر یاد آنے لگا مگر... وہ جس کے ساتھ رات کمرے میں تھا وہ عنایہ نہیں بلکہ عالیہ تھی...؟

"تم نے میری عزت خاک میں ملا دی میں نے تمہارے لئے اتنا کچھ کیا تمہیں اور عنایہ کو ایک کرنے کا فیصلہ کیا مگر... تم نے بدلے میں کیا کیا... تم نے میری عزت ہاتھ ڈالا..."

وہ چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی جبکہ شہریار خالی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

"نہیں نہیں... یہ کیا یہ... یہ جھوٹ ہے..."

شہریار نے اس سے دور ہو کر کہا

"ہاں... مجھے پتا تھا تم یہیں کہو گے... تمہارا مطلب جو نکل گیا... آج تم مجھ سے منگنی ختم کر کے عنایہ کو اپنا لو گے..."

عالیہ نے روتے ہوئے کہا اور وہاں سے بھاگ کر باہر جانے لگی جب شہریار نے اسے روکا

"ہاتھ چھوڑو میرا اور ڈرو مت... میں کسی کو تمہاری اصلیت نہیں بتاؤں گی... اب میرا جینا جائز نہیں میں مرنے جا رہی ہوں"

وہ پھر سے جانے لگی جب شہریار نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا

"پاگل ہو گئی ہو تم...؟ ایسا کچھ نہیں کرو گی تم عالیہ..."

شہریار نے اس سے اس کے انداز میں چیلنج کر کہا

"ہاں تو کیا کروں میں ہاں؟ تم پیار عنایہ سے کرتے تھے مگر کل رات جب تمہاری طبیعت خراب ہو رہی تھی تب کہاں تھی تمہاری محبت تمہاری عنایہ...؟ میں بتاؤں کہاں تھی... بہت زیادہ رات کا بہانا بنا کر شاہزیب کے ساتھ جا چکی تھی وہ... میں تھی تمہارے پاس کیوں کہ مجھے فکر تھی تمہاری مگر... تم نے تو مجھے استعمال کیا... ایک بات بتاؤ... تم نے جو میرے ساتھ کیا ہے اس کے بعد کون اپنائے گا مجھے؟"

"میں اپناؤں گا تمہیں..."

یہ کہنے کی دیر تھی جب وہ دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی جبکہ شہریار کو کچھ یاد نہ تھا اس لیے وہ عالیہ کی باتوں پر یقین کرتا گیا اور عنایہ کو یوں اسے اس حالت میں چھوڑ کر شاہزیب کے ساتھ جانا اس کے دل میں آگ لگا گیا تھا

اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب پر قیمت پر عالیہ سے شادی کرے گا کیوں کہ اسے برباد کرنے والا بھی وہی تو تھا

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

"ہاہاہاواقعی... یہ تو کمال ہو گیا... پھر میں آج ہی وہاب سے بات کرتی ہوں کہ وہ بھائی سے شادی کی بات کریں..."

سمرین بیگم کل رات سے لے کر صبح تک ہونے والے واقعے کے بارے میں جان کر اپنی بیٹی پر فخر محسوس کر رہی تھیں

"جی موم آپ جلد از جلد ان سے بات کریں اور خالہ سے بھی تاکہ ہماری شادی جلد ہو جائے ورنہ ایسا نہ ہو یہ شہریار پھر سے کسی طرح اس لڑکی کے پیچھو پڑھ جائے"

عالیہ نے چائے کا سپ لے کر کہا

"اس کی تم فکر نہ کرو بس دیکھو کس طرح میں تم دونوں کی شادی کے لئے جلدی کرتی ہوں"

عالیہ اور سمرین بیگم بڑے خوش تھے آج ان کا گھٹیا منصوبہ جو کام کر گیا تھا

💘💘💘💘

ہمدانی صاحب اسے لینے آچکے تھے جبکہ وہ بہت ڈری ہوئی تھی کہ آخر جو اس کے ساتھ ہو چکا ہے اس کے بعد وہ کس طرح اپنے گھر جائے گی ابھی وہ سوٹ کیس تیار کر ہی رہی تھی جب شاہزیب اس کے کمرے میں آیا

"عنایہ... تم ٹھیک تو ہو نہ"

شاہزیب نے اداس لہجے سے پوچھا

"اتنا کچھ ہو چکا ہے میرے ساتھ کیا اب بھی آپ کو لگتا ہے میں ٹھیک ہوں؟"

عنایہ نے لال سرخ آنکھیں لئے کہا جبکہ شاہزیب خاموشی سے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا

"میں نے فیصلہ کر لیا"

عنایہ نے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا

"کیسا فیصلہ؟"

"بابا کو اپنے اور شہریار کے بارے میں بتادوں گی"

"واٹ؟ عنایہ ہوش میں تو ہو؟ جانتی بھی ہو وہ کیا کریں گے تمہارے ساتھ؟"

"تو اور کیا کروں اگر بعد میں انہیں پتا چل گیا تو"

"ایسا کچھ نہیں کرو گی تم عنایہ پلیز ززا بھی چپ رہو باقی میں خود سمبھال لوں گا اور اگر شہریار کا میسج آئے تو پلیز ززاس سے کوئی بات نہ کرنا وہ ایک گھٹیا انسان ہے"

شاہزیب کی آنکھوں میں خون صاف دکھائی دے رہا تھا

"کیسے سنبھالیں گے آپ؟"

"عنایہ میں اپنی آخری سانس تک تمہارے ساتھ ہوں، تم سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو اور ابھی چاچو کے ساتھ چلی جاؤ میں کچھ ہی دنوں بعد بزنس کے سلسلے میں کراچی آؤں گا میں سب سمبھال لوں گا"

شاہزیب نے اسے حوصلہ دیا اور اس کے ساتھ ہونے کا یقین دلایا پھر عنایہ اس کی بات پر یقین کر کے اپنے بابا کے ساتھ کراچی چلی گئی

💘💘💘💘

"ہاں ضرور مگر تمہاری شادی کی تقریب ہم کراچی میں ہی کریں گے وہاں سارے رشتے دار ہیں اس لئے اور پھر تمہارے بابا اور چاچو کا آفس بھی تو وہی شٹ ہونے والا ہے نہ"

شہریار نے نورین بیگم سے شادی کی بات کی تھی جس پر نورین اور وہاج صاحب راضی تھے وہاب صاحب اور سمرین بیگم بھی وہیں پر موجود تھے

"ٹھیک ہے پھر کر ہی میں تم سب کو کراچی والے گھر میں بھیج رہا ہوں تم لوگ وہیں اپنی شادی کی شوپنگ کر لینا ٹھیک ہے"

وہاج صاحب کی بات پر عالیہ مسکرائی تھی

مگر شہریار اب بھی پریشان تھا اور دل ہی دل میں عنایہ کو یاد کر رہا تھا لیکن اس کی طرف سے بدگمان بھی تھا کہ وہ اپنے کزن کے ساتھ چلی گئی تھی یہ جان کر بھی کہ شہریار کی طبیعت خراب ہو رہی ہے اس کے اندر اب ہمت نہیں تھی کہ عنایہ سے بات کرے اس لئے اس نے پلٹ کر عنایہ کو میسج تک نہ کیا اور کرتا بھی کیسے کیا کہتا آخر؟ کہ وہ ایک بار پھر سے عنایہ کو دھوکا دے گیا ہے ورنہ عنایہ کے جانے کی سن کر اس بات کو وجہ بنا کر وہ اسے چھوڑ تو نہیں سکتا تھا یہ اتنی بڑی وجہ تو نہ تھی

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

"اپنے روم میں خوش آمدید بیگم جی"

زین ہانیہ کو کمرے میں لے کر آگیا تھا بھلے سے ہی ان دونوں کا نکاح بہت برے حالات میں ہوا تھا مگر زین نے کوئی کسر نہ چھوڑی تھی گھر کے گیٹ سے لے کر گھر کی ہر دیوار پھولوں سے سجائی گئی تھی جبکہ ان دونوں کا کمرہ تو جنت کی طرح سجایا گیا تھا ہر طرف پھول بکھرے ہوئے تھے ڈریسنگ ٹیبل پر پھولوں کے بکے رکھے ہوئے تھے

ہانیہ چلتی ہوئی کمرے تک آئی تھی جب زین کے خوش آمدید کہنے پر سارے پھول ہانیہ پر گرنے لگے تھے یہ سسٹم زین نے خود بنایا تھا

"کیسا لگا ہمارا کمرا بیگم جی"

"بہت اچھا ہے زین"

ہانیہ بیڈ پر بیٹھ کر کمرے میں رکھی ہر چیز دیکھ رہی تھی کتنی ترتیب سے رکھی گئی تھیں یہ ساری چیزیں

"ہمم ڈیکوریٹ کافی اچھا کیا ہے"

"میں نے اپنے ہاتھوں سے جو کیا ہے بیگم جی تو آپ کو پسند تو آئے گا ہی نہ"

زین نے اس کے قریب آکر کہا اور اب وہ اس کے برابر بیٹھ چکا تھا ہانیہ کا ہاتھ تھام کر وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا

کتنا پیار کرتا تھا وہ اس سے مگر یہ اب بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ اس سے بھی پہلے سے اس سے محبت کرتی ہے

زین نے اپنی جیب سے ایک ڈبّی نکالی جس میں ایک خوبصورت سی انگوٹھی تھی زین نے اس کی انگلی میں پہنائی جو اس کے خوبصورت ہاتھوں کو اور بھی زیادہ حسین بنا رہی تھی

"زین یہ کتنی خوبصورت رنگ ہے نہ تھینکس"

"ہمم مگر تم سے زیادہ نہیں"

زین نے اس کا ہاتھ چومتے ہوئے کہا جس پر ہانیہ کا دل دھڑکا تھا زین اس کے اور بھی زیادہ قریب آیا اور اس کے ماتھے پر بوسا دیا جس سے ہانیہ نے آنکھیں بیچلیں

"ہانیہ ایک بات بتاؤ... تم مجھ سے کب سے محبت کرتی تھیں"

"یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟"

ہانیہ نے نظریں جھکائے پوچھا

"جب تمہارا وہ بریسلیٹ مجھے ملا تھا اس کے بعد ہی مجھے پتا چلا کہ تم بھی مجھے پسند کرتی ہو، تو اب بتا دو نہ پلیز کے تم کب سے مجھ پر عاشق تھیں"

زین کی بات پر ہانیہ کی ہنسی نکل گئی

"میں کوئی جن یا چڑیل ہوں جو عاشق ہوؤں گی آپ پر؟"

ہانیہ نے ہنستے ہوئے کہا

"جو بھی... مگر پلیز مجھے بتاؤ کہ تم کب سے مجھے پسند کرتی تھیں"

"جب میرا پہلا دن تھا اس یونیورسٹی میں... جب آپ نے مجھے کلاس میں ویلکم کہا تھا... آپ مجھے سب سے الگ لگے تھے اور تب سے ہی میرے دل میں آپ کے لئے جزبات ابھرنے لگے تھے"

زین ہانیہ کی بات پر بہت حیران ہوا تھا

"مطلب پورے دو سالوں سے...؟"

"جی"

"تو پاگل پھر کبھی بتایا کیوں نہیں مجھے؟"

زین نے ہانیہ کے گال کھینچے ہوئے کہا

"تو کیسے بتاتی آپ کو؟... آپ کی تو اتنی ساری دوستی تھیں جو ہر وقت آپ کے ارد گرد موجود رہتی تھیں..."

"ہمممممم جیلسی..."

ہانیہ کے منہ بسورنے پر زین مسکرایا تھا جبکہ وہ اب اور بھی زیادہ قریب آگیا تھا ہانیہ کا ڈوپٹہ اتار کر اس نے ٹیبل پر رکھ دیا اور اب وہ اس کی سانسوں کو محسوس کر رہا تھا

"آئی لو یو میری چشمش چوزی..."

یہ کہہ کر وہ ہانیہ کو موقع دیئے بنا اس کے لبوں کو قید کر چکا تھا ہانیہ اس کی گرم جھلستی سانسوں کو محسوس کرتے ہوئے آنکھیں بند کر گئی تھی

زین ساری رات اس پر اپنی شدتوں کی بارش کرتا رہا اس کو ایک لمحے بھی خود سے دور کرنے کے لئے تیار نہ تھا ہانیہ اس کی باہوں میں قید ہو کر خود کو بہت محفوظ محسوس کر رہی تھی

شاید یہی ایک پاک محبت کی آخری منزل تھی ان کے انتظار کا سفر ختم ہو چکا تھا وہ دونوں راضی تھے دل سے ایک دوسرے کے لئے وہ دونوں اب مکمل ہو چکے تھے

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

عنایہ جب سے کراچی آئی تھی کمرے میں بند ہو کر رہ گئی تھی نہ جانے کتنے دن گزر گئے تھے وہ زیادہ کسی سے بات نہیں کر رہی تھی لیکن شاہزیب روز اسے کال کرتا تھا اس کی طبیعت معلوم کرنے کے لیے مگر اس رات کے بعد اب تک شہریار نے اسے کال نہیں کی تھی عنایہ سمجھ چکی تھی کہ وہ اسے دھوکا دے کر جا چکا ہے اس نے اپنا مقصد پورا کر لیا تھا تو اب وہ اسے کیوں پوچھتا کیوں ڈھونڈتا

صفدر صاحب نے شاہزیب اور شانزے بیگم کو کراچی آنے کے لئے کہا تھا کیونکہ شاہزیب کو اب پھر سے ملک سے باہر جانا پڑ رہا تھا جس وجہ سے ایک بار پھر سے شانزے بیگم اکیلی پڑ جاتیں اس لئے صباحت بیگم کے بہت اصرار کرنے پر وہ آنے کے لئے راضی ہو گئیں تھیں صفدر صاحب نے صباحت سے عنایہ اور شاہزیب کے لئے بات کی تھی کیونکہ دونوں ایک دوسرے کے مزاج کے مطابق بلکل پرفیکٹ تھے

آج شاہزیب شانزے بیگم کے ساتھ کراچی آگیا تھا اور اس کے دل میں کچھ تھا جو وہ عنایہ کو کتنے سالوں سے کہنا چاہتا تھا مگر ڈرتا تھا کہیں وہ اس سے خفا نہ ہو جائے کہیں وہ انکار نہ کر دے لیکن اس بار یہ

جانتے ہوئے بھی کے عنایہ کو شہریار استمعال کر چکا ہے شاہزیب اسے اپنانا چاہتا تھا اس سے اظہارِ محبت کرنا چاہتا تھا یہ اس کی یک طرفہ محبت تھی جس کو دل میں لئے وہ ہزار دکھ برداشت کر چکا تھا مگر یہ محبت کبھی کم نہیں ہوئی تھی

"اسلام و علیکم بجّو کیسی ہیں آپ"

شانزے اور شاہزیب گھر میں داخل ہوئے تھے جب صباحت بیگم نے پیار سے اپنی بہن کو گلے لگایا

"و علیکم السلام صباحت میں ٹھیک اور تم کیسی ہو"

انہوں نے مسکرا کر جواب دیا تھا جبکہ اب وہ لوگ ڈرائینگ روم میں آ چکے تھے جب سیڑھیاں اترتے ہوئے بھاگنے والے انداز میں بیا شانزے کے پاس آئی اور گلے لگ گئی

"اسلام و علیکم خالہ جانی..... کیسی ہیں آپ آپ کو پتا ہے میں نے آپ کو کتنا مس کیا تھا آئی لو یو"

"و علیکم السلام میری جان میں نے بھی تمہیں بہت یاد کیا"

شانزے نے شفقت سے بیا کے سر پر ہاتھ رکھا بیا نے شاہزیب کو سلام کیا اور ہمیشہ کی طرح اس سے شرارتیں کرنے والے انداز میں کہنے لگی

"شہزی بھائی کیا خیال ہے پھر؟ ہو جائے ایک کرکٹ آج شام؟"

"ہاں کیوں نہیں پاٹنر"

شاہزیب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا جبکہ شاہزیب کی نظریں عنایہ کی تلاش میں تھی اور یہ تلاش ختم ہوئی جب عنایہ سامنے سے آئی اور شانزے بیگم کو سلام کیا ایک نظر شاہزیب پر ڈال کر وہ واپس اپنے کمرے میں چلی گئی تھی

شام کی چائے سب لون میں بیٹھ کر پی رہے تھے جبکہ شاہزیب اور بیا کرکٹ کھیلنے میں بیزی تھے اور عنایہ انہیں بیٹھ کر دیکھ رہی تھی

"صباحت عنایہ کو کیا ہوا ہے اس کا چہرہ کیوں اترا ہوا ہے؟"

شانزے بیگم نے فکرمندانہ انداز میں پوچھا

"بجّو پتا نہیں اسے کیا ہو گیا جب سے اسلام آباد سے آئی ہے اپنے کمرے میں ہی رہتی ہے کسی سے زیادہ بات تک نہیں کرتی، شاید آپ لوگوں کو یاد کرتی ہو گی لیکن اب آپ آگئی ہیں نہ سنبھالئے گا اسے"

آخری جملہ صباحت بیگم نے مسکرا کر کہا تھا

"اچھا صباحت میں کہہ رہی تھی کہ اگر تم اور صفدر راضی ہو تو ہم عنایہ اور شاہزیب کے بارے میں کچھ سوچیں"

"جی جی کیوں نہیں بجو میں بھی صفدر سے یہی کہہ رہی تھی کہ اب عنایہ کی پڑھائی بھی مکمل ہو گئی اب ان کے بارے میں کچھ سوچنا چاہیے"

وہ دونوں مسکرا کر باتیں کر رہی تھیں جب صفدر صاحب بھی آکر ان کی باتوں سے اتفاق کرنے لگے

"شاہزیب بیٹا ادھر آنا"

شانزے بیگم نے مسکراتے ہوئے شاہزیب کو بلایا

"بیٹا تم اور عنایہ اور بیا کو لے کر کہیں آؤٹنگ پر چلے جاؤ اس سے عنایہ کا دماغ بھی بٹ جائے گا"

"جی امی جان ضرور"

یہ کہہ کر وہ واپس بیا کے ساتھ کھیلنے چلا گیا

💗💗💗💗

دونوں فیملیز کو کراچی آئے آج دو دن ہو چکے تھے وہاج صاحب کے کہنے پر شہریار عالیہ کو لے کر شوپنگ پر چلا گیا تھا وہ دونوں شوپنگ کے لئے اس ہی مول میں آئے تھے جہاں عنایہ انابیہ اور شاہزیب آئے ہوئے تھے

بیا مینس وئر شاپ میں چلی گئی جہاں وہ لڑکوں کے کپڑے خود پر لگا کر چیک کر رہی تھی جبکہ عنایہ اور شاہزیب اوپر بنے ریسٹورنٹ کے سامنے شاپ پر کھڑے تھے سامنے کرسیوں پر شہریار عالیہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جب شہریار کی نظر عنایہ اور شاہزیب پر گئی وہ ایک پل کے لیے یہ بھول گیا تھا کہ وہ تو عنایہ کا سامنا بھی نہیں کرنا چاہتا تھا وہ عنایہ کے سامنے جا کھڑا ہوا

"عنایہ"

عنایہ نے پلٹ کر دیکھا تو ساکت ہو گئی جبکہ شاہزیب مُٹھی دبوچ کر رہ گیا

"اوہ تم تو اپنے کزن کے ساتھ بڑی خوش نظر آ رہی ہو"

شہریار نے تنزیہ لہجے میں کہا جبکہ شاہزیب عنایہ کو پیچھو کر کے خود سامنے آیا ابھی شاہزیب کچھ کہتا جب عنایہ نے اس کا ہاتھ پکڑا

"شہزی چلیں یہاں سے پلیز"

"اوہ تو تم دونوں یہاں ڈیٹ مارنے آئے ہو"

عالیہ نے شیطانی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا

"شہزی پلیز چلیں یہاں سے"

عنایہ اس گھٹیا انسان کی شکل بلکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی تھی

"بہت ہوشیار ہو تم لوگ تو محبت میں جنازے کے پیچھو جنازہ لگا دیتے ہیں مگر تم... تم نے تو مجھے اس وقت چھوڑا جب مجھے تمہاری سب سے زیادہ ضرورت تھی"

وہ کتنی ڈھٹائی سے کھڑا جھوٹ بول رہا تھا

"بات سنو تم شہریار اپنی حد میں رہو"

شاہزیب نے اسے غصے سے کہا

"تم ہوتے کون ہو مجھے میری حد یاد دلانے والے؟ تم نے میری محبت کو چھینا تھا مجھ سے"

وہ آخر کہنا کیا چاہ رہا تھا عنایہ اور شاہزیب دونوں کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا جبکہ عنایہ اب کچھ سمجھنا بھی نہیں چاہتی تھی

"شہریار چلو نہ اس ان گھٹیا بیغیرت اور گرے ہوئے لوگوں کے منہ لگنے کی بلکل بھی ضرورت نہیں تم ان کی ڈیٹ خراب نہ کرو، دیکھو کس طرح بے شرمی سے اپنے عاشق کا ہاتھ پکڑے کھڑی ہے وہ"

عالیہ نے شہریار کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ایک ادا سے کہا

"خبردار اگر عنایہ کے کردار کے بارے میں کچھ غلط کہا... میں بلکل لحاظ نہیں کروں گا کہ تم لڑکی ہو"

شاہزیب نے اسے انگلی سے وارن کرتے ہوئے کہا جبکہ عنایہ کی آنکھوں میں آنسوں آ رہے تھے اس نے شاہزیب کا ہاتھ پکڑا اور لے کر وہاں سے چلی گئی جبکہ شہریار یہ منظر دیکھ کر اندر سے جل رہا تھا

"دیکھا نہ تم نے؟ میں نے صحیح کہا تھا نہ کہ اس رات تمہیں اس حال میں چھوڑ کر دیر ہونے کا بہانا بنا کر وہ اپنے کزن سوری آئی مین اپنے اس عاشق کے ساتھ وقت گزارنے چلی گئی تھی اور پلٹ کر پوچھا بھی نہیں اس نے تمھیں"

"شاید صحیح کہہ رہی ہو تم"

شہریار نے غصے سے ٹیبل پر سے موبائل اٹھایا اور وہاں سے چلا گیا

💘💘💘💘

"اوہ ہو تم لوگ اتنی جلدی آ گئے آج تو باہر ڈنر کا ارادہ تھا نہ تمہارا؟"

صباحت بیگم نے ان تینوں کو آتے ہوئے پوچھا

"جی موم دی کہ طبیعت خراب ہو رہی تھی اس لئے ہم انہیں گھر لے آئے"

عنایہ طبیعیت کا بہانا بنا کر گھر جانے کا کہہ رہی تھی مگر اس کی آب سچ میں طبیعت خراب ہو رہی تھی

وہ کمرے میں آ کر واش روم چلی گئی اس کا دل خراب ہو رہا تھا شاید الٹی بھی ہوئی تھی

شاہزیب اس سے بات کرنے اس کے کمرے میں آیا مگر وہ وہاں نہیں تھی جیسے وہ واپس پلٹنے لگا

عنایہ واشروم سے باہر آئی ابھی وہ اسے کچھ کہتا وہ بے ہوش ہو کر گرنے ہی لگی تھی جب شاہزیب نے

اسے سہارا دیا

"عنایہ کیا ہوا تمہیں . . . ؟ تم ٹھیک تو ہو نہ"

یہ کہہ کر اس نے عنایہ کو گود میں اٹھایا اور بیڈ پر لٹا دیا نہ جانے اب کونسا پہاڑ ٹوٹنے والا تھا عنایہ پر

شاہزیب نے باہر جا کر سب کو عنایہ کی طبیعت کا بتایا صفدر صاحب نے ڈاکٹر کو کال کی تھوڑی دیر میں

ڈاکٹر آ چکی تھی عنایہ کو چیک کر کے اس نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ عنایہ اب بھی بے ہوش تھی

"مبارک ہو آپ کی وائف پریگننٹ ہیں"

Episode 16

"مبارک ہو آپ کی وائف پریگننٹ ہیں"

ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے شاہزیب کو دیکھ کر کہا ڈاکٹر کے کہنے کی دیر تھی وہاں کھڑے سب لوگ شاہزیب کو حیرت سے دیکھنے لگ گئے صباحت بیگم بے ہوش ہونے لگی تھیں جن کو شانزے بیگم نے سہارا دے کر صوفے پر بیٹھایا جبکہ صفدر صاحب آنکھوں سے چشمہ اتار کر صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھے

"یہ کچھ میڈیسن لکھ کر دے رہی ہوں یہ آپ ان کو ٹائم پر دیئے گا اور ان کا بہت زیادہ خیال رکھیے گا"

یہ کہہ کر ڈاکٹر نے میڈیسن لکھی اور شاہزیب اسے باہر تک چھوڑنے چلا گیا جبکہ عنایہ اب بھی ہوش میں نہیں تھی

صباحت بیگم اب مکمل طور پر بے ہوش ہو چکی تھیں شانزے کی آواز پر شاہزیب بھاگ کر آیا

"شہزی بیٹا جلدی سے ایک گلاس پانی لاؤ"

شاہزیب جلدی سے کچن سے ایک گلاس پانی لایا جبکہ ہمدانی صاحب اب بھی سر پکڑے بیٹھے ہوئے تھے اور بیا صباحت بیگم کو آوازیں دے کر اٹھانے میں مصروف تھی شانزے نے صباحت کی آنکھوں پر پانی کے چھینٹے مارے جس سے صباحت بیگم نے آنکھیں کھولیں تو شانزے بیگم نے بیا کے ساتھ انہیں کھڑا کیا اور انہیں ان کے کمرے میں لے گئیں

شاہزیب ہمدانی صاحب کے برابر میں آبیٹھا اور ان کے گندھے پر ہاتھ رکھا ہمدانی صاحب نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا

"کیا ہے یہ سب شاہزیب؟ کیا ہے یہ سب؟ کیا کہہ رہی تھی وہ ڈاکٹر؟"

ہمدانی صاحب نے چیلنجتے ہوئے کہا ان کی آواز سے عنایہ نے ہلکی سی آنکھیں کھولی

"چاچو... وہ..."

ابھی شاہزیب کچھ کہتا عنایہ نے آنکھیں کھولیں اور شہریار کا نام لیا جو سن کر ہمدانی صاحب تیش میں آگئے اور غصے سے اٹھ کر اس کے پاس آئے

"کون شہریار.....؟؟؟؟؟؟؟؟"

عنایہ نے نہ سمجھی کی کیفیت میں انہیں دیکھا اس نے اٹھنے کی کوشش کی جو کہ ناکام ہو گئی

"چاچو میں سب بتاتا ہوں آپ کو پلیز آپ ابھی عنایہ کو کچھ نہ کہیں ڈاکٹر نے اسے ہر طرح کی ٹینشن سے دور رہنے کا کہا ہے"

"تم چپ رہو شاہزیب... کتنا مان تھا مجھے اس پر اور اس نے ایک لمحہ بھی نہیں لگایا میری عزت خاک میں ملانے میں..."

ہمدانی صاحب کی آنکھیں غصے سے لال ہو رہی تھیں جبکہ عنایہ ڈری سہمی ہوئی اٹھ بیٹھی

"بتاؤ کون ہے یہ شہریار...؟ کس شہریار کے ساتھ مل کر میرے منہ پر کالک ملی ہے تم نے..."

عنایہ خوف سے شاہزیب کو دیکھنے لگی

"چاچو پلیز میری پوری بات تو سن لیں اس میں عنایہ کا کوئی قصور نہیں ہے"

شاہزیب کی بات سن کر ہمدانی صاحب شاہزیب کے پاس آئے

"تمہارا مطلب یہ ریپیسٹ بیبی ہے؟"

صباحت بیگم کو جیسی ہوش آیا وہ بھاگ کر عنایہ کے کمرے میں آئیں جبکہ شانزے اور انابیہ بھی ان کے پیچھو چلی آئیں

"ایسا ہو ہی نہیں سکتا... اگر ایسا ہی تھا تو عنایہ نے کس شہریار کا نام لیا ہے؟"

ہمدانی صاحب کی بات پر شاہزیب خاموش ہو گیا تھا جبکہ سب سمجھ چکے تھے شاہزیب حقیقت جانتا ہے

صباحت بیگم شاہزیب کے سامنے آئیں

"شاہزیب میں ہاتھ جوڑتی ہوں جو سچ ہے وہ بتادو جو کچھ تم جانتے ہو ہمیں بتادو تمہیں اللہ کا واسطہ"

شاہزیب نے صباحت بیگم کے ہاتھ نیچے کئے

"خالہ کیا کر رہی ہیں آپ پلیز ایسے مت کریں"

"تم نہیں بتاؤ گے؟ ٹھیک ہے میں اسے جان سے مار دیتا ہوں کیونکہ یہ ہمارے خاندان پر ایک بدنما داغ سے کم نہیں ہے..."

ہمدانی صاحب جیسے ہی عنایہ کے آگے آئے شاہزیب نے انہیں روک لیا

"چاچو آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے میں بتاتا ہوں آپ سب کو سچ"

سب اس کی طرف متوجہ ہوئے

💔💔AreeSha khaN NoVeLs💔💔

"زین اٹھ جائیں پلیز اور کب تک سوئیں گے آپ"

ہانیہ جو صبح سے اٹھی ہوئی تھی آمنہ بیگم کے لایا ہوا ڈریس پہن کر ہلکا سا میک اپ کر کے تیار ہو چکی تھی اب زین کو اٹھانے کے لئے بیڈ پر آئی تھی

"اُوففففف بیگم تھوڑی دیر اور سونے دو نہ"

زین نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل کے مقام پر رکھا اور بند آنکھوں سے کہنے لگا

"زین کیا ہو گیا اٹھ جائیں امی نیچے انتظار کر رہی ہیں ہمارا"

ہانیہ نے ہاتھ پیچھو کرنا چاہا تو زین نے ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے اوپر جھکا لیا ہانیہ کے بال اس کے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے جسکو ہانیہ نے دوسرے ہاتھوں سے پیچھو کیا اب ہانیہ اور زین کی نظریں ٹکرائی تھیں ہانیہ نے جلدی سے نظریں جھکالی

"میری جان مجھ سے اتنا کیوں شرماتی ہو آپ"

زین نے اس کے ماتھے پر آئے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہا جبکہ ہانیہ نے پھر سے زین کو دیکھا اور اسے اپنی طرف دیکھتے ہوئے پھر سے نظریں جھکالیں

"زین پلیز چھوڑیں نہ مجھے اور اٹھ جائیں آپ"

" ہمممم اچھا نہ پہلے یہ بتاؤ نیند پوری کر لی میری چشمش چوزی نے اپنی"

زین نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ اب ہانیہ اس کے اوپر سے ہٹ چکی تھی

"جی ہاں ہو گئی پوری"

"مگر میری نہیں ہوئی اوکے گڈ نائٹ"

ہانیہ کے کہنے کی دیر تھی زین جلدی سے منہ پر کُشن رکھ کر سونے لگا

"ارے ے ے بس کر دیں زین اٹھ جائیں پلیز ایسا نہ ہو امی یہاں آجائیں اور پھر جب وہ آپکو ایسے سوتے ہوئے دیکھیں گی نہ پھر آئے گا مزہ"

ہانیہ کی بات پر زین اٹھ بیٹھا

"اچھا نہ اٹھ گیا یار... اچھا سنو ایک کس ہی دے دو سنا ہے بیگم جب صبح پیار سے چار پانچ کسسز دے کر اٹھاتی ہے تو شوہر کا پورا دن بہت اچھا گزرتا ہے"

زین کہہ کر آگے آنے لگا

"دووور رہیں آپ نے فیس واش نہیں کیا ہوا دوور رہیں آپ"

ہانیہ جلدی سے دور ہوئی

"اوففف ایسے کر رہی ہو جیسے میں کوئی سالوں سے نہیں نہایا... بھلا بیگم ایسا کرتی ہے شوہر کے ساتھ"

زین نے معصوم سی شکل بناتے ہوئے کہا جب باہر سے آمنہ بیگم کی آواز آئی وہ زین کے اٹھنے کا پوچھ رہی تھیں

"اچھا نہ زین آپ پلیز جائیں جلدی سے فریش ہو کر برش کر لیں جب آپ تیار ہو جائیں گے نہ تو لے لئے گا کسسز بس اب جائیں پلیز زز"

ہانیہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ اس کے بھاگنے والے انداز پر زین مسکرایا تھا

"میری چشمش چوزی بھی نہ..."

وارڈروب سے کپڑے لے کر وہ باتھ چلا گیا تھا

💘💘💘💘

"مورنینگ مائے فیوچر وائف"

بیا ابھی سونے میں مصروف تھی جب ایک کی میسج کوئی دس، پندرہ بار آچکا تھا بیا بار بار رنگ ہونے کی آواز پر آنکھ کھول کر دیکھنے لگی سائٹ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر اس نے اسکرین چیک کی جس پر ارحم کا ایک ہی میسج بار بار آرہا تھا

"یہ پاگل واگل تو نی ہو گیا ایک ہی میسج اتنی بار کون بھیجتا ہے؟"

بیا نے واٹس ایپ چیک کیا جس پر ارحم نے پھولوں والی پکچر بھیجی ہوئی تھی اور یہاں بھی نیچے مورننگ مائے فیوچر وائف لگا ہوا تھا بیا نے سوچا اگر اس کو ریپلائی دے دیا تو گلے پڑ جائے گا بیا نے موبائل سائلنٹ پر لگایا اور باتھ چلی گئی

واپس آکر ہمیشہ کی طرح آج بھی لڑکوں والی ڈریسنگ کر کے موبائل جیب میں رکھ اور کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ صباحت بیگم اس کو اس طرح سے بھاگ دوڑتے دیکھ کر حیران رہ گئیں

"مورننگ ڈیڈ"

بیا صفدر صاحب کے ماتھے پر بوسا دے کر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی

"یہ کیا طریقہ ہے سلام کرنے کا؟ اور یہ کس طرح کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں، خدانہ خواستہ اگر ارحم یا نورین نے تمہیں اس حال میں دیکھ لیا تو کیا سوچیں گے وہ لوگ؟"

صباحت بیگم نے ہمیشہ کی طرح آج بھی کوئی نہ کوئی بات لے کر اسے طعنہ دیا جبکہ بیا بنا کچھ کہے اپنے ناشتے میں بیزی ہو گئی

"صباحت بیگم بس بھی کرو نہ ایک تو اس کی یوں اچانک منگنی پر وہ اتنی اداس تھی اب کہیں جا کر اس کا موڈ اچھا ہوا ہے تو تم پھر سے شروع ہو گئیں، خبردار جو میری شیرنی کو اب کسی نے کچھ بھی کہا تو اچھا نہیں ہو گا"

ہمدانی صاحب ہمیشہ کی طرح اس کی وکالت کرنے لگے جس پر بیا سینہ تاننے والے انداز میں صباحت بیگم کو دیکھنے لگی

"اچھا بھئی نہیں کہہ رہی کچھ اس کو، اچھا صفدر میں کہہ رہی تھی کہ نورین بیگم کہہ رہی تھیں اس ہی سال میں ان دونوں کی شادی کر دی جائے"

صباحت بیگم کی بات پر بیا کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں کل ہی تو اس پر اتنا بڑا پہاڑ ٹوٹا تھا اور اب پھر سے یہ سب سن کر اس کے ہوش اڑ گئے

"کر لیں گے اتنی جلدی بھی کیا ہے"

ہمدانی صاحب نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا

"ہمیں بھلے سے جلدی نہ ہو لیکن ان کو ہے کیوں کہ ان کا ایک بیٹا اور بھی ہے"

بیا کو سن کر حیرانی ہوئی کہ ارحم کا ایک بھائی بھی ہے

"ہم اچھا... صحیح ہے پھر کرتے ہیں اس بارے میں بات"

"کیا صحیح ہے بابا؟ میں نے نی کرنی اتنی جلدی شادی... آپ منع کر دیں نورین آنٹی کو کے کچھ سالوں تک بھول جائیں اس بات کو"

بیا نے آئبرو کا زاویہ بناتے ہوئے بولا

"کیا مطلب کچھ سالوں تک بھول جائیں...؟ کیا بڑھاپے میں شادی کرو گی؟ ساری عمر ہمارے سروں پر بیٹھے رہو گی؟"

صباحت کی باتوں پر بیا نے ہاتھ میں پکڑا کانٹے کا چمچ اٹھا کر پھینکا اور اپنی گاڑی نکالنے بھر چلی گئی جس پر ہمدانی صاحب نے صباحت کو گھور کر دیکھا

"ارے روکیں اسے... اسے کہیں کپڑے بدل کر جائے"

صباحت بیگم نے بیا کو اتنے غصے میں جاتے دیکھ کر بولا

"خدا کا واسطہ صباحت بس کر دو... مت پڑا کرو اس کے پیچھو تم"

ہمدانی صاحب نے سخت لہجے میں کہا اور وہ بھی وہاں سے اٹھ کر آفس کے لئے نکل گئے

💘💘💘💘

ہانیہ کو پتا تھا اگر وہ کمرے میں گئی تو جو اس نے زین کو کہا تھا وہ پورا کرنا ہو گا اس لئے وہ کمرے میں ہی نہیں گئی زین تیار ہو کر باہر ڈائننگ پر آ گیا

"کیسی ہیں امی آپ"

ایک نظر ہانیہ پر ڈال کر اس نے آمنہ بیگم سے پوچھا

"میں بلکل ٹھیک چلو اب ناشتہ شروع کرو ہم دونوں کب سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں"

انہوں نے کہہ کر ناشتہ شروع کر دیا

"زین بیٹا میں یہ کہہ رہی تھی کہ ولیمہ بھی ہاتھ کے ہاتھ ہی کر دیا جائے... تم کیا کہتے ہو؟"

آمنہ بیگم نے مسکراتے ہوئے پوچھا جس پر ہانیہ نے بھی زین کی طرف دیکھا

"جب آپ کہیں امی... مگر بھائی کو اس میں شرکت کرنی پڑے گی ورنہ میں بھی ان کی شادی میں ایسا ہی کروں گا ہانیہ کے ساتھ ہنی مون پر چلا جاؤں گا پھر وہ کرتے رہیں اپنی شادی اکیلے بیٹھ کر"

زین نے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر ہانیہ اور آمنہ بیگم دونوں مسکرائیں

"ارے ایسے نہیں کہتے بڑا بھائی ہے تمہارا اور ویسے بھی اب میری پیاری بیٹی آ گئی ہے نہ یہاں اب ہم دونوں مل کر تمہارے بڑے بھائی کی شادی کی تیاریاں کریں گے"

آمنہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا پھر سب ناشتے میں مصروف ہو گئے جب ہمدانی صاحب کی کال آئی زین نے ریسیو کر کے سلام کیا

"جی جی ضرور میں امی جو بتادوں گا"

یہ کہہ کر اس نے فون رکھا

"کیا ہوا بیٹا سب خیریت ہے نہ"

"جی جی امی وہ ہمدانی انکل کہہ رہے تھے آج دوپہر اور شام کا کھانا ان کے گھر کھایا جائے"

زین نے مسکراتے ہوئے کہا

"اچھا چلو ٹھیک ہے پھر ہم دوپہر میں چلے گے وہاں"

آمنہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا

زین نے موبائل سکرین پر نظر ڈالی تو ارحم کا میسج آیا ہوا تھا

"دولہا جی اگر آپ کی شادی ختم ہو گئی کو تو میری بھی دال گلوادیں"

زین مسکرایا جبکہ ہانیہ اسے نہ سمجھی والے انداز میں دیکھنے لگی

زین کے دماغ میں پتا نہیں کیا چل رہا تھا جو وہ بار بار ہانیہ کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

"چاچو عنایہ پسند کرتی تھی اس لڑکے کو، عنایہ کو نہیں پتا تھا وہ اس کے ساتھ ایسا کرے گا"

شاہزیب نے مکمل بات نہیں بتائی تھی

"اب کہاں ہے وہ؟ استعمال کر کے پھینک گیا نہ"

ہمدانی صاحب نے سخت لہجے میں پوچھا جس پر عنایہ گردن جھکا گئی

"صباحت کہہ دو اپنی اس اولاد سے کے اس اگر میں اتنی سی بھی شرم باقی ہے تو زہر کھا کر مر جائے،

ورنہ میں اسے خود اپنے ہاتھوں سے مار دوں گا"

یہ کہہ کر وہ چلے گئے جبکہ صباحت بیگم عنایہ کے پاس آئیں

"تم نے یہ صلہ دیا ہے میری تربیت کا؟ کتنا بھروسہ تھا تم پر مجھے مگر تم نے تو میری سالوں کی محنت ایک پل میں مٹی میں ملا دی"

صباحت بیگم نفرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھیں

"صباحت بس کرو اگر اس طرح سے سب اسے باتیں سناتے رہیں گے تو اس مسئلے کا حل کیسے نکلے گا"

شانزے بیگم نے صباحت کو چپ کرواتے ہوا کہا جبکہ صباحت بیگم ایک افسوس نظر عنایہ پر ڈال کر کمرے سے چلی گئیں

شانزے بیگم کو اپنی بہن کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی اس لئے وہ بھی ان کے ساتھ چلی گئیں جبکہ بیا کو اس وقت کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ ہمدانی صاحب کے پاس چلی گئی کیونکہ اس وقت اسے سب سے زیادہ فکر اپنے بابا کی تھی

"شہزی یہ سب..."

عنایہ آنکھوں میں آنسوں لئے شاہزیب کو دیکھ رہی تھی شاہزیب عنایہ کے پاس آیا

"عنایہ... تم... تم پریگننٹ ہو"

عنایہ سکتے کی حالت میں شاہزیب کو دیکھ رہی تھی جبکہ شاہزیب نظریں جھکا گیا

"شاہزیب آپ شہریار کو کال کریں"

"کیا...؟ مگر عنایہ..."

"شاہزیب پلیز زز مجھے ملنا ہے اس سے"

عنایہ کے کہنے پر شاہزیب نے شہریار کو کال ملائی

"شہریار مجھے تم سے ملنا ہے"

عنایہ کی آواز سن کر شہریار کچھ دیر تو خود کو یقین دلاتا رہا کہ یہ عنایہ ہی ہے پھر لاپرواانداز میں بولا

"ٹھیک ہے میں مصروف ہوں کل تک فارغ ہو کر لوکیشن سینڈ کر دوں گا آجانا"

یہ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی

"عنایہ کیا کہو گی تم اسے؟"

"میں جانتی ہوں اس نے میرے ساتھ بہت غلط کیا مگر یہ بچہ صرف میرا نہیں شہریار کا بھی ہے اس لیے اب ہر حال میں اسے اس بچے کی زمہ داری قبول کرنی ہو گی"

عنایہ آنکھوں میں آنسوں لئے سپاٹ لہجے میں کہنے لگی جبکہ شاہزیب سمجھ چکا تھا مگر جو عنایہ چاہتی تھی کیا وہ ممکن ہو جاتا؟ کیا کل جب وہ شہریار سے ملنے جانے والی تھی کیا شہریار اسے اپنا لیتا؟

💔💔💔💔

"شہریار کہا جا رہے ہو تم؟"

شہریار کو گاڑی میں بیٹھتے دیکھ کر عالیہ نے سوال کیا

"کام سے"

یہ کہہ کر وہ گاڑی گیٹ سے باہر نکال چکا تھا جبکہ عالیہ کو شہریار کے جانے کی وجہ کچھ سمجھ نہیں آئی

تقریباً دس منٹ میں وہ ایک ریسٹورنٹ کے اندر موجود تھا تھوڑی ہی دیر میں عنایہ اور شاہزیب بھی آ گئے

شاہزیب کو دیکھ کر شہریار کا پھر سے خون کھولنے لگا مگر یہ سوچ کر چپ ہو گیا کہ اسے کون سا اب عنایہ سے کوئی رشتہ رکھنا ہے جو اسے فرق پڑے

عنایہ نے شاہزیب کو باہر ویٹ کرنے کا اشارہ کیا جس پہ عمل کرتا ہوا وہ باہر چلا گیا

"کہو کیوں بلایا؟"

عنایہ اس کے لہجے پر اسے دیکھتی رہ گئی کیا یہ وہی شہریار تھا جو کچھ دنوں پہلے اس پر جان نچھاور کرتا تھا اور جب اس کا مقصد پورا ہو گیا تو اب اس کا لہجہ کتنا کڑوا ہو گیا تھا

"مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے شہریار..."

عنایہ اس وقت بہت مجبور تھی شاید اس بچے کی وجہ سے ورنہ وہ کبھی بھی اس شخص کی شکل تک دیکھنا نہیں چاہتی تھی

"میں جانتی ہوں جو کچھ ہوا بہت غلط ہوا مگر پھر بھی آج تمہارے پاس چلی آئی ہوں"

"بلکل صحیح کہا بہت کچھ غلط ہو گیا مگر وہ ماضی تھا اور یہ حال ہے اور سچ یہ ہے کہ میں بہت جلد عالیہ سے شادی کرنے والا ہوں"

شہریار کی طنزیہ انداز میں کی گئی بات پر عنایہ حیرانی سے اسے ہی دیکھتی رہ گئی

"تم ایسا کیسے کر سکتے ہو شہریار... میرے خاطر نہیں تو اس بچے کے خاطر ایسا مت کرو... جو کچھ ہوا اس میں اس معصوم کی کوئی غلطی نہیں تھی شہریار"

شہریار عنایہ کی باتوں پر اسے نہ سمجھی والے انداز میں دیکھنے لگا آخر وہ کیا بولی جا رہی تھی

"کیا مطلب؟ کون سا بچا؟ کس بچے کی بات کر رہی ہو تم؟"

"ہمارا بچہ شہریار"

عنایہ نے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا

"واٹٹٹٹٹٹٹٹ؟؟؟"

"ہاں شہریار میں پریگننٹ ہوں..."

شہریار اسے حیرت سے دیکھنے لگا آخر وہ کس طرح کی باتیں کر رہی تھی

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے نہ؟ کیا کہی جا رہی ہو تم؟ ہمارا بچہ کیسے؟"

"کیا آپ کو نہیں یاد اس رات پارٹی میں آپ نے میرے ساتھ زبردستی....."

عنایہ نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا وہ کس طرح خود کو کنٹرول کر رہی تھی ورنہ اسے وہ لمحہ جب بھی یاد آتا تھا شہریار سے نفرت ہونے لگتی تھی

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ تمہارے کہنے کا مطلب اس رات نشے میں میں نے تمہارے ساتھ غلط کیا تھا؟"

شہریار نے حیرت سے کہا

"شہریار جو کچھ بھی ہوا اس کے زمہ دار ہم ہیں پلیز زززز شہریار کچھ کریں ورنہ میں جیتے جی مر جاؤں گی"

عنایہ رو رہی تھی مگر شہریار کو کچھ سمجھ نہ آیا کیوں کہ اس رات جو کچھ ہوا وہ عالیہ اور شہریار کے درمیان ہوا پھر عنایہ یہ کیسے کہہ سکتی تھی مگر پھر اسے یاد آیا کہ اس رات ہی تو عنایہ شاہزیب کے ساتھ جا چکی تھی تو کیا یہ سب عنایہ کی سازش ہے شہریار نے اس کی باتوں پر یقین نہ کیا

"تمہارے کہنے کا مطلب ہے یہ بچہ میرا ہے؟ میں کیسے مانوں؟"

شہریار کی بات سن کر عنایہ اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی کیا کوئی اتنا گھٹیا بھی ہو سکتا تھا عنایہ کو روتا دیکھ کر شاہزیب اندر آتا جبکہ شہریار مسلسل اسے نظر انداز کئے جا رہا تھا

"شہریار... یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟"

"ہاں تو دو نا ثبوت کے یہ میرا بچہ ہے..."

شہریار کی بات شاہزیب سب چکا تھا عنایہ اس ہی وقت وہاں سے کھڑی ہوئی شہریار بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا

"شہزی چلو یہاں سے..."

عنایہ جانے لگی تھی جب شہریار نے اس کا راستہ روکا

"کہاں جا رہی ہو؟ ثبوت ہی تو مانگا تھا یہ تھوڑی کہا تھا کہ منہ چھپا کر بھاگ جاؤ... اور ویسے بھی یہ جو تم ہر وقت اپنے اس کزن کے ساتھ گھومتی پھرتی رہتی ہو کیا پتا یہ بچہ میرا نہیں بلکہ اس کا..."

شہریار کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ عنایہ نے اس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کیا شاہزیب کو بھی اس کی اس بات پر بے انتہا غصہ آیا تھا

"خبردار جو اب میرے کردار پر انگلی اٹھائی تم نے... میں تمہاری بے وفائی تو برداشت کر سکتی ہوں مگر اپنے کردار پر کوئی داغ کبھی برداشت نہیں کروں گی سمجھے تم..."

عنایہ وہاں سے نکل گئی تھی جبکہ شہریار اپنے گال پر ہاتھ رکھ کر کھڑا اسے جاتے دیکھ رہا تھا

"اب بھی وقت ہے شہریار سنبھل جاؤ... ایسا نہ ہو وقت ہاتھ سے چلا جائے اور تم پچھتاتے رہ جاؤ"

شاہزیب نے اسے ایک نظر دیکھا اور اپنے الفاظ ادا کر کے وہاں سے چلا گیا شہریار کو اب بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب ہو کیا رہا ہے وہ بچہ شہریار کا کیسے ہو سکتا ہے شہریار کبھی بھی عنایہ کے قریب نہیں آیا پھر یہ سب کیا ہے

💘💘💘💘

"تم نے روکا کیوں نہیں اسے جانے سے...؟ کہیں ایسا نہ ہو اسے سچ پتا چل جائے اور بات ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے"

سمرین بیگم کو کھٹکا ہو رہا تھا کہ شہریار کہیں پھر سے تو اس عنایہ سے ملنے نہیں چلا گیا

"اوہ ہو موم آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں شہریار کو کچھ یاد نہیں کہ اس رات اس کے ساتھ کون تھا اگر اسے عنایہ سے پتا بھی چل گیا کہ اس رات عنایہ اس کمرے میں تھی تو بھی شہریار اس کی باتوں پر یقین نہیں کرے گا کیوں کہ میں نے شہریار کو اس کے اور اس کے کزن کے خلاف بہت پٹیاں پڑھائی ہیں"

عالیہ نے شیطانی مسکراہٹ لبوں پر سجائے کہا وہ دونوں ماں بیٹیاں اپنی ساری سازشوں کو عیاں کر رہی تھیں جب کمرے کے باہر سے کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز آئی سمرین بیگم اور عالیہ ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں خوف ان کے چہرے پر صاف نظر آ رہا تھا وہ دونوں جلدی سے کمرے کے باہر گئیں تو وہاب صاحب دل کے مقام پر ہاتھ رکھے زمین پر گرے پڑے تھے ساتھ ایک گلدستہ بھی ٹوٹا پڑا تھا

"موم کہیں ڈیڈ نے سب کچھ سن تو نہیں لیا..."

عالیہ نے ڈرتے ڈرتے کہا

"یہ سب چھوڑو جلدی سے آپا کو آواز لگاؤ انہیں اسپتال لے کر جانا ہے جلدی"

سمرین بیگم نے چیلنختے ہوئے کہا عالیہ جلدی سے نورین بیگم اور وہاج صاحب کو بلا کر لائی اور پھر سب انہیں ہسپتال لے کر چلے گئے

شہریار گاڑی چلا رہا تھا ساتھ ہی عنایہ کی باتوں پر بھی غور کر رہا تھا

"کہیں ایسا تو نہیں کہ عالیہ نے مجھ سے جھوٹ کہا تھا... کہیں ایسا تو نہیں اس رات کمرے میں عنایہ ہی تھی... اگر واقعی ایسا ہے تو میں عالیہ کو نہیں چھوڑوں گا"

شہریار کی گرفت ہینڈل پر مظبوط ہو گئی اتنے میں وہاج صاحب کا فون آیا جسے سن کر وہ گاڑی سٹی ہسپتال کی طرف کر گیا

💘💘💘💘

وہاج صاحب اسپتال کے باہر کھڑے شہریار کا انتظار کر رہے تھے جب شہریار گاڑی پارک کر کے آیا

"ڈیڈ کیا ہوا ہے چاچو کو؟"

"بیٹا تمہارے چاچو کو ہارٹ اٹیک آیا ہے ابھی وہ تم سے ملنے کا کہہ رہا ہے چلو میرے ساتھ"

شہریار ان کے ساتھ سیڑھیاں عبور کرتا ہوا فرسٹ فلور پر پیشنٹ روم میں گیا جہاں وہاج صاحب بیڈ پر لیٹے ہوئے اس کے منتظر تھے نورین اور سمرین بیگم بھی وہیں موجود تھے اور ایک طرف عالیہ کھڑی اسے دیکھ رہی تھی

"چاچو کیا ہوا ہے آپ کو کیسے ہیں اب آپ"

شہریار فکرمندی سے ان کے پاس گیا اور کہنے لگا

"بیٹا تم مجھ سے ایک وعدہ کرو گے"

"کیسا وعدہ"

شہریار نے نہ سمجھی سے پوچھا

"میرا کوئی بیٹا نہیں تھا ہمیشہ سے ہی میں نے تمہیں اپنا سگا بیٹا مانا ہے اور تم نے ہمیشہ ہی میرا بیٹا بن کر بھی دکھایا ہے، مجھے امید ہے تم آج میری ایک اور خواہش ضرور پوری کرو گے"

سب ہی وہاب کو حیرت یہ دیکھ رہے تھے کہ آخر وہ کیا کہنے والے تھے

"جی چاچو کہیں"

"شہریار تم آج ہی میری عالیہ سے نکاح کر لو"

سب ہی ان کی بات پر حیران تھے

"مگر چاچو کچھ ہی دن تو باقی رہ گئے ہماری شادی میں پھر نکاح آج ہی کیوں"

"شہریار تم نے ہمیشہ میری ہر بات مانی ہے اور مجھے یقین ہے تم میری اس بات پر انکار نہیں کرو گے"

شہریار کے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا جواب دے جبھی وہاج صاحب نے آگے بڑھ کر جواب دیا

"وہاب تم کیوں پریشان ہوتے ہو ان کا نکاح آج ہی ہو گا شہریار نے بھلا کبھی تمہاری کسی بات کو ٹالا ہے جو اس بات پر انکار کرے گا؟"

شہریار اپنے ڈیڈ کو دیکھنے لگا تب ہی نورین بیگم بھی کہنے لگیں

"بلکل صحیح کہہ رہے ہیں وہاج آپ نکاح آج ہی ہو گا"

شہریار کو تو سوچنے کا وقت بھی نہیں دیا جا رہا تھا مگر وہ کرتا بھی کیا کچھ دنوں بعد ہی تو ان کی شادی تھی تو آج ہی صحیح

سمرین اور عالیہ دل ہی دل میں بے حد خوش تھیں آخر کیوں نہ ہوتیں انہوں نے بے صبری سے اس دن کا انتظار کیا تھا اور شاید ایسے ہی صحیح آج ان کا نکاح ہو ہی رہا تھا

🖤🖤AreeSha khaN NoVeLs🖤🖤

زین ہانیہ اور آمنہ بیگم کو لے کر صفدر صاحب کے گھر آیا ہوا تھا جبکہ بیا گھر پر نہیں تھی ہانیہ نے اسے کال کی تو اس نے دو بار کال کٹ کر دی تھی ہانیہ کو اس کا یوں اس طرح سے کال کاٹنا بہت برا لگا مگر

تھوڑی ہی دیر میں وہ گھر آگئی تھی آمنہ بیگم اور زین کو سلام کر کے وہ اپنے کمرے میں چلی گئی اور ہانیہ بھی اس کے پیچھو آگئی

"اااممممم انگیجمینٹ مبارک ہو بیا"

ہانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا

"بس کر دے تجھے سب پتا تھا نہ کہ وہ بندر کے منہ والا یہ گھٹیا حرکت کرنے والا ہے پھر بھی تو چپ رہی؟ اب مجھے تجھ سے بات نی کرنی"

بیا کے بندر کہنے پر ہانیہ کو ہنسی آئی

"ارے بس بس وہ تیرا ہونے والا ہسبینڈ ہے اور اپنے ہی کو یوں بندر کہنا بہت غلط بات ہے اور وہ رشتہ ہی لایا تھا اس میں کونسی گھٹیا حرکت ہے؟ بیٹا بہت خوش نصیب ہو تم جو وہ تم سے محبت کرتا ہے ورنہ وہ تو کسی کو منہ بھی نہ لگائے"

بیا خاموشی سے بیٹھی رہی آخر اسے ارحم اتنا برا کیوں لگتا تھا

"یار بیا بس کر دے تیرے یوں ناراض رہنے سے سب بدل تو نہیں جائے گا نہ اور ویسے کیا برائی ہے ارحم میں؟ اچھا خاصا ہینڈسم نوجوان ہے بلکل ہیرو لگتا ہے اور پھر یہ بھی سوچ اس نے تجھے تیری ان غنڈوں والی حرکتوں کے ساتھ قبول کیا ہے"

"یار تو نہ کرتا میں کون سا اس دنیا کی آخری لڑکی ہوں میں کونسا مری جاری تھی اس کے پیچھو"

ہانیہ کو اس کا اس قدر خفا رہنا کچھ عجیب لگا

"بیا دیکھو مجھے پتا ہے تمہاری ارحم سے نہیں بنتی مگر ایک بار اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچو محسوس کرو کیا تمہارے دل میں اس کے لئے کوئی جذبات نہیں کیا وہ اتنا برا ہے جو تم اس کو ہر وقت اگنور کرتی رہتی

ہو یہ مت بھولو پہلے وہ بھی ایسا ہی تھا مگر تمہاری محبت میں کتنا بدل گیا ہے وہ یہاں تک اس نے اپنا وہ مخصوص لاکٹ بھی اتار دیا کیا تمہیں نظر نہیں آرہی اس کی محبت؟ ایسے لڑکے بار بار نہیں ملتے سمجھی تم"

ہانیہ کے کہنے کی دیر تھی ارحم کا چہرہ اس کے سامنے آگیا تھا اس کا وہ مسکراتا چہرہ، اس کی وہ یک طرفہ مسکراہٹ، اس کے چلنے کا انداز، بات کرنے کا انداز، اور سب سے خاص جب اس نے ان لڑکوں کو مارا تھا کیا وہ واقعی بیا سے محبت کرتا تھا پھر بیا اس کے ساتھ ایسا کیوں کرتی تھی کیوں اس کی ہر بات کا جواب الٹا دیتی تھی

ہانیہ کے کمرے سے جانے کے بات بیا نے آج پہلے بار محبت کے بارے میں سوچا، دل کے مقام پر ہاتھ رکھا اور ارحم کا نام لیا

"ارحم"

اس کا دل واقعی دھڑک رہا تھا

"کیا مطلب ہے اس بیٹ مس کا؟"

وہ خود سے سوال کرنے لگی جبھی ارحم کی آواز آئی

"محبت"

بیا ایک دم چونکی اور جیسی مڑ کر دیکھا سامنے ارحم کھڑا تھا شاید یہ سب پلاننگ ہانیہ اور زین کی تھی

"ہاں بیا محبت... تمہیں بھی ارحم عباس خان سے محبت ہو گئی ہے"

بیا ساکت کھڑی اسے ہی دیکھے جا رہی تھی جیسے اس کی آنکھوں کو یقین ہی نہ آرہا ہو کہ وہ اس وقت اس کے سامنے کھڑا ہے

"تم... تم اندر کیسے آئے؟"

"یہ وقت ایسے سوالات کرنے کا نہیں بلکہ ہمارے رشتے کے بارے میں سوچنے کا ہے"

ارحم چلتا ہوا اس کے بہت قریب آیا اور کان میں سرگوشی نما انداز میں کہنے لگا

"کہو تمہیں بھی مجھ سے محبت ہے"

کیونکہ بیا اس کے یوں اچانک قریب آجانے سے لاعلم تھی اس لئے اچانک پیچھو گرنے لگی جب ارحم نے اس کو کمر سے پکڑا اور گرنے سے بچایا

"لکلکیا بلکوا سس ہے یہ... پیچھو ہٹو"

وہ بیا کے اتنے قریب تھا کہ اس کی گرم سانسیں بیا کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں

"یہ بکواس نہیں میرا سوال ہے اور پیچھو میں جب تک نہیں ہٹوں گا جب تک تم مجھے میرے سوال کا جواب نہ دے دو، اور ہاں جواب میری امید کے مطابق ہونا چاہیے"

ارحم کی گرفت بیا کی کمر پر اور بھی زیادہ سخت ہو گئی جبکہ بیا نے آنکھیں بند کی ہوئی تھیں اور دونوں ہاتھوں سے ارحم کی شرٹ کو مٹھی سے دبوچا ہوا تھا

"مجھے... مجھے تم سے... کوئی محبت نہیں....."

ابھی وہ کچھ اور کہتی جب ارحم نے اسے کھڑا کر کے اس کے ہونٹوں کو نشانہ بنانا چاہا اور بنا بھی لیا آخر وہ کرتا بھی کیا ہر کوشش کر لی تھی مگر شاید اب وہ اپنی پر آچکا تھا بیا کو ہر حال میں مکمل طور پر وہ اپنا بنانا چاہتا تھا

وہ بیا کے ہونٹوں پر اپنی شدت دکھا رہا تھا جبکہ بیا مسلسل اس کے سینے پر مُکے مار کر اسے دور کرنے میں مصروف تھی مگر وہ بھی ارحم عباس خان تھا اس نے بیا کے ہونٹوں پر شدت اور بھی زیادہ کر دی جب بیا ہر حربہ استعمال کر کے ناکام ہو گئی تو تھک کر ہاتھ ڈھیلے چھوڑ دیئے تقریباً تین منٹ تک ارحم نے اسکے ہونٹوں کو قید رکھا اور پھر بلکل آرام سے ان ہونٹوں کو آزاد کیا

مگر ہاتھ اب بھی ارحم نے مظبوطی سے تھامے ہوئے تھے اس لئے وہ دور نہ ہو سکی ارحم کے سینے پر سر جھکا کر بیا تیز تیز سانسیں لینے لگی ارحم کو اس کی یہ ادا پسند آئی تھی

ارحم نے ایک ہاتھ سے اس کے چہرے کا رخ اوپر کیا جب ان دونوں کی نظریں ملیں

"کیا اب بھی یہی کہو گی کہ مجھ سے پیار نہیں کرتیں؟"

ارحم نے بیا کی آنکھیں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا

"ارحم پلیز چھوڑو مجھے"

"میری بات کا جواب یہ نہیں ہے انا بیہ میری بات کا جواب میرے مطابق دو تب تمہیں آزاد کروں گا ورنہ یہ جو چھوٹا سا ظلم میں نے تمہارے ان نازک سے ہونٹوں پر کیا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر سے کرنا شروع ہو جاؤں . . . اور ہاں ایک اور بات جو جواب تم مجھے دینے جا رہی ہو وہ میرے مطابق ہو گا مگر اس پر قائم تم ساری زندگی رہو گی اور اس بات کو دل سے پورا کرو گی"

بیا اب بھی اس کی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی دل اسکا بہت زوروں سے دھڑک رہا تھا اسے ارحم کی باہوں میں سکون مل رہا تھا کیا تھا ان سب کا مطلب

ارحم نے بیا پر اپنی گرفت اور بھی زیادہ مضبوط کی جسکا مطلب صاف تھا وہ اس کے جواب کا منتظر تھا بیا اس کے ارادے سمجھ چکی تھی وہ اب پھر سے اس کے لبوں کو دیکھ رہا تھا ابھی وہ لبوں پر لب رکھنے ہی والا تھا جب بیا نے یک دم آنکھیں میچ کر کہا

"ہاں... ہاں مجھے تم سے محبت ہے..."

اس کے کہنے کی دیر تھی ارحم نے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے اور ایک لمحے میں ہی اس کے لبوں کو آزاد کر دیا

"گوڈ میری شیرنی... اب اس بات پر قائم بھی رہنا..."

ارحم یہ کہہ کر اسے آزاد کرتا ہوا واپس جانے کے لئے پلٹا لیکن پھر سے رکا

"اور ہاں... یہ دوسری بار ان نازک ہونٹوں پر جو میں نے کیا وہ ظلم نہیں بلکہ تمہارے لئے ایک چھوٹا سا انعام تھا محبت کو قبول کرنے کا"

یہ کہہ کر وہ اپنی اس مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ واپس دروازے سے باہر چلا گیا تھا جبکہ بیا کا تو دل بند ہونے کو تھا وہ کیا سوچتی کہ وہ اندر کیسے آیا کیسی نے اسے دیکھا تو نہیں... اسے بس اس وقت ارحم کے پرفیوم کی خوشبو اور اس کے لمس کی مٹھاس محسوس ہو رہی تھی

وہ لڑکی جو کبھی کسی سے متاثر نہیں ہوئی کبھی کسی کی باتوں میں نہیں آئی آج وہی لڑکی ارحم عباس خان کی باہوں میں قید ہوئی تھی اور شاید یہ سب اسے برا بھی نہیں لگا تھا

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

"نہیں کبھی بھی نہیں... میں ایسا کیسے کر سکتی ہوں؟"

عنایہ صباحت بیگم کی بات پر یک دم کھڑی ہوئی

"نہیں تو کیا کرو گی اس بچے کا تم؟ جب اس کا باپ ہی اس بچے کو قبول کرنے سے انکار کر رہا ہے"

"امی آپ تو ایسا نہ کہیں... آپ بھی تو ایک ماں ہیں نہ... آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ میں اس بچے کو اس دنیا میں لانے سے پہلے ہی ختم کر دوں..."

عنایہ بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی جبکہ شاہزیب باہر کھڑا سب کچھ سن چکا تھا

"کیا کمی تھی شاہزیب میں جو تم اس شہریار کے ساتھ ناجائز رشتہ بنائے رکھی تھی؟ اگر تم ایسا نہ کرتیں تو آج شاہزیب تمہارا شاہر ہوتا عنایہ"

"امی پلیز زز شہزی صرف میرے اچھے دوست ہیں اور کچھ نہیں، میں کبھی بھی انہیں اس نظر سے نہیں دیکھوں گی اور ایسا کچھ کبھی بھی نہیں ہو گا اور آپ نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا؟"

عنایہ صباحت کی باتوں پر حیران تھی اور پھر وہ اس بات سے بھی تو انجان تھی کہ جس کو وہ اپنا اچھا دوست کہتی ہے وہ اس کے لئے کیا جذبات رکھتا ہے عنایہ کے الفاظ سن کر شاہزیب اور بھی زیادہ اداس ہو گیا تھا دو دن ہو چکے تھے مگر شاہزیب نے عنایہ کو اکیلا نہیں چھوڑا تھا وہ سارا دن اپنے کمرے میں بند رہتی تھی ایک شاہزیب ہی تھا جو اس کے ساتھ تھا جو اس کا خیال کرتا تھا

💘💘💘💘

"صباحت اپنی بیٹی کو کہو اس بچے کے باپ کو کہیں سے بھی ڈھونڈ کر لائے اگر وہ آگیا تو میں اسے معاف کر دوں گا اور اسے اس لڑکے کے ساتھ رخصت کر دوں گا اور اگر وہ لڑکا نہ آیا تو اس کو کہو وقت ضائع کئے بنا اپنا بندوبست کہیں اور کر لے میں اس کی شکل دوبارا اس گھر میں نہ دیکھوں"

ہمدانی صاحب ہال میں جہاں سب موجود تھے وہاں یہ کہہ کر چلے گئے جبکہ صباحت بیگم ہمدانی صاحب کی باتوں پر رو رہی تھیں

"آپا میری بچی کہاں جائے گی آپ سمجھائیں نہ صفدر کو آپا میری بچی کی کوئی غلطی نہیں ہے میں اسے کیسے خود سے جدا کر دوں"

شانزے مسلسل اپنی بہن کو چپ کرانے کی کوشش کر رہی تھی مگر صباحت کرتی بھی کیا ایک ماں تھی نہ کیسے اپنی اولاد کو بے آسرا چھوڑ دیتی

"صباحت تم پریشان نہ ہو شاہزیب اس لڑکے کو جانتا ہے وہ اس لڑکے کو ہر حال میں یہاں لائے گا تم بلکل فکر نہ کرو عنایہ کے ساتھ اب کچھ بھی غلط نہیں ہو گا"

شاہزیب شانزے کا اشارہ سمجھتے ہوئے عنایہ کے کمرے میں گیا

"عنایہ، مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے... چاچو کا کہنا ہے کہ کچھ بھی کر کے شہریار کو یہاں لایا جائے اگر وہ یہاں آگیا تو تم دونوں کا نکاح ہو جائے گا اور اگر نہیں آیا تو..."

شاہزیب ایک دم سے چپ ہوا

"تو مجھے یہاں سے ہمیشہ کے لیے جانا ہو گا ورنہ وہ مجھے جان سے مار کر اپنی عزت پر لگے داغ کو صاف کر لیں گے... ایسا ہی ہے نہ؟"

عنایہ کی بات پر شاہزیب نظریں جھکائے گیا آخر کیا تھا وہ شخص، آخر وہ عنایہ سے کس طرح کی محبت کرتا تھا جو وہ ہمیشہ ہی عنایہ کی ہی بات ایک غلام کی طرح ہاتھ باندھے نظریں جھکائے سنتا رہتا تھا آخر یہ کیسی محبت تھی

"شہزی آپ مجھے ایک اور بار شہریار سے ملوانے کے چلیں، وہ جو ثبوت مانگے گا میں دینے کو تیار ہوں"

عنایہ کی بات پر شاہزیب حیران ہوا کہ آخر وہ اتنی زیادہ مجبور ہو گئی تھی اس بچے کے لئے کہ شہریار کی ہر ناجائز بات کو برداشت کرنے کے لیے تیار تھی

"ٹھیک ہے میں کال کرتا ہوں اسے"

شاہزیب موبائل جیب سے نکال کر کمرے سے باہر چلا گیا لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شہریار جو کہ ایک نکاح کر چکا ہے کیا وہ اپنے بچے کو قبول کرلے گا؟

Episode 17

تقریباً شام چار بجے کا وقت تھا بیا اپنے کمرے میں سو رہی تھی جب صباحت بیگم اس کے کمرے میں آئیں

"اب اٹھ بھی جاؤ بیا اور کتنا سونا ہے؟"

صباحت بیگم کی باتوں کا بیا پر کوئی اثر نہ ہوا جب صباحت بیگم نے دوبارا سے کہا

"بیا اٹھو دیکھو کتنی تیز بارش ہو رہی ہے"

صباحت کے کہنے کی دیر تھی بارش کا سن کر بیا ایسے اٹھ بیٹھی جیسی جاگ ہی رہی تھی

"ہیییییییییں؟؟؟بارش؟؟؟یاااااہوووووو..."

"ارے سنو تو سہی...بیا..."

بنا کچھ سنے وہ باہر لون میں چلی گئی

"ہائے اللہ جی کتنی ٹھنڈی ٹھنڈی بارش ہے"

ابھی وہ باہر لون میں بارش انجوائے کرنے میں بیزی تھی جب ارحم کی گاڑی گھر کے میں گیٹ سے اندر داخل ہوئی ارحم جسے صفدر صاحب نے کسی اہم بات کرنے کے لیے بلایا تھا وہ گاڑی کے اندر سے بیٹھا لون میں کھڑی لڑکی کو حیرت سے دیکھ رہا تھا

"اسے بارش بھی پسند ہے واؤ..."

چشمہ اتار کر یک طرفہ مسکراہٹ لئے وہ اسے آنکھ بھر کر دیکھ رہا تھا ارحم جیسی گاڑی سے باہر نکلا ملازم چھتری لئے ارحم کے پاس آیا

"صفدر انکل کہاں ہیں؟"

ایک روب دار انداز میں ارحم نے ملازم سے سوال کیا

"ارحم صاحب وہ اندر اسٹڈی روم میں آپ ہی کے منتظر ہیں"

"ٹھیک ہے تم جاؤ میں آتا ہوں"

یہ کہہ کر ارحم بیا کی طرف متوجہ ہوا وہ اب تک بارش میں بھیگنے میں اتنی مصروف تھی کہ اسے خبر ہی نہیں ہوئی کہ کوئی اسے کتنی حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا ہے ارحم اب تک کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا جب ملازم دوبارا آیا

"بیا بی بی آپ کو بڑے صاحب اسٹڈی روم میں بلا رہے ہیں"

ملازم کی آواز پر بیا کی نظر گیٹ پر کھڑی گاڑی پر گئی پھر سامنے کھڑے ارحم پر گئی وہ ایک دم سے سیدھی ہو کر کھڑی ہوئی

"ممممم تو تمہیں بارش پسند ہے"

ارحم نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ اس کی یہ دلکش مسکراہٹ سے بیا کی پھر سے بیٹ میس ہوئی تھی

آخر وہ کتنا پیارا لگ رہا تھا یوں مسکراتے ہوئے بیا بنا کچھ کہے وہاں سے اندر اپنے کمرے میں جانے لگی جب ارحم نے اس کا ہاتھ پکڑا

"سنو... آج ایک اور بار کہہ کر دکھاؤ کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے"

بیا ارحم کی بات پر نظریں جھکا گئی آخر اسے کتنی شرم آرہی تھی ارحم سے

"کہو نہ پلیز ززز صرف ایک بار اور... ورنہ اس دن والی بات یاد ہے نہ"

ارحم اس کے قریب آنے لگا بیا اس کی اس حرکت پر اسے آنکھیں کھول کر گھورنے لگی جس پر ارحم مسکرایا

"ارحم ہاتھ چھوڑو میرا کوئی دیکھ لے گا"

بیا نے اس سے دور ہوتے ہوئے کہا

"تو دیکھنے دو منگیتر ہوں تمہارا"

ارحم اور بھی زیادہ قریب آگیا تھا بیا کو اس کی نظروں کی تپش محسوس ہو رہی تھی

"ارحم پلیز ززز چھوڑیں مجھے"

بیا نے التجا نظروں سے اسے دیکھا جس پر ارحم تھوڑا حیران ہوا

"اوہ اب اتنی پیار سے کہہ ہی دیا تو چلو چھوڑ دیتا ہوں"

ارحم نے اس کا ہاتھ چھوڑا وہ بھاگ کر سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے کمرے میں چلی گئی ارحم اس کی اسپیڈ چیک کر کے مسکرایا تھا

بیا کمرہ لوک کر کے تیز تیز سانسیں لینے لگی

"یہ کیا ہو گیا ہے مجھے... کہیں مجھے سچ میں اس سے پیار تو نہیں ہو گیا"

بیا نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر آخری الفاظ مسکراتے ہوئے خود سے کہے تھے وہ جلدی سے باتھ چلی گئی تھی کیونکہ پوری بھیگی چکی تھی اور صفدر صاحب نے بھی اسے کسی اہم بات کرنے کے لیے بلایا تھا اس وقت ارحم اور بیا دونوں اسٹڈی روم میں موجود تھے جب ہمدانی صاحب نے دونوں کو بیٹھنے کا کہا اور دونوں سے سوال کیا

"مجھے تم دونوں کی شادی کے بارے میں بات کرنے ہے کیا تم دونوں راضی ہو؟ اگر ہاں تو کچھ ہی دنوں میں تم دونوں کی ڈیٹ فکس کر دیں گے"

بیا اس بات پر حیران تھی کہ ہمدانی صاحب بھی شادی کے لئے راضی ہو گئے ارحم نے بیا کو دیکھتے ہوئے کہا

"انکل مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کل میرے ڈیڈ پاکستان آرہے ہیں آپ سے ملنا چاہتے ہیں جو آپ لوگوں کا فیصلہ ہے میں اس میں راضی ہوں اور شاید انابیہ کو بھی بڑوں کے فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا"

ہمدانی صاحب نے ارحم کی بات سن کر بیا کو دیکھا

"جی بابا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"

ہمدانی صاحب اور ارحم مسکرائے تھے بیا کی بات پر اور کہیں نہ کہیں اندر ہی بیا بھی خوش تھی ان کے فیصلے پر

"ٹھیک ہے پھر وہاج عباس صاحب کے آتے ہی میں ان سے اس بارے میں بات کروں گا"

"انکل اگر آپ کو کائی اعتراض نہ ہو تو کیا میں بیا کو آج شام ڈنر پر لے جا سکتا ہوں...؟"

ارحم نے بیا کو دیکھتے ہوئے ہمدانی سے پوچھا جس پر ہمدانی صاحب بیا جو دیکھنے لگی آج پہلی بار وہ خاموش کھڑی تھی ہمدانی صاحب سمجھ چکے تھے بیا ان کے ہر فیصلے پر اب مکمل طور پر راضی ہو چکی ہے

"ہاں ضرور بیٹا لے جانا"

ہمدانی صاحب کی بات پر ارحم نے بیا کو آنکھ ماری تھی جس پر بیا مسکرائی تھی ارحم نے پہلی بار اسے اپنے لئے مسکراتے ہوئے دیکھا تھا دونوں ہی دل سے ایک دوسرے کے لئے راضی تھے

💘💘💘💘

"یہ کیا بکواس کر رہی ہو ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟"

فریحہ کی بات پر علیزے نے چیختے ہوئے اس سے پوچھا جس پر فریحہ ہنسنے لگی

"کام ڈاؤن جانُو جس انگیجمینٹ ہی ہوئی ہے شادی نہیں"

فریحہ علیزے کو ارحم کی منگنی کا بتا چکی تھی جو سن کر علیزے غصے لال ہو رہی تھی

"یار ایسا نہیں ہو سکتا وہ تو کسی کو منہ ہی نہیں لگاتا پھر یہ منگنی کیسے کر لی اس نے؟ وہ بھی اپنی پسند سے؟"

علیزے نے بے یقینی سے کہا فریحہ اس کی حالت پر دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی

"ڈونٹ وری اچھی شادی نہیں ہوئی اس کی... سوچتے ہیں کچھ ایسا جس سے وہ دونوں الگ ہو جائیں"

فریحہ نے ایک ادا سے اپنے بالوں کو صحیح کرتے ہوئے کہا جس پر علیزے حیران ہوئی

"مگر کیسے؟ کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں؟ کیا کوئی پلان ہے؟"

فریحہ کی آنکھوں میں شیطانی صاف جھلک رہی تھی

"زیادہ کچھ نہیں بس تاریک دوہرائیں گے ہم"

فریحہ نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر علیزے بھی مسکرانے لگی تھی نہ جانے اب یہ دونوں مل کر کیا کرنے والی تھیں

🖤🖤AreeSha khaN NoVeLs🖤🖤

"شہریار بات جو سمجھنے کی کوشش کرو وہ بچہ تمہارا نہیں ہے یہ سب سازش ہے اس عنایہ اور اس کے کزن شاہزیب کی، تم اسے چھوڑ چکے ہو اس لیے وہ تمہاری زندگی برباد کرنے اور تم سے بدلا لینے کے لیے یہ سب کر رہی ہے کیا تمہیں نظر نہیں آرہا؟ کیا تم نے نہیں دیکھا اس دل مال میں وہ دونوں کس طرح ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے تھے کوئی بھی دیکھ کر با آسانی بتا سکتا ہی کہ ان کے بیچ کچھ چل رہا ہے، مگر تمہیں تو اپنی کزن سے زیادہ اس غیر لڑکی پر بھروسہ ہے، مت بھولو شہریار تم کیا کچھ کر چکے ہو اس رات، اگر تم نے اب اس عنایہ کی باتوں میں آکر مجھے چھوڑا تو اچھا نہیں ہوگا میں سب کو بتادوں گی کہ تم نے اس رات میری عزت..."

شہریار عالیہ کو عنایہ کی بات بتا چکا تھا جسے سن کر عالیہ کے قدموں تلے زمین نکل گئی تھی وہ بہت ڈر گئی تھی اس لئے اب ایک ہی راستہ تھا اس کے پاس اپنا جھوٹ چھپانے کا اور وہ راستہ تھا شاہزیب اور عنایہ پر الزام لگا کر شہریار کا دل برا کرنا، وہ جھوٹے آنسوؤں سے رو رو کر شہریار کو اپنے بس میں کرنے کی کوشش کر رہی تھی

"اُوففففف عالیہ رونا بند کرو پلیز میں کون سا تمہیں چھوڑ رہا ہوں"

شہریار نے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پریشانی والے انداز میں کہا

"تمہارا کیا بھروسہ ؟ محبت میں اندھے ہو کر تم چھوڑ بھی دو گے میں نکاح میں ہوں تمہارے، ایک ہفتے بعد شادی ہے ہماری اگر تم ایسا ہی کرتے رہے تو میرے ڈیڈ پر کیا گزرے گی ؟ پہلے ہی وہ دل کے مریض بن چکے ہیں اگر انہیں پتا چلا تو وہ یہ صدمہ برداشت نہیں کر پائیں گے شہریار"

عالیہ نے شہریار کو ایموشنل بلیک میل کیا جس پر شہریار اس کی باتوں میں آ بھی گیا تھا

"مجھے پورا بھروسہ ہے تم پر مگر پھر بھی اگر وہ بچہ میرا ہوا تو میں اسے عنایہ سے لے لوں گا اور اگر وہ بچہ کسی اور کا ہوا تو پھر اس کی سزا عنایہ اور شاہزیب کے ساتھ وہ بچہ بھی بُھگتے گا"

شہریار کی بات سن کر عالیہ کو تسلی ہوئی کہ اب ان کا رشتہ سیف ہے جبکہ شہریار عنایہ سے ملنے چلا گیا

💘💘💘💘

"میرا نکاح ہو چکا ہے اس کے ساتھ اور اگلے ہفتے شادی ہے میری"

شہریار عنایہ کو یہ سب بتا کر اس پر پہاڑ توڑ گیا تھا

"مگر اب بچے کا کیا؟ کیا تم نہیں اپناؤ گے اسے ؟ کیا تمہیں اب بھی یقین نہیں آ رہا کہ یہ بچہ تمہارا ہے . . . ؟"

شہریار اس کی تمام باتوں کو اگنور کرتا اپنی چال چلنے کا سوچ رہا تھا

"مجھے اب یقین ہو گیا ہے کہ یہ بچہ تمہارا ہے اور میں تمہارے بابا سے ملنے کے لئے تیار ہوں اور تم سے نکاح کے لیے بھی راضی ہوں مگر میری ایک شرط ہے"

عنایہ اس بات پر خوش ہوئی تھی کہ شہریار راضی ہو گیا تھا مگر شرط کا سن کر وہ حیران ہوئی تھی

"کیسی شرط ؟"

"دیکھو عنایہ میرا نکاح ہو چکا ہے عالیہ سے اور اب میں اسے نہیں چھوڑ سکتا اگر تم چاہتی ہو کہ میں تمہیں اپنالوں اور اپنے گھر اپنی بیوی کی حیثیت سے لے جاؤں تو تمہیں میری ایک بات ماننی ہو گی اس کے بعد اگر تم کہو گی تو میں عالیہ کو بھی چھوڑ دوں گا"

شہریار اسے باتوں میں پھنسانے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ جو کہنے والا تھا وہ سن کر عنایہ کا کیا ردعمل ہو سکتا ہے وہ نہیں جانتا تھا

"کہیں شہریار کیسی شرط"

"تمہیں ابورشن کروانا ہو گا..."

عنایہ کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی وہ اسے شہریار سے یہ امید ہرگز نہیں تھی آنسوں اس کی آنکھوں سے جاری تھے جو شاید کہیں نہ کہیں مگر شہریار کو چُب رہے تھے

"دیکھو میں جانتا ہوں یہ غلط ہے مگر عنایہ میں اپنے والدین کو یہ حیثیت کیسے بتاؤں گا کہ تم میرے بچے کی ماں بننے والی ہو؟ انہیں یہ پتا چلا تو وہ کبھی بھی تمہیں قبول نہیں کریں گے اس لئے تمہیں ایسا کرنا ہو گا تاکہ ہم ایک ہو سکیں"

"مگر شہریار... آپ سے نکاح کرنے کی اہم وجہ یہ بچہ ہے... اور آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ میں اسے ہی ختم کر دوں..."

شہریار عنایہ کی بات پر ہنسنے لگا

"سچ میں؟ اصل وجہ یہ بچہ ہے؟ تمہیں کیا لگتا ہے اگر یہ بچہ نہ ہوتا تو تم مجھ سے شادی نہ کرتیں؟ مجبور نہ ہوتیں؟ کیا بات ہے عنایہ یہ مت بھولو کہ اس بچے کے ہونے نہ ہونے سے کچھ نہیں ہوتا تم پھر بھی

میرے ہی پاس آتیں کیوں کہ تمہارے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اس کے بعد تمہیں کوئی بھی نہیں اپنائے گا اس لیے بات مانو اور ابورشن کروالو"

کچھ دیر سوچنے کے بعد عنایہ اس بات پر راضی ہو گئی کیوں کہ واقعی وہ اتنی بدنام ہو چکی تھی کہ اسے کوئی نہیں اپناتا اس لئے وہ شہریار کی ہر بات ماننے کے لیے تیار ہو چکی تھی شہریار اپنے مقصد میں آدھا کامیاب ہو چکا تھا

"ٹھیک ہے پھر کل شام میرے ساتھ ہوسپٹل چلنا میں ایک ڈاکٹر سے اس بارے میں بات کر چکا ہوں جب تمہاری طبیعت بہتر ہو جائے گی پھر میں تمہارے بابا سے ملوں گا اور نکاح کی بات کروں گا"

شہریار پہلے کی طرح آج عنایہ سے بہت پیار سے بات کر رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو اور عنایہ اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھی شاید وہ دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

ارحم اور بیا کی ڈیٹ فکس ہوئے کافی دن ہو چکے تھے ان دنوں میں بیا کافی بدل گئی تھی وہ اب ارحم کے بہت زیادہ کلوز آچکی تھی وہ دونوں اکثر وقت ایک دوسرے کے ساتھ گزارتے تھے فریحہ اور علیزے کافی بار انہیں ایک ساتھ ریسٹورنٹ میں دیکھ چکی تھیں مگر انہیں ارحم کا پتا تھا کہ اگر ان دونوں نے پبلک پر کوئی تماشا بنایا تو ارحم ان کا کیا حشر کرے گا اس لیے وہ کچھ کر نہیں پائی تھیں

آج بھی ارحم اور بیا ساتھ ہی سمندر پر گئے تھے بیا ارحم کی گاڑی کے فرنٹ پر بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی جبکہ ارحم کھڑا سامنے سمندر کو دیکھ رہا تھا شام کا وقت تھا تیز ہوائیں چل رہی تھیں سمندر کی لہریں اس خاموش لمحوں میں شور مچانے کی وجہ بن رہی تھیں

"ارحم..."

بیا نے پیار بھرے لہجے میں ارحم کا نام لیا جس پر ارحم بیا کے برابر آبیٹھا

"کہو ارحم کی جان"

ارحم نے بھی پیار سے اس کو کہا جس پر خیا مسکرائی تھی

"ایک بات پوچھوں"

"سو پوچھو"

ارحم نے بیا کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

"کتنا پیار کرتے ہو مجھ سے"

بیا کی بات پر ارحم مسکرانے لگا

"اتنا کہ اگر تم کہو تو بھی تمہیں نہ چھوڑوں میں، اتنا کہ اگر تم جان مانگو تو میں خود کو تمہارے لئے قربان کر دوں، اتنا کہ اگر میری گردن پر تلوار بھی رکھ دی جائے تو بھی میں تمہارا نام لے کر مسکرا کر مرنے کو تیار ہو جاوں"

بیا آنکھوں کو جھپکائیں بنا ارحم کو ہی دیکھ رہی تھی جبکہ ارحم اسے پیار بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

"اور کتنا بھروسہ ہے تمہیں مجھ پر"

بیا نے ایک اور سوال کیا

"اتنا کہ اگر یہ پوری دنیا بھی تمہارے خلاف ہو جائے تو بھی میں تم پر بھروسہ کروں گا اور ہمیشہ تمہارے ساتھ کھڑا رہوں گا"

بیا کے منہ سے بے ساختہ نکلا

"I Love You Arham"

"I Love You To My SherNi"

کیا تھا وہ شخص کتنی محبت کرتا تھا وہ بیا سے کتنا اعتبار کرتا تھا وہ بیا پر شاید اب بیا بھی اس کو بے حد چاہنے لگی تھی وہ دونوں بہت خوش تھے ساتھ لیکن ڈر یہ تھا کہ کہیں تقدیر ان کو ایک دوسرے سے جدا نہ کر دے

💗💗💗💗

"آپ کو پتا ہے زین وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اتنا زیادہ خوش ہیں کہ سوچ ہے ہماری"

ہانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا وہ اپنی دوست کو خوش دیکھ کر اور بھی زیادہ خوش ہو گئی تھی جبکہ زین بھی ارحم کے لئے دل سے خوش تھا

"صحیح کہا تم نے اب دیکھو نجی محبت میں کتنی طاقت تھی جو دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہوا کرتے تھے آج وہ دونوں ایک دوسرے پر جان وارتے ہیں"

"ویسے ایک بات تو بتاؤ"

زین نے ہانیہ کو سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"جی..."

"کیا تمہیں پتا چلا کہ بیا اس لاکٹ سے کیوں نفرت کر رہی تھی؟"

ہانیہ زین کے سوال پر خاموش سی ہو گئی زین نے اسے چپ دیکھ کر پھر سے پوچھا

"بتاؤ ہانیہ پلیز آخر بات کیا ہے"

"زین کچھ ماضی کی باتیں ہیں جو آپ کو نہیں بتا سکتی پلیز زز چھوڑیں یہ سب"

یہ کہہ کر ہانیہ کمرے چینج کرنے چلی گئی تھی جبکہ زین ماضی کا سن کر چپ ہو گیا

"شاید کوئی ذاتی مسئلہ ہوگا خیر چھوڑو"

ابھی وہ خود کلامی کر رہا تھا جب ہانیہ بلیک کلر کی نائیٹی پہن کر باہر آئی زین اسے دیکھتا ہی رہ گیا

"اُوففففف بیگم جی قیامت لگ رہی ہو"

ہانیہ بیڈ پر بیٹھی ہی تھی جب زین جلدی سے اٹھ کر اسکے پاس آیا ہانیہ اس کی حرکتوں کو نوٹ کرتے ہوئے بلینکٹ میں خود کو مکمل چھپا گئی

"اب اتنی بھی سردی نہیں ہے بیگم جی جتنی آپ فیل کر رہی ہیں"

زین نے منہ بناتے ہوئے کہا اور وہ سمجھ چکا تھا اب جو بھی ہو جائے ہانیہ اس کو پاس آنے کا موقع نہیں دے گی اس لئے وہ چپ چاپ آکر برابر میں لیٹ گیا تقریباً دس منٹ تک جب زین کی بلکل بھی کوئی آواز نہ آئی تو ہانیہ زین کو سوتا ہوا سمجھ کر بلینکٹ سے باہر دیکھنے لگی ایک دم سے زین نے اس کو اپنی باہوں میں قید کر لیا

"زین کیا کر رہے ہیں چھوڑیں پلیز زززز"

ہانیہ نے چیلنج کر کہا

"آپ کو کیا لگا بیگم جی کہ میں سو گیا؟ مطلب میری وائف آج تو آفت لگ رہی ہے اور میں ایسے کیسے سو سکتا ہوں..."

زین نے کہتے ہوئے ہانیہ کا رخ اپنی طرف کیا اور اس کے لبوں کو قید کر لیا پہلے تو ہانیہ اسے دور ہٹانے کے لیے مزاحمت کرنے لگی مگر پھر ہمت ہار کر خود کو مکمل زین کے حوالے کر گئی

محبتوں کا یہ سلسلہ ساری رات جاری رہا ان کی زندگی ان کی سوچ سے بھی زیادہ حسین ہو گئی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کے جینے کی وجہ بن چکے تھے مگر کمی تھی تو بس ان دونوں کے جینے کی ایک اور وجہ کی جو شاید جلد ہی پوری ہونے والی تھی

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

"عنایہ یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟ تم اتنا بڑا گناہ کیسے کر سکتی ہو؟ میں تمہیں یہ گناہ نہیں کرنے دوں گا..."

شاہزیب مسلسل اسے سمجھانے میں لگا تھا وہ ایک کے بعد ایک غلطی کر رہی تھی آخر وہ کیوں خود کو شہریار کی مرضی کے مطابق چلا رہی تھی ایسی بھی کیا مجبوری تھی

"شہزی پلیز آپ مجھے اس ایڈریس پر لے چلیں وہ وہی پر میرا انتظار کر رہا ہو گا"

شاید آج بھی شاہزیب کی کسی بات کی عنایہ کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں تھی

"مجھے ایک بات بتاؤ اگر وہ پھر سے تمہیں دھوکا دے رہا ہے تو تم کیا کرو گی؟"

شاہزیب نے پہلی بار سخت لہجہ اختیار کیا تھا جس پر عنایہ کو کچھ عجیب محسوس ہوا تھا

"تو میں اپنی جان دے دوں گی"

یہ کہہ کر وہ اپنا بیگ لئے گھر سے باہر چلی گئی تھی

"یا اللہ پاک میری عنایہ کے ساتھ مزید کچھ غلط نہ ہونے دینا، کیا غلطی ہے اس بچے کی جو شہریار اتنا بڑا اقدم اٹھا رہا ہے"

شاہزیب کس درد میں جی رہا تھا یہ بات عنایہ شاید کبھی محسوس بھی نہیں کر پائے، عنایہ کی ہر تکلیف عنایہ سے پہلے شاہزیب کو محسوس ہوتی تھی وہ کس قدر اذیت میں تھا یہ شاید اللہ ہی جانتا تھا

شاہزیب اسے لے کر ہوسپٹل پہنچا وہیں پر شہریار بھی عنایہ کا منتظر تھا عنایہ کو آتا دیکھ کر ایک شیطانی مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی

"شہزی میری کال کا انتظار کرنا آپ"

"عنایہ اب بھی وقت ہے مت آؤ اس کی باتوں میں..."

شاہزیب عنایہ کو اب بھی سمجھا رہا تھا مگر وہ کہاں سننے والی تھی اس کی

"شہزی آپ دعا کریں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا"

وہ گاڑی سے نکل کر شہریار کی طرف جانے لگی شاہزیب کی آنکھوں میں آنسوں آچکے تھے

"کاش تم اس کے بجائے مجھ سے محبت کر لیتی عنایہ، میں تمہیں بہت پیار دیتا کبھی تمہاری خوبصورت آنکھوں میں آنسوں تک نہ آنے دیتا"

وہ کس بے بسی سے عنایہ کو جاتے دیکھ رہا تھا اس کا دل خون کے آنسوں رو رہا تھا وہ کبھی ظاہر نہیں کرتا تھا مگر اسے بے حد تکلیف ہوتی تھی جب وہ شہریار کے ساتھ عنایہ کو دیکھتا تھا جب بھی وہ عنایہ کو دکھ میں دیکھتا تھا خود کو اندر سے ٹوٹا ہوا محسوس کرتا تھا

"تم آگئیں عنایہ... چلو ڈاکٹر افشاں ہمارا انتظار کر رہی ہیں"

عنایہ کا ہاتھ پکڑ کر وہ ہسپتال میں داخل ہوا تھا ڈاکٹر افشاں سے مل کر کچھ کہتا ہوا وہ وہاں سے باہر چلا گیا تھا جبکہ وہ ڈاکٹر بڑی حیرت سے عنایہ کو دیکھ رہی تھی

"تو مس عنایہ... کیا آپ راضی ہیں اس کے لئے؟"

ڈاکٹر افشاں نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جس پر عنایہ کے آنسوں نکل گئے تھی جو بچہ اب تک دنیا میں آیا بھی نہیں تھا عنایہ کو اس سے بے انتہا محبت ہو گئی تھی وہ کرتی بھی کیا وہ مجبور تھی اس نے بنا کسی کو بتائے شہریار کے کہنے پر اتنا بڑا فیصلہ کر لیا تھا

"جب آپ کو اتنی محبت ہے تو کیوں اٹھا رہی ہیں یہ قدم آپ؟ آپ چاہیں تو منع بھی کر سکتی ہیں"

ڈاکٹر افشاں عنایہ کو روتا دیکھ کر اس کے پاس آئیں اور اسے چپ کروانے لگیں مگر جو بھی تھا یہ تو ہونا ہی تھا نہ تقریباً ایک گھنٹے بعد عنایہ شاہزیب کے ساتھ گھر آ گئی تھی مگر شہریار اسے کہیں نظر نہیں آیا تھا نہ ہی اس نے عنایہ کی کال ریسیو کی تھی جس کا مطلب عنایہ اچھے سے سمجھ چکی تھی

💗💗💗💗

"ماشاءاللہ بلکل چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہے میری عالیہ"

سمرین بیگم نے مسکراتے ہوئے اپنی بیٹی کی بلائیں لیں تھیں عالیہ جو لال رنگ کا شرارہ پہنے فل میک اپ کئے شادی حال کے برائیڈل روم میں موجود بارات کا انتظار کر رہی تھی آج اس کی اور شہریار کی بارات تھی

"تھینکس موم آپ بھی کچھ کم نہیں لگ رہیں"

عالیہ نے آنکھ مارتے ہوئے کہا جب وہاب صاحب روم میں آئے

"ارے بھئی آپ لوگوں کی باتیں ختم ہو گئیں ہو تو میں فوٹو گرافر کو اندر بلا لوں کچھ ہی دیر میں بارات آتی ہو گی"

وہاب صاحب نے اپنی بیٹی کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"جی جی بلا لیں"

سمرین بیگم کی بات سن کر انہوں نے فوٹو گرافر کو اندر بلایا اور برائیڈ کی فوٹو شوٹ اسٹارٹ ہو گئی

💘💘💘💘

پانچ دن گزر چکے تھے مگر شہریار نے پلٹ کر عنایہ کا حال تک نہ پوچھا تھا نہ ہی عنایہ کی کال ریسیو کی تھی صفدر صاحب چلتے پھرتے اسے گھر سے جانے کے طعنے دیتے تھے وہ ساری ٹینشن لے کر بہت زیادہ بیمار پڑ گئی تھی شاہزیب کو اس کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی

آج شہریار عالیہ کو اپنانے جا رہا تھا وہ اس وقت صرف خود کی زندگی کے بارے میں سوچ رہا تھا ایک پل کے لیے ہی سہی مگر اسے عنایہ کی یاد آئی تھی ہاں وہ عنایہ کو سوچ رہا تھا جو کچھ اس نے اب تک کیا تھا وہ خود غرضی میں کیا تھا

"کیا میں اس سے آج آخری بار مل لوں"

یہ سوچتا ہوا وہ گاڑی کی چابی لئے دولہا کے لباس میں ملبوس عنایہ سے ملنے چلا گیا تھا

عنایہ اس وقت بے حوشی کی حالت میں بستر پر پڑی ہوئی تھی ان پانچ دنوں میں اس کی حالت بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی آنکھوں کے نیچے حلقے نظر آنے لگے تھے جسم کافی کمزور ہو گیا تھا صحت گر چکی تھی شاہزیب اس کی اس حالت سے بہت فکر مند رہتا تھا

ابھی وہ شہریار کے بارے میں سوچ رہی تھی جب شاہزیب اس کے پاس آیا

"عنایہ شہریار کی کال آئی ہے وہ ملنا چاہتا ہے تم سے..."

شہریار کا سن کر وہ جلدی سے اٹھ کر شاہزیب کے پاس آئی

"مجھے لے چلیں شہزی"

"ٹھیک ہے میں گاڑی نکالتا ہوں"

وہ جیسی کمرے سے نکلی سامنے صفدر صاحب کھڑے اسے ہی دیکھ رہے تھے

"اگر ایک قدم بھی اس گھر سے باہر نکالا تو اس گھر کے دروازے تمہارے لئے ہمیشہ کے لیے بند ہو جائیں گے"

"چاچو یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟"

صفدر صاحب کی آواز سن کر شانزے صباحت اور بیا بھی وہی آگئیں تھیں

"تم بیچ میں مت بولو میں اس لڑکی سے بات کر رہا ہوں"

صفدر صاحب نے سخت لہجے میں شاہزیب کو چپ کروایا

"یہ لڑکی ایک مہینے میں نجانے کتنی بار اس لڑکے کو منانے جا چکی ہے مگر ہر بار خالی ہاتھ واپس آجاتی ہے لیکن اب ایسا نہیں ہو گا اس کی اب اس گھر سے میت ہی باہر جائے گی اگر یہ زندہ یہاں سے گئی تو پھر اس گھر میں اس کی کوئی جگہ نہیں ہو گی"

صباحت بیگم حیرت سے ہمدانی صاحب کو دیکھنے لگیں

"میں جاؤں گی بابا"

یہ کہہ کر عنایہ باہر جانے لگی جب شاہزیب بھی اس کے ساتھ جانے لگا

"رک جاؤ شاہزیب تم اس کے ساتھ بلکل بھی نہیں جاؤں گے اس کے قدم باہر نکل چکے ہیں اب یہاں کا کوئی فرد اس سے کوئی تعلق نہیں رکھے گا"

صباحت بیگم رونے لگیں شانزے اور بیا بھی بہت زیادہ غمگین ہو گئیں تھیں صباحت نے ہمدانی کے سامنے ہاتھ جوڑے

"اللہ کا واسطہ صفدر ایسا نہ کہیں میں مر جاؤں گی اپنی بچی کے بغیر"

"تو مر جاؤ"

ہمدانی صاحب نے غصے سے چیلنج کر کہا جب شاہزیب دوبارا جانے لگا

"شاہزیب تمہیں سمجھ نہیں آرہا میں کیا کہہ رہا ہوں؟ اگر اب تم نے اس لڑکی کا ساتھ دیا تو تمہارے لئے بھی یہی سزا ہو گی"

وہ شاہزیب تھا جس نے اپنی آخری سانس تک عنایہ کے ساتھ رہنے کی قسم کھائی ہوئی تھی وہ کہاں رکنے والا تھا

"اگر ایسا ہے تو ایسا ہی صحیح چاچو"

یہ کہتا ہوا وہ ایک نظر شانزے کو دیکھ کر باہر جا چکا تھا جبکہ اب شانزے بھی رو رہی تھی

"صفدر نہ جانے دو دونوں کو روک لو تمہیں اللہ کا واسطہ"

شانزے بیگم نے روتے ہوئے اپنے دیور سے کہا مگر صفدر صاحب کو کہاں کسی پر رحم آنا تھا وہ وہاں سے اپنے کمرے میں چلے گئے پیچھو اپنی بھابی اور بیوی کو روتا چھوڑ گئے تھے

💔💔💔💔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ تم ایسا کیسے کر سکتے ہو میرے ساتھ... تمہیں اپنے بچے کا بھی خیال نہ آیا تم نے اتنا بڑا گناہ کروا دیا مجھ سے"

اس سنسان جنگل میں ایک گھر بنا ہوا تھا جہاں اس وقت عنایہ اور شہریار موجود تھے

"میرا بچہ؟ وہ میرا تھا ہی نہیں اور اب میں نئی زندگی شروع کرنے جا رہا ہوں تم سے گزارش ہے میرے اور اس کے بیچ نہ آنا"

عنایہ کو اب بھی یقین نہیں آرہا تھا وہ معصوم شہکل والا شخص اس کے ساتھ کتنا بڑا دھوکا کر چکا تھا

"تم ایسا نہیں کر سکتے تم مذاق کر رہے ہو نہ؟ تم صرف میرے ہو صرف میرے، میرے لئے تم اسے چھوڑ دو گے نہ"

عنایہ کا دماغ سن ہو گیا تھا وہ کیا کہہ رہی تھی

"میں اسے کبھی بھی نہیں چھوڑ سکتا چاہے کچھ بھی ہو جائے"

عنایہ آنکھوں میں آنسوں لئے رو رہی تھی مگر سامنے کھڑے وجود کو کہاں پرواہ تھی اس کی عنایہ نے اپنے بیگ سے زہر کی بوتل نکالی اور اس کے کہنے لگی

"وہ یا میں؟"

ہاتھ میں زہر کی بوتل لئے اپنی سرخ آنکھوں سے آنسوں بہائے وہ لڑکی دھیمی سے آواز میں سامنے کھڑے شخص سے پوچھ رہی تھی

مگر اسے یہ علم ہی کہاں تھا کہ سامنے کھڑے وجود کو ذرا برابر بھی پرواہ نہیں اسکی

"میں نے پوچھا وہ یا میں؟"

سر جھکائے وہ اس کی باتیں ایسے سن رہا تھا جیسے اس کے اختیار میں نہیں اس لڑکی کی زندگی بچانا

"شاید تم نے سنا نہیں میں آخری بار پوچھ رہی ہوں وہ یا پھر میں؟"

بکھرے بال، چہرے پہ مایوسی، آنکھوں میں آنسوں لئے وہ مسلسل ایک ہی سوال پوچھ رہی تھی

چہرا رونے سے سرخ ہو چکا تھا حالت نڈھال تھی وجود زندہ لاش ثابت ہو رہا تھا

"میں نے صرف تم سے پیار کیا ہے اور ہمیشہ کرتا رہوں گا مگر ہم کبھی ایک نہیں ہو سکتے کبھی بھی نہیں مانا کہ تمہیں اپنی زندگی میں جگہ نہیں دے سکتا مگر دل میں صرف تم رہو گی تم میری پہلی اور آخری محبت ہو مگر میں زندگی میں تمہیں جگہ نہیں دے سکتا"

کافی دیر کے بعد اس ظالم نے کچھ بولا تھا مگر بولا بھی ایسا کہ اس کے یہ الفاظ سامنے کھڑے بے جان وجود پر قہر بن کر ٹوٹے تھے

"نہیں مت ایسا کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں میری آہ لگ جائے کہیں ایسا نہ ہو جب تمہیں میری قدر پتا چلے تو میں تمہیں کبھی مل نہ پاؤں"

بنا کچھ کہے وہ اس کے آخری الفاظ نظر انداز کر تا پلٹ چکا تھا

وقت وہی تھم گیا وہ اسے ادھورا کر کے جا چکا تھا

کتنا ظالم تھا وہ اسے تھوڑا بھی رحم نہ آیا اس عشق میں پاگل لڑکی پر جبکہ اس نے خود ہی تو پاگل کیا تھا اپنے عشق میں

"میں نے تمہارے لئے پوری دنیا کو ٹھکرا دیا اور تم نے کسی اور کے لئے مجھے چھوڑ دیا ادھورا کر دیا مجھے"

اپنے بے جان وجود کے ساتھ کھڑا رہنا اس کے لئے اب مشکل ہو چکا تھا گرنے کے جیسے انداز میں وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی بے بس نظروں سے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی

ہاتھ سے زہر کی بوتل زمین پر گر کر ٹوٹ چکی تھی

جبکہ آنکھوں سے آنسوں اب بھی جاری تھے جو اس کی خوبصورت آنکھوں کو اور بھی زیادہ حسین بنا رہے تھے

کاش وہ ظالم اس کی آنکھوں میں صرف ایک بار دیکھ لیتا تو شاید وہ اسے کبھی یوں توڑ کر نہ جاتا

"میں نے عشق کیا تھا تم سے مگر تم نے بدلے میں مجھے ہمیشہ صرف درد دیے مگر یاد رکھنا ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب تمہارے پاس دنیا کی تمام آسائشیں ہوں گی تمہارے پاس محبت کرنے والوں

کی کمی نہیں ہوگی مگر تم ترسو گے میرے لئے یاد رکھنا وہ وقت بہت جلد آئے گا جب تم مجھ سے ملنے کو آو گے مگر تمہیں میری قبر بھی نہیں ملے گی"

وہ تڑپ رہی تھی مگر کوئی نہیں تھا جو اس کی سنتا

"میں تم سے اتنا دور چلی جاؤں گی کہ تم کبھی مجھے ڈھونڈ نہیں پاؤ گے محبت کی قدر کیا ہوتی ہے یہ تمہیں وقت بتائے گا"

اسکی سرخ آنکھیں جو کہ اب سوجھ چکی تھیں وجود ٹھنڈا پھڑ چکا تھا

"مجھے دھوکا دے کر تم اتنی آسانی سے کسی اور کے ہو جاؤ گے؟ کبھی نہیں میری بددعا ہے کہ تم پل پل تڑپو مگر تمہیں کبھی بھی سکون نصیب نہ ہو جیسے تم نے میری زندگی ویران کی ہے میری بددعا ہے تمہاری زندگی بھی ویران ہو جائے تقدیر تمہارے ساتھ وہی کھیل کھیلے جو تم نے میرے ساتھ کھیلا ہے"

وہ اس بات سے انجان تھی کہ بوہ شخص اس کے ہر الفاظ سن چکا تھا مگر پلٹ کر نہ آیا تھا شاہزیب اسے جاتا دیکھ کر گاڑی سے نکلتا اس کھنڈر گھر میں داخل ہوا اور عنایہ کو بے ہوش پایا تو وہ بے حد پریشان ہوا اس کی نظر زمیں پر گری پوائزن کی شیشی پر گئی تو اس کے پیروں تلے زمین نکل گئی وہ سمجھا تھا کہ شاید عنایہ یہ پی چکی تھی شاہزیب اسے گود میں اٹھا کر ہسپتال لے گیا

اسپتال پہنچ کر عنایہ کے کچھ ٹیسٹ کئے گئے جس میں واضح تھا کہ اس کے جسم میں کسی قسم کا زہر نہیں پایا گیا ساری رات گزر گئی تھی فجر کے وقت شاہزیب نے تہجد ادا ہی پر فجر پڑھ کر عنایہ کی صحتیابی کیلئے دعا کی وہ رو رو کر دعا کے لیے دعا مانگ رہا تھا

کچھ ہی دیر میں عنایہ کو جب ہوش آیا تو وہ شاہزیب کو سب کچھ بتا چکی تھی

"شہزی آپ نے مجھے کیوں بچایا... وہیں پر پڑے رہنے دیتے مر جانے دیتے..."

"خبردار جو اب مرنے کا سوچا بھی تو..."

آپ پہلی بار عنایہ نے شاہزیب کے اندر اپنے لئے درد محسوس کیا تھا

"میرا جینا بے کار ہے شہزی میں کہاں جاؤں گی اب بابا نے تو آپکو بھی گھر آنے سے منع کر دیا تھا"

ابھی بھی عنایہ کی آنکھیں بے حد لال تھیں

"عنایہ کیا تم میرے ساتھ کینیڈا چلو گی؟"

"مگر شاہزیب..."

عنایہ کچھ کہتی شاہزیب نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا

"عنایہ ہمیشہ میں نے تمہاری ہر بات مانی ہے آج میری مان لو مجھے ویسے بھی کینیڈا جانا تھا کام کے سلسلے میں بس ایک بار تم ہاں کر دو ہم دو دن میں کینیڈا چلے جائیں گے اس کے بعد جو تم کہو گی میں سب کرنے کو تیار ہوں"

"ٹھیک ہے شہزی مگر میری ایک شرط ہے یہاں سے جانے کے بعد اس ہسپتال میں میرا ڈیتھ سرٹیفکیٹ بنایا جائے"

شاید وہ یہ چاہتی تھی کہ وہ زندہ ہے یہ بات کوئی نہ جان پائے شاہزیب اس کی بات پر حامی بھر گیا تھا

وہ آج آخری بار ہمدانی صاحب کے گھر گیا تھا عنایہ کے گھر ڈو کو مینٹس لینے اور شانزے بیگم سے ملنے اور انہیں تسلی دینے کے وہ جہاں ہو گا صحیح ہو گا

عنایہ کے ڈسچارج ہوتے ہی شاہزیب اسے ہوٹل لے گیا تھا جہاں اس نے روم بک کروایا تھا دو دن بعد ان کی کینیڈا کی فلائیٹ تھی وہ خود دو راتوں تک جاگتا رہا اور عنایہ کا خیال کرتا رہا تھا

💗💗💗💗

"مجھے دھوکا دے کر تم اتنی آسانی سے کسی اور کے ہو جاؤ گے؟ کبھی نہیں میری بددعا ہے کہ تم پل پل تڑپو مگر تمہیں کبھی بھی سکون نصیب نہ ہو جیسے تم نے میری زندگی ویران کی ہے میری بددعا ہے تمہاری زندگی بھی ویران ہو جائے تقدیر تمہارے ساتھ وہی کھیل کھیلے جو تم نے میرے ساتھ کھیلا ہے"

اس کے ایکسیڈنٹ کو آج پورا ایک ہفتہ گزر چکا تھا مگر اسے ٹھیک سے ہوش نہیں آیا تھا بے ہوشی کی حالت میں اسے بس یہی الفاظ سنائی دے رہے تھے وہ بے حد اذیت میں تھا اس نے اپنا آکسیجن ماسک ہٹایا اور آوازیں لگانے لگا

"عنایہ"

"عنایہ کہاں ہو تم"

ایک نرس جو کمرے کے باہر سے گزر رہی تھی شہریار کی آواز سن کر ڈاکٹر کے پاس بھاگی ڈاکٹر افشاں کے کمرے میں آتے ہی اس نے کہا جبکہ وہاں زوہاں بھی موجود تھا

"ڈاکٹر افشاں آپ کے پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے"

کیونکہ ایک ہفتے بعد شہریار آج ہوش میں آیا تھا تو زوہاں اور ڈاکٹر افشاں بہت خوش ہوئے تھے وہ دونوں شہریار کے پاس گئے جہاں وہ اب تک ایک ہی بات دوہرا رہا تھا

"عنایہ... کہاں ہو تم... میرے پاس آجاؤ..."

زوہان نے افشاں کی طرف افسوس نظروں سے اسے دیکھا تھا وہ کر بھی کیا سکتے تھے جب تقدیر کو ہی یہ منظور نہ تھا

Episode 18

"ڈیڈ وہ سب تو ٹھیک ہے مگر وہ بھائی ہے میرے میں کیسے ان کے بنا شادی کر لوں؟ میں خود بات کروں گا ان سے"

ارحم اور بیا کی ایک ہفتے بعد شادی تھی مگر وہ یہ شادی اپنے بھائی کی موجودگی میں کرنا چاہتا تھا

"ٹھیک ہے تم کرو اسے کال، ہر بار کی طرح وہ اس بات بھی کال ریسیو نہیں کرے گا"

وہاج صاحب بہت زیادہ اداس ہو گئے تھے جبکہ ارحم نے تو ٹھان لی تھی وہ شہریار کو ہر حال میں پاکستان آنے کے لئے راضی کر لے گا

"ڈونٹ وری ڈیڈ آپ دیکھیں میں کرتا کیا ہوں اب"

ارحم نے موبائل نکال کر زین کو میسج کیا اور گاڑی نکال کر باہر چلا گیا جبکہ ان دونوں کی باتیں نورین بیگم سن چکی تھیں

"یا اللہ... صرف ایک بار میرا بچہ یہاں اجائے اور مجھے معاف کر دے..."

اولاد کا غم نورین بیگم کی ساری اکڑ انا ختم کر گیا تھا اب انہیں صرف اپنے بیٹوں کی فکر تھی سب سے زیادہ شہریار کی مگر انہیں امید تھی اس بار شہریار انہیں معاف کر دے گا

💘💘💘💘

"یار بات کو سمجھنے کی کوشش کر اور کتنی سزا دے گا خود کو؟ اپنے ساتھ ساتھ اپنی فیملی کو بھی سزا دے رہا ہے تُو"

ذوہان شہریار کو ہوٹل کے آیا تھا زین نے اسے کال کر کے ارحم کی شادی کا بتایا تھا مگر شہریار راضی نہیں تھا جانے کے لیے یا شاید وہ وہاں اب کسی کی شکل ہی نہیں دیکھنا چاہتا تھا

"کیسی فیملی یار؟ میری کوئی فیملی نہیں ہے..."

شہریار نے کڑوے لہجے میں کہا

"یار... چل مان لیا ان سب نہیں تیرے ساتھ بہت غلط کیا تھا مگر ان سب میں ارحم شامل نہیں تھا وہ تو شروع سے ہی تیرے ساتھ مخلص رہا ہے اس نے کبھی تجھ سے کچھ نہیں مانگا مگر آج جب وہ کچھ مانگ رہا ہے تو تُو اسے کچھ دنوں کی ہی سہی مگر خوشی نہیں دے سکتا؟ تو اس کا بڑا بھائی ہے اپنا دل بڑا کر اور چل میرے ساتھ پاکستان..."

ذوہان کے سمجھانے کا اس پر آج پہلی بار کچھ اثر ہوا تھا

"ٹھیک ہے لیکن صرف دو تین دنوں کے لیے جاؤں گا پھر واپس یہیں"

ذوہان نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور زین کو میسج کر کے شہریار کے راضی ہونے کا بتا دیا جبکہ شہریار پھر سے سگریٹ سلگائے اس کی یادوں میں گم ہو چکا تھا

💘💘💘💘

"جانِ من اگر مریضوں کے علاج سے فرصت مل گئی ہو تو اس مریض کا بھی علاج کر دو"

ڈاکٹر افشاں جو ابھی ابھی اپنے روم میں آ کر بیٹھی تھیں ذوہان کی آواز سے چونکی

"کیا مسئلہ ہے زوہان ڈرا دیا مجھے..."

افشاں نے منہ بناتے ہوئے کہا

"اچھا نہ سوری... اگر تم فری ہو گئیں تو بہت اہم بات کرنی ہے تم سے میں نے"

ذوہان سیریس انداز میں کہنے لگا افشاں نے اشارے سے اسے اہم بات کرنے کو کہا

"جان بات یہ ہے کہ اب تک زین اور ہانیہ کا ولیمہ نہیں ہوا امی کا کہنا ہے وہ ہم دونوں کا ولیمہ ایک ساتھ کریں گی... اور پھر ارحم کی بھی شادی آرہی ہے ہمیں پاکستان چلنا ہوگا"

ذوہان نے افشاں کو صورتحال سے آگاہ کیا جس پر افشاں حیران ہوئی

"کیا... ارحم کی شادی...؟ مگر شہریار..."

"تم اس کی فکر چھوڑو اسے میں راضی کر چکا ہوں تم اپنی پیکنگ شروع کر لو... ہم کل ہی پاکستان چل رہے ہیں تمہاری رخصتی کے دوسرے دن ہی ہم دونوں کا ولیمہ رکھا جائے گا اور پھر ان سب سے فارغ ہونے کے بعد ارحم کی شادی میں شرکت لازمی کرنی ہوگی"

ذوہان اس کی پریشانی سمجھ چکا تھا وہ دونوں ہی شہریار کے لیے بہت پریشان رہتے تھے مگر اب افشاں بھی مطمئن ہوگئی تھی یہ جان کر کے شہریار بھی پاکستان جانے کے لئے راضی ہو چکا تھا

💗💗💗💗

ہمدانی صاحب اس وقت کسی سے فون پر بیا کے فرنیچر کی بات کرنے میں مصروف تھے جب بیا کے کمرے میں آتے ہی فون بند کر کے اس کی طرف متوجہ ہوئے

"بابا آپ کو یاد ہے میں نے آپ سے ایک وعدہ مانگا تھا... وہ پورا کرنے کا وقت آگیا ہے بابا"

ہمدانی صاحب سمجھ چکے تھے کہ بیا نے اس شادی پر راضی ہونے کی ایک شرط رکھی تھی مگر وہ شرط کیا تھی یہ وہ خود بھی نہیں جانتے تھے

"کہوں میری جان کیسا وعدہ..."

"بابا میں چاہتی ہوں میری شادی میں شاہزیب بھائی اور عنایہ آپی بھی آئیں... آپ وعدہ کریں آپ شاہزیب بھائی کو خود کال کر کے انوائیٹ کریں گے"

ہمدانی صاحب بیا کی باتیں سن کر بلکل خاموش سے ہو گئے تھے مگر وہ اپنی اس بیٹی کی کوئی بات نہیں ٹالتے تھے اس لئے انہوں نے حامی بھر لی

"ہمم ٹھیک ہے اسے کال کر دوں گا میں"

بیا کی تو خوشی کی کوئی انتہا ہی نہ تھی وہ اُچھلنے والے انداز میں ہمدانی صاحب کے گلے لگی اور گال پر بوسہ دینے لگی

"یاہووو تھینکس بابا جانی آئی لو یو سو مچ میرے پیار بابا... یہ خوش خبری میں موم کو سنا کر آتی ہوں"

یہ کہہ کر وہ کچن کی طرف چلی گئی جبکہ ہمدانی صاحب کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے پانچ سال گزر گئے تھے مگر انہوں نے آج تک اپنی بیٹی اور بھتیجے کا چہرہ تک نہیں دیکھا تھا چار سال پہلے شانزے کے انتقال پر شاہزیب اسے گندھا دینے آیا تھا اور اس ہی دن واپس بھی چلا گیا تھا مگر ہمدانی صاحب نے اس کی شکل تک دیکھنا پسند نہیں کی تھی مگر آج جب عنایہ کا ذکر ہوا تو ان کے دل میں ہلچل ہی ہوئی وہ اپنی نازوں سے پالی ہوئی بیٹی کو خود سے کتنا دور کر چکے تھے مگر اب انہوں نے فیصلہ کر لیا تھا وہ اسے بیا کی شادی میں ضرور بلائیں گے بیا کی بڑی بہن کی حیثیت سے

صفدر صاحب نے موبائل نکال کر نمبر ڈائیل کیا تھا

بیا نے یہ خوش خبری صباحت بیگم کو سنائی تو انہیں اپنے کانوں پر یقین نہ آیا کتنے سالوں سے تڑپ رہی تھیں وہ اپنے کلیجے کے ٹکڑے سے ملنے کے لئے کتنا روئی تھیں وہ مگر اب وہ بہت خوش تھیں

"یا اللہ پاک تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے میرے مالک"

"اچھا موم میں نہ ہانیہ سے ملنے جا رہی ہوں اس نے اپنے ولیمے کا ڈریس لینا ہے اوکے بائے"

بیا ہمیشہ کی طرح ہوا کہ گھڑے پر سوار اپنے الفاظوں کو ادا کر کے باہر گاڑی کی طرف بھاگ گئی

💘💘💘💘

بیا ارحم کے ساتھ شوپنگ پر آئی تھی اور ہانیہ زین کے ساتھ ویسے تو یہ لوگ الگ الگ آئے تھے مگر شوپنگ انہوں نے ساتھ ہی کی تھی ابھی وہ ایک ریسٹورنٹ میں لنچ کرنے کے لیے روکے ہی تھے جب علیزے ارحم کا پیچھا کرتے ہوئے یہاں بھی آگئی

ارحم نے کھانے کا آرڈر دیا اور زین کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا جبکہ بیا ہانیہ کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی جب علیزے ان کے ٹیبل پر آکر کھڑی ہوئی جس کو دیکھ کر زین چونکا اور ارحم جو اشارے سے اس کا بتانے لگا

"اوہ... یہاں تو کپلز آئے ہوئے ہیں"

علیزے نے ایک نفرت بھری نگاہ بیا پر ڈالی جس کو ارحم بخوبی سمجھ چکا تھا

"آپ کون...؟"

ہانیہ نے اس لڑکی کی ڈریسنگ دیکھی اس کے کپڑوں سے ہی پتا چل رہا تھا وہ کسی امیر باپ کی بگڑی ہوئی اولاد ہے

"تمہیں نہیں پتا میں کون ہوں؟ زین... تم نے اپنی بیوی کو میرے بارے میں نہیں بتایا؟"

علیزے نے ایک ادا سے بال ٹھیک کرتے ہوئے زین سے کہا جبکہ ہانیہ زین کو دیکھنے لگی اور زین ارحم کو

"چلو میں خود ہی اپنا تعارف کروا دیتی ہوں مائی سیلف علیزے خان... ارحم خان کی گرل فرینڈ..."

بیا جا تو دماغ ہی سن ہو گیا جبکہ ارحم بے حد غصے سے سامنے کھڑی علیزے کو گھور رہا تھا

"ڈارلنگ میں امریکہ کیا گئی تم تو مجھے بھول ہی گئے"

علیزے ابھی ارحم کی طرف جھکنے ہی لگی تھی جب بیا نے اسے ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کیا جس انداز میں بیا کرسی سے اٹھی تھی ہانیہ سمجھ چکی تھی اب کیا ہونے والا ہے

"ایبیبے اوہ امیریکن چڑیل شکل دیکھی ہے اپنی چھنکتا کے منہ والی آئی بڑی ارحم کی گرل فرینڈ"

بیا کے بولنے والے انداز پر ارحم نے بامشکل اپنی ہنسی دبائی مگر ڈر بھی تھا کہیں بیا اس علیزے کی باتوں میں نہ آجائے

"ایکسکیوز می..."

علیزے نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا وہ ابھی بیا کو جانتی کہاں تھی

"چپ کر ایکسکیوز می کی ماں آئی بڑی انگریز کی اولاد پہلی فرصت میں یہاں سے چلتی بن ورنہ ایمبولینس منگوانی پڑے گی"

ارحم بیا کی بہادری پر بڑا حیران ہوا تھا کہ ارحم سے صفائی مانگنے کے بجائے بیا خود ہی اس سے نپٹ رہی تھی

"یہ کیسی لینگویج یوز کر رہی ہو تم... ارحم تمہاری ہونے والی بیوی تو بلکل انپڑھ ہے..."

علیزے پھر سے ارحم کی طرف رخ کر گئی جس پر بیا کو آگ محسوس ہو رہی تھی اسے کہاں برداشت تھا کہ اس کی پراپرٹی کو کوئی اور دیکھے

"میں لاسٹ وارننگ کر رہی ہوں یہاں سے چلتی بنو"

بیا نے اسے انگلی سے وارن کیا جس پر علیزے ہنسنے لگی جبکہ ہانیہ دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی اس لڑکی کو عقل آجائے

"نہیں جاؤں گی... کیا کر لو گی تم؟ اور میں تم سے نہیں اپنی بوئے فرینڈ سے ملنے آئی ہوں... ڈارلنگ کلب کیوں نہیں آرہے تم اس رات کے بعد سے تم نے تو اپنی شکل ہی نہیں دکھائی مجھے"

کلب کا سن کر ہانیہ زین کو دیکھنے لگی تھی

"اپنی بکواس بند کرو تم علیزے اور دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ اچھا نہیں ہو گا"

ارحم اپنی کرسی سے اٹھا تو زین اور ہانیہ بھی کھڑے ہو گئے

"جان کیا ہو گیا ایسی بھی کیا ناراضگی مجھ سے"

ابھی وہ آگے کچھ کہتی کہ بیا نے اسے بالوں سے پکڑا اور سامنے والے ٹیبل پر بٹخ دیا جس سے اس کے منہ پڑا اچھی خاصی چوٹ آئی مگر وہ خود کو بچا نہ سکی شاید وہ بیا کو بہت ہلکا لے رہی تھی اگر وہ بیا کو جانتی تو کبھی ایسا نہ کرتی

"جان... ڈارلنگ... ابے فقیر کی اولاد تجھے تو میں بتاتی ہوں جان کسے کہتے ہیں"

بیا نے پھر سے اسے بالوں سے پکڑا اور ایک اور بار ٹیبل پر اس کا منہ دے مارا کیوں کہ ٹیبل پر گلاس رکھے ہوئے تھے جو ٹوٹ کر چورا ہو گئے اور اس کی وجہ سے علیزے کے چہرے پر کافی نشانات آئے

"میرے بندے کی گرل فرینڈ بنے گی تو ابھی بتاتی ہوں تجھے"

بیا مسلسل اسے ٹیبل پر بٹخی جا رہی تھی اور ہانیہ اسے روکنے میں لگی ہوئی تھی جبکہ زین یہ سب دیکھ کر انجوائے کر رہا تھا اور ارحم حیرت سے بیا و دیکھ رہا تھا

"یار بھابھی نے تو اس بچاری کی اچھی خاصی درگت بنادی"

زین نے ہنستے ہوئے کہا جس پر ارحم اسے گھور کر دیکھنے لگا

"ایسے کیوں دیکھ رہا ہے؟ تو بھی انجوائے کر پتا نہیں پھر کبھی یہ سین دیکھنے کو ملے نہ ملے"

زین ہنستے ہوئے کہنے لگا ریسٹورنٹ میں موجود سارے لوگ جمع ہو چکے تھے کچھ لوگوں نے تو ویڈیو بھی بنالی تھی

"بیا بس کر سب دیکھ رہے ہیں چھوڑ دے اسکو"

ہانیہ نے بڑی مشکل سے بیا کو روکا علیزے نے جب چاروں طرف دیکھا تو سب کھڑے اس کو ہی دیکھ رہے تھے اور کچھ لوگ یہ بھی کہہ رہے تھے ایسی لڑکی کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے علیزے لوگوں سے منہ چھپاتے ہوئے فوراً جی کی اسپیڈ میں ریسٹورانٹ سے باہر بھاگی اور ڈرائیور کو چلنے کا کہہ کر گاڑی میں بیٹھ گئی دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی ریسٹورنٹ سے بہت دور جا چکی تھی

آج کافی ٹائم بعد بیا نے کسی کی اچھی خاصی مرمت کی تھی آج وہ بلکل پہلی والی بیا لگ رہی تھی ارحم ابھی اسے کچھ کہتا وہ غصے سے وہاں سے باہر اپنی گاڑی کی طرف گئی اور سیکنڈ میں ہی گاڑی لے کر وہاں کے جا چکی تھی

"چلو بیٹا اب منا کر دکھاؤ بھابی کو"

زین مسکراتے ہوئے کہنے لگا ارحم نے زین پر ایک غصے والی نگاہ ڈالی اور پوکٹ سے کچھ پیسے نکال کر وہاں کے مینیجر کو دیئے اور وہاں سے نکل گیا کیوں کہ بیا ان کا اچھا خاصہ نقصان کر چکی تھی

ہانیہ اور زین بھی وہاں سے چلے گئے تھے گاڑی چلاتے وقت زین ہانیہ سے مخاطب ہوا

"ویسے تمہاری دوست نے آج کمال کر دیا کیا دھلائی کی اس علیزے کی اب وہ غلطی سے بھی کمی ارحم کو دیکھے گی بھی نہیں"

ہانیہ نے زین کی بات کا کوئی جواب نہ دیا زین اس سے پھر مخاطب ہوا

"اب آپکو کیا ہو گیا بیگم جی"

"وہ لڑکی کس کلب کی بات کر رہی تھی؟"

زین سمجھ چکا تھا اب اس کی بھی شامت آگئی ہے

"بیگم جی آئی سویر جب سے تم سے محبت ہوئی تھی میں نے کلب جانا چھوڑ دیا تھا اور میں ویسے بھی وہاں صرف ارحم کے ساتھ جایا کرتا تھا ورنہ وہاں میرا کیا کام"

ہانیہ نے منہ بناتے ہوئے زین کو دیکھا

"اچھا نہ بیگم جی سوری نہ میں نے تو آپ کے علاوہ کبھی کسی کو آنکھ اٹھا کر دیکھا تک نہیں مگر پھر بھی سوری"

زین گاڑی چلاتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے کان پکڑ کر معصوم سی شکل بنائے ہانیہ سے سوری کر رہا تھا جس پر ہانیہ کی ہنسی نکل گئی

"کیا ہوا میری چشمش چوزی کس بات پر ہنسی آرہی ہے آپ کو"

زین نے آئیبرو کا زاویہ بناتے ہوئے پوچھا

"زین آپ نہ کبھی بلکل چھوٹے سے بچے لگتے ہیں"

ہانیہ نے مسکراتے ہوئے زین کا گال کھینچا

"ہاں تو اس میں کوئی شک؟ وہ تو میں ہوں ہی معصوم سا بچہ... خیر چلو کسی دوسرے ریسٹورنٹ چلتے ہیں لنچ کرنے..."

"مگر زین ارحم اور بیا تو..."

ہانیہ حیران تھی کہ ارحم اور بیا کے بیچ میں مسئلہ ہو گیا ہے مگر زین کو اب بھی کھانے کی لگ رہی تھی

"ارے چھوڑو انہیں ارحم سنبھال لے گا بس تھوڑی تکلیف برداشت کرنی ہو گی یا تو منہ ٹوٹے گا یا ہاتھ پیر کی کوئی ایک ہڈی... باقی خیر ہے"

ہانیہ پھر سے اس کی باتوں پر ہنسی تھی جبکہ زین اس کی دلکش مسکراہٹ کو اپنے دل میں اتار رہا تھا

💋💋💋💋

ارحم مسلسل بیا کی گاڑی کو فولو کر رہا تھا اور ساتھ ہی اسے کال بھی کر رہا تھا مگر بیا پر تو جن سوار تھا وہ کہاں سننے والی تھی جب بیا نے کال ریسیو نہ کی تو ارحم نے شورٹ کٹ راستے سے گاڑی نکالی اور بیا کی گاڑی کے سامنے لا روکی بیا نے ایک دم سے بریک لگایا ارحم گاڑی سے نکلتا ہوا بیا کی گاڑی کے پاس آیا اور دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا

"یہ کیا بدتمیزی ہے...؟ اترو میری گاڑی سے"

بیا نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا

"بیا ایک بار میری بات تو سن لو"

"میں نے کہا اترووو میری گااڑی سے سنااائی نہیں دیا اا تمہیں؟ کااان خرااا اب ہیں کیاا؟"

بیا نے چیختے ہوئے کہا ارحم کو لگ رہا تھا اب اس کے کان کے پردے پھٹ جانے ہیں

"اچھا اچھا لسن میں اتر رہا ہوں مگر تمہیں میری بات سننی ہو گی ورنہ میں ڈائریکٹ صفدر انکل سے بات کروں گا"

ارحم نے بیا کو دھمکی دینے والے انداز میں کہا مگر اس وقت بیا غصے سے آگ بگولہ ہو رہی تھی بیا گاڑی سے اتر کر ارحم کی طرف آئی، دروازہ کھولا اور ارحم کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر نکالا ارحم اس کی یہ حرکت دکھتا ہی رہ گیا

"جس سے بات کرنی ہے بے شک کرو میری جوتی کو بھی پرواہ نہیں"

یہ کہہ کر وہ غصے سے گاڑی اسٹارٹ کر کے پیچھو کی طرف گھما کر چلی گئی ارحم اسے جاتا دیکھ رہا تھا

"چل بیٹا ارحم اب ساری زندگی تجھے اس کو برداشت کرنا پڑے گا اور کر محبت"

ارحم بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا گاڑی میں آ بیٹھا اور کچھ سوچ کر مسکراتا ہوا گھر کی طرف چلا گیا

💘💘💘💘

رات ایک بجے کا وقت تھا جب بیا اپنے کمرے میں بیٹھے ریسلنگ دیکھنے میں مصروف تھی جب اچانک لائیٹ چلی گئی

"یار یہ کون سا وقت ہے لائیٹ جانے کا"

بیا ابھی موبائل کی ٹارچ جلانے ہی لگی تھی جب اس کے کمرے کا دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا اگر اس کی جگہ ہانیہ ہوتی تو ڈر کر بے ہوش ہی ہو جاتی بیا اچانک سے چونکی اور موبائل ہاتھ سے چھوٹ کر بیڈ پر جا گرا وہ بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہوئی

"کون ہے؟؟؟"

اچانک کسی نے بیا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا بیا اس شخص کے سینے سے جا لگی تب ہی اس شخص نے اپنا موبائل نکالا اور کان پر لگا کر کچھ کہنے لگا

"سرکٹ واپس لگا دو"

ابھی بیا اس کی آواز پہچاننے ہی لگی تھی تب لائیٹ واپس آ گئی اور جیسی بیا نے نظر اٹھا کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا وہ دیکھتی ہی رہ گئی

"تم... تم پھر سے میرے کمرے میں....."

ابھی آگے وہ کچھ کہتے ارحم نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا

"بس... بہت بک بک کرتی ہو تم... مگر اب بس..."

بیا آنکھوں سے اسے گھور کر دیکھ رہی تھی مگر وہ بھی ارحم عباس خان تھا اسے کیا فرق پڑنا تھا وہ بیا کو اپنے ایک ہاتھ سے مکمل مظبوطی سے قابو کرے کھڑا ہوا تھا جیسی اس نے بیا کے لبوں پر سے ہاتھ ہٹایا بیا پھر سے کہنا شروع ہوئی

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی... دور ہٹو ورنہ منہ توڑ دوں گی..."

ارحم نے پھر سے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا اور سخت لہجہ اختیار کئے اس سے کہنے لگا

"مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ ہاں..... آہ"

ابھی وہ آگے کچھ کہتا بیا نے اس کی انگلیوں پر اپنے دانت گاڑے جس سے اس کی چینخ نکل گئی اور بیا اسے دھکا دے کر پیچھو ہوئی

"اُوففف کتنی ظالم شیرنی ہو تم تو..."

ارحم نے اپنی انگلیوں پر دانت کے نشان دیکھتے ہوئے کہا

"فورن سے پہلے یہاں سے نکل جاؤ شاباش"

"نہیں جاؤں گا میں،اور تمہیں تمیز نہیں یہ کس لہجے میں اپنے ہونے والے شوہر سے بات کر رہی ہو تم"

ارحم نے اسے گھورتے ہوئے کہا جس پر بیا اور بھی زیادہ اوور ہونے لگی

"میں تو ایسے ہی بات کرتی ہوں... سمجھے تم"

ارحم بیا کے پاس آیا اور پیار سے اس کا ہاتھ تھاما اب وہ نرم لہجے میں کہہ رہا تھا

"اچھا نہ معاف کرو پلیز زز... میں یوں اس طرح سے یہاں نہیں آنا چاہتا تھا مگر تم میری بات سننے کے لیے تیار ہی نہیں تھی میں کیا کرتا"

"وہ تو میں اب بھی سننے کو نہیں تیار... اور یہاں کیا کر رہے ہو جاؤ نہ تم کلب"

"بیا پلیز زز ٹرائے ٹو انڈر سٹینڈ وہ خود میرے پیچھو پڑی رہتی تھی ورنہ میں ایسی لڑکیوں کو منہ بھی نہیں لگاتا اور رہی بات کلب کی بات تو اس بات جو بہت وقت ہو چکا ہے میں اب نہیں جاتا جب سے مجھے تم ملی ہو میں نے دوستوں تک سے ملنا چھوڑ دیا"

ارحم نے پیار سے اس کے منہ پر آتے بال ہٹائے

"جانا بھی نہیں ورنہ یہ جو ٹانگیں ہیں نہ تمہاری یہ توڑ کر رکھ دوں گی سمجھے تم"

"سمجھ گیا میری جان اور حکم"

ارحم کو بیا کا یوں حق جتانا اچھا لگا تھا بیا اس کی بات پر مسکرائی تھی کیا تھی وہ لڑکی کبھی اتنا سخت ناراض ہو جاتی تھی تو کبھی اتنی آسانی سے مان بھی جاتی تھی

"اچھا جان ایک کس لے لوں"

ارحم سمجھ چکا تھا کہ بیا کا اب موڈ ٹھیک ہو چکا ہے اس لیے اب وہ پھر سے بے شرم ہو رہا تھا بیا اسے گھور کر دیکھنے لگی

"شٹ اپ اتر آئے نہ اپنی بے شرمی پر تم"

بیا نے اسے پیچھو کرتے ہوئے کہا کیوں کہ ارحم باتوں باتوں میں اس کے بہت قریب آ رہا تھا

"مطلب نہیں لینے دو گی؟"

ارحم کی بات پر بیا نے بڑے مزے سے نہ میں سر ہلایا

"ویسے تو تم سے زبردستی کچھ بھی کروانا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے مگر خیر چھوڑو میں کلب ہی چلا جاتا ہوں پہلے کبھی نہیں ملی لیکن شاید آج کوئی لڑکی مل جائے"

ارحم جیسے ہی جانے لگا بیا نے اسے پکڑ کر اپنی جانب کیا

"میں جاااان سے ماااار دوں گی اگر ایسااااسوچاااا بھی تا سمجھے....."

بیا کی آواز ارحم کے اب کانوں میں چب رہی تھی

"سمجھ گیا نہ ہلکے بولا کرو"

ارحم نے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جس پر بیا جان بوجھ کر اور تیز تیز بولنے لگی

"میییییییں توووووو بولوووووں گی تیززززززز....."

ابھی آگے وہ کچھ کہتی ارحم نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ دیئے

ارحم کی اس حرکت پر بیا نے آنکھیں میچ لیں اب وہ دل ہی دل میں خود کو کوس رہی تھی کہ آخر اس نے ایسا کیا ہی کیوں

پچھلی بار کی طرح اس بار بھی بیا مزاحمت کرتی رہی مگر ارحم کی شدت بڑھتی جا رہی تھی وہ دل ہی دل میں یہ سوچ رہی تھی آخر کوئی اتنا بے شرم کیسے ہو سکتا ہے بیا نے اب مظبوطی سے دونوں ہاتھوں سے ارحم کی شرٹ کو دبوچا ہوا تھا جبکہ ارحم تو نہ جانے کس دنیا میں کھو چکا تھا اور شاید اب وہ بیا کو بھی کسی اور ہی دنیا میں لے جا چکا تھا ایسی بھی کیا پیاس تھی اس کی کے ختم ہی نہیں ہو کے دے رہی تھی

بیا کی سانسیں رک رہی تھیں جو ارحم محسوس کر چکا تھا ارحم نے آرام سے بیا کے لبوں کو آزاد کیا بیا تیز تیز سانسیں لینے لگی اس کا چہرہ سرخ پڑھ گیا تھا بیا ارحم کے سینے پر سر رکھے سانسیں لینے میں مصروف تھی جبکہ ارحم اس کی اس ادا پر مکمل فدا ہو چکا تھا کچھ دیر تک تو بیا یوں ہی سانسیں بحال کرتی رہی اور ارحم اسے دیکھ کر مسکراتا رہا

اب بیا نے اس نظریں اٹھا کر ارحم کو دیکھا ارحم اس ہی کو دیکھ رہا تھا ایک دم بیا کی نظریں جھک گئیں ارحم نے ایک ہاتھ اس کی کمرے پر رکھا اور دوسرے سے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا

"میری پیاس ابھی بجھی نہیں ہے"

ارحم نے سرور بھرے لہجے میں کہا اور پھر سے لبوں کو قریب کرنے لگا

"ارحم پلیز ززمیں بسسس..."

بیا نے التجائی نظروں سے ارحم کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر ارحم مسکرایا

"بس... ابھی سے میری ایک چھوٹی سی گستاخی پر تھک گئیں تم... بعد میں میری شدتوں کو کیسے برداشت کرو گی..."

ارحم اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ رہا تھا جبکہ لہجہ بہت دھیما تھا بیا اس کی بات پر شرما کر نظریں جھکا گئی

ارحم نے پھر سے بیا کے لبوں کو قید کیا اور اس بار وہ کافی شدت کا مظاہرہ کر رہا تھا بیا اس کی شدت محسوس کر رہی تھی بیا کی دھڑکنیں بے حد تیز تھیں ارحم کا ایک ہاتھ بیا کی کمر پر جبکہ دوسرا بیا کے چہرے پر آئے بال ہٹا رہا تھا

ارحم بیا کے لبوں کو مکمل پی رہا تھا اس کا لمس محسوس کرتے ہوئے بیا کی گرفت ارحم کی شرٹ پر اور بھی زیادہ مضبوط ہو گئی تھی کتنا میٹھا تھا یہ لمحہ، ان کی سانسیں مکمل مل چکی تھیں

اب ارحم اور بھی زیادہ شدت میں آ رہا تھا جو بیا سے برداشت نہیں ہو رہی تھی ارحم نے خود پر بڑی مشکل سے قابو پاتے ہوئے خود کو بیا سے دور کیا بیا پھر سے تیز تیز سانسیں لینے لگی مگر اس بار وہ مکمل ارحم کے سینے میں چھپ چکی تھی کچھ دیر بعد جب بیا کی سانسیں بحال ہوئی تو ارحم نے بیا کے ماتھے پر بوسہ دیا اور بڑی خاموشی سے وہاں سے چلا گیا

کافی دیر تک بیا اس کی خوشبو کو اپنے اندر محسوس کرتی رہی کافی دیر تک اسے ارحم کا لمس محسوس ہوتا رہا پھر اچانک سے اس کا موبائل رنگ کیا

"اگر میرے لمس کی خوشبو سے باہر نکل آئیں ہو تو سو جاؤ اب بہت دیر ہو چکی ہے"

ارحم کا میسج پڑھ کر بیا کے لبوں پر حیرانی والی مسکراہٹ آئی

"بے شرم کہیں کے"

اس نے گڈ نائٹ والا میسج کیا ساتھ ہی دل والا ایموجی بھی بھیجا اور موبائل سائٹ پر رکھ کر وہ نہ جانے کب نیند کی وادیوں میں چلی گئی اسے پتا ہی نہیں چلا

💘💘💘💘

"تُو نیند بھی، ہے خواب بھی، ہے یاد میں میری...!

تیری ہی آگ جل رہی، ہے راکھ میں میری...!

ہنسوں تیری خوشی میں، تیرے غم میں روؤں میں..."

تیرے ہی ساتھ جاگوں میں، تجھی میں سوؤں میں..."

وہ اس وقت ہوٹل کے روم میں موجود بیڈ پر لیٹا ہوا مسلسل روئے جا رہا تھا بنا آواز کے رونا کتنا دردناک تھا یہ اس سے بہتر اور کون جانتا تھا

کل صبح اس کی پاکستان کی فلائیٹ تھی وہ پانچ سال بعد پاکستان جا رہا تھا پھر سے وہی یادیں پھر سے وہی درد وہ آخر کتنی اذیتیں برداشت کر چکا تھا مگر اذیتوں کا یہ سفر ختم ہی نہیں ہو رہا تھا

"جینا میرا، مرنا میرا، تُو ہی تو ہے اب میرا...!

تُو جو نہیں، کچھ بھی نہیں، تُو ہی تو ہے سب میرا...!"

وہ ٹوٹ کر بکھر چکا تھا کوئی اسے سمیٹنے والا نہیں تھا یا شاید وہ چاہتا ہی نہیں تھا کہ کوئی اس کے قریب آئے اسے سمیٹے، وہ اس درد میں جینا پسند کرتا تھا وہ خود کو اس درد کا حقدار سمجھتا تھا

"یار اتُو مجھ میں یوں بسا، مجھ میں رہی نہ میری جگہ...!

پھیلا ہے تُو میری روح تک، تجھ میں ہی میں جینے لگا...!"

کیوں کہ اس نے بھی تو کسی کو یہ درد دیا تھا کسی کو مکمل طور پر توڑ کر رکھ دیا تھا کسی کو جیتے جی مار دیا تھا وہ بھی تو کسی کی موت کا ذمہ دار تھا وہ روز رات کو اپنے لئے موت کی دعائیں کرتا تھا وہ روز آگ میں جلتا تھا وہ تڑپتا تھا کہ اسے موت آجائے مگر شاید اس کی سزا اتنی بڑی تھی کہ موت بھی اسے قبول کرنے کو تیار نہ تھی

"تُو اب میں ہے، تُو ہی بعد میں، تو ہی روبرو، تو ہی یاد میں...!

جتنا تھا میں، تیرا ہو گیا، اپنا بھی میں نہ رہا...!"

"بددعا...ہاں مجھے بددعا لگ گئی..."

وہ بے حد رو رہا تھا تڑپ رہا تھا ہر بار کی طرح اس بار بھی اس کی سسکیاں اس ویران کمرے میں آواز کی وجہ بن رہی تھیں

"مجھے تمہاری بددعا لگ گئی عنایہ.....مجھے میرے عشق کی بددعا لگ گئی..."

جب اس کی محبت اس کے ساتھ کے لیے واسطے دے رہی تھی تب تو اس نے اپنی محبت کو تڑپتا چھوڑ کر اپنی دنیا بسانے کا فیصلہ کیا تھا، مگر جب اس کی محبت اس سے اتنا دور چلے گئی کہ واپس آنا ناممکن تھا تو اب وہ اس کی تمنا کر رہا تھا اس کے لئے پاگل ہو رہا تھا اس سے معافی مانگنے کے لیے ترس رہا تھا یہ جانتے ہوئے بھی کہ اب اس شخص کا لوٹ آنا ناممکن تھا

💘💘💘💘

"بیا مجھے ٹھیک سے بتاؤ آخر اس لاکٹ سے تمہاری بہن کا کیا تعلق ہے؟؟؟ تم کیوں اس لاکٹ سے اتنی نفرت کرتی ہو اور یہ لاکٹ تمہارے پاس کیسے آیا...؟"

بیا جو اپنی بہن کے کمرے میں موجود ایک ڈائری سے لاکٹ نکال کر دیکھنے میں مصروف تھی ہانیہ اس سے پوچھ پوچھ کر تھک چکی تھی

"تجھے میں نے آپی کے ساتھ ہونے والے حادثے کا بتایا تھا نہ..."

"ہاں بتایا تھا میں یہی تو پوچھ رہی ہوں اس کا ارحم کے لاکٹ سے کیا تعلق...؟"

ہانیہ نے سوالیہ نظروں سے بیا کو دیکھا

"یہ لاکٹ ارحم کا نہیں ہے ارحم کے لاکٹ جیسا ہے..."

ہانیہ اس کی بات سن کر حیران ہوئی

"یہ اس ہی شخص کا لاکٹ ہے جس نے آپی کی زندگی کو تباہ و برباد کر دیا تھا مجھے اس پوری دنیا میں سب سے زیادہ نفرت اس ہی شخص سے ہے آپی کے جانے کے بعد مجھے یہ لاکٹ ان کی ڈائری سے ملا تھا تب سے میں نے دل من یہ احد کر لیا تھا کہ یہ لاکٹ جس کے پاس ہو گا وہ میرا سب سے بڑا دشمن ہو گا شاید اس ہی لئے مجھے ارحم پر اکثر غصہ آتا تھا مگر... مگر اب میں اس سے بے انتہا محبت کرتی ہوں"

ہانیہ بیا کی بات سن کر بہت حیران ہوئی تھی اس نے بیا کا ہاتھ پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا

"بیا... ضروری تو نہیں جس کے پاس ایسا لاکٹ ہو وہ شخص ویسا ہی ہو جس نے تمہاری آپی کی زندگی برباد کی تھی... اب خود دیکھو ارحم کتنا اچھا لڑکا ہے اور تم اسے کتنا غلط سمجھ رہی تھیں"

ہانیہ کی بات سے اتفاق کرتی ہوئی وہ ہانیہ کے گلے لگ گئی

"صحیح کہا تم نے مگر ہانیہ وہ شخص جو میری بہن کی زندگی برباد کر چکا تھا وہ اب کتنے سکون سے اپنی زندگی گزار رہا ہو گا"

بیا رو رہی تھی اپنی بہن کے لئے ہانیہ اسے چپ کروا رہی تھی عنایہ کے بعد ہانیہ ہی تو تھی جو بیا کی سگی بہنوں کی طرح رہتی تھی ان کے بیچ باتیں اب بھی جاری تھیں دونوں ہی اس بات سے انجان تھیں کہ کوئی تیسرا یہ سب سن رہا تھا

Episode 19

"یار کیا کہہ رہا ہے ؟؟؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے شہریار بھائی جس سے محبت کرتے تھے وہ لڑکی بیا کی بہن تھی ؟؟؟"

زین نے بیا اور ہانیہ کی ساری باتیں سن لی تھیں اور پہلی فرصت میں اس نے ارحم سے مل کر اسے سارے معاملے سے آگاہ کیا تھا

"یار بلکل ایسا ہی ہے وہ لاکٹ بیا کو اپنی بہن کی ڈائری کے ساتھ ملا تھا اور وہ لاکٹ بلکل تیرے لاکٹ جیسا ہی ہے... لیکن ضروری نہیں وہ لاکٹ شہریار بھائی کا ہی ہو، ہو سکتا ہے وہ شخص شہریار بھائی نہیں بلکہ کوئی اور ہو"

زین نے کچھ سوچتے ہوئے کہا جبکہ ارحم کو اب بہت ٹینشن ہو رہی تھی کہ اگر واقعی بیا عنایہ کی بہن ہے تو اس بات سے ان کے رشتے پر منفی اثرات پڑ سکتے ہیں

"یار جو جو باتیں تو نے بتائی ہیں وہی سب بھائی کے پاسٹ میں ہو چکا ہے اس کا مطلب صاف ہے..."

ارحم نے سوچوں میں گم انداز میں کہا

"اگر واقعی وہ لڑکی بیا کی بہن ہے تو یہ بات شادی سے پہلے تک سب سے چھپانی ہو گی..."

ارحم زین کی بات سے اتفاق کرتا تھا وہ جانتا تھا کہ اگر بیا کو یہ پتا چلا کہ اس کی بہن کی زندگی برباد کرنے والا شخص ارحم کا بھائی ہے تو نہ جانے وہ کون سا طوفان برپا کرے گی اس لئے ارحم شادی سے پہلے تک اس بات پر پردہ رکھنا چاہتا تھا وہ شادی تک اس بات کو دبائے رکھنے کی کوشش میں تھا

"ہانیہ کو اس بارے میں بلکل پتا نہیں چلنا چاہیے اوکے"

ارحم زین سے کہتا ہوا موبائل پر آتی کال سننے باہر چلا گیا جبکہ زین کو زوہان کی کال آئی شاید وہ لوگ پاکستان پہنچ چکے تھے

💔💔💔💔

"ہاہاہاہا... وہ کیا بات ہے... ان کھروچوں کے نشانات تو میک اپ بھی نہیں چھپا سکے گا"

فریحہ نے علیزے کا سوجھا ہوا منہ دیکھ کر اس کا مذاق اڑایا جس پر علیزے کا منہ اور بھی زیادہ سوجھ گیا

"یار میں اتنی غصے میں ہوں اور تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے؟"

"ہاں تو تم اپنی شکل بھی تو دیکھو ذرا... کارٹون لگ رہی ہو... نہ نجانے کس طرح اس لڑکی نے تمہاری اچھی بھلی کُٹائی کی ہے... ویسے کاش میں وہاں ہوتی تو یہ سین مس نہ ہوتا..."

فریحہ نے ہنستے ہوئے موبائل اٹھایا مگر جب موبائل پر نظر گئی تو وہ بہت سے بھی زیادہ حیران رہ گئی اور ساری توجہ موبائل پر وہ کچھ دیکھنے میں مصروف ہو گئی

"علیزے یہ دیکھو تمہاری ریسٹورنٹ والی ویڈیو وائرل ہو گئی... سوشل میڈیا پر مشہور سب سے خوبصورت ٹک ٹاکر علیزے خان آج ایک ریسٹورنٹ میں کسی لڑکی کے ہاتھوں بہت بری طرح سے ذلیل ہوئی ہیں، جی ہاں سوشل میڈیا کی مشہور ٹک ٹاکر آج ایک عام لڑکی کے ہاتھوں ضائع ہونے سے بچی ہیں، اور اس وقت سب ہی زبانوں پر اس لڑکی کے چرچے ہیں، لوگوں کا کہنا ہے وہ لڑکی جو بھی

ہے اس نے بہت اچھا کیا ہے... لوگ بنا جانے ہی اس کے فین ہو گئے ہیں مزید جاننے کے لیے ویڈیو دیکھیں"

علیزے لپک کر فریحہ کے پاس آئی اور اس کے ہاتھ سے موبائل چھینا اور جب اس نے اسکرین پر دیکھا تو اس کے پیروں تلے زمین نکل گئی یہ وہی ویڈیو تھی جس میں بیا علیزے کا سر ٹیبل پر رکھ رکھ کر مار رہی تھی

"یہ..... نہیں... یہ کس نے وائرل کر دی..."

علیزے بے یقینی کی کیفیت میں چلّاتے ہوئے کہہ رہی تھی جبکہ فریحہ دل ہی دل میں بے حد خوش تھی کیونکہ علیزے نے کبھی اسے زلیل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا تھا اور آج وہ جب علیزے مشکل میں تھی تو فریحہ کے دل کو بہت سکون مل رہا تھا

"میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی..."

علیزے نے فریحہ کا موبائل صوفے پر پھینکا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی وہ اس وقت بے حد غصے میں تھی ایک تو وہ کب سے ارحم کے پیچھو پڑی تھی ارحم نے اسے گھانس نہیں ڈالی اوپر سے اب ارحم کی فیوچر وائف نے اس کی اچھی بھلی کُٹائی کر دی اور اب تو اس کے فین بھی اس پر ہنس رہے تھے بدلے کی آگ لگی ہوئی تھی اس کے دل میں بہت بری طرح وہ اس آگ میں جل رہی تھی

"اگر میں نے تم دونوں کو الگ نہ کر دیا تو میرا نام بھی علیزے خان نہیں"

🖤🖤AreeSha khaN NoVels🖤🖤

تقریباً شام پانچ بجے کا وقت تھا جب جہاز پاکستان ائر پورٹ پر لینڈ ہو چکا تھا شہریار نے آج پورے پانچ سال بعد پاکستان کی سرزمین پر قدم رکھا تھا اس کے پیچھو ہی ذوہان اور افشاں بھی آرہے تھے زین

ان کو لے نے ائیر پورٹ آیا تھا مگر شہریار نے اس کے ساتھ جانے سے منع کر دیا اور گھر کے نمبر پر کال کر کے اپنی کار منگوائی

زین زوہان اور افشاں کو لے کر گھر کے لئے نکل چکا تھا کچھ ہی دیر میں شہریار کی گاڑی بھی آگئی تھی ڈرائیور نے ادب سے سلام کیا شہریار نے اسے گاڑی گھر کی طرف لے جانے سے منع کر دیا

"مگر شہریار صاحب گھر پر سب آپ کے منتظر ہیں"

ڈرائیور نے نظریں جھکائے کہا جبکہ شہریار ہر بار کی طرح اس بار بھی سخت لہجہ اختیار کئے کہنے لگا

"میں نے کہا نہ مجھے ہوٹل جانا ہے بہتر ہو گا حکم پر عمل کرو"

شہریار کی بات سن کر ڈرائیور نے گاڑی ہوٹل کی جانب کر لی کچھ ہی دیر بعد وہ لوگ ایک ہوٹل کے سامنے موجود تھے شہریار گاڑی سے اترا ڈرائیور نے شہریار کا سامان گاڑی سے نکالا اور شہریار کے پیچھو ہوٹل چلا گیا شہریار نے کاونٹر سے اپنے لئے کمرا بک کروایا ڈرائیور اس کا سامان کمرے میں پہنچا کر اس کے حکم کے مطابق وہاں سے چلا گیا شہریار کمرے میں آکر کچھ دیر بیڈ پر لیٹا رہا پھر کچھ سوچتے ہوئے بالکنی میں گیا وہاں سے نیچے بنا پلے ایریا جہاں کپلز اپنے بچوں کے ساتھ موجود تھے صاف دکھائی دے رہا تھا ان ہنستے مسکراتے میاں بیوی کو ان کے بچوں کے ساتھ خوش دیکھ کر شہریار سوچوں میں گم سا ہو گیا تھا

"آپ کو پتا ہے شہریار جب ہمارے بچے ہوں گے نہ تو میں ان کو کہوں گی اپنے پاپا پر مت جانا ورنہ ان کی طرح ضدی، پنگے باز اور بے شرم نکلو گے"

عنایہ کی باتیں اس کے کان میں گونج رہی تھیں اس کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے اسے یاد آنے لگا کس طرح اس نے عنایہ کے کردار پر شک کر کے اپنے ہی بچے کو دنیا میں لانے سے پہلے ہی اس کی زندگی چھین لی تھی پہلے اسے بچوں کی کوئی خواہش نہیں تھی مگر جب یہ بات اسے پتا چلی تھی

کہ جس بچے کو وہ دنیا میں آنے سے پہلے ہی ختم کر چکا تھا وہ بچہ کسی اور کا نہیں بلکہ اس کا اپنا خون تھا نہ جانے کتنے گناہ اس نے کئے تھے نہ جانے کس کس گناہ کی سزا آج وہ بھگت رہا تھا

ابھی ان ہی سوچوں میں گم تھا جب ڈرائیور دروازہ نوک کر کے اندر آیا

"شہری صاحب آپ کی گاڑی نیچے پارکنگ میں کھڑی کر دی ہے یہ آپ گاڑی کی چابی..."

گاڑی کی چابی دیتے ہی ڈرائیور شہریار کے اشارے پر وہاں سے باہر چلا گیا شہریار سوٹ کیس سے اپنے کمرے نکال کر باتھ چلا گیا شاور کھول کر وہ آنکھیں بند کئے کھڑا تھا شاور سے گرتا ہوا ٹھنڈا پانی اس کے جسم کی تھکن کو اور ذہن کے بوجھ کو ہلکا کر رہا تھا دس منٹ بعد وہ کپڑے پہن کر بالوں کو ٹاول کی مدد سے صاف کرتا ہوا باہر نکلا جب ہی کسی نے دروازہ نوک کیا

"سر روم سروس"

"یس"

"سر آپ کو کچھ چائیے..."

ہوٹل سروس کی طرف سے ایک لڑکی کمرے میں آئی اور شہریار کو سر تا پیر دیکھ کر کہنے لگی

"نو تھینکس"

شہریار کا جواب سن کر وہ واپسی کے لیے مڑی

"لسن جائے نماز مل سکتی ہے؟"

شہریار کی بات پر وہ حیران ہوئی کہ اتنا اسمارٹ ہینڈسم نوجوان نماز بھی پڑھ سکتا ہے ورنہ اب تک اس ہوٹل میں جو بھی آتا تھا وہ ہمیشہ ڈرنک وغیرہ کے بارے میں پوچھا کرتا تھا

"جی شور"

یہ کہہ کر وہ باہر چلی گئی کچھ ہی دیر میں واپس آئی اور ہاتھ میں جائے نماز تھی

"سر یہ لیں..."

اس نے جان بوجھ کر جائے نماز کو پوری طرح سے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا تاکہ شہریار بے دھیانی میں شہریار کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے جا لگے کیوں کہ شہریار اس کے ارادے سمجھ چکا تھا

"ٹیبل پر رکھ دیں اور جائیں"

شہریار مرر کے سامنے کھڑا بال بناتے ہوئے کہنے لگا وہ لڑکی سمجھ چکی تھی کہ شہریار اور لوگوں جیسا نہیں ہے

"اور کچھ چاہئے آپ کو تو آپ مجھے کال کر سکتے ہیں..."

یہ کہہ کر وہ جیب سے پین نکال کر ایک پرچی پر اپنا نمبر لکھنے لگی جب ہی شہریار کی بات پر اس کا ہاتھ رک گیا

"No Need thanks sister"

وہ منہ بناتی ہوئی وہاں سے باہر نکل گئی یہ سب شہریار کے ساتھ پہلی بار نہیں ہوا تھا ان پانچ سالوں میں وہ اپنوں سے دور ایک انجان ملک میں رہا تھا نجانے کتنی لڑکیاں اس کے آس پاس گھومتی تھیں کہ شاید وہ اپنے ڈپریشن سے باہر آکر انہیں لفٹ کرا دے مگر شہریار بھی شہریار تھا وہ ان سب میں بلکل بھی انٹرسٹ نہیں رکھتا تھا اس کے دل و دماغ پر بس اس کی محبت سوار رہتی تھی وہ بس عنایہ کے بارے میں سوچتا تھا اب وہ کافی بدل گیا تھا وہ اب پہلے والا شہریار کہیں سے بھی لگتا ہی نہیں تھا وہ عصر کی نماز ادا کرنے کے لیے جائے نماز بچھا کر کھڑا ہوا نماز ادا کرنے کے بعد وہ دعا مانگنے لگا اس کی آنکھوں سے آنسوں نکل رہے تھے وہ پشیمان تھا اپنے ہر گناہ ہر غلطی پر نجانے کس کس گناہ کی معافی مانگتا تھا

مگر جب بھی وہ نماز پڑتا تھا وہ عنایہ کی مغفرت کے لیے دعا کرنا نہیں بھولتا تھا اس جہاں میں ممکن نہ ہو سکا مگر دوسرے جہان میں وہ صرف عنایہ کا ساتھ مانگا تھا خود کو اس لائق تو نہیں سمجھتا تھا لیکن پھر بھی اپنے رب سے دعا کرتا تھا اور اسے یقین ہونے لگا تھا کہ ایک دن اس کی دعا ضرور پوری ہو گی

🖤🖤AreeSha khaN NoVeLs🖤🖤

انہیں پاکستان آئے دو دن گزر چکے تھے کل ہی افشاں کی سادگی سے رحصتی کی گئی تھی اور آج زین اور ذوہان دونوں کا ولیمہ تھا ارحم اور بیا سمیت ان کی پوری فیملی وہاں موجود تھی ارحم اور بیا کی بھی شادی قریب تھی اس لئے ان کی شادی کی تیاریاں بھی عروج پر تھیں مگر شہریار نہ ذوہان کی بارات پر آیا نہ آج اس کے ولیمہ پر شاید وہ نورین بیگم کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا مگر زوہان اس بات پر اس سے بہت ناراض تھا

"ذوہان بھائی آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں میں نے ملازم سے اس ہوٹل کا پوچھ لیا ہے میں بس یوں گیا یوں آیا اوکے"

ارحم کی بات پر نورین بیگم خوش ہو گئی تھیں ارحم فورن گاڑی کی چابی لئے ہال سے باہر چلا گیا وہ بہت خوش تھا شہریار اس کی شادی میں شرکت کرنے کے لیے آخر پاکستان آ ہی گیا تھا وہ پندرہ منٹ کے اندر اس ہوٹل کے سامنے پہنچا اور کاؤنٹر سے روم نمبر پوچھتا ہوا فرسٹ فلور پر گیا مگر روم لاک ملا اس نے شہریار کا نمبر ٹرائے کیا مگر وہ بھی بند جا رہا تھا تقریباً دس منٹ تک وہ وہاں انتظار کرتا رہا پھر واپسی کے لیے ہوٹل سے نکل کر باہر آیا تب ہی ایک شخص سے ٹکرایا وہ شخص کافی پریشان لگ رہا تھا جس پر ارحم اس سے پوچھنے پر مجبور ہو گیا

"مائنڈ نہ کریں تو کچھ پوچھ سکتا ہوں؟ کیا آپ کسی مشکل میں ہیں؟"

اس شخص نے پریشانی سے ماتھے پر آتا پسینہ صاف کیا

"جی بلکل دراصل میں اپنے بیٹے کو کمرے میں چھوڑ کر اپنا سامان لینے نیچے گاڑی میں آیا اور جب میں واپس کمرے میں گیا تو وہ وہاں موجود نہیں تھا نہ جانے کہاں چلا گیا ہے"

ارحم اس کی بات پر تھوڑا پریشان ہوا

"کیا کافی چھوٹا ہے آپ کا بیٹا؟ اگر آپ کہیں تو میں بھی اسے ڈھونڈنے میں آپ کی ہیلپ کروں"

ارحم کی بات پر اس نے اپنی جیب سے موبائل نکالا اور اپنے بیٹے کی تصویر دکھانے لگا ارحم اس کی آنکھیں دیکھ کر بہت حیران ہوا تھا

"ماشاء اللہ بہت پیارا بیٹا ہے آپ کا، ایک کام کریں آپ ہوٹل کے اندر ڈھونڈیں میں انہیں باہر ڈھونڈتا ہوں"

ارحم کی بات پر وہ مسکرایا تھا اور اندر کی طرف چلا گیا ارحم پارکنگ کی طرف آکر اسے ڈھونڈنے لگا مگر وہ کہیں نہیں تھا وہاں سے تھوڑے فاصلے پر ایک ریسٹورنٹ تھا ارحم اس طرف جا کر تلاش کرنے لگا مگر کسی کی آواز پر پلٹا

"خبردار جو اب تم نے انہیں تنگ کیا یا کوئی بیڈ ورڈز بولے، میں زبان کھینچ لوں گا تمہاری"

ایک چھوٹا سا بچہ سامنے کھڑے شخص پر ایسے غرا رہا تھا جیسے اس سے کئی زیادہ طاقت رکھتا ہو اس کی آواز سن کر ارحم اس کی طرف آیا وہاں ایک بزرگ ہاتھ میں بچوں کے کھلونے لئے کھڑے تھے ان کی آنکھوں سے آنسوں نکل رہے تھے ان کے سامنے کھڑا شخص مسلسل ان پر چلّا رہا تھا مگر اس چھوٹے بچے کی بات پر وہ شخص بڑی حیرانی سے اس بچے کو دیکھ رہا تھا

"سوری کریں اب ان انکل سے"

اس بچے نے روب دار آواز میں کہا جب ارحم اس کے پاس آیا تو دیکھ کر پہچان گیا یہ وہی بچہ تھا جس کو وہ کب سے ڈھونڈ رہا تھا ارحم اس چھوٹے بچے کی باتوں پر اور بات کرنے کے اندر پر کافی امپریس ہوا تھا

"?...What happened"

ارحم نے سامنے کھڑے شخص سے پوچھا جو کب سے ان بزرگ پر چلّا رہا تھا

"اس آدمی نے میرے وائلٹ سے پیسے نکالے ہیں... اور اب یہ مان نہیں رہا..."

اس شخص نے منہ بناتے ہوئے کہا

Hey You liar"

جھوٹ مت بولو ان انکل نے آپ کا گرا ہوا وائلٹ اٹھا کر آپ کو دیا ہے اس میں سے کوئی پیسے نہیں نکالے، آپ چیک کیوں نہیں کر رہے"

ارحم اس چھوٹے بچے کو بڑی حیرت سے دیکھ رہا تھا اتنی چھوٹی عمر میں اتنی ذہانت...

اس شخص نے اپنا وائلٹ چیک کیا تو بلکل خاموش ہو گیا

"دیکھ لیا نہ؟ اب سوری کہیں انہیں"

وہاں کھڑے سب لوگ اس بچے کو حیرت کن نظروں سے دیکھ رہے تھے وہ شخص ایک چھوٹے بچے کے سامنے شرمندہ کھڑا تھا سامنے کھڑے بزرگ سے معازرت کرتا ہوا اپنی گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے چلا گیا

"بہت شکریہ چھوٹے نواب"

وہ بزرگ پیار سے اس بچے کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعائیں دیتے ہوئے وہاں سے چلے گئے پھر ارحم اس بچے سے مخاطب ہوا

"بیٹا آپ کے پاپا آپ کو کب سے ڈھونڈ رہے ہیں اور آپ یہاں ہیں؟ یہ تو بہت غلط بات ہے چلیں ان کے پاس وہ ہوٹل میں موجود ہیں"

ارحم نے اس بچے سے کہا

"آئی ایم سوری بٹ مجھ سے ان انکل کی انسلٹ برداشت نہیں ہوئی سو دیٹس وائے میں یہاں آگیا"

اس بچے نے اپنے چہرے پر آتے بال ہٹاتے ہوئے کہا وہ لگ تو چار پانچ سال کا رہا تھا مگر تھا بہت ذہین اور اکڑ مزاج سا ایک اسٹائل سے وہ ارحم کے آگے چلتا ہوا ہوٹل کی طرف جانے لگا

"ویسے آپ کو کیسے پتا ان انکل نے پیسے نہیں نکالے تھے...؟"

"کوز میں نے خود دیکھا تھا انہیں اور لائرز پیپلز سے مجھے بہت نفرت ہے یو نو نہ؟ اور آپ کو کیسے پتا ہو گا آپ مجھے جانتے تھوڑی ہیں...؟"

خود ہی سوال کرتا وہ خود ہی خواب دیتے ہوئے مسکریانہ جانے ارحم کو وہ بچہ بہت الگ لگا تھا

"ہمممم تو آپ بلکل میرے جیسے ہو سیم مجھے بھی لائرز پیپلز سے نفرت ہے... ویسے نام کیا ہے آپ کا"

"نو میں صرف اپنے پاپا جیسا ہوں... بائے داوے آئی ایم اذان"

اس بچے نے ہاتھ آگے کرتے ہوا کہا جس پر ارحم نے اس سے ہاتھ ملایا

"واؤ نائس نیم، آئی ایم ارحم ویسے آپ مجھ سے فرینڈ شپ کر رہے ہو؟"

ارحم نے مسکراتے ہوئے کہا کہ

"ہممم نائس،ویسے میں ایسے ہی کسی کو بھی فرینڈ نہیں بناتا بٹ ڈو یو لو لوائنز؟؟"

ارحم اس کی بات پر حیران ہوا

"یس آئی لو لوائنز... میں نے کافی موویز بھی دیکھی ہیں شیروں کی"

"ریلی؟"

وہ ایکسائیٹڈ ہو کر کہنے لگا

"ویسے آپ کا نک نیم کیا ہے؟؟مطلب کبھی میں آپ کو ملوں اور آپ مجھے نہ پہچانو تو میں آپ کر آپ کو یاد دلادوں گا کہ میں وہ ہوں"

"امپوسیبل میں کبھی بھی اپنے فرینڈز کو بھولا نہیں کرتا،اینڈ مجھے میری ماما پیار سے خانزادہ کہتی ہیں"

اذان نے ایک اسٹائل سے بال ٹھیک کرتے ہوئے کہا وہ ڈریسنگ سے کائی عام بچہ نہیں لگ رہا تھا بلو کلر کی پینڈ بلیک شرٹ ہاتھ میں چھوٹی سے واچ اور ایک بلیک نگ کی رنگ اذان کسی ہیرو سے کم نہ لگ رہا تھا

"کدھر چلے گئے تھے تم ماما کتنی پریشان ہو گئیں تھیں"

اس شخص نے اس بچے کو اپنے پاس بلاتے ہوئے کہا

"ڈونٹ وری پارٹنر ذرا کچھ کام تھا"

اس بچے کی بات پہ ارحم کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی

"تھینکس آپ کا"

وہ شخص کہتا ہوا چلا گیا اذان بھی اسے بائے کرتا ہوا چلا گیا جبکہ ارحم کو بیا کا میسج ریسیو ہوا تو وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھ کر واپس ہال چلا گیا

🖤🖤AreeSha khaN NoVeLs🖤🖤

لائٹ گرے کلر کی میکسی پہنے ہانیہ اسٹیج پر بیٹھی فوٹوشوٹ کروا رہی تھی جبکہ دوسری طرف افشاں لائٹ پنک کلر کی میکسی پہنی ہوئی ذوہان کے ساتھ فوٹوشوٹ کروا رہی تھی جبکہ زین اور زوہان نے سیم بلیک پینٹ کوٹ پہنا ہوا تھا زین کی شرٹ لائٹ گرے اور ذوہان کی شرٹ لائٹ پنک کلر کی تھی زین کب سے ہال کے باہر کھڑا ارحم کا انتظار کر رہا تھا جب ارحم آیا تو زین نے شکر ادا کیا

"ابے کدھر چلا گیا تھا کب سے انتظار کر رہا ہوں میں مجھے لگا تو میرے ولیمے سے بھاگ گیا"

زین نے منہ بناتے ہوئے کہا

"ابے پاگل ہے کیا میں کیوں بھاگوں گا تیرے بعد میری شادی ہے"

ارحم کی بات پر زین ہنسا جبکہ ذوہان اسٹیج سے اترتا ہوا ان کے پاس آیا

"کیا ہوا کدھر ہے شہریار؟"

"وہ وہاں نہیں تھے انہیں آئے ہوئے دو دن ہو گئے مگر اب تک وہ ہم سے ملنے بھی نہیں آئے"

ارحم نے اداس لہجے میں کہا جب ہی نورین بیگم آئیں

"ارحم شہریار.....؟"

"وہ نہیں آئے موم"

یہ کہتا ہوا وہ ہال کے اندر چلا گیا جبکہ نورین بیگم بھی اداس ہو گئیں

"آنٹی آپ اداس نہ ہوئیں پلیز ززز اس کا دل نہیں ہو گا یہاں آنے کا میں اسے اچھی طرح سے جانتا ہوں جب تک اس کا دل نہیں کرے گا وہ نہیں آئے گا چاہے کچھ بھی کر لو"

ذوہان کی بات سن کر وہ ہاں میں سر ہلاتے ہوئے واپس ہال میں چلی گئیں

"کہاں چلے گئے تھے آپ...؟"

ہانیہ نے زین سے پوچھا جو ابھی ابھی اسٹیج پر آکر بیٹھا تھا

"کہیں نہیں میری چشمش چوزی یہی ہوں تمہارے پاس"

زین نے آنکھ مارتے ہوئے کہا جب کے اس کے اس انداز پر فوٹو گرافر نے اس ہی وقت ایک فوٹو کلک کرلی تھی وہ دونوں ساتھ بہت اچھے لگ رہے تھے ان کی زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں تھیں

"ارحمم کہاں ہیں آپ کے بھائی؟ کیا وہ نہیں آئے؟"

بلو کلر کی فروک پہنے وہ پورے ہال میں ارحم کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گئی تھی مگر جیسے ہی ارحم اسے نظر آیا بھاگ کر اس کے پاس گئی

"نہیں آئے وہ... ویسے یہ تمہیں کیوں اتنی جلدی ہو رہی ہے انہیں دیکھنے کی...؟؟؟"

ارحم نے آئبرو اُچکائے پوچھا جس پر بیا ایک دم سیدھی کھڑی ہو گئی

"ہیں... میرا مطلب... میں نے تو ایسی ہی پوچھ لیا ان کو دیکھنے کا دل کر رہا ہے... مجھے بھی پتا چلے وہ کیسے دکھتے ہیں..."

بیا نے اپنے کھلے بالوں کو سنوارتے ہوئے کہا جس پر ارحم اس کے قریب آیا

"تو مجھ سے پوچھ لو نہ میں بتا دیتا ہوں کیسے دکھتے ہیں"

ارحم کی بات پر وہ اسے گھور کر دیکھنے لگی جس پر ارحم مسکرایا

"کیا مطلب...؟"

"مطلب یہی کہ وہ مجھ سے بھی کئی زیادہ ہینڈسم ہیں لڑکیاں مرتی ہیں ان پر مگر وہ کسی کو بھاؤ نہیں دیتے"

ارحم نے اپنے جیل سے بنائے گئے ہیئر اسٹائل کو ہاتھوں سے ٹھیک کرتے ہوئے بھرم سے کہا

"کیا وہ واقعی اتنے ہینڈسم ہیں؟؟کیا وہ میرڈ ہیں؟"

"ارے ارے بس کتنے سوال کرو گی اور وہ سچ مچ میں اتنے ہی ہینڈسم ہیں... اور ابھی ان کی شادی نہیں ہوئی..."

بیا حیران رہ گئی کہ جب وہ اتنا حسین ہے تو اس کی اب تک شادی کیوں نہیں ہوئی تھی

"ان کی کوئی گرل فرینڈ ہے؟"

بیا کی بات پر ارحم حیران رہ گیا کہ آخر ایک کے بعد ایک سوال آخر معاملات کیا ہے

"اوففففف بسسسس... تم نے کیا کرنا ہے یہ سب جان کر تم صرف مجھے دیکھو میرے بارے میں سوچو کچھ دنوں میں ہماری شادی ہو جائے گی اس بارے میں سوچو..."

ارحم اس کے قریب آنے لگا

"اچھا بس بس دور رہیں سب دیکھ رہے ہیں..."

بیا نے آس پاس کے لوگوں کو دیکھتے ہوئے بولا مگر جب نظر ایک لڑکی پر گئی جو کب سے ارحم کو دیکھے جا رہی تھی تو بیا سے کنٹرول نہیں ہوا وہ تیزی سے چل کر سامنے ٹیبل پر جانے لگی

"ارے میری ظالم شیرنی کدھر جا رہی ہو؟"

ارحم بھی اس کے پیچھو جانے لگا اسے کیا پتا تھا کہ وہ اب پھر کسی کی بینڈ بجانے کا ارادہ رکھتی ہے بیا اس لڑکی کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی

"اوہ ہیلو کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ؟"

وہ لڑکی ایک دم بوکھلائی ارحم بڑی حیرت سے بیا کو دیکھنے لگا کہ وہ کس سلسلے میں بات کرنا چاہ رہی ہے

"??Excuse me"

اس لڑکی نے نہ سمجھی والے انداز میں کہا جبکہ دوبارا نظر بیا کے پیچھو کھڑے ارحم پر گئی

"ایلیے وہ انگریز کی اولاد... میرے ہی سامنے کھڑی میرے ہی بندے کو تاڑ رہی ہے... آنکھیں نیچے کر ورنہ ہاتھ ڈال کر نوچ لوں گی"

بیا کی آواز پر آس پاس کے بہت سے لوگ اسے دیکھنے لگے ان میں سے کافی لوگوں نے بیا اور علیزے کی وائرل ویڈیو دیکھی تھی اس لئے بہت سے لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے ارحم نے بیا کو دھیمے لہجے میں چپ کرانا چاہا

"بیا سب دیکھ رہے ہیں پلیز چھوڑو چلو یہاں سے"

"ارے دیکھتے ہیں تو دیکھنے دو مگر یہ کیوں دیکھ رہی تھی تمہیں؟؟؟"

بیا اب بہت غصے میں آگئی تھی جبکہ وہ لڑکی اب بھی ارحم کو دیکھ رہی تھی

"سنائی نہیں دیا؟ نظریں نیچے کر"

بیا نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا

"نہ کروں تو؟"

اس لڑکی نے ایک ادا سے اپنے چہرے پر آتے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہا بس پھر کیا تھا؟ سامنے ٹیبل پر پڑا گلاس اٹھایا اور اس کا سارا پانی سامنے کھڑی لڑکی کے منہ پر پھینک دیا آدھے سے زیادہ لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے اور بہت سے لڑکے لڑکیاں تو ہنس بھی رہے تھے اس لڑکی کی حالت پر

"بیا یہ کیا کیا تم نے؟؟؟"

ارحم نے بیا کا ہاتھ پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا

"ارحم بہن بولو اس کو ابھی"

بیانے تو جیسے ضد ہی کر لی تھی مگر ارحم کو بہت عجیب محسوس ہو رہا تھا کیوں کہ سب ان کو دیکھ رہے تھے دور ان کی فیملی بھی موجود تھی

"بیا چلو یہاں سے پلیز ز ز..."

ارحم اس کا ہاتھ پکڑ کر لے جانے لگا مگر وہ بھی بیا تھی الٹا ارحم کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

"میں نے کہا بہن بولو اسے ابھی"

نورین بیگم اور صباحت بیگم جلدی سے ان کی طرف آئیں

"بیا سب دیکھ رہے ہیں میں نے کہا چلو"

ارحم کو اب غصہ آنے لگا تھا

"نہیں بولو گے؟"

ارحم آگے کچھ کہتا بیا نے نہ دائیں دیکھا نہ بائیں اور سیدھا ہال سے باہر کا رخ کیا جبکہ ارحم نے اسے روکا بھی نہیں

"بیٹا کیا ہوا ہے؟ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟"

نورین بیگم نے سامنے کھڑی بھیگے بالوں والی لڑکی کو دیکھتے ہوئے ارحم سے پوچھا

"کچھ نہیں موم"

وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا اس کے جانے کے تھوڑی دیر بعد وہ لڑکی بھی ہال سے نکل کر کہیں باہر چلی گئی کیوں کہ وہ شرمندگی محسوس کر رہی تھی بیا کی حرکت وہاں سب کو پتا چل گئی تھی جبکہ نورین بیگم اس بات پر بہت خوش تھیں کیونکہ وہ یہی چاہتی تھیں کہ ان کا دوسرا بیٹا جس سے بھی پیار کرے وہ لڑکی اپنا حق جتانا اچھے سے جانتی ہو اور کبھی بھی کسی تیسرے کو بیچ میں نہ آنے دے جبکہ صباحت بیگم

ہمدانی صاحب کو دیکھتی رہ گئیں کہ وہ اس بات پر بھی اپنی شیر بیٹی پر فخر کر رہے ہیں جبکہ تھوڑی ہی دیر میں سب لوگ اس واقعے کو بھول کر اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے جبکہ صباحت کو بیاہی ٹینشن ہو رہی تھی کہ آخر وہ اتنی رات میں اکیلے کہاں چلے گئی

🖤🖤AreeSha khaN NoVeLs🖤🖤

"پتا نہیں سمجھتا کیا ہے خود کو، ایسا بھی کیا کہہ دیا تھا میں نے جو مجھ پر چلا رہا تھا..."

بیا ڈرائیو کرتے ہوئے مسلسل بڑبڑا رہی تھی تب ہی اسے ارحم کی کال آنے لگی مگر اس نے فون شٹ ڈاؤن کر دیا اب وہ گھر کے گیٹ کے باہر کھڑی تھی گیٹ سے اندر آ کر اس نے گاڑی سائٹ پر لگائی اور دروازہ کھولتے ہوئے اپنے کمرے میں بھاگی اور کمرے کے اندر جاتے ہی دروازہ لوک کیا اور بیڈ پر گرنے سے انداز میں آنکھیں بند کئے لیٹ گئی تقریباً پندرہ منٹ ہی گزرے ہوں گے جب گھر کے ٹیلی فون پر کسی کی کال آنے لگی تو وہ جھٹ سے اٹھ کر نیچے آئی اور کال ریسیو کی

"بیا یہ کیا تماشا ہے دروازہ کھولو"

ارحم اب بھی فون پر چیلنج رہا تھا بیا نے بنا جواب دئے ٹیلی فون کا تار بھی نکال دیا

"اب سڑتے رہو، گھنٹا کروں گی بات میں تم سے"

بیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جا کر بیڈ پر لیٹ گئی نہ جانے وہ کب نیند کی وادیوں میں چلی گئی اسے کچھ پتا ہی نہیں چلا

ارحم کافی دیر تک اسکا نمبر ٹرائے کرتا رہا مگر کوئی جواب نہ آیا تو وہ غصے سے پاگل ہو گیا

"آج تو تمہیں نہیں چھوڑوں گا میں مس بیا ہمدانی، جب تک ہماری شادی نہیں ہو جاتی میں تمہیں ناراض بلکل بھی نہیں ہونے دوں گا"

ارحم کچھ سوچتا ہوا گھر کے پیچھو سائڈ آیا اور دیوار پھلانگ کر لان میں چھلانگ لگائی جس سے اس کے ہاتھ پر چوٹ آئی مگر اس وقت سب سے زیادہ ضروری بیا کو منانا تھا ارحم اب گھر میں داخل ہو چکا تھا کیوں کہ گھر کے پیچھو سے اندر جانے کا راستہ بحال تھا وہاں کوئی گیٹ نہ تھا اس لیے بآسانی وہ گھر میں داخل ہو گیا سیڑھیاں عبور کرتا وہ بیا کے کمرے میں آیا

یہ بھی ٹھیک ہوا کہ دوسری بار بیا نے دروازہ بند نہ کیا تھا ارحم نے ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا وہ اندر آکر بیا کو سوتا دیکھنے لگا

"واہ مجھے ٹینشن میں ڈال کر خود کتنے مزے سے سو رہی ہے یہ ظالم شیرنی"

ارحم آہستہ سے بیڈ پر آبیٹھا اور اس کے چہرے سے بال ہٹانے لگا

"جان... مجھے نہیں پتا تھا تم اتنا غصہ ہو جاو گی... ورنہ میں اس لڑکی کو پہلے ہی بہن کہہ دیتا... لیکن مجھے خوشی ہے اس بات کی کہ میری جان مجھ پر اپنا حق جتانے لگی ہے مجھے فخر ہے تم پر میری ظالم شیرنی... تم کبھی اپنی محبت پر کسی کی بری نظر برداشت نہیں کرو گی..."

ارحم نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا جس سے بیا نے سوتے میں ہی منہ بنائے جس پر ارحم مسکرایا تھا پھر کچھ سوچتا ہوا وہ بیا کو تنگ کرنے کے ارادے میں تھا پہلے اس نے بیا کے گالوں پر بوسہ دیا جس سے وہ بیا کی نیند میں خلل کی وجہ بن رہا تھا اس کا اگلا نشانہ بیا کے ہونٹ تھیں پھر کیا تھا؟ بیا کے چہرے پر جھکتا وہ بیا کی سانسیں روکنے لگا تھا جس سے بیا کی آنکھ کھل گئی اپنے اوپر کسی کا جھکاؤ محسوس کر کے وہ بوکھلائی مگر پرفیوم کی خوشبو سے وہ سمجھ چکی تھی یہ ارحم ہی ہے بیا نے اس کو پیچھو کر کے اٹھنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی کافی دیر تک ارحم اس کے نازک ہونٹوں پر اپنی شدت دکھاتا رہا پھر جب اسے محسوس ہوا بیا کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی ہیں تو جلدی سے پیچھو کی جانب ہوا بیا اس کے پیچھو ہوتے ہی اٹھ بیٹھی

"یہ کیا بدتمیزی ہے اور تم کمرے میں کیسے آئے"

بیانے کے لہجے سے ناراضگی صاف ظاہر ہو رہی تھی جبکہ ارحم اب بھی بیا کو دیکھ رہا تھا

"اب بھی ناراض ہو؟"

"جاؤ ادھر سے" بیانے اسے پیچھو دکھا دیا جبی ارحم پیچھو کی طرف ہونے لگا بیانے اسے ہاتھ سے پکڑا

"پاگل ہو؟ گر جاتے تو؟"

پہلے خود ہی دھکا دیا پھر خود ہی غصہ دکھانے لگی کیا تھی وہ لڑکی بھی

"کان پکڑ کر سوری اب کچھ بھی غلط نہیں ہو گا میری جاں پلکا"

تقریباً آدھے گھنٹے تک ارحم بیا کو مناتا رہا پھر کہیں جا کر وہ بات مانی اور ناراضگی سے باہر نکل آئی تھی

محبت بھی کیا چیز ہوتی ہے محبوب کی ذرا سی تیز آواز دل کو لگ جاتی ہے اور جب محبوب منانے پر آتا ہے تو اس کے ہر ایک الفاظ دل میں اترنے لگتے ہیں کچھ دیر ارحم بیا سے باتیں کرتا رہا پتا ہی نہیں چلا کافی وقت ہو گیا تھا پھر ارحم بیا کو نیندوں میں دیکھ کر اسے سی آف کر کے گھر چلا گیا

💗💗💗💗

"مجھے تو لگتا ہے آج اس کی ایک ہڈی تو پکا ٹوٹے گی تمہیں کیا لگتا ہے؟؟؟"

فنکشن ختم ہوتے ہی زین اپنی فیملی کے ساتھ گھر آچکا تھا جب ہانیہ فریش ہو کر بیڈ پر آئی تو زین اسے دیکھ کر کہنے لگا جس پر ہانیہ کی ہنسی نکل گئی

"آپ کو اپنے دوست کے لئے فکر مند ہونا چاہیے مگر آپ کے تو دانت ہی نکلنا بند نہیں ہو رہے"

"نہیں یار وہ کیا ہے نہ ارحم آج تک کسی سے نہیں ڈرا مگر محبت کے ہاتھوں زلیل ہونے سے بہت ڈرتا ہے بچارا"

زین نے مزے لینے والے انداز میں کہا جس پر ہانیہ مسکرائی

"ویسے زین زوہان بھائی ارحم کے بھائی کے ساتھ پیرس میں کیوں رہتے تھے؟"

زین نے نارمل سے انداز میں جواب دیا وہ نہیں چاہتا تھا کہ ہانیہ شہریار کے بارے میں مزید کچھ پوچھے

"وہاج انکل کے بزنس میں بھائی کی بھی انویسٹمنٹ ہے اس لیے"

"اچھا زین ارحم کے جو بھائی ہیں وہ آج ولیمے میں کیوں نہیں آئے؟ وہ تو زوہان بھائی کے بیسٹ فرینڈ ہیں نہ"

ہانیہ نے ایک اور سوال کیا زین سمجھ چکا تھا اگر اسے چپ نہ کروایا تو وہ سوال پر سوال کر کر کے زین کا دماغ خالی کر دے گی

"تم ادھر آؤ میری چشمش چوزی تمہیں نہیں پتا یہ وقت دوسروں کی باتیں کرنے کا بلکل بھی نہیں ہے یہ وقت تو اپنے شوہر کے نام کرنے کا ہے اٹس رومینس ٹائم بیگم جی"

زین رومینٹک انداز میں کہتے ہوئے ہانیہ کے گرد باہیں ڈال چکا تھا

"آپ کو رومینس کے علاوہ اور کچھ نہیں آتا؟؟"

ہانیہ نے زین کو گھورتے ہوئے دیکھا جس پر زین نے معصوم سی شکل بناتے ہوئے نہ میں سر ہلایا ہانیہ ابھی کچھ کہتی کہ زین نے اسے اپنی باہوں کے حصار میں قید کر لیا جبکہ ہانیہ اس کی باہوں میں ہمیشہ کی طرح خود کو محفوظ محسوس کرنے لگی

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

"مستِ ولائے حیدرم ع

دم بہادم علی علی ع

شاہِ شریکتم علی ع

پیرِ تریکتم علی ع

دم ہمادم علی علی ع

دم ہمادم علی علی ع"

وہ اس وقت ایک مزار پر موجود فاتحہ کا کھانا بانٹ رہا تھا اور وہ یہ جب سے ہی کر رہا تھا جب سے وہ پاکستان آیا تھا کراچی کے ہر مزار پر حاضری دے چکا تھا کچھ دیر پہلے ہی وہ دعائیں کر کے فارغ ہوا تو جہاں کچھ پیر فقیر بیٹھے تھے وہ بھی اس ہی دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گیا تب ہی ایک مرشد اس کے پاس آئے وہ آنکھیں بند کئے اپنی ہی دھن میں مگن تھا جب اسے برابر ہی کسی کے بیٹھنے کا احساس ہوا اس نے آنکھیں کھولی تو برابر ایک مرشد سفید رنگ کا جھبّا پہنے اسے دیکھ کر مسکرا رہے تھے

"اسلام و علیکم"

شہریار نے انہیں سلام کیا ان کے چہرے پر بہت نور تھا ان کی سفید لمبی داڑھی ان کے چہرے کو اور بھی نورانی بنا رہی تھی

"وعلیکم السلام... آخر تم یہاں آ ہی گئے... بلاوا تو بہت پہلے سے تھا مگر تم بڑی دیر سے آئے ہو..."

ان مرشد نے مسکراتے ہوئے دھیمے مگر مٹھاس بھرے لہجے میں کہا

"میں سمجھا نہیں..."

شہریار کو ان کی باتیں بلکل بھی سمجھ نہیں آئی تھیں وہ پھر سے مسکرائے

"سمجھ جاؤ گے سمجھ جاؤ گے... دیر سے ہی صحیح مگر تم یہاں تک آ ہی گئے... لیکن تم یہاں خود نہیں آئے اس نے بلایا ہے تمہیں... بے شک وہ بڑا رحمان ورحیم ہے"

وہ مرشد آسمان کی طرف انگلی اٹھائے کہنے لگے شہریار انہیں بہت حیرت سے دیکھ رہا تھا وہ دیکھنے میں ہی اللہ کے نیک بندے لگ رہے تھے انہوں نے شہریار کو چپ دیکھتے ہوئے پوچھا

"کیا تم سکوں کی تلاش میں یہاں آئے ہو؟"

"میں یہاں اپنی ندامت کم کرنے آیا ہوں مجھے پانچ سالوں سے سکون کی تلاش تھی مجھے جو مجھے یہاں تک لے آئی میری روح کو یہاں آکر سکون مل رہا ہے مگر میرا جسم... میرا جسم نہ پاک ہے... میں معافی مانگنے آیا ہوں اپنے رب سے کیا وہ مجھے معاف کر دے گا؟ کیا کہ ممکن ہے..."

شہریار کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے تھے ان بزرگ مرشد نے شہریار کے کاندھے پر ہاتھ رکھا تو شہریار کو بہت سکون سا ملا شہریار انہیں بہت حیرت سے دیکھ رہا تھا

"کیوں نہیں؟؟ تم مانگو اس رب سے وہ دے گا، تم روؤں گڑگڑاؤ سچے دل سے توبہ تو کرو وہ تمہیں معاف کر دے گا تمہارے دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا ایک بار مانگ کر تو دیکھو وہ نہ دے تو کہنا..."

شہریار نے ان کا ہاتھ پکڑا جبکہ آنسوں اب بھی بہہ رہے تھے

"کیا... کیا وہ مجھے معاف کر دے گا؟ کیا سچ میں... میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے میرا ماضی بہت شرم ناک ہے میں معافی کے بھی لائق نہیں ہوں..."

"ایسے نہ کہو بیٹا وہ سب کو معاف کرنے والا ہے اور یہ جو آنسوں تمہاری آنکھوں سے نکل رہے ہیں یہ اب بات کی نشانی ہے کہ تم اپنے کر گناہ پر نادم ہو اور جو سچے دل سے توبہ کرلے اللہ پاک اسے معاف کر دیتا ہے..."

مرشد نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا جو شہریار کو مزید سکون دے رہا تھا اس کی روح جو درد سے چھلنی ہو چکی تھی آج اس روح کو سکون محسوس ہو رہا تھا

"مگر مجھے پتا کیسے چلے گا کہ اس نے مجھے معاف کر دیا... وہ مجھ سے راضی ہو گیا؟"

شہریار بے چینی سے مرشد کے جواب کا منتظر تھا جب مرشد مسکرائے

"جب وہ تمہیں معاف کرے گا تم سے راضی ہو جائے گا تو وہ تمہیں تحفے سے نوازے گا اس مقام پر پہنچنے کے لیے تمہیں اپنے رب کے قریب آنا ہو گا تم اس سے بت کرو گے تو وہ تمہاری سنے گا بھی اور تمہیں جواب بھی دے گا"

شہریار انہیں حیرت سے دیکھنے لگا

"وہ کیسے...؟"

"اگر تم چاہتے ہو تم اپنے رب سے بات کرو تو تم پابندی سے نماز ادا کرو اس سے دعا کرو وہ تمہاری سنے گا اور اگر تب چاہتے ہو وہ تمہارے سوالوں کا جواب دے تو تم قرآن پڑھو تمہیں تمہارے ہر سوال کا جواب ملے گا پھر تم اللہ کے قریب سے قریب تر ہو جاو گے اور پھر بہت جلد وہ تمہیں معاف فرما دے گا اور تم سے راضی ہو جائے گا اور جب وہ تم سے راضی ہو جائے گا تو تمہیں ایک بہترین تحفہ ادا کرے گا جس کو پا کر تمہاری تمام زندگی مکمل ہو جائے گی اور پھر تمہیں دنیا کی کسی چیز میں لگاؤ نہیں رہے گا یہ ہے اللہ کا بندے سے رابطہ"

مرشد کی ایک ایک بات ان کے ہر الفاظ شہریار کے دل اور روح میں سکون بن کر اتر رہے تھے وہ اب اس فانی دنیا سے ہٹ کر اپنی لو صرف اپنے رب سے لگانا چاہتا تھا وہ بہت سکون میں تھا اس کا درد کم ہونے لگا تھا اسے یقین ہونے لگا تھا کہ ایک دن اللہ اسے ضرور معاف کرے گا

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

"ایک خوش خبری ہے میرے پاس..."

فریحہ کی بات پر علیزے نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"اس بیاہدانی کی انفارمیشن نکلوائی ہے میں نے یونیورسٹی سے... تم جانو گی تو حیران رہ جاؤ گی"

فریحہ کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے علیزے موبائل میں مگن ہو گئی فریحہ کو اس کا یوں اگنور کرنا زہر لگ رہا تھا فریحہ نے اس کے ہاتھ سے موبائل چھینا جس پر علیزے نے اسے غصے سے دیکھا

"مجھے نہیں جاننا اس بیا کے بارے میں تم کیوں ہر وقت میرے پیچھو پڑی رہتی ہو، جب صحیح وقت آئے گا میں خود بدلہ لے لوں گی اس سے"

"اور کونسے وقت کا انتظار کر رہی ہو تم؟ کل اس کا مایوں مہندی کا فنکشن ہے پرسوں بارات پھر ولیمہ، کب لو گی اس سے بدلہ؟ جب اس کا ایک بچہ ہو جائے گا؟"

فریحہ نے اس ہی کے انداز میں چلیختے ہوئے کہا

"یہ میرا مسئلہ ہے تمہارا نہیں اور بہتر ہو گا تم اس مسئلے سے دور رہو کزن ہو نہ کزن ہی بن کر رہو"

"یہ اب صرف تمہارا نہیں بلکہ میرا بھی مسئلہ ہے سمجھیں تم"

علیزے سے بھی زیادہ تیز آواز میں اس نے علیزے کو جواب دیا جس پر وہ حیران رہ گئی تھی

"کیا مطلب ہے تمہارا؟؟ یہ مسئلہ تمہارا کیسے ہوا؟"

علیزے کی بات پر فریحہ اس کے قریب آئی

"تمہیں پتا ہے بیاہدانی کس کی بہن ہے؟؟؟ عنایہ کی..."

فریحہ کے کہنے کی دیر تھی علیزے کا منہ کھلا کا کھلا ہی رہ گیا

"ہاں یہ سچ ہے،وہی عنایہ جس پر شہریار مرتا تھا وہی عنایہ جو پانچ سال پہلے پوائزن پی کر ہوسپٹل میں دم توڑ گئی تھی"

علیزے اس کی باتوں کو بڑی حیرت سے سن رہی تھی

"دیکھو علیزے میرا مقصد عنایہ اور شہریار کو الگ کرنا تھا اور یہ ہمارے لئے فائدے کی بات ہے کہ بیا عنایہ کی بہن ہے ہم اس بات سے فائدہ اٹھا کر ارحم اور بیا کو الگ کر دیں گے،جب ہم بیا کو بتائے گے کہ جس سے وہ شادی کر رہی ہے وہ اس کی بہن کے قاتل کا بھائی ہے"

دونوں کے چہروں پر شیطانی مسکراہٹ آئی تھی نجانے اب یہ دونوں کیا کرنے والی تھیں

Episode 20

وہ پیلے رنگ کے جوڑے میں ملبوس سر پر دوپٹہ لئے بامشکل خود کو قابو کئے بیٹھی تھی مگر مسلسل ہانیہ اور زین کو ڈانس کرتا دیکھ کر اب اس کا صبر جواب دے رہا تھا جبکہ ارحم سفید کُرتا پاجامہ پہنے اسکے برابر میں بیٹھا فنکشن انجوائے کر رہا تھا

"اوففففف اب مجھ سے بلکل بھی کنٹرول نہیں ہو رہا"

بیا نے ارحم کا بازو پکڑتے ہوئے کہا جس پر ارحم مسکرایا

"تو کیا خیال ہے ڈارلنگ؟ ہو جائے ایک کپل ڈانس؟"

ارحم نے بیا کو آنکھ مارتے ہوئے کہا جس پر بیا اسے گھورنے لگی

"بات سنو مسٹر... مجھے یہ کپل ڈانس نہیں آیا سمجھے مجھے تمہارے ساتھ نہیں ناچنا اکیلے ناچنا ہے..."

بیا نے چہرے پر آتے بالوں کو ہاتھوں سے پیچھو کرتے ہوئے کہا جس سے وہ بال ارحم کے منہ پر لگے کیونکہ ارحم بیا کے کانوں میں سرگوشی کر رہا تھا ایک دم سے وہ پیچھو ہوا اور منہ بنانے لگا

"ہاں تو پھر کیا بے بی ڈول سونگ پر ڈانس کرو گی؟؟"

"وہ کونسا سونگ ہے؟"

بیا نے سوالیہ نظروں سے ارحم کو دیکھا جس پر ارحم نے پھر سے اسے آنکھ ماری

"سنی لیونی کا..."

"بے شرم کہیں کے ہٹو پیچھو... ٹھرکی انسان"

بیا کی بات پر ارحم نے بامشکل اپنی ہنسی دبائی جب ہانیہ اور زین اسٹیج پر آئے ہانیہ نے بیا کا ہاتھ پکڑا اور زین نے ارحم کا اور دونوں ہی انہیں اسٹیج سے نیچے لائے صباحت بیگم نورین بیگم کے ساتھ بیٹھی بڑی خوشی سے دونوں کو دیکھ رہی تھیں جبکہ نورین بیگم بھی دل ہی دل میں بہت خوش تھیں وہاج صاحب صفدر صاحب کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے باقی سارے لوگ فنکشن انجوائے کر رہے تھے جبکہ ذوہان اور افشاں بھی ڈانس کرنے میں مصروف تھے بیا کی تو جیسے دلی خواہش ہی پوری ہو گئی ہو یہ بھول کر کے وہ خود دولہن ہے وہ ڈانس کرنے میں بیزی ہو گئی

کچھ دیر تک یہ فنکشن یوں ہی جاری رہا پھر ان کی رسمیں شروع ہو گئیں تھیں تمام رسموں سے فارغ ہونے کے بعد کھانا کھا کر سب مہمان اپنے گھر چلے گئے تھے ارحم بھی اپنی فیملی کے ساتھ گھر جا چکا تھا جبکہ زین اور زوہان بھی آمنہ بیگم اور افشاں کو لے کر گھر جا چکے تھے مگر ہانیہ یہی رکی تھی کیونکہ وہ بیا کی واحد دوست تھی بلکہ اگر بہن کہا جائے تو کچھ غلط نہیں لگے گا

بیا ابھی اپنے کمرے میں آئی ہی تھی جب نیچے سے صباحت بیگم کے رونے کی آوازیں آنے لگی بیا گھبرائی وہ اپنی فراک جو پیروں سے بھی نیچے آرہی تھی اٹھائے سیڑھیاں اترتے ہی چھوٹے دروازے سے باہر لان میں آئی مگر جب سامنے کا منظر دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئی اسے اپنی آنکھوں پر یقین کہاں آرہا تھا ابھی کچھ دیر پہلے وہ بے حد خوش تھی مگر اب اس کی آنکھوں سے آنسوں موتی کی طرح بہہ رہے تھے

"آپی"

صباحت بیگم سے لپٹ کر روتی ہوئی عنایہ بیا کی آواز سن کر ان سے الگ ہوئی جب سامنے کھڑی بیا کو دیکھا تو حیران رہ گئی

"چھوٹی"

بیا بھاگ کر عنایہ کے گلے لگ گئی وہ دونوں ایک دوسرے سے مل کر بہت خوش تھیں خوشی کے آنسوں ان کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے پانچ سال بعد عنایہ اپنے گھر والوں سے مل رہی تھی پانچ سال تک بیا نے صفدر صاحب کے کہنے پر عنایہ سے رابطہ نہ کیا تھا مگر ان پانچ سالوں میں صرف ایک ہی بار اس نے شاہزیب کو کال کی تھی اور اپنی بہن کی طرف سے ملی خوشخبری پر بہت خوش تھی اور بہت روئی بھی تھی مگر وہ مجبور تھی صرف صفدر صاحب کی وجہ سے کیونکہ عنایہ کے بعد صفدر کی ساری امیدیں اپنی بیا ہی سے وابستہ تھیں اس لیے وہ اپنے بابا کا بھرم نہیں توڑنا چاہتی تھی

ارحم سے شادی کا فیصلہ بھی اس نے صفدر صاحب کے کہنے پر کیا تھا مگر خوش قسمتی یہ تھی کہ بعد میں وہ بھی ارحم سے بے انتہا محبت کرنے لگی تھی اور وہ فخر کرتی تھی اپنے بابا کی پسند پر وہ بہت خوش اور مطمئن تھی

"کتنی بدل گئی ہو تم"

"آپ بھی آپی"

عنایہ نے بیا کا ماتھا چومتے ہوئے کہا بیا میں عنایہ کی شبی دکھتی تھی وہ تو بیا نے خود کو لڑکوں کی طرح بنایا ہوا تھا ورنہ جب وہ مسکراتی تھی تو پوری عنایہ کی طرح لگتی تھی جب روتی تھی تو اس کی آنکھیں بلکل عنایہ کی آنکھوں کی طرح لال سرخ اور حسین ہو جاتی تھیں مگر جو بات عنایہ کی آنکھوں میں تھی وہ شاید ہی کسی میں ہو

"عنایہ بیٹا بہن کو یہی کھڑا رکھو گی یا کمرے میں بھی لے کر جاؤ گی"

صباحت کی بات پر دونوں مسکرائیں تھیں آج رات ہانیہ عنایہ اور بیا نے ایک ہی کمرے میں بہت جاگ کر بہت سی باتیں کرنے کا ارادہ رکھتے تھے جیسے ہی بیا عنایہ کو کمرے میں کے جانے لگی صفدر صاحب کی آواز پر عنایہ کے قدم رک گئے اور دل زور زور سے دھڑکنے لگا

"اسلام و علیکم بابا"

"و علیکم السلام"

عنایہ نے ہمت کر کے انہیں سلام کیا جس پر مختصر سا جواب دے کر وہ پلٹنے لگے مگر پھر رکے

"تمہارے اور تمہارے شوہر کے لئے تمہارا کمرا صاف کروا دیا ہے میں نے، جب تک یہاں ہو اس کمرے میں رہ سکتی ہو"

یہ کہہ کر وہ بنا پلٹے وہاں سے چلے گئے جبکہ عنایہ خاموش سی ہو گئی صباحت بیگم اس سے مخاطب ہوئیں

"بیٹا شاہزیب کہاں ہے؟؟؟ ان دونوں کو دیکھنے کے لیے میری آنکھیں ترس رہی ہیں..."

صباحت بیگم نے اپنی آنکھوں سے بہتے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا

"جی وہ آتے ہی ہوں گے"

عنایہ بیا اور ہانیہ کے ساتھ ان کے کمرے میں چلی گئی جبکہ صباحت بیگم دعائیں کر رہی تھیں کہ ہمدانی صاحب اب دل سے عنایہ کو معاف کر دیں

💗💗💗💗

"کیا مسئلہ ہے یہ ظالم شیرنی کال ریسیو کیوں نہیں کر رہی... کہیں سو تو نہیں گئی...؟"

ارحم کب سے بیا کا نمبر ڈائیل کر رہا تھا مگر بیا نے ایک بار بھی اس کی کال ریسیو نہیں کی تھی جس پر اب ارحم کو غصہ آنے لگا تھا پورا ایک گھنٹہ ہو چکا تھا مگر بیا کا کوئی رسپونس نہیں آیا تھا ارحم نے زین کو کال کی تاکہ زین ہانیہ سے بیا کا پوچھ کر بتائے تقریباً دس منٹ بعد زین کی کال آنے لگی ارحم نے کال ایسے ریسیو کی جیسے اس کے ہی انتظار میں تھا

"ہاں کچھ پتا چلا؟ کہاں ہے وہ؟ کہیں ناراض ہو کر تو نہیں بیٹھ گئی مجھ سے کسی بات پر...؟"

ارحم نے ایک ہی سانس میں سوال کئے مگر دوسری طرف صرف خاموشی تھی

"زین کیا ہوا؟؟ میری آواز نہیں آ رہی کیا؟؟؟"

"یار ارحم..."

زین کی آواز سے صاف واضح ہو رہا تھا کہ وہ کسی پریشانی میں ہے

"کیا ہوا زین؟؟؟ بتا جلدی"

"یار... بیا کی بہن گھر آ چکی ہیں"

زین کے کہنے کی دیر تھی ارحم کو بہت شاک لگا وہ یک دم کہنے لگا

"وہ زندہ ہے؟؟"

"جی ہاں زندہ ہیں وہ اور وہ کینیڈا سے آئی ہیں..."

زین نے اسے مزید بتایا جس پر ارحم کو حیرت ہوئی کیونکہ شہریار نے یہی بتایا تھا کہ وہ مر چکی تھی مگر اب ارحم اور بھی زیادہ مشکل میں آگیا تھا

"یار زین... اگر واقعی ایسا ہے تو وہ بھائی کو پہچان جائے گی اور... پھر... سب کو سچ پتا چل جائے گا... اور پھر بیا... یار بیا شادی سے انکار کر دے گی وہ کیسے اپنی بہن کے گناہگار سے شادی کرے گی؟"

ارحم کا دماغ سن ہونے لگا تھا وہ زین کو ملنے کا کہہ کر خود گیسٹ ہاؤس چلا گیا تھا نجانے اب کیا طوفان آنے والا تھا

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں گیسٹ ہاؤس پر موجود تھے زین نے پہلے کبھی بھی ارحم کو اتنی ٹینشن میں نہیں دیکھا تھا مگر ارحم ٹینشن میں کیسے نہ آتا یہ کوئی چھوٹی بات تو ہرگز نہ تھی ایک طرف جان سے پیارا بھائی اور دوسری طرف اس کی محبت وہ آخر کرتا تو کیا وہ کس طرح اس طوفان کو ٹالنے کی کوشش کرتا

"یار اب کیا کروں کل ان دونوں کا سامنا ہو جائے گا، یار میں کیا کروں کچھ سمجھ نہیں آرہا"

ارحم کا سے چہرے پر بیا کو کھو دینے کا ڈر صاف دکھائی دے رہا تھا

"اگر تُو کہے تو میں ہانیہ کو کہوں کہ وہ عنایہ کو ولیمہ تک خاموش رہنے پر راضی کر لے؟"

زین سے اب ارحم کی پریشانی نہیں دیکھی جا رہی تھی آخر بچپن کا دوست تھا وہ اس کا

"نہیں یار اگر ایسا کیا تو وقت سے پہلے ہی یہ بات سب کے سامنے آجائے گی اور یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں کہ اگر ہم انہیں چپ رہنے کا کہیں گے تو وہ مان لیں گی، انکی زندگی برباد ہوئی تھی کتنی نفرت ہو گی ان کے دل میں بھائی کے لئے..."

زین اس کی بات سے اتفاق کر رہا تھا

"صحیح کہا تُو نے اگر کسی طرح تیری شادی ہو جائے اور اس کے بعد یہ بات سامنے آئے تو اس کو حل کرنا اتنا مشکل نہیں ہو گا"

"میرے پاس ایک پلان ہے... غور سے سن..."

ارحم کا پلان زین کو ٹھیک لگا تھا کیونکہ اب یہی ایک راستہ تھا جس سے نکاح تک یہ بات چھپائی جا سکتی تھی اس کے بعد جو ہوتا دیکھا جاتا

"چل اب گھر جا اور سو جا کل بارات کون لے کر جائے گا؟"

"آف کورس میں ہی لے کر جاؤں گا بھائی"

ارحم نے ائیبرو اچکائے کہا جس پر زین مسکرایا اور کچھ ہی دیر میں دونوں ہی وہاں سے اپنے گھر چلے گئے لیکن یہ کون جانتا تھا کہ کل کا سورج ان کے لئے ایک نئی مشکل لے کر نکلے گا

🖤🖤AreeSha KhaN NoVeLs🖤🖤

"اذان... پلیز زز زمیرے پاس آؤ..."

عنایہ کب سے اس کے پیچھو بھاگ رہی تھی مگر مجال ہے اذان نے اس کی ایک بھی سنی ہو

"نہیں مجھے آنی کے پاس جانا ہے آپ بہت گندی ہیں..."

بھاگتے بھاگتے جب تھک گیا تو لان میں لگے جھولے پر بیٹھ گیا عنایہ بھی اس کے برابر آکر بیٹھی

"بیٹا آپ کی آنی کی آج شادی ہے وہ پولر گئی ہوئی ہیں آپ شام میں مل لینا ان سے..."

"نہیں مجھے آنی کے پاس جانا ہے آپ نے کل رات بھی مجھے آنی سے ملنے نہیں دیا اور آج صبح بھی وہ چلی گئیں مجھے نہیں پتا مجھے آنی کے پاس جانا ہے..."

اذان عمر میں تو بہت چھوٹا تھا مگر حد سے زیادہ ضدی اکڑ مزاج اور غصہ کا بہت تیز تھا اسے منانا بہت مشکل تھا اکثر تو عنایہ اسے غصے میں ڈانٹ دیتی تھی جس سے وہ کافی دنوں تک عانیہ سے بات بھی نہیں کرتا تھا بس شاہزیب کے پاس ہی رہتا تھا

"بیٹا رات میں آپ آئے ہی دیر سے تھے اور صبح آپ کی نیند خراب ہو جاتی اس لئے آپ کو نہیں اٹھایا میں نے پلیز ز اب کچھ کھالیں جب آپ کچھ کھاؤ گے تو میں آپ کو آنی کے پاس پولر بھیج دوں گی پکا"

"پکا؟ پھر میں آنی کو خود پک کرنے جاؤں گا"

"ہاں چلے جانا چلو اب کھانا کھاؤ جلدی شاباش میرے خانزادے"

عنایہ اسے منانے میں کامیاب ہو گئی تھی جب صباحت بیگم ان کے پاس آئیں

"بیٹا تم نے پارلر نہیں جانا؟ اذان جو میرے پاس چھوڑ دو میں دیکھ لوں گی"

"نہیں امی میں پارلر نہیں جاؤں گی"

عنایہ کی بات پر صباحت بھی چپ ہو گئیں عنایہ کافی بدل گئی تھی اس کے وہ پہلے والے سوق سجنا سنورنا اور بھی بہت سے شوق جو اب ختم ہو چکے تھے اب وہ اپنا سارا دھیان صرف اپنے بیٹے پر دیتی تھی

"تم اور شاہزیب ایک ساتھ خوش تو ہو نہ...؟"

صباحت بیگم نے دھیمے سے لہجے میں عنایہ سے پوچھا وہ کتنی فکر مند رہتی تھیں عنایہ کہ لئے مگر جب عنایہ اور شاہزیب کے نکاح کا پتا چلا تھا تو وہ کافی مطمئن بھی ہو گئی تھیں مگر اس کی پریشانی کو بلکل ہی نظر انداز تو نہیں کر سکتی تھیں نہ آخر ماں تھی نہ

"جی الحمد للہ"

"ماشاءاللہ سے بہت پیارا بیٹا ہے تمہارا اللہ پاک نے تمہیں اور شاہزیب کو بہت سمجھدار ذہین اور صحت مند اولاد سے نوازا ہے"

"جی"

مختصر سا جواب دے کر وہ چپ ہو گئی تھی جب شاہزیب ان کے پاس آیا

"عنایہ پلیز زز میرے کپڑے استری کر دو شام ہونے کو آئی ہے مجھے کچھ کام سے جانا ہے اور وہاں سے آکر پھر بیا کو بھی پک رنا ہے"

بیا کا سن کر اذان جو کھانے میں مصروف تھا جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا

"آپ کیسے جا سکتے ہیں؟ انہیں لینے میں جاؤں گا"

غصہ والا منہ بناتے ہوئے اذان نے کہا جس پر صباحت بیگم ہنسنے لگیں

"میرے شہزادے پہلے آپ یہ لنچ فنش کرو پھر میں آپ کو اچھا سا ریڈی کر دوں گی پھر آپ بھی چلے جانا آنی کے پاس اوکے نہ"

"اوکے موم"

عنایہ کی بات پر اذان نے اپنے چہرے پر آتے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہا اور پھر سے کھانے میں مصروف ہو گیا جبکہ عنایہ اپنے کمرے میں چلی گئی

💘💘💘💘

"میسج کر اسے..."

"کسے؟؟"

"ارحم کو اور کسے یار..."

علیزے کی بات پر فریحہ حیران ہوئی علیزے صبح سے ناجانے کتنے منصوبے بنا چکی تھی ارحم کا نکاح روکنے کے مگر ہر بار وہ ارحم کے غصے سے خوف کھا کر خود ہی چپ ہو جاتی تھی مگر ابھی ابھی اسے ایک نیا منصوبہ سوجھا جس پر وہ وقت ضائع کئے بنا عمل کرنے والی تھی

"مگر لکھنا کیا ہے؟؟"

"بتاتی ہوں..."

علیزے نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور کمرے کی طرف چلی گئی وہ کس قدر غصے میں تھی یہ صرف وہی جانتی تھی اسے بار بار بیا سے کٹ کھانے والا سین آرہا تھا بدلے کی آگ اور اپنی محبت کو پانے کا جنوں اب اس کے سر پر چڑھ چکا تھا نہ جانے وہ اسے پانے کے لیے کیا کرنے والی تھی

💘💘💘💘

"نہیں... آخر اسے اتنا سب کچھ کیسے پتا چلا... اگر اس نے آج یہ بات بیا تک پہنچا دی تو بیا مجھ سے شادی سے انکار کر دے گی اور کبھی پلٹ کر مجھے دیکھے گی بھی نہیں..."

موبائل میں نظریں جمائے وہ مسلسل خود کلامی کرنے میں مصروف تھا جب زین اس کے کمرے میں آیا اور اسے اس طرح پریشان دیکھ کر پوچھے بنا نہ رہ سکا

"کیا ہوا ارحم؟ سب ٹھیک ہے نہ؟"

"یار علیزے... اسے سب کچھ پتا ہے... سب کچھ..."

ارحم حیرانی اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات لئے کہہ رہا تھا جس پر زین حیران ہوا کہ آخر اب کیا مسئلہ ہو گیا ہے

"کیا پتا ہے اسے یار؟"

"یہی کہ بیا عنایہ کی بہن ہے..."

"کیا....."

زین کا تو منہ ہی کھلا رہ گیا علیزے ان کی سوچ سے بھی زیادہ چلاک نکلی تھی

"تو اب؟"

"وہ کہہ رہی ہے کہ اگر میں اس سے نہ ملا اور میں نے انابیہ سے نکاح کیا تو وہ انابیہ کو سب کچھ بتا دے گی..."

ارحم نے موبائل اچھال کر بیڈ پر پھینکا زین سمجھ چکا تھا اب اسے بہت بری طرح والا غصہ آنے لگا ہے ابھی ارحم روم سے باہر جاتا زین نے ہاتھ پکڑ کر اسے روکا

"یار یہ وقت جلد بازی سے کام لینے کا نہیں ہے، تُو تیاری بارات لے جانے کی تیاری کر باقی سب مجھ پر چھوڑ دے"

زین نے کچھ سوچتے ہوئے کہا جس پر ارحم نے ائیبرو کا زاویہ بناتے ہوئے پوچھا

"تُو کیا کرے گا؟"

ارحم کے سوال پر زین نے اسے اپنا پلان بتایا جسے سن کر وہ مطمئن ہو گیا کچھ ہی دیر میں وقت ضائع کئے بنا وہ لوگ بارات کے لئے نکل گئے

💘💘💘💘

وہ شام کے وقت مزار سے ہوٹل آیا تھا پاکستان آنے کے بعد اپنا کافی وقت وہ مزار پر رہ کر گزارتا تھا وہ اپنے گناہوں کی سچے دل سے معافی مانگتا تھا اسے یقین ہو گیا ایک دن ایسا بھی آئے گا جب وہ اپنے رب کو راضی کر لے گا

ابھی وہ نہا کر عشاء کی نماز پڑھنے لگا تھا جب ہی اس کا موبائل رنگ ہوا جائے نماز سے اٹھ کر اس نے کال ریسیو کی جو کسی انجان نمبر سے آرہی تھی

"اسلام و علیکم بھائی"

آواز پہچانتے ہوئے اس نے سلام کا جواب دیا اسے اچانک سے یاد آیا آج تو اس کے بھائی کی بارات ہے

"کیا آپ آج بھی نہیں آئیں گے؟"

شہریار لہجہ سمجھ چکا تھا کافی ناراضگی تھی ارحم کے لہجے میں

"نہیں ایسی بات نہیں ہے میں پندرہ منٹ میں پہنچتا ہوں"

سرسری بات کر کے شہریار نے فون بند کر دیا اور نماز پڑھنے لگا کچھ ہی دیر میں نماز ادا کرنے کے بعد جب وہ جائے نماز پر بیٹھا اپنے ہاتھ اٹھائے دعا مانگنے لگا تھا بے ساختہ اس کی زبان پر عنایہ کا نام آیا یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا اکثر جب بھی وہ دعا مانگتا تھا تو یوں ہی اس کا ہاتھ سینے پر جاتا تھا وہ خود ہی اپنی دل کی دھڑکنوں کا مطلب سمجھنے سے قاصر تھا

اس کے آنسوں نکل رہے تھے نہ جانے کیوں آج اسے عنایہ بہت یاد آرہی تھی اور ساتھ ہی وہ بچہ بھی جو اس ہی کا خون تھا جس کو اس نے خود ہی اپنے ہاتھوں سے ختم کر دیا تھا

"یا اللہ پاک میں جانتا ہوں میں دنیا کا سب سے گناہ گار بندا ہوں تُو نے اس گناہ گار بندے کو ہمیشہ ہر طرح کی نعمتوں سے نوازا، مگر میں نے تیری نعمتوں کی قدر نہ کی مگر میرے اللہ مجھے معاف کر دے مجھ پر گناہوں کا بوجھ ہلکا کر دے میرے مالک"

شہریار ہاتھوں میں چہرہ چھپائے مسلسل رویا جارہا تھا اس نے اللہ پاک سے ہر طرح کی امید لگائی ہوئی تھی تو آج جو دعا وہ مانگنے والا تھا وہ بہت جلد پوری ہونے والی تھی

"یا اللہ پاک کیا ایسا ممکن نہیں کہ ایک بار، صرف ایک بار مجھے میری عنایہ سے ملنا نصیب ہو جائے، پھر چاہے اس کے لئے مجھے مرنا ہی کیوں نہ پڑے"

اللہ کو راضی کرنے کے بعد اس کی یہ آخری خواہش تھی کہ آخرت میں صرف ایک بار اسے عنایہ سے ملنا نصیب ہو جائے دعا مانگنے کے بعد اس نے اپنے آنسوں صاف کئے اور جائے نماز سے اٹھ کر کپڑے تبدیل کر کے بارات میں جانے کے لئے تیار ہونے لگا

پہلے کی نسبت وہ بہت بدل گیا تھا مگر دکھتا آج بھی بہت حسین تھا وہ کسی شہزادے سے کم نہ دکھتا تھا وہ ابھی وہ اپنی گھڑی ہاتھ میں پہن ہی رہا تھا جب اس کے روم کا دروازہ بجا شہریار نے اندر آنے کی اجازت دی وہ لڑکی آج پھر سے کسی بہانے سے شہریار کے روم میں آئی تھی

"سر..."

"یس"

اس لڑکی کی نظر جب شہریار پر مکمل پڑی تو وہ سر لفظ سے آگے نہ بڑھ سکی آج کافی سالوں بعد اس نے پینٹ کوٹ پہنا تھا وہ صرف اپنے بھائی کی شادی کی وجہ سے تیار ہوا تھا ورنہ ہوش میں آنے کے بعد سے اس نے اپنا حلیہ بلکل بدل لیا تھا یہ بھی سچ ہے کہ وہ سادگی میں بھی بہت پیارا لگتا تھا

محرون کلر کا کوٹ اور پینٹ ہاتھ میں کالے رنگ کی گھڑی کالے ہی رنگ کے شوز وہ واقعی کسی محل کا شہزادہ لگ رہا تھا

"کہیں کیا ہوا؟"

شہریار کی آواز پر وہ لڑکی ہوش میں آئی

"جی... وہ ایکچلی پوچھنا تھا کہ آپ کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں کیونکہ آپ نے اب تک ہوٹیل انتظامیہ کی طرف سے کچھ بھی آرڈر کر کے نہیں منگوایا"

"فلحال مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں آپ جا سکتی ہیں"

نہ جانے وہ کیا تھا کتنی بار وہ لڑکی اس سے بات کرنے کے مواقع ڈھونڈ کر آتی تھی اور شہریار تھا کہ اسے بھگا ہی دیتا تھا

وہ لڑکی شہریار کی بات پر سر ہلا کر واپس جانے لگی پھر ایک دم سے پلٹی

"سر... کیا آپ سے کچھ پوچھ سکتی ہوں"

"جی؟"

"سر آپ کہیں جا رہے ہیں... آئی تھنک کسی کلب وغیرہ،"

اس لڑکی کے یوں مسکراتے ہوئے اس طرح کی بات پر شہریار نے غصے سے اسے دیکھا جس پر وہ لڑکی یک دم سیدھی ہوئی

"سسر... آئی مین اگر آپ کو ان سب کی نیڈ ہے تو ہوٹیل انتظامیہ کی طرف سے میں آپ کو کلب کے بارے میں کچھ گائیڈ کر دوں گی"

"میں نے کہا نہ مجھے کسی بھی چیز کی نیڈ نہیں آپ کیوں اپنا اور میرا وقت ضائع کرتی ہیں؟ جائیں پلیز زز مجھے لیٹ ہو رہا ہے"

لہجہ دھیما مگر روب دار تھا وہ لڑکی ایک دم سے بوکھلاتی ہوئی وہاں سے باہر چلی گئی جبکہ شہریار اپنا موبائل جیب میں رکھتے ہوئے گاڑی کی چابی لئے کمرے سے باہر چلا گیا

💗💗💗💗

"آنی آپ تو بلکل ڈزنی لینڈ کی پرنسس لگ رہی ہیں"

بیا جو پارلر سے سیدھا شادی ہال میں آگئی تھی اس وقت وہ برائیڈل روم میں موجود آذان کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی

"اووووہ میرے ٹیڈی بیئر ادھر آؤ میرے پاس میرے رس گُلّے"

بیا کی بات پر آذان نے منہ بنایا جس پر بیا اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگ گئی

"آنی دیکھیں... پلیز ززز مجھے یہ رس گُلّہ نہ کہیں پلیز ززز..."

اذان کی بات پر بیا مسکرائی تو اذان نے اور بھی زیادہ منہ بسور لیا

"ارے میرے میٹھے لڈو آئی میین میرے ہیرو میں تو مزاق کر رہی تھی"

بیا نے اس کے گالوں کو کھینچتے ہوئے کہا جب ہی عنایہ اندر آئی

"اذان آپ باہر جاؤ... جا کر دیکھو بارات تو نہیں آگئی..."

عنایہ کی بات پر پر اذان بیا کے گال پر ایک کس کرتا ہوا باہر بھاگ گیا جس پر بیا پھر سے ہنسنے لگی

"ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہو تم انابیہ... اللہ پاک میری بہن کو نظر بد سے بچائے آمین"

عنایہ نے بیا کا ماتھا چومتے ہوئے کہا انابیہ کی آنکھوں میں آنسوں آگئے تھے

"آپی آپ اتنے سال ہم سے دور رہیں... کیا آپ کو ہماری یاد نہیں آئی... آپ اب آئی ہیں جب میں اس گھر سے جا رہی ہوں"

"بیا ایک لمحہ بھی میرا تم سب کو یاد کئے بنا نہیں گزرا... مگر میں مجبور تھی میں نہیں آسکتی تھی... اور ویسے بھی تم کونسا اتنا دور جا رہی ہو جو ہم نہیں مل پائیں گے... اب ہم ملتے رہیں گے"

عنایہ نے بیا کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جس پر بیا عنایہ کے گلے لگ گئی

"آپی مجھے آپ کی بہت یاد آتی تھی مگر میں کبھی آپ سے ملنے نہ آسکی... آپ شاہزیب بھائی کے ساتھ خوش تو ہیں نہ"

"جانتی ہوں پاگل اب رو مت پلیز ززز... اور میں سچ میں بہت خوش ہوں"

عنایہ نے بیا کے ماتھے پر ہلکہ سا ہاتھ مارتے ہوئے کہا جس پر بیا مسکرائی تب ہی صباحت بیگم اندر آئیں اور اپنی دونوں بیٹیوں کو دیکھ کر مسکرانے لگیں ان کی آنکھ میں آنسوں دیکھ کر بیا جلدی سے کہنے لگی

"امی پلیز ززز اب آپ نہ رونا، آئیں نہ ہم سب سیلفی لیتے ہیں"

بیا کی بچکانی حرکت پر عنایہ اور صباحت دونوں ہنسنے لگیں ابھی وہ لوگ سیلفی لے کر باتوں میں مصروف تھیں جب ہمدانی صاحب اندر آئے

"ارے بھئی آپ لوگ ہمیشہ مجھے کیوں بھول جاتے ہیں میرے ساتھ بھی ایک تصویر لے لو"

عنایہ ہمدانی صاحب کو دیکھ کر وہاں سے جانے لگی جس پر ہمدانی صاحب نے اسے روکا اور بیا سے مخاطب ہوئے

"کہاں جا رہی ہو؟ بیا بیٹا چلو اب فیملی فوٹو لو"

ہمدانی صاحب کی بات پر وہاں موجود تینوں ماں بیٹیاں انہیں حیرانی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لئے انہیں ہی دیکھ رہی تھیں

"ارے بھئی اب ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟ جلدی کرو بارات آنے ہی والی ہو گی"

ہمدانی کی بات پر بیا مسکرانے لگی اور موبائل کا کیمرہ ان کر کے سیلفی لینے لگی

"واہ بھئی بہت اچھی آئی ہے، ہمیشہ خوش رہو"

ہمدانی صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور عنایہ اور بیا کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھ کر باہر چلے گئے عنایہ کے دل میں ایک امید جاگی تھی اس کے گناہوں کی معافی ملنے کی وہ دل ہی دل میں بے حد خوش تھی ابھی یہی سوچ رہی تھی جب باہر سے شور کی آواز آنے لگی اور اذان بھاگتا ہوا برائڈل روم میں آیا

"آنی بارات آگئی.....!!!"

اذان کی بات سن کر بیا کے چہرے پر ایک بے حد خوبصورت اور دلکش مسکراہٹ آئی جسے وہ وہاں موجود تینوں وجود سے چھپا نہ سکی

💘💘💘💘

"نہیں آیا جواب؟ میں نے کہا تھا نہ وہ دوسرا شہریار ہے"

علیزے جو کب سے بار بار موبائل چیک کئے جا رہی تھی فریحہ کی بات پر غصے سے اسے دیکھنے لگی

"مجھے کیا پتا اس نے میسج دیکھا بھی یا نہیں"

"تو اب؟"

"اب ہمیں وہاں چلنا چاہیے میں نے تو ان دونوں کا بھلا ہی سوچا تھا مگر اب اگر ارحم خود چاہتا ہے کہ یہ بات میں سب کے سامنے بتاؤں تو اب ایسا ہی ہو گا"

فریحہ اس کی بات کا مطلب سمجھ چکی تھی مگر اسے ڈر تھا پھر سے جلد بازی میں وہ کچھ الٹا سیدھا نہ کر دے

"ہم وہاں نہیں جائیں گے، تم مسئلہ بگاڑنے کے پیچھو کیوں پڑی ہوئی ہو؟"

"تمہیں نہیں جانا تم نہ جاؤ مگر میں اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتی سمجھیں تم"

ابھی فریحہ سے کچھ کہتی وہ بنا کچھ سنے وہاں سے ینگ اور موبائل لئے باہر چلی گئی

"جاؤ علیزے بی بی شوق سے جاؤ"

فریحہ نے شیطانی مسکراہٹ لئے یہ الفاظ ایک ادا سے کہے تھے

جبکہ علیزے کچھ ہی دیر میں وہاں پہنچ چکی تھی وہ ہال کے باہر کھڑی اندر جانے کا انتظار کر رہی تھی جیسے ہی بارات آئی پر طرف شور شرابہ اور آتش بازی کی وجہ سے وہ ارحم کو دیکھ نہ سکی تھی وہ گاڑی سے اتر کر باہر آئی تاکہ ارحم کو دیکھ سکے مگر اتنے لوگوں میں اسے کچھ نظر ہی نہ آیا تھا

کافی دیر کے بعد اسے دولہے کی گاڑی سے باہر نکلتا ہوا شخص نظر آیا غور سے دیکھا تو وہ زین تھا

"ہونہہ... ہر وقت اسکے ساتھ ہی چپکا رہتا ہے یہ دم چھلّہ"

جیسی ارحم گاڑی سے نکلا علیزے کی نظر اس پر پڑی وہ مسکراتا ہوا گاڑی سے نکل کر اندر جانے کے لئے کھڑا ہوا

"کتنا خوش ہے یہ اس بیاسے شادی پر... ابھی کچھ ہی دیر میں اس کی خوشی غم میں نہ بدل دی تو میرا نام بھی علیزے نہیں"

ابھی وہ جلی جلی نظروں سے ارحم کو دیکھ رہی تھی جب گاڑی کی دوسری طرف سے ایک اور شخص باہر نکلا جس کا چہرہ علیزے دیکھ نہ سکی کیونکہ علیزے ہی طرف اس کی پیٹ تھی

"یہ کون ہے؟"

وہاں تمام باراتی اب ہال کے اندر جا چکے تھے علیزے فورن بھاگ کر ہال کے اندر جانے لگی جب اسے باہر کھڑے گارڈ نے روکا

"آپ اندر نہیں جا سکتیں"

"کیوں نہیں جا سکتی؟"

"آپ کو انویٹیشن کارڈ ملا ہے؟"

"نہیں"

"ہاں تو جن کو انوائیٹ نہیں کیا وہ اندر نہیں جا سکتے"

علیزے کو سب سمجھ آ گئی تھی ارحم کی ہوشیاری اس نے پھر بھی بہت کوشش کی مگر اسے اندر نہیں جانے دیا وہ منہ بناتی ہوئی واپس گاڑی میں جا بیٹھی

💗💗💗💗

"نکاح سے پہلے دولہا دلہن الگ بیٹھیں گے اور جب تک نکاح نہیں ہو جاتا آپ لوگ اپنی طرف رہیں گے اور ہم لوگ اپنی طرف"

ارحم کے بہت اسرار پر زین نے ہمدانی صاحب کو یہ بات کہی تھی جس پر وہ راضی ہو گئے تھے دولہن والوں کی طرف سے بس آمنہ بیگم اور صباحت بیگم لڑکے والوں کو خوش آمدید کرنے آئی تھیں باقی سب لڑکے تھے

لڑکی والوں کی طرف سے تمام لڑکیوں کی نظریں ارحم کے بجائے شہریار پر تھیں جبکہ شہریار نظریں جھکائے دولہا کے برابر بیٹھا ہوا تھا ہمدانی صاحب بھی شہریار سے مل کر بہت خوش ہوئے تھے انہیں شہریار بہت اچھا لڑکا لگا تھا

کچھ ہی دیر میں مولوی صاحب بھی آ گئے تھے مگر جب شاہزیب بارات کے آتے ہی اذان کے ساتھ گھر چلا گیا تھا شاید عنایہ اپنا سیل فون گھر پر بھول آئی تھی جبھی

مگر کچھ ہی دیر میں شاہزیب بھی آ گیا تھا لیکن اب تک اس کی نظر شہریار پر نہیں گئی تھی دیر کافی ہو چکی تھی جس وجہ سے ہمدانی صاحب شاہزیب کا تعارف کروائے بنا نکاح شروع کرنے کا کہہ چکے تھے

"ارحم عباس خان ولد وہاج عباس خان کیا آپ کو انابیہ ہمدانی ولد صفدر ہمدانی اپنے نکاح میں قبول ہیں؟؟"

مولوی صاحب کے تین بار پوچھنے پر تینوں بار قبول ہے کہہ کر وہ آدھا مطمئن تو ہو گیا تھا مگر اب لڑکی کی باری تھی مولوی صاحب ہمدانی صاحب اور شاہزیب کے ساتھ برائڈل روم میں آئے

لال رنگ کا جالی والا ڈوپٹہ جس پر سنہرے موتیوں سے ارحم کی دلہن لکھا تھا بیا اس دوپٹے کو مکمل چہرے پہ لئے نکاح کے لیے تیار بیٹھی تھی

"انابیہ ہمدانی ولد صفدر ہمدانی کیا آپ کو ارحم عباس خان ولد وہاج عباس خان سے حق مہر دس لاکھ سکہ رائج الوقت کیا آپ کو اپنے نکاح میں قبول ہے؟"

"قبول ہے"

بیا نے تین بار قبول کہہ کر نکاح نامے پر سائین کئے اور دعا کے بعد سب نے اسے مبارک باد دی پورے ہال میں مبارک ہو کا شور ہو رہا تھا بیا کی تو دل کی دھڑکنیں قابوں میں ہی نہیں آ رہی تھیں جبکہ دوسری طرف ارحم کا بھی یہی حال تھا

"مبارک ہو آاااانی..."

اذان جو گھر سے آنے کے بعد سیدھا برائیڈل روم میں آ گیا تھا اب مسکراتے ہوئے بیا کو مبارکباد پیش کر رہا تھا

"تھنکیو میرے ہیرو"

"چلیں اب میں ذرا آپ کے اوفیشل ہسبینڈ سے تو مل لوں"

یہ کہتا ہوا وہ ارحم سے ملنے باہر چلا گیا جبکہ عنایہ کے ذہن میں اب تک صرف ایک ہی بات گھوم رہی تھی

"ارحم عباس خان ولد وہاج عباس خان؟ یہ کیسا اتفاق ہے؟؟؟"

💘💘💘💘

"ارے ے ے آپ تو وہی ہیں نہ... کیا آپ بیا آنی کے ہسبینڈ ہیں؟؟؟"

شہریار جو ضروری کال سننے کے لئے ہال سے باہر چلا گیا تھا کچھ ہی دیر بعد اس کی جگہ پر اذان آ بیٹھا وہ ارحم کو پہچان گیا تھا جبکہ دوسری طرف ارحم بھی اسے پہچان گیا تھا

"اوہ آپ تو اذان ہو نا؟ اذان خانزادہ...؟؟ رائیٹ؟؟ بٹ یہاں کیسے؟؟"

"اُوففففف پلیز ززز یہاں نانُو گھر آپ میرا فل نام نہ لیں موم نے سن لیا نہ تو میری کلاس ہو جائے گی"

اذان کو عنایہ نے سمجھایا تھا کہ وہ کسی کے بھی سامنے اپنا پورا نام نہ بتائے مگر اذان ارحم کو پہلی ملاقات میں ہی اپنا نام بتا چکا تھا اس لئے اب اسے سمجھا رہا تھا

"اوہ اوہ اوکے سوری... بٹ وجہ پوچھ سکتا ہوں؟"

"نہیں نہ موم نے ریزن نہیں بتایا"

"اوہ اوکے ڈیوڈ"

ارحم اس انجان بچے کو دیکھ کر بہت حیران سا ہوا تھا وہ انجان ہو کر بھی اسے اپنا سا لگتا تھا

"ویسے آپ بہت لکھی ہیں آپ کو میری آنی ملی ہیں..."

"ہمممم یہ تو بلکل ٹھیک کہا آپ نے"

"ویسے ہمارا ڈریس بھی کتنا سیم لگ رہا ہے نہ..."

کیونکہ اذان بھی ارحم سے ملتی جلتی شیروانی پہنا ہوا تھا اس لیے بلش کر کے کہنے لگا جبکہ ارحم نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا جبکہ اس ہی وقت شاہزیب اس کو مبارکباد دینے آیا کیونکہ وہ بھی

پہلے مل چکا تھا تو ان میں کچھ باتیں ہوئیں پھر ارحم کو بیا کے ساتھ فوٹو گرافی کے لئے برائڈل روم میں کے گئے

روم کے اندر آتے ہی جیسے ہی ارحم کی نظر بیا پر گئی تو بس وہ اسے ہی دیکھتا رہا دوسری طرف بیا اب تک نظریں جھکائے بیٹھی تھی جب فوٹو شوٹ کے لئے بیا کو کھڑا کرنے کا کہا تو عنایہ قریب آئی تاکہ بیا کا شرارا سمبھال سکے ارحم عنایہ کو دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہی عنایہ ہے

"ماشاء اللہ"

ارحم جیسی بیا کے قریب آیا بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا جسے بیا سن چکی تھی

"بہت پیاری لگ رہی ہو میری ظالم شیرنی"

ارحم کی بات پر بیا نظریں اٹھا کر اسے دیکھنے لگی وہ بھی کسی شہزادے سے کم نہ لگ رہا تھا ارحم کی بات پر بیا بلش کر گئی جبکہ عنایہ کو ارحم کی آواز آواز اس کے چہرے کی طرح کچھ جانی پہچانی لگ رہی تھی کچھ دیر تک ان کا فوٹو شوٹ یوں ہی چلتا رہا

صباحت بیگم عنایہ کو دودھ پلائی کی رسم کا کہنے لگیں جس پر ارحم نے مسکراتے ہوئے کہا

"اف یو ڈونٹ مائنڈ سسٹر آپ ملک کی جگہ پلیز زز مجھے جوس ہی پلا دیئے گا"

"اوکے ڈونٹ وری"

عنایہ اس کی بچوں جیسی شکل بنانے والے انداز پر ہنسی نہ روک سکی جبھی نورین بیگم اندر آئیں اور انابیہ اور ارحم کو ساتھ خوش دیکھ کر بہت خوش ہونے لگیں مگر ان کی نظر عنایہ پر نہیں گئی

سب لوگ باہر دولہا دلہن کے آنے کا انتظار کر رہے تھے کچھ ہی دیر میں دولہا دلہن کو ساتھ باہر کا کر اسٹیج پر بٹھایا گیا ہانیہ ٹرے لے کر عنایہ کے پاس آئی تو عنایہ دودھ پلائی کی رسم کرنے لگی اس ہی دوران نورین

کی نظر عنایہ پر گئی تو وہ ساخت رہ گئیں وہ سمجھ چکی تھیں یہ انابیہ کی بہن ہے اور وہ اس چہرے کو کیسے بھول سکتی تھیں دودھ پلائی کی رسم کی وجہ سے اسٹیج کے آس پاس مہمانوں کا ہجوم جمع ہو گیا تھا شہریار دور والے ٹیبل پر ہی بیٹھ گیا تھا اسے کچھ نظر نہیں آرہا تھا مگر اتنا پتا تھا کوئی رسم ادا کی جارہی ہے

"اُوففففف..."

ارحم کو جوس پلانے کے بعد ارحم نے عنایہ کو ایک لفافہ دیا اور وہاں کھڑی سب لڑکیاں خوشی سے شور کرنے لگ گئیں اس ہی دوران بچہ ہوا جوس عنایہ کے ڈوپٹے پر گر گیا جس کو صاف کرنے کے لیے وہ واش روم کی طرف گئی جبکہ دوسری طرف شہریار ایک بزرگ کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا کسی بچے کی شرارت کی وجہ سے اس کے کپڑوں پر آئیس کریم گر گئی بزرگ مسکرانے لگے جبکہ جواب میں شہریار بھی ہلکی سی مسکراہٹ لئے وہاں سے اٹھ کر واش روم چلا گیا

یہ ایک بہت بڑا روم تھا جہاں ایک طرف لیڈز اور دوسری طرف جینز کے واشروم بنے ہوئے تھا عنایہ واش بیسن کے پاس کھڑی اپنے کپڑوں پر گرا جوس صاف کرنے میں مصروف تھی کیونکہ اس کے بالوں کی وجہ سے اس کا چہرہ چھپا ہوا تھا اس ہی دوران شہریار بھی اس کے برابر والے واش بیسن پر کھڑا اپنے کپڑوں کو صاف کرنے میں مصروف تھا جب اچانک سے لائٹ چلی گئی پورا ہال اندھیرے میں ڈوب سا گیا تھا

"اوہ ہو لائٹ کو بھی ابھی جانا تھا..."

عنایہ بے دھیانی میں کہتی چلی گئی وہ اپنا موبائل بھی شاہزیب کو دے کر آئی تھی شہریار انسانیت کے ناتے اس کی مدد کرنے کے لیے جیب سے موبائل نکال کر ٹارچ جلانے لگا مگر برابر کھڑی لڑکی کی

آواز اسے جانی پہچانی لگی وہ کیسے بھول سکتا تھا اس آواز کو... مگر اس نے اسے اپنا وہم سمجھا اور موبائل برابر کھڑی لڑکی کو دینے لگا

"کچھ ہی دیر میں جرنیٹر چل جائے گا جب تک آپ میرے موبائل کی ٹارچ یوز کر لیں"

"یہ آواز... شاید میرا وہم ہو گا"

عنایہ اس کی آواز پر چونکی لیکن دل ہی دل میں وہم سمجھ کر چپ ہو گئی مگر اسے اس وقت واقعی میں روشنی کی ضرورت تھی اس لئے اس نے انکار کرنے کے بجائے موبائل لے لیا تب ہی شہریار وہاں سے باہر نکل کر کھڑا ہو گیا

عنایہ نے ایک ہاتھ سے موبائل پکڑا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے کپڑے صاف کر رہی تھی جب اچانک لائٹ آ گئی

"اُوففففف شکر..."

ابھی وہ شکر ادا کرنے میں مصروف تھی جب کسی اور شخص کے موبائل کو اپنا موبائل سمجھ کر اس کی اسکرین آن کر بیٹھی مگر یہ کیا؟

عنایہ کو اپنی آنکھوں پر بھروسہ نہیں ہو رہا تھا... آخر وہ کون شخص تھا جس کے موبائل پر لاک اسکرین پر عنایہ کی چھے سال پرانی تصویر لگی ہوئی تھی... یہ وہی تصویر تھی جو شہریار کے گفٹ کئے گئے بلیک کلر کے سوٹ میں اس نے شہریار کو دکھانے کے لیے بھیجی تھی

"یہ... یہ کون..."

ابھی وہ اس کش مکش میں تھی جب وہ شخص جو باہر کھڑا اپنے موبائل کے واپسی کا انتظار کر رہا تھا اندر آیا

"آپ کا کام ہو گیا تو میرا موبائل..."

شہریار کے آدھے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے جب سامنے کھڑی عنایہ پر اس کی نظر گئی...

"عنایہ..."

وہ دونوں بے یقینی کی کیفیت میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے دونوں کو ہی یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ ان کا وہم ہے یا حقیقت...

"عنایہ تم زندہ ہو..."

پل بھر میں شہریار کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں آج ہی تو وہ دعا کر کے آیا تھا کہ اسے عنایہ سے ملنا نصیب ہو مگر اس کو یہ نہیں پتا تھا اس کی دعا اتنی جلدی قبول ہو جائے گی... جبکہ عنایہ اس کا موبائل اس کو دے کر وہاں سے جانے لگی تب ہی شہریار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا

"کیا یہ میرا وہم ہے... یا واقعی تم میرے سامنے زندہ صحیح سلامت کھڑی ہو..."

شہریار مسلسل عنایہ کی آنکھوں میں دیکھا جا رہا تھا اس کی وہ حسین آنکھیں جو سالوں بعد آج بھی اتنی ہی حسین دکھتی تھیں اس کا وہ چاند سا چہرہ وہ گلابی ہونٹ سر پر سلیقے سے لیا گیا ڈوپٹہ اس کے کمر تک آتے بال... پھر شہریار کے چھونے پر اس کا یوں گھبرانا

ہاں یہ اس کا وہم نہیں تھا یہ حقیقت تھی وہ واقعی اس کے سامنے کھڑی تھی

"ہاتھ چھوڑو میرا"

"عنایہ مجھے تم سے بات کرنی ہے مجھے کچھ بتانا ہے..."

"میں نے کہا ہاتھ چھوڑو میرا... میں تمھیں نہیں جانتی... اور آئندہ میرے قریب مت آنا"

عنایہ کے اس انداز سے شہریار بہت ہرٹ ہوا تھا مگر ماضی میں جو اس نے عنایہ کے ساتھ کیا تھا وہ اس کی نفرت کے ہی لائق تھا

عنایہ اس کا ہاتھ چھڑا کر جانے لگی

"عنایہ پلیز ززبس ایک بار میری بات سن لو تمہیں ہماری محبت کی قسم"

شہریار کے یوں قسم دینے پر عنایہ کے قدم رک گئے

"عنایہ میں نے تمہیں کتنا ڈھونڈا اس ہوسپٹل میں بھی پتا کروایا مگر انہوں نے کہا تم... تم اب اس دنیا میں نہیں رہیں... عنایہ کہاں چلی گئی تھیں تم... میں پاگل ہو گیا تھا"

شہریار کا یوں پاگلوں کی طرح رویہ اختیار کرنا عنایہ کو بہت عجیب لگا

"کس محبت کی قسم دے رہے ہو مسٹر شہریار عباس خان... اس محبت کی جو تم نے کبھی کی ہی نہیں... یا اس محبت کی جسے تم ٹھکرا کر گئے تھے"

عنایہ نے سپاٹ لہجے میں کہا وہ پہلی والی عنایہ لگ ہی نہیں رہی تھی

"عنایہ مجھے معاف کر دو تمہارے جانے کے بعد مجھے حقیقت پتا چلی کہ..."

"بس... بہت ہوا... مجھے تمہاری جھوٹی باتوں میں کئی دلچسپی تھی نہیں ہے سمجھے تم..."

عنایہ نے سخت لہجے میں کہا شہریار کو عنایہ کا یہ رویہ بہت عجیب لگ رہا تھا کیونکہ اس نے ہمیشہ عنایہ کی محبت دیکھی تھی آج اتنے سالوں بعد وہ عنایہ کا یہ بدلہ رویہ دیکھ رہا تھا

"عنایہ میں جانتا ہوں مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی تھی اور تم اب میری کسی بات کا یقین نہیں کرو گی مگر یہ بات سچ ہے کہ میں کل بھی تمہارا تھا آج بھی تمہارا ہوں"

"مجھے تمہاری کوئی ضرورت نہیں... نہ ہی مجھے تم سے اب کوئی لینا دینا ہے تو بہتر ہو گا اب میرے راستے میں آنے سے گریز کرنا"

شہریار اس کا اس قدر سپاٹ لہجے میں بات کرنا برداشت نہیں کر سکا اور وہی ساخت کھڑا رہا عنایہ وہاں سے باہر چلی گئی

"اب اسے میری ضرورت نہیں رہی... میں اس کے راستے میں نہ آؤں... کیا مطلب ہے ان سب باتوں کا"

وہ اپنی سوچوں میں ہی تھا جب وہاں سے باہر نکلا اور سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے قدم وہیں تھم گئے عنایہ شاہزیب کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھ کر کپل شوٹ کروا رہی تھی مطلب صاف تھا... عنایہ اور شاہزیب ایک ہو چکے تھے... شہریار نے بہت دیر کر دی تھی شہریار کے قدم اب پیچھو ہو رہے تھے وہ ہال سے نکل کر باہر آگیا تھا اپنی گاڑی میں بیٹھ کر نہ جانے وہ کب سے ادھر اُدھر گھوم رہا تھا اسے یوں گھومتے ہوئے ایک گھنٹے ہو چکا تھا آنکھیں مکمل لال ہو چکی تھیں

"میں اس کے لائق تھا ہی نہیں"

ہاں وہ احساس کمتری کا شکار ہو گیا تھا

"وہ... وہ کسی ہو کی ہو چکی ہے..."

ماضی میں جس شاہزیب سے وہ نفرت کرتا تھا وہ شاہزیب جسے وہ عنایہ کے قریب برداشت نہیں کر سکتا تھا ماضی میں جس پر الزام لگا کر اس نے عنایہ کو چھوڑا تھا آج وہی شاہزیب عنایہ کی زندگی میں مکمل آ چکا تھا

"مجھے لگا تھا میں پانچ سال سے جس آگ میں جل رہا ہوں وہی میری سزا ہے مگر... مگر اصل سزا تو میری اب شروع ہوئی ہے..."

سنسان راستے پر گاڑی روک کر وہ مسلسل سوچوں میں گم رونے میں مصروف تھا وہ خود کو اندر سے مکمل ٹوٹا ہوا محسوس کر رہا تھا

"یا اللہ... میرے سزا کب ختم ہو گی... مجھے سکون کم نصیب ہو گا..."

اس کا موبائل رنگ کرنے لگا تھا بلکہ کافی دیر سے ہی وہاج صاحب اسے کال کر رہے تھے مگر اسے ہوش ہی کہاں تھا زوہان کا میسج ملتے ہی وہ واپس ہال گیا جب وہاں کھانے کے بعد آخری فیملی فوٹو شوٹ کی جا رہی تھی

"کہاں تھا یار تُو..."

زوہان اور افشاں اس کے پاس آئے زوہان فکر مندی سے اس سے پوچھنے لگا جبکہ یہ بات تو وہ دونوں بھی جانتے تھے وہ رو کر آیا ہے اور اس بات کا ریزن بھی انہیں اچھی طرح سے پتا تھا

"مجھے پتا ہے تُو کیوں اداس ہے مگر یہ صحیح وقت نہیں ہے اس لیے اپنی حالت ٹھیک کر اور اسٹیج پر چل فیملی پکچر کے لئے"

زوہان کے سمجھانے پر وہ اسٹیج پر گیا جہاں عنایہ اور شاہزیب بھی کھڑے تھے شاہزیب شہریار کی موجودگی سے پہلے ہی باخبر ہو چکا تھا اس لیے شہریار کو دکھانے کے لیے وہ عنایہ کے اور قریب آ کھڑا ہوا تھا جبکہ عنایہ کی نظریں جھکی ہوئی تھیں

"ارے بھئی اذان جو تو بلاؤ کدھر ہے وہ..."

ہمدانی صاحب کے کہنے کی دیر تھی وہ جو کب سے فوٹو گرافر کے ساتھ کھڑا اپنے موبائل میں فوٹو گرافی کرنے میں مصروف تھے یک دم سے بھاگ کر آیا

"میں یہاں ہوں نانا جان"

شہریار کو اصل دھچکا تو جب لگا جب اس نے اس بچے کو عنایہ اور شاہزیب کے ساتھ کھڑے دیکھا جبکہ اتنا ہی حیران ارحم بھی تھا

"یعنی... عنایہ کی اپنی فیملی بن چکی ہے..."

وہ دل ہی دل میں روئے جا رہا تھا وہ کتنا تڑپ رہا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا اس کے لئے اب یہاں رکنا مشکل ہو گیا تھا وہ گھر والوں سے اجازت لے کر ارحم سے مل کر وہاں سے چلا گیا جبکہ نورین بیگم سے تو اب تک اس نے سلام کے علاوہ کوئی بات نہیں کی تھی

"ممکن ہے محبتیں اکثر مل بھی جائیں مگر جو عشق ہوتا ہے وہ اکثر ادھورا رہ جاتا ہے"

مرشد کے الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے اسے یقین ہو گیا تھا اس کی محبت اب عشق میں بدل چکی ہے

Episode 21

وہ اس وقت پھولوں سے سجے ہوئے کمرے میں بیٹھی پورے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی تبھی دروازہ کھولنے کی آواز آئی وہ جلدی سے نظریں جھکا گئی ارحم چلتا ہوا اس کے پاس آ بیٹھا اور اسے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھنے لگا

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟"

"دیکھ رہا ہوں آج میری ظالم شیرنی کتنی حسین لگ رہی ہے بلکل کسی محل کی شہزادی کی طرح"

ارحم نے فل رومینٹک انداز میں کہا اور اب وہ دھیرے دھیرے بیا کے قریب آنے لگا مگر وہ بھی بیا تھی وہ کہاں اتنی دیر تک خاموش رہ سکتی تھی

"کیا مطلب ہے تمہارا کہ میں آج پیاری لگ رہی ہوں؟ ویسے کیا بری لگتی ہوں؟"

بیا نے ارحم کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے قریب آنے سے روکا اور منہ بناتے ہوئے کہنے لگی

"ارے نہیں نہیں میری جان... تم تو ہمیشہ پیاری لگتی ہو بس آج قیامت لگ رہی ہو..."

ارحم نے بیا کا ہاتھ پکڑ کر چوما جس پر بیا نے نظریں جھکا دیں ارحم نے اپنی جیب سے ایک ڈبّی نکالی اور دوسرے ہاتھ سے بیا کا چہرہ اپنی طرف کیا

"میری جان اب تو اپنی نظریں میری نظروں سے مل جانے دو، آخر کیوں کرتی ہو اتنا ظلم اس ناچیز پر"

ارحم کا سرور بھرا لہجہ بیا کو شرمانے پر مجبور کر رہا تھا ارحم نے اس ڈبی کو کھولا اور اس میں سے ڈائمنڈ رنگ نکالی اور بیا کی انگلی میں پہنانے لگا

"واؤ یہ کتنی خوبصورت لگ رہی ہے"

"ہمممم بلکل تمہاری طرح میری شیرنی"

ارحم اب بیا کے برابر آبیٹھا تھا اور بیا کے گندھے پر اپنا سر رکھ کر اس کی خوشبو محسوس کر رہا تھا

"جان..."

"ہمممم..."

"ایک بات کہوں..."

ارحم اب آنکھیں بند کئے دھیمے لہجے میں بیا سے مخاطب تھا

"کہو..."

"جان اگر کبھی مجھ سے کوئی غلطی ہو جائے تو کیا تم مجھے معاف کر دو گی؟"

ارحم کی بات پر بیا نے آنکھوں سے اسے گھورا

"کیا مطلب... کیسی غلطی"

"غلطی چاہے جیسی بھی ہو... بس اتنا بتا دو معاف کر دو گی نہ اپنے شوہر کو"

بیا نہیں جانتی تھی ارحم کس بارے میں بات کر رہا تھا مگر اس وقت اس کے دماغ میں وہ ریسٹورنٹ والی لڑکی موجود تھی

"تمہارا کہیں اس ریسٹورنٹ والی چڑیل سے افیئر تو نہیں ہے... میں بتا رہی ہوں ارحم میں اس کو گنجا کر دوں گی اور تمہارے سارے دانت بھی توڑ دوں گی سمجھے تم"

یک دم سے بیا نے اس کا سر اپنے گندھے سے ہٹایا اور تیز آواز میں چیختے ہوئے کہنے لگی بھلے سے وہ آج بلکل مختلف دکھ رہی تھی مگر اس کا یہ پہلے جیسا لہجہ یہ ثابت کر رہا تھا کہ وہ وہی ظالم شیرنی ہے

"ارے ے ے ے... کیا ہو گیا بیگم کچھ تو خدا کا خوف کرو... شادی کی پہلی رات ہی اپنے معصوم سے شوہر پر شک کر رہی ہو... شرم نہیں آتی تمہیں ہاں"

ارحم کو یہ جان کر حیرانی ہوئی کہ بیا کو اب تک علیزے پر غصہ ہے اور یہ کونسا وقت ہے جو وہ اس پر شک کر رہی تھی

"ہاں تو تم ہی کہہ رہے ہو نہ کہ غلطی..."

"ہاں تو میں نے یہ تو نہیں کہا کہ میرا کیسی سے افیئر ہے"

بیا کی بات کاٹ کر ارحم نے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا جس پر بیا کو تھوڑی شرمندگی ہوئی اسے احساس ہونے لگا کہ اس نے جزبات میں آکر کیا کہہ دیا ہے

"دراصل میری جان میں یہ کہہ رہا تھا کہ اکثر میاں بیوی میں کچھ باتیں ایسی ہو جاتی ہیں کچھ مس انڈر سٹینڈنگ ہو جاتی ہے... اگر ہمارے بیچ کچھ ایسا ہو جائے تو تم مجھے معاف کر دو گی نہ"

اس بار ارحم نے بہت معصومیت سے یہ بات کہی جس پر بیا کو اس کی اس معصوم سی شکل پر پیار آنے لگا

"ہاں کر دوں گی... مگر تمہارے دانت توڑنے کے بعد"

بیا نے ارحم کے گال کھینچتے ہوئے کہا جس پر ارحم نے منہ بسورا لیکن تبھی موقع کی تلاش سے اچانک بیا کو اپنی باہوں میں قید کر لیا

"ممممم نائیس پرفیوم ڈارلنگ"

"یہ کیا بدتمیزی ہے ہٹو پیچھو"

بیا اسکی اچانک سے کی گئی اس حرکت پر چونکی

"ہیں...؟؟ مطلب آج کی رات بھی قریب نہیں آنے دو گی"

"جی نہیں"

بیا نے ارحم کو چڑاتے ہوئے کہا جس پر ارحم دوبارا سے اس پر حملہ آور ہوا

"مگر میں تو آؤں گا قریب چاہے کچھ بھی کر لو"

ایک تو اتنا بھاری شرارہ اُوپر سے ارحم کی مظبوط باہیں بیا کا تو برا حال تھا ارحم کے ارادے بھانپتے ہوئے بیا نے اس کو دور کرنے کی کوشش کی مگر وہ بھی ارحم تھا

"ارحم ہٹو نا پلیز مجھے گرمی لگ رہی ہے"

"اوہو رکو ذرا اے سی آن کر دوں"

"نہیں مجھے چیچ کرنا ہے تم روم سے باہر جاؤ شاباش"

جیسی ارحم بیڈ سے اے سی آن کرنے کے لیے اٹھا بیا موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے الماری کے پاس آگئی تاکہ کپڑے بدل سکے

"یار میرا باہر جانا ضروری ہے کیا؟"

ارحم کی بات پر بیا نے اسے اپنے ہی اسٹائل سے گھور کر دیکھا

"آئی مین اگر رات کے اس پہر میں کمرے سے باہر چلا گیا تو باہر جو مہمان آئیں ہوئے ہیں وہ کیا سوچے گے کہ بیوی نے آتے ہی شوہر کو کمرے سے باہر کر دیا"

"باتیں اچھی بنا لیتے ہو"

بیا کی بات پر ارحم دانت دکھاتے ہوئے واپس بیڈ پر آبیٹھا بیا نے الماری سے ایک آرام دہ سوٹ نکال کر بیڈ پر رکھا ڈریسنگ ٹیبل پر آبیٹھی اور اپنی جیورلی جو وہ بامشکل تقریباً چار گھنٹوں سے برداشت کر رہی تھی انہیں اتارنے لگی

پہلے بیا نے اپنے سر پر سیٹ ہوا ڈوپٹہ ہٹایا پھر گلے سے ہار نکالنے لگی تبھی ارحم اٹھ کر اس کے پیچھو آیا

"دکھاؤ میں ہیلپ کر دوں"

بیا کے بالوں کو آگے کر کے اس نے ہار اتارا اس ہی طرح بیا کی ساری جیورلی اس نے خود اپنے ہاتھوں سے اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی بیا کے بالوں کا بنایا گیا خوبصورت ہیئر اسٹائل بھی اس نے ہی کھولا

"اور بھی کچھ کام ہے تو بتا دو... میں تیار ہوں... کرنے کو"

ارحم دھیمے سے لہجے میں کہتا ہوا بیا کے قریب تر قریب ہوا ابھی وہ اس کے ہونٹوں پر پہلی گستاخی کرنے ہی والا تھا جب بیا جھک سے اسے دور دکھا دے کر اپنا شرارہ سنبھالتے ہوئے بیڈ سے کپڑے اٹھا کر باتھ چلی گئی اس کی اس اسپیڈ کو دیکھ کر ارحم اپنی ہنسی کنٹرول نہ کر سکا

💘💘💘💘

"شاہزیب ہمیں واپس جانا ہو گا..."

عنایہ اذان کو سلا کر جیسے ہی کمرے سے باہر آئی شاہزیب اس سے ٹکرایا ہر بار کی طرح اس بار بھی شاہزیب کی نظریں عنایہ سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں عنایہ نے اس کا دھیان باتوں میں لگانا چاہا

"تم یہ سب شہریار کی وجہ سے کہہ رہی ہو نہ؟ کیا تمہیں یاد نہیں تم نے ہی تو کہا تھا کہ اب اگر وہ تمہارے سامنے بھی آجائے تو تمہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا تو اب اچانک کیا ہوا؟"

"ہاں میں نے کہا تھا مگر... مگر وہ ارحم کا بھائی ہے اگر انابیہ کو اس بارے میں پتا چلا تو ارحم اور انابیہ کے رشتے میں فرق آجائے گا میں نہیں چاہتی میری بہن کا گھر میری وجہ سے خراب ہو"

بات تو عنایہ کی ٹھیک تھی مگر سچائی ایک نہ ایک دن تو سامنے آکر ہی رہتی ہے

"ہممم مگر ہم ولیمہ اٹینڈ کئے بنا نہیں جا سکتے باقی تم سمجھدار ہو عنایہ"

شاہزیب کی بات پر وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے واپس کمرے میں چلی اور شاہزیب ڈرائنگ روم میں جانے لگا جب ہی ہمدانی صاحب وہاں آئے

"بیٹا تم اتنی رات میں یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟"

"جی دراصل مجھے کمرے میں نیند نہیں آرہی تھی تو سوچا آج ڈرائنگ روم میں سو جاؤں"

ہمدانی صاحب کے یوں اچانک آجانے پر وہ گھبرا سا گیا اور بہانا بنانے لگا

"اگر تمہیں نیند نہیں آرہی تو تھوڑی واک کر لو... مگر سونا اپنے ہی کمرے میں... اس گھر کے داماد ہو تم اچھا تھوڑی لگتا ہے گھر کا داماد یوں ڈرائنگ روم میں سوئے"

ہمدانی صاحب کی بات پر وہ مصنوعی مسکراہٹ لئے لون میں واک کرنے چلا گیا

کافی دیر تک واک کرنے کے بعد جب وہ ڈرائنگ روم کی طرف جانے لگا تو اسے وہاں ہمدانی صاحب بیٹھے نظر آئے

"مجھے لگتا ہے چاچو آج ہر حال میں آج مجھے کمرے میں سلا کر ہی دم لیں گے"

وہ مجبوری میں سیدھا چلتا ہوا عنایہ کے کمرے کی طرف گیا اور آہستہ سے دروازہ کھولا عنایہ اور اذان اسے سوتے ہوئے نظر آئے شاہزیب کمرے میں آنے کے بعد کچھ دیر صوفے پر بیٹھا رہا پھر نہ جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی اسے پتا ہی نہیں چلا

تقریباً رات کے چار بجے عنایہ کی آنکھ کھلی جیسے ہی وہ اٹھ کر بیڈ کے کراؤن سے لگ کر بیٹھ سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی ہوائیاں اڑ گئیں

"شش شہزی... یہاں..."

کل پوری رات اس نے انابیہ اور ہانیہ کے ساتھ باتوں میں جاگ کر گزاری تھی اور آج رات جب اسے اتنی سکون کی نیند آئی تھی تو شاہزیب کو دیکھ کر وہ بھی بھاگ گئی عنایہ بیڈ سے اٹھ کر ڈوپٹہ گلے میں لئے صوفے کے پاس گئی جہاں شاہزیب بیٹھے بیٹھے نیندیں پوری کرنے میں مصروف تھا

"شہزی... اٹھیں..."

کیونکہ وہ عنایہ کا لمس محسوس کر چکا تھا ایک دم نیند سے بیدار ہو کر سامنے کھڑے وجود کو دیکھنے لگا

"آپ... یہاں... آپ یہاں کب آئے...؟"

"دراصل... وہ... میں آنا نہیں چاہتا تھا مگر... چاچو کی وجہ سے مجھے یہاں آنا پڑا..."

جتنا عنایہ ہچکچا رہی تھی اس سے کئی گنا زیادہ شاہزیب ہچکچاہٹ کا شکار ہو رہا تھا

"تو آپ مجھے جگا دیتے... یوں اس طرح صوفے پر بیٹھے بیٹھے کون سوتا ہے؟"

عنایہ کی بات پر شاہزیب نے سر جھکایا اور صوفے سے اٹھنے لگا جبکہ عنایہ دو قدم پیچھو ہوئی

"میں تمہاری نیند خراب نہیں کرنا چاہتا تھا مجھے پتا ہے جب سے تم پاکستان آئی ہو جگہ تبدیل ہونے کی وجہ سے ٹھیک سے سو نہیں پائیں... خیر میں اب ڈرائنگ روم میں چلے جاتا ہوں چاچو سو چکے ہوں گے تم بھی سو جاؤ"

شاہزیب اپنے الفاظ ادا کرتے ہوئے باہو کی طرف جانے لگا جب عنایہ کی آواز پر یک دم پلٹا

"روکیں... اگر انہوں نے آپ کو پھر سے باہر دیکھ لیا تو پھر سے آپ سے کوئی نہ کوئی سوال کریں گے... اس لیے پلیز آپ یہاں بیڈ پر اذان کے ساتھ سو جائیں میں صوفے پر سو جاؤں گی ویسے بھی کچھ ہی دیر بعد فجر کا وقت ہو جائے گا مجھے اٹھنا پڑے گا"

عنایہ کے بہت اسرار پر شاہزیب اس کی بات مانتے ہوئے بیڈ پر آلیٹا اور عنایہ صوفے پر خود کو مکمل چادر میں لپیٹ کر لیٹ گئی کچھ ہی دیر میں دونوں نیند کی وادیوں میں جا چکے تھے

💘💘💘💘

وہ کب سے کمرے میں ادھر سے اُدھر ٹہل رہا تھا مگر انابیہ اب تک باتھ سے باہر نہیں آئی تھی یہاں تک کہ ارحم نے اپنے کپڑے بھی تبدیل کر لئے تھے مگر وہ اب تک باہر نہیں آئی تبھی ارحم کا موبائل

رنگ ہونے لگ گیا جس پر وہ چونکا کہ رات کہ اس پہر آخر کون اسے کال کر سکتا ہے یہ کسی ان نون نمبر سے کال آرہی تھی ارحم نے کال پک کی

"تم نے اچھا نہیں کیا... کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا؟"

ارحم کو آواز پہچاننے میں زیادہ دیر نہیں لگی وہ سمجھ چکا تھا یہ کون ہے

"کیوں بار بار مجھے ڈسٹرب کرتی ہو تم؟ اور یہ کونسا وقت ہے کال کرنے کا؟ کیا تمہیں نہیں پتا آج ہی میرا نکاح ہوا ہے اور میں اس وقت اپنی بیوی کے ساتھ بہت مصروف ہوں تو پلیز دوبارا مجھے تنگ نہ کرنا..."

ارحم نے اسے جلانے والے انداز میں کہا اور فون سوئچ آف کر دیا جبکہ دوسری طرف علیزے جس کا رو رو کے برا حال تھا ارحم کی باتیں اس کو کانچ کی طرح چب رہیں تھیں وہ اب مکمل طور پر بدلے کی آگ میں جل رہی تھی

"میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی... گزار لو جتنا وقت گزارنا ہے اپنی اس دو دن کی بیوی کے ساتھ... بعد میں تمہیں میرے ہی پاس آنا ہو گا..."

اندھیرا کمرہ جہاں ہر چیز ٹوٹی پڑی تھی وہاں زمین پر بیٹھی وہ خود سے چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی جبکہ ہر بار کی طرح اس بار بھی فریحہ کمرے سے باہر کھڑی ہوئی اس کی حالت پر مسکرا رہی تھی

ارحم سمجھ چکا تھا علیزے پھر سے کوئی نہ کوئی گھٹیا حرکت ضرور کرے گی رخصتی کے وقت زین نے ارحم کو بتایا تھا کہ گارڈ کسی لڑکی کا ذکر کر رہا تھا جو ہال کے اندر آنے کہ لئے بے چین ہو رہی تھی ارحم سمجھ گیا تھا وہ علیزے ہی ہو گی اور آگے بھی وہ کچھ نہ کچھ ضرور کرے گی

ابھی وہ ان ہی سوچوں میں تھا جب بیبا باہر آئی ارحم کی نظریں اس پر پڑی تو سمجھو وہ فریز ہی ہو گیا

گیلے بال گلابی ہونٹ بڑی بڑی آنکھیں قدم قدم چلتی ہوئی وہ اپنا شرارہ ہاتھ میں تھامی الماری کی طرف آئی کافی دیر تک تو ارحم بنا کچھ بولے اسے دیکھتا ہی رہا پھر جب وہ بیڈ پر آئی تو ارحم اس کے برابر آکر لیٹ گیا

"سمپل سوٹ میں بھی بہت پیاری لگ رہی ہو تم انابیہ"

بیا کا ہاتھ تھام کر اس نے بیا کی گہری آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا وہ کسی اور ہی دنیا میں لے جانے کا ارادہ رکھتا تھا بیا جواباً بلش کر گئی کچھ دیر تو وہ یوں ہی اس کی تعریفیں کرتا رہا اس کے چہرے پر آئی زلفوں کے ساتھ کھیلتا رہا پھر باتوں باتوں میں وہ بیا کے بے حد قریب آگیا اتنا کہ وہ بیا کی سانسیں بھی محسوس کر رہا تھا

بیا کا بیٹھنا اب مشکل ہو گیا تھا کیوں کہ ارحم اب اس پر مکمل جھکا رہا تھا اس کی اس قربت کی وجہ سے بیا اب بیڈ کراؤن سے جا لگی تھی ارحم نے آہستگی سے اس کے چہرے کو تھاما

"آئی لو یو میری جان... کیا مجھے اجازت ہے..."

بیا اس کی اجازت والی بات پر سوچنے لگی کہ پہلے تو کبھی اس نے ایسے اجازت نہیں مانگی لیکن خیر یہ وقت ان دونوں کے لیے ہی بہت اہم تھا یہ سوچ کر وہ بنا کچھ کہیں اثبات میں سر ہلا گئی

ارحم اب بڑی نرمی سے اس کی سانسیں پی رہا تھا بیا اس کے لمس پر آنکھیں میچ گئی تھی جبکہ ارحم بڑے سکون سے اپنے کام میں مصروف تھا جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا ارحم کا لمس شدت اختیار کر رہا تھا وہ مکمل طور پر بیا کا دل دھڑکا رہا تھا بیا کو اب سانس جاتی محسوس ہو رہی تھی بیا کی مزاحمت پر ارحم نے نرمی سے اس کے گلابی ہونٹوں کو آزاد کیا بیا تیز تیز سانسیں لینے لگ گئی

کچھ ہی دیر بعد ارحم نے پھر سے اس کے ہونٹوں کو اپنی قید میں لے لیا مگر اس بار اس کی گستاخی بیا کے ہونٹوں پر بس نہیں ہوئی ارحم نے بیا کے کاندھے سے بالوں کو ہٹایا اور پل بھر میں بیا کی گردن کو اپنے لمس کا نشانہ بنالیا بیا پہلے تو مزاحمت کرنے لگی مگر کچھ ہی دیر میں ہار مانتے ہوئے اس نے اپنا وجود مکمل اپنے ارحم کے سپرد کر دیا یہ ارحم کا حق تھا وہ اسے کیسے روکتی اور روکتی بھی کیوں اب کہیں جا کر ان کے درمیان ایک مظبوط رشتہ جنم لے رہا تھا بیا خود کو مکمل ارحم کے حوالے کر چکی تھی

چاہتوں اور شدتوں کا یہ سلسلہ ساری رات جاری رہا وقت گزرتا گیا ارحم کی شدتیں بڑھتی گئیں انا بیہ اس کی شدتوں کی بارش میں بھیگتی گئی اب ان کے درمیان ایک مظبوط رشتہ قائم ہو چکا تھا ان دونوں کے درمیاں نئے رشتے کی شروعات ہو چکی تھی مگر یہ تو کوئی بھی نہیں جانتا تھا ان کے یہ حسین لمحات نہ جانے کب ماضی کے دنوں کا حصہ بننے والے ہیں

💗💗💗💗

وہ ہوٹل کے اس ویران کمرے میں اکیلا بیٹھا تھا وہ کہہ۔ کچھ بھی نہیں رہا تھا مگر اس کے آنسوں جاری تھے وہ کہتا بھی کیا اس نے بھی عنایہ کو جدائی کا درد دیا تھا اس نے بھی تو عانیہ سے بے وفائی کی تھی جو کچھ اس نے کیا تھا وہی اب اس کے سامنے آرہا تھا

اسے یوں بیٹھے ہوئے ساری رات گزر گئی تھی مگر وہ وہاں سے ایک پل کے لیے بھی نہ ہلا یا شاید اس میں اتنی ہمت ہی نہیں تھی کہ اس کا وجود حرکت کرے وہ دل ہی دل میں بے زباں ہو کر اپنے رب سے باتیں کر رہا تھا فجر کا وقت قریب تھا وہ تہجد پڑھنے کی نیت سے اٹھا وضو کر کے جائے نماز پر آبیٹھا دو رکعت نماز تہجد ادا کرنے لگا دورانِ نماز آنکھوں سے آنسوں جاری تھے تہجد پڑھ کر اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے

"یا میرے اللہ مجھے نہ دے ایسا درد جو میں برداشت نہ کر سکوں... مجھے موقع دے میرے مالک کہ ایک بار صرف ایک بار عنایہ میری بات سن لے مجھ پر یقین کر لے... مجھے ہمت دے میرے مالک کہ میں اسے سچ بتا سکوں اسے یقین دلا سکوں... مجھے تب تک موت نہ دینا جب تک مجھے میرے عشق سے معافی نہیں مل جاتی..."

اس کے آنسوں اب بھی جاری تھے وہ اب سسکیوں سے رو رہا تھا

"میرے مالک اسے اب کوئی درد نہ دینا وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکی ہے اسے خوش رکھنا اس کے حصے کے درد بھی مجھے دے دے میرے مولا... میں جانتا ہوں کہ میں اس لائق نہیں مگر میں یہ پوچھنے پر مجبور ہوں... کہ... کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ... وہ ایک بار پھر سے... پھر سے مجھے مل جائے..."

اس کے یہ کہنے کی دیر تھی جب فجر کی اذانیں ہونے لگی اسے یوں لگا جیسے... جیسے اس کی دعائیں بہت جلد قبول ہونے والی ہیں

اذانیں ہوتے ہی اس نے فجر کی نماز ادا کی اور پھر سے اپنے اللہ سے رو رو کر معافی مانگنے لگا اس کی آنکھوں میں صرف عنایہ ہی کا چہرہ گردش کر رہا تھا وہ اس بات سے انجان تھا کہ دوسری طرف بھی کچھ ایسے ہی جزبات ہیں

💘💘💘💘

آج ان دونوں کا ولیمہ تھا مگر شہریار وہاں جانے سے گھبرا رہا تھا وہ نہیں چاہتا تھا وہ اپنی محبت کو کسی اور کے ساتھ دیکھے وہ ڈرتا تھا اس وقت سے جب عنایہ اس سے نفرت کا اظہار کرے مگر کبھی نہ کبھی

تو اسے عنایہ کو سچ بتانے کی ہمت کرنی ہی تھی نہ بس یہی سوچ کر وہ آج اتنے سالوں بعد اپنے گھر جانے کا ارادہ رکھتا تھا تاکہ کچھ وقت گھر والوں کے ساتھ گزارے اور اگر موقع ملا تو عنایہ کو سچ بتائے

جب وہ گھر پر پہنچا تو اس وقت دوپہر کے کھانے کا اہتمام کیا جا رہا تھا سب لوگ کھانے کی میز پر اس کا انتظار کر رہے تھے اس کے آتے ہی سب اس سے ملے مگر وہاں عنایہ اور شاہزیب موجود نہیں تھے صباحت بیگم کو بھی شہریار اچھا لڑکا لگا تھا ابھی وہ سب کھانا شروع کرنے ہی والے تھے جب اذان بھاگتا ہوا سیڑھیوں سے نیچے آیا

"آنی مجھے تو بلانا ہی بھول گئے آپ لوگ..."

وہ بھاگتا ہوا انابیہ کے پاس آیا عنایہ جو کب سے بس شہریار کو ہی دیکھی جا رہی تھی اذان کی آواز پر چونکی وہاں بیٹھے سب ہی لوگ مسکرانے لگے سوائے شہریار کے

"اور پاٹنر آپ نے بھی..."

ارحم کے برابر کرسی پر بیٹھتا ہوا وہ اپنے ہی اسٹائل میں کہنے لگا جبکہ شہریار نے اسے پہلی بار قریب سے دیکھا تھا وہ اذان کی ارحم کے ساتھ بے باکی پر حیران تھا کہ ارحم اس بچے کے اتنا قریب کیسے ہوا وہ تو عنایہ کا بیٹا تھا

"یہ کون ہیں..."

شہریار کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر اس نے انگلی کے اشارے سے پوچھا

"یہ میرے بڑے بھائی ہیں... جن کا میں نے کچھ دیر پہلے آپ کو بتایا تھا"

اذان بڑے غور سے شہریار کو دیکھ رہا تھا جبکہ شہریار کی بھی کچھ ایسی ہی کیفیت تھی وہ بھلے سے شاہزیب کا بیٹا تھا مگر شہریار کو اس کی موجودگی بری نہیں لگ رہی تھی عنایہ ہرگز اس گھر میں نہیں آنا چاہتی تھی

وجہ تو صاف واضح ہے وہ شوپنگ کا بہانا بنا کر آنے سے انکار کر گئی تھی جبکہ اذان کو نا بھیجنے کا اس کے پاس کوئی بہانا نہیں تھا ورنہ شاید اذان کو بھی نہ جانے دیتی

"واؤ یہ تو بہت ہینڈسم ہیں... بلکل میری طرح"

اذان کی بات پر سب ہنس پڑے اور اس بار شہریار کے چہرے پر بھی ایک دلکش مسکراہٹ آئی

"کاش اس دن میں عنایہ کا ابورشن کروانے کی غلطی نہ کرتا تو آج... آج اس بچے کی شکل میں میری اولاد ہوتی"

سب کچھ اپنے ہاتھوں سے گوا چکا تھا وہ دل ہی دل میں ماضی کی باتوں میں الجھا ہوا تھا

سب نے کھانا ختم کرنے کے بعد شام کے فنکشن کی تیاریاں شروع کر دی تھیں بیاہانیہ اور افشاں کے ساتھ پولر چلی گئی تھی جبکہ ارحم زین کے ساتھ کچھ اہم کام کے لئے باہر چلا گیا تھا شہریار اکیلا لون میں واک کر رہا تھا جب نورین بیگم اس کے پاس آئیں

"بیٹا مجھے بہت خوشی ہوئی کہ تم یہاں آئے"

ویسے تو وہ نورین بیگم سے بہت نفرت کرتا تھا مگر یہ موقع نفرتیں ظاہر کرنے کا نہیں تھا اس لئے وہ خاموش رہا

"میں جانتی ہوں تم بہت اذیت میں ہو... عنایہ کو کی شادی اس کے کزن..."

ابھی وہ کچھ کہتیں شہریار آنکھوں میں خون لئے انہیں گھورنے لگا

"اگر یہی باتیں کرنے آئی ہیں تو پلیز چلی جائیں یہاں سے"

"مگر بیٹا میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتی ہوں دیکھو وہ بھی اپنی زندگی میں آگے بڑھ گئی ایک تم ہی ہو جو اب تک وہیں ہو"

نورین بیگم بہت فکرمند رہتی تھیں اپنے بیٹے کے لئے اور پھر وہ بھی تو شامل تھیں عنایہ اور شہریار کی زندگی تباہ کرنے میں ان کا بھی ہاتھ تھا

"اگر آپ کو یہ لگتا ہے کہ میں یہاں آگیا تو پہلے کی طرح آپ کی تمام باتیں مان کر ان پر عمل کروں گا تو مسز وہاج یہ آپ کی غلط فہمی ہے بہتر ہو گا آپ مجھ سے میرے معاملات سے اور میری ذاتی زندگی سے دور رہیں اور یہ سوچیں کہ جس لڑکی کو اس گھر میں نہ لانے کے لئے آپ نے اتنی سازشیں رچی کل اس کی ہی بہن کو آپ بیا کر لائیں ہیں اگر اس لڑکی کو پتا چلا اس کی بہن کی مجرم آپ ہیں تو کیا کریں گی آپ ؟"

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اپنی ماں سے اس لہجے میں بات کرے مگر نورین بیگم مجبور کر گئیں تھیں اسے ایسا لہجہ اختیار کرنے پر

شہریار مزید بحث سے بچنے کے لیے وہاں سے باہر چلا گیا تبھی اسے زوہان کی کال آئی تو وہ اس سے ملنے کے لیے چلا گیا جبکہ پیچھو نورین بیگم جو شرمندہ کھڑی اسے جاتا دیکھ رہی تھیں اس بات سے انجان تھیں کہ وہاج صاحب یہ سب سن چکے ہیں وہاج صاحب شہریار کی گاڑی گھر سے باہر جاتے دیکھ کر نورین بیگم کے پاس آئے

"کیا یہ سب سچ ہے؟ کیا وہ لڑکی واقعی بیا کی بہن ہے...؟"

وہاج کے سوال پر وہ نظریں جھکا گئیں جبکہ وہاج ایک افسوس نظر اپنی بیوی پر ڈال کر وہاں سے چلے گئے

💘💘💘💘

"موم وہ تو واقعی بہت ہینڈسم ہیں آپکو پتا ہے ان کا اسٹائل بلکل میری طرح ہے بس بیرڈ تھوڑی زیادہ بڑی ہوئی ہے باقی وہ پورے ہیرو ہیں ارحم پاٹنر بھی ان کے سامنے کچھ نہیں... اگر وہ مجھے پہلے مل جاتے نہ تو ارحم خالو کے بجائے میں ان سے فرینڈ شپ کرتا"

"اذان بس کرو... میں نے کہا تھا نہ وہاں سب سے دور رہنا... اور یہ کیا فرینڈ شپ فرینڈ شپ لگایا ہوا ہے؟ خبردار جو اب تم ان کے قریب گئے بلکل بھی اچھا نہیں ہوگا"

اذان جو کب سے شہریار کی تعریفیں کیا جا رہا تھا عنایہ اسے بار بار سمجھا رہی تھی مگر وہ کہاں سننے والا تھا

"موم آخر آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں آپ نے شاید انہیں دیکھا نہیں جب آپ دیکھیں گی نہ تو آپ بھی انہیں ہیرو کہیں گی... کاش میرے ڈیڈ یہ..."

ابھی آگے وہ کچھ کہتا عنایہ نے رکھ کر تھپڑ دیا شاہزیب جو دروازے پر کھڑا سب سن چکا تھا بھاگتا ہوا اذان کے پاس آیا

"عنایہ کیا ہو گیا ہے تمہیں... چھوٹا بچہ ہے وہ..."

"I Hate You Mom"

وہ بھاگتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ عنایہ دھڑکتا دل لئے وہیں پر بیٹھ گئی

"عنایہ... دیکھو پلیز زز تمہیں اپنا غصہ برداشت کرنا ہوگا... اور میں ہوں نہ... میں خود اذان کو شہریار سے دور رکھوں گا... اور پلیز زز اب تم بھی تیار ہو جاؤ کچھ ہی دیر میں ہمیں ہال میں پہنچنا ہے"

شاہزیب اسے سمجھاتا ہوا کمرے سے باہر اذان کے پیچھو چلا گیا جبکہ عنایہ کو یہ ڈر تھا کہیں اس کا بیٹھا اس گھٹیا شخص کے قریب نہ ہو جائے

کافی دیر تک وہ یوں ہی بیٹھی رہی مگر پھر کپڑے چینج کر کے ہلکا سا میکپ کیا اور سر پر دوپٹہ سیٹ کر کے وہاں سے باہر چلی گئی جبکہ دوسری طرف شاہزیب اذان کو منا کر گاڑی میں بیٹھ چکا تھا عنایہ آ کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھی اور وہ لوگ ہال کے لئے نکل گئے جبکہ صباحت اور صفدر صاحب کی بھی گاڑی ان کے بعد نکل چکی تھی

💗💗💗💗

ولیمہ کا فنکشن شروع ہو چکا تھا سب لوگ باری باری دولہا دلہن کو تحائف پیش کر رہے تھے تمام لوگ انجوائے کرنے میں مصروف تھے جبکہ شہریار کی نظریں کسی کی منتظر تھیں جبکہ وہ اس بات سے انجان تھا کہ کسی کی نظریں اس کی بھی منتظر ہیں تبھی اسے حال میں عنایہ نظر آئی مگر وہ نہ تو اسے دیکھ رہی تھی نہ ہی اس کی طرف دیکھنا چاہتی تھی اور شہریار اس کے ساتھ بلکل بھی زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا دو تین بار تو عنایہ اپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کر کے ادھر اُدھر دیکھنے لگتی لیکن جب نظر شہریار پر جاتی اور شہریار اسے ہی دیکھ رہا ہوتا تو وہ اپنی نظریں وہاں سے ہٹا لیتی تھی

"کیا کروں کیسے بات کروں اس سے..."

وہ ابھی یہی سوچنے میں مصروف تھا جب پیچھو سے کوئی اس سے مخاطب ہوا

"بات سنیں... آپ یہاں ہیں... اور میں آپ کو کب سے پورے ہال میں ڈھونڈ رہا تھا..."

یہ کوئی اور نہیں بلکہ اذان تھا شہریار اس کی بات پر حیران ہوا اور اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا جس کا مطلب سمجھتے ہوئے اذان نے اپنے ننھے سے ہاتھوں سے چہرے پر آئے بال ہٹاتے ہوئے کہا

"اگر آپ فری ہیں تو پلیز اس لاسٹ والے ٹیبل پر چلیں مجھے آپ سے بات کرنی ہے یہاں بہت کراؤڈ ہو رہا تھا اور مجھے شور بلکل بھی نہیں پسند..."

شہریار اسے بہت حیرانی سے دیکھ رہا تھا اس کے بات کرنے کا انداز مسکرانے کا انداز اس کا اسٹائل یک طرفہ مسکراہٹ کچھ عجیب سی تھی ابھی شہریار کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا جب اذان نے شہریار کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ لے جانے لگا جبکہ شہریار کو تو جیسے کچھ سمجھ ہی نہیں آیا مگر اسے اذان کا لمس اپنا اپنا سا لگا اذان اسے ہال کے سب سے لاسٹ والے ٹیبل پر لے گیا جہاں بہت کم لوگ تھے اذان نے جیسے ہی اس کا ہاتھ چھوڑا اذان کی نظر شہریار کی گھڑی پر گئی وہ بلکل ویسی ہی واچ تھی جیسی اذان نے پہنی ہوئی تھی

"واؤ لگتا ہے آپ کی پسند بھی میری طرح ہی ہے بلکل یونیک"

وہ دونوں کرسی پر بیٹھے جبکہ شہریار بھی اس کی واچ دیکھ چکا تھا وہ چھوٹا سا بچہ ضرور تھا مگر اس کی پرسنلٹی کی کیا ہی بات تھی

اس کا اسٹائل اس کی ہر چیز اس کی پسند سب سے الگ تھی وہ بچہ واقعی یونیک تھا

"آپ کو پتا ہے میں آپ کو یہاں کیوں لایا ہوں...؟ اس کے دو ریزن ہیں ایک تو آپ کو پتا چل ہی گیا ہو گا مجھے شور بلکل نہیں پسند دوسرا یہ کہ اگر موم نے مجھے آپ کے ساتھ دیکھ لیا تو پھر سے ناراض ہو جائیں گیں مجھ سے ابھی کچھ دیر پہلے ہی میری کلاس لی ہے انہوں نے..."

اذان نے منہ بسورتے ہوئے کہا شہریار سمجھ چکا تھا عنایہ اپنے بچے کو اس سے دور رکھنا چاہتی ہے

"تو آپ نے اپنی موم کی بات کیوں نہیں مانی؟"

"کیونکہ مجھے آپ سے ملنا تھا تو بس ملنا تھا"

وہ بچہ کافی ضدی معلوم ہوتا تھا

"مگر آپ کو مجھ سے کیوں ملنا تھا آپ نے بتایا نہیں... کوئی خاص وجہ..."

شہریار اذان سے نرم لہجے سے مخاطب ہوا جس پر اذان نے پہلے اسے پوری طرح نیچے سے اوپر تک دیکھا پھر ایک اسٹائل سے اپنے بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئے کہنے لگا

"ایکچلی میں آپ کی پرسنلٹی سے بہت امپریس ہوا ہوں ویسے تو اذان خانزادہ کسی سے متاثر نہیں ہوتا بٹ آپ کو دیکھ کر مجھے ایسا فیل ہوتا ہے کہ واقعی آپ اذان خانزادہ کی فیوریٹ پرسنیلٹی بن سکتے ہیں"

شہریار اس کی بات پر پہلے ہو بہت حیران ہوا پھر نرمی سے پوچھنے لگا

"وہ کیسے"

"بتاتا ہوں مگر پہلے آپ مجھے یہ بتائیں آپ مجھ سے اتنی سوفٹ ٹیکنگ کیوں کر رہے ہیں؟ آپ کی پرسنیلٹی بہت اوسم ہے تو آپ پر رعب دار آواز سوٹ کرے گی ٹرسٹ می"

شہریار اس کی بات پر مسکرایا

"پہلے میں ایسے ہی بات کیا کرتا تھا جیسے آپ کہہ رہے ہو بٹ اب نہیں اور ویسے بھی بچوں سے تو سوفٹ ٹیک ہی کی جاتی ہے نہ"

"اُوففففف آپ بھی موم والی بات کر رہے ہیں میں بچہ نہیں ہوں بڑا ہو گیا ہوں... اور ویسے آپ نے پہلے کی طرح بات کرنا کیوں چھوڑ دی"

اذان بڑی دلچسپی سے شہریار سے سوالات کر رہا تھا اور اب وہ جواب کا منتظر تھا

"پہلے آپ بتائیں آپ میری پرسنیلٹی سے کیوں امپریس ہوئے"

"پہلے پرومس کریں آپ کیسی کو بتائیں گے نہیں آپ میری گڈ بکس میں ایڈ ہو چکے ہیں جس میں آپ تک میں نے اپنے ڈیڈ کے علاوہ اور کسی کو ایڈ نہیں کیا"

"پرومس"

شہریار کو تھوڑا دکھ ہوا جب اذان نے شاہزیب کا ذکر کیا مگر وہ ایک بچہ تھا وہ بچے کو کیا کہتا اور ظاہری بات ہے شاہزیب اس کا باپ ہے تو وہ کیوں نہ تعریف کرتا اس کی

"موم کہتی ہیں میں بلکل اپنے ڈیڈ پر گیا ہوں اور میں آپ کی پرسنیلٹی سے بہت امپریس ہوا ہوں کاش میرے ڈیڈ بھی بلکل آپ کی طرح ہوں... کیا آپ مجھ سے فرینڈ شپ کریں گے موم نہیں چاہتیں کہ میں آپ سے بات کروں بٹ مجھے آپ بہت پسند آئے ہو"

شروع میں شہریار کو اذان کی کچھ باتیں بہت عجیب لگیں مگر بچہ سمجھ کر وہ چپ ہو گیا

"شور... مجھے بہت خوشی ہو گی آپ سے فرینڈ شپ کر کے"

شہریار اس پیارے سے بچے کی فرینڈ ریکوئسٹ کیسے نہ ایکسپٹ کرتا

"چلیں اب آپ بتائیں آپ نے اپنا اسٹائل کیوں چینج کیا؟ مجھے آپ کو بلکل پہلے والے انداز میں دیکھنا ہے مجھے بھی پتا چلے آپ پہلے کیسے رہتے تھے بلکل ہیرو جیسے لگتے ہوں گے نہ آپ..."

اذان نون اسٹوپ بولا جا رہا تھا جبکہ شہریار اس کی باتوں پر مسکرا رہا تھا

"دراصل مجھ سے ایک غلطی ہو گئی تھی جس وجہ سے مجھے یہ اسٹائل چینج کرنا پڑا"

"کیسی غلطی..."

اذان نے بہت حیران کن انداز میں پوچھا جس پر شہریار بہت افسردہ سا ہو گیا

"آپ سیڈ ہو گئے نہ... پلیز زز آپ سیڈ نہ ہوئیں مجھے بتائیں آپ سے کیسی غلطی ہوئی ہے شاید میرے پاس اس کا کوئی سلوشن ہو... پھر آپ اس سلوشن کے تھرو اپنی مسٹیک ٹھیک کر لئے گا پھر آپ کا اسٹائل واپس پہلے جیسا ہو جائے گا"

اذان نے اپنے ننھے سے ہاتھ شہریار کے ہاتھوں پر رکھ کر کہا شہریار کو وہ بہت اپنا سا لگا اسے اذان کی قربت سکون دے رہی تھی

"کیا واقعی آپ اس کا سلوشن بتاؤ گے مجھے..."

اذان کا لمس شہریار کو اپنے دردوں کی دوا لگ رہا تھا بے ساختہ شہریار کی آنکھ سے آنسو نکلا جسے وہ اذان سے چھپا نہ سکا

"نو نو پلیز ززز ڈونٹ کرائے آپ تو بہت براؤ مین ہیں آپ نہیں رو سکتے..."

اذان کو بہت دکھ ہوا یوں اپنے فیورٹ پرسن کے سیڈ ہونے سے

"میں نے کسی کا دل توڑا تھا اور اب وہ مجھ سے بہت ناراض ہیں"

"تو آپ ان سے معافی مانگ لیں سمپل"

اذان نے پیاری سی مسکراہٹ پاس کی شہریار اسے بڑے غور سے دیکھنے لگا آخر کیا تھا اس پانچ سالہ بچے میں جو شہریار کو اس کی قربت اس کا لمس سکون دے رہے تھے

"اور اگر انہوں نے مجھے معاف نہیں کیا تو"

"تو آپ ایک لوئین ہیں اور شیر کبھی ہار نہیں مانتا آپ ان سے پھر سے سوری کہیں بار بار کوشش کریں ویسے تو آپ کا کسی کو سوری کہنا سوٹ نہیں کرتا بٹ اگر آپ نے کسی کو ہرٹ کیا ہے تو پھر جب تک وہ آپ کا سوری ایکسپٹ نہ کر لیں آپ ان کو منانے کی کوشش کریں"

اذان کی باتوں سے شہریار بہت متاثر ہوا ابھی وہ اسے کچھ کہتا شاہزیب اسے ڈھونڈتا ہوا یہاں آگیا

"اذان... یہاں کیا کر رہے ہو... منع کیا تھا نہ آپ کو... چلیں آپ کی موم بلا رہی ہوں"

شاہزیب کو اذان کا یوں شہریار کے قریب جانا جبکہ دوسری طرف عنایہ جو دور سے کھڑی ہوئی یہ سب دیکھ رہی تھی اسے جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا شاہزیب کے کہنے پر اذان اس کے ساتھ چلا گیا مگر جاتے جاتے شہریار جو اس کے ننھے سے ہاتھوں سے دئے گئے دلاسے پر پر جوش ہو رہا تھا اسے تھینکیو کہتے ہوئے مسکرایا

💗💗💗💗

جہاں سب انابیہ اور ارحم کی شادی کو لے کر بہت خوش تھے وہیں ماضی سے واقف لوگ شہریار کی حالت پر افسردہ بھی تھے وہاج صاحب نورین بیگم ارحم زین زوہان افشاں سب لوگ شہریار کے لئے بے حد فکر مند تھے مگر وہ کرتے بھی کیا شاید قسمت کو یہی منظور تھا

مگر شہریار جو ایک کی کوشش میں ہمت ہار گیا تھا سب ایک چھوٹے سے بچے کی باتوں کو یاد کر کے دوبارا سے عنایہ سے بات کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا وہ عنایہ کو شاہزیب سے چھین تو نہیں سکتا تھا مگر عنایہ کو اپنا ماضی تو بتا سکتا تھا نہ اس کے دل سے اپنے لئے غلط فہمی تو دور کر سکتا تھا نہ اس سے معافی تو مانگ سکتا تھا نہ تو بس یہی سب باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے شہریار ولیمے کے دوسرے دن عنایہ سے بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

ارحم جو کب سے موبائل پر آتی کال کاٹا جا رہا تھا اس کی اس حرکت سے آخر تنگ آ کر بیا نے اس سے پوچھ ہی لیا

"ارحم یہ بار بار کون کال کر رہا ہے تمہیں...؟"

"انجان نمبر سے آ رہی ہے"

ارحم نے ہچکچاتے ہوئے کہا

"ہاں تو ریسیو کر لو کیا پتا کسی فرینڈ کی کال ہو وہ ہال کا ایڈریس معلوم کرنے کے لیے بار بار فون کر رہا ہوں"

"نہیں جان میرے سارے فرینڈز یہی پر ہیں یہ ایسی ہی کسی کی رانگ کال ہے..."

ارحم کی بات پر بیا خاموش ہو گئی ابھی وہ لوگ اسٹیج پر ہی تھے جب سب نے ان کے ساتھ پکچرز بنوائیں اور ان کی یونیورسٹی کے دوستوں نے بھی انہیں تحائف دئے اور ڈھیر ساری دعائیں بھی دیں سب سے آخری میں بیٹری اسٹیج پر آیا

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں..."

وہ بندہ آج بھی بیا کو دیکھ کر بوکھلا رہا تھا جس پر ارحم نے بامشکل سے ہنسی دبائی اور بیٹھنے کا اشارہ کیا

"وہ... کہنا یہ تھا آپ دونوں ساتھ میں بہت پیارے لگ رہے ہیں... اور اللہ آپ کو خوش رکھے... اور یہ گفٹ آپ کے لئے ہے..."

بیٹری نے ایک سانس میں جلدی جلدی تمام الفاظ ادا کئے جبکہ ارحم اور بیا اس کے دئے گئے گفٹ کو دیکھ رہے تھے اس بوکس کی آدھے پیکنگ پھٹی ہوئی تھی بیا نے ایک نظر گفٹ کو اور پھر بیٹری کو دیکھا جس سے اس بچارے کو پسینے آنے لگے

"وہ... دراصل... یہ نہ مجھ سے جلدی جلدی میں ہو گیا آئی ایم سوری... نیکسٹ ٹائم اپ کے ولیمہ پر بلکل نیو پیکنگ والا گفٹ لاؤں گا"

ابھی اس نے یہ کہا ہی تھا کہ وہاں سے اٹھ کر بھاگنے والے انداز میں اسٹیج سے نیچے آیا جبکہ ارحم اور بیا کی تو ہنسی ہی نہیں رک رہی تھی اس کے ولیمہ والی بات پر

"یار مطلب ایک اور ولیمہ..."

بیا نے ہنستے ہوئے کہا جس پر ارحم اس کے قریب آتے ہوئے سرگوشی کرنے لگا

"ہممم کیا پتا میں دوسری شادی کر لوں شاید پھر میرا تو دوسرہ ولیمہ ہی ہو گا نہ جانم"

ارحم نے آنکھ دباتے ہوئے کہا جس پر بیا اسے گھور کر دیکھنے لگی

"تم گھر چلو ذرا پھر کرواتی ہوں تمہارا دوسرا ولیمہ"

بیا کی بات پر ارحم اسے التجائی نظروں سے دیکھنے لگا تبھی فوٹو گرافر نے فیملی فوٹو شوٹ کے لئے بیا کی فیملی کو بلایا جس میں صفدر ہمدانی صباحت بیگم شاہزیب عنایہ اور اذان اسٹیج پر گئے جبکہ شہریار کی نظریں عنایہ پر تھیں اور شاہزیب کی نظریں شہریار پر

"اسمائل"

پکچر لینے کے بعد فوٹو گرافر نے ارحم کی فیملی کو فوٹو شوٹ کے لئے بلایا

وہاج صاحب نے شہریار کو اشارہ کرتے ہوئے اسٹیج پر آنے کا کہا جبکہ بیا دور سے آتے ہوئے شہریار کو دیکھ رہی تھی جس پر ارحم نے اس سے پوچھ ہی لیا

"کیا تمہیں شہریار بھائی بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں جو آج صبح سے انہیں ہی گھوری جا رہی ہو تم؟"

ارحم نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا جس پر بیا کی نظریں شہریار سے ہٹیں

"جسٹ شٹ اپ... میں یہ دیکھ رہی ہوں کہ تمہارے بھائی تو کافی ہینڈسم ہیں پھر یہ سنگل کیوں ہیں...؟ مطلب کیا ان کو کبھی کسی سے پیار نہیں ہوا یہ پھر وہ خود سب سے دور رہتے ہیں..."

بیا نے دلچسپ انداز میں ارحم سے سوال کیا

"دراصل وہ کسی سے عشق کرتے ہیں اور جس سے کرتے ہیں وہ ان کے ساتھ نہیں"

"اوہ..."

بیا نے افسردگی ظاہر کی جس پر ارحم نے ایک نظر عنایہ پر ڈالی جو اسٹیج سے جاتے ہوئے شہریار کو دیکھ رہی تھی ارحم کی پوری فیملی اسٹیج پر آچکی تھی جبھی اذان بھاگ کر اسٹیج پر آیا

"مجھے بھی آنی کے ساتھ ایک اور پکچر بنوانی ہے"

اذان کی بات پر عنایہ پریشان ہوئی آخر وہ کتنا ضدی تھا کبھی بھی کسی بھی موقع پر کسی بھی ضد کر بیٹھتا تھا

"اذان بیٹا ہماری فیملی کی فوٹوشوٹ ہو چکی ہے یہ ارحم کی فیملی کی فوٹوشوٹ ہے"

"جو بھی ہو مجھے پکچر بنوانی ہے بات ختم"

اذان کی ضد پر عنایہ بہت غصے سے شاہزیب کو دیکھنے لگی شہریار کو عنایہ کا یہ رویہ بہت عجیب لگا وہ سب کے سامنے اذان کو ڈانٹ تو سکتی نہیں تھی اس لئے زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسٹیج سے اتارنے لگی جبھی وہاج صاحب آگے آئے

"بیٹا یہ بہت پیارا بچہ ہے اسے ہمارے ساتھ تصور بنوانے دو ہمارے یہاں کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہے اگر اذان ہمارے فیملی ایلبم میں آئے گا تو اس بات کی ہمیں بہت خوشی ہو گی"

شہریار مسکرایا تھا اپنے ڈیڈ کی بات پر مگر عنایہ یک دم سے پہلے وہاج صاحب کو پھر شاہزیب اور اپنے بابا کو دیکھنے لگی جس پر صفدر صاحب نے اشارے سے اسے بھیجنے کی اجازت دی اذان ہاتھ چھڑاتا ہوا واپس اسٹیج پر آگیا

مگر سب شاکڈ تو تب ہوئے جب اذان ارحم اور بیا کے بجائے شہریار کے ساتھ جا بیٹھا شہریار کو دل سے بہت خوشی ہوئی

"اب لگیں گے نہ ہم دونوں ایک جیسے ہینڈسم"

اذان نے بلند آواز میں کہا جس پر اسٹیج پر موجود سب لوگ مسکرانے لگے مگر عنایہ اور شاہزیب تو بہت حیران اور پریشان تھے کہ آخر ایک ہی دن میں شہریار نے ایسا کیا کر دیا کہ اذان بار بار اس کے قریب جا رہا ہے جہاں وہ لوگ شاکڈ تھے وہیں ارحم سمیت وہاج صاحب اور نورین بیگم بہت خوش تھے انہیں بھی یہ چھوٹا سا بچہ بہت پیارا لگتا تھا مگر انہیں اس بات کی حیرانی تھی کہ شہریار کب اور کیسے عنایہ کے بیٹے سے اتنا اٹیچ ہو گیا فیملی کی پکچرز لینے کے بعد جب سب لوگ اسٹیج سے جانے لگے تو فوٹو گرافر نے شہریار اور اذان کو روکا

"سر آپ اس بچے کے کون ہیں یہ بچہ ماشاء اللہ پورا آپ پر گیا ہے آپ پلیز زز کچھ پکس اور کیپچر کروالیں"

فوٹو گرافر کے کہنے کی دیر تھی اذان بول پڑا

"وائے نوٹ، ضرور اور پلیز زز ذرا اچھی سی پکس لئے گا میں نے انسٹا پر وفائل لگانی ہے"

عنایہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اذان کو دو تھپڑ لگائے جبکہ شہریار بہت خوش تھا اس بچے کے اخلاق پر فوٹو گرافر نے تین الگ الگ اسٹائل میں ان کی پکس لیں اور لاسٹ میں ارحم اور شہریار کے درمیان اذان کو بٹھا کر ایک اور پکچر لی

"وہاج مجھے اذان بلکل شہریار جیسا لگ رہا ہے یا پھر یہ میرا وہم ہے..."

نورین بیگم نے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہا جس پر وہاج بھی اتفاق کرنے لگا مگر کہا کچھ نہیں

جب شہریار اور اذان اسٹیج سے اتارنے لگے تبھی عنایہ وہاں آئی اور اذان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ دوسرے ٹیبل پر لے گئی شہریار کو بہت دکھ ہوا کہ وہ ایک چھوٹے بچے کے ساتھ ایسا کر رہی ہے مگر اگلے ہی لمحے اسے ماضی یاد آیا عنایہ نے تو صرف اپنے بیٹے کو غصہ دکھایا تھا مگر شہریار نے... اس نے تو

اپنے ہی خون کو ماننے سے انکار کر دیا تھا اور اس کی جان لے لی تھی شہریار نے ایک نظر عنایہ کو دیکھا اور واپس اپنے ٹیبل پر چلا گیا

💘💘💘💘

"جان آج تو نائیٹی پہن لو..."

ارحم جس کب سے بیا کا سر کھا رہا تھا اب پھر سے ایک نئی بات نکال کر اسے تنگ کرنے لگا

"تمہیں شرم نہیں آتی...؟ میں کبھی بھی وہ بے شرموں والا لباس نہیں پہنوں گی"

بیا نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا

"اوہ اچھا بے شرموں والا لباس؟ اور وہ جو تم پینٹ شرٹ پہن کر ہٹلر بنی رہتی تھیں اس کا کیا؟"

ارحم نے آنکھیں چھوٹی کیں جس پر بیا یک دم سے دوسری طرف منہ کر کے بیٹھ گئی

"اچھا نہ جان سوری... مگر پلیز آج تو میری بات مان لو... اور ویسے بھی اس روم میں میرے علاوہ کوئی اور تھوڑی ہے جو تمہیں شرم آ رہی ہے... اب اپنے ہی سے کیسی شرم ہاں؟؟..."

ارحم کی بات پر بیا بیڈ سے اٹھ کر الماری کی طرف گئی الماری سے اس نے وہ نائیٹی نکالی اور اسے پہننے کا سوچنے لگی تبھی ارحم اس کے پیچھو آیا اور اس کی گردن پر اپنے لب رکھ کر کہنے لگا

"جان پلیز زز جسٹ ایک بار..."

ارحم پر ایک نظر ڈال کر وہ نائیٹی چینج کرنے چلی گئی

جب وہ باہر آئی تو آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر شرمانے لگی جبکہ ارحم جو اپنے موبائل میں مصروف تھا جب اس کی نظر بیا پر گئی تو جمی ہی رہ گئی

وہ سرخ رنگ کی گھٹنوں تک آتی نائیٹی پہنی ہوئی تھی اس کا دودھ جیسا رنگ اور کھلے بال اب ارحم کو پاگل کر رہے تھے

ارحم اٹھ کر بیا کے پاس آیا جبکہ بیا کے ہاتھ اب بھی اس کی آنکھوں پر تھے ارحم نے بیا کی گردن پر لب رکھے جس سے بیا تھوڑا سا گھبرائی اب ارحم نے اس کی آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹائے

"جان... میں ہی ہوں تمہارا... یہ سب میرا حق ہے... اگر اس طرح سے مجھ سے شرماؤ گی تو ہم آگے کیسے بڑھ پائیں گے..."

ارحم نے سرگوشی نما انداز میں کہا جس پر بیا نے نظر اٹھا کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا ہوں وہ کوئی اور نہیں تھا اس کا مجازی خدا تھا اس شخص کی آنکھوں میں انابیہ کے لیے بے پناہ محبت تھی اس کے لہجے سے اس کی محبت کی حد ظاہر ہو رہی تھی بیا بنا کچھ کہے ارحم کے سینے میں چھپ گئی ارحم اسے اپنی باہوں میں اٹھائے بیڈ پر لایا

"دنیا جہاں کی خوشیاں تمہارے قدموں میں رکھ دوں گا بس میری محبت پر کبھی شک نہ کرنا"

ارحم اس پر جھک چکا تھا پل بھر میں اس نے بیا کے لبوں کو قید کر لیا تھا ارحم بیا کو کسی اور ہی دنیا میں لے کر جا چکا تھا ارحم کی گرفت بیا پر مظبوط ہو رہی تھی کتنے حسین لمحات تھے یہ جب وہ دونوں ایک دوسرے میں ڈوب کر ایک دوسرے کو مکمل کر رہے تھے

💘💘💘💘

رات کے دو بجے کا وقت تھا اذان کو سلانے کے بعد عنایہ اس شخص کے بارے میں سوچی جا رہی تھی

"اس نے تو عالیہ سے شادی کر لی تھی نہ پھر وہ یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ وہ کل بھی میرا تھا اور آج بھی میرا ہے، اور پھر اس کی وہ کزن... کدھر چلی گئی... یہاں پر کسی نے بھی اس کی شادی کا ذکر نہیں کیا..."

اس کے ذہن میں ڈھیروں سوال پیدا ہو رہے تھے مگر اس نے خود ہی شہریار کی بات سننے سے انکار کیا تھا اور اب جب اس کا شہریار سے کوئی تعلق نہیں تھا تو وہ کیوں اس کے بارے میں سوچ رہی تھی ابھی وہ ان ہی سوچوں میں گم تھی جب اس کے کمرے کا دروازہ بجنے لگا جب عنایہ نے دروازہ کھولا تو شاہزیب باہر کھڑا تھا

"عنایہ... وہ... سونا ہے مجھے مگر... باہر..."

وہ کچھ کہنا چاہ رہا تھا مگر ہچکچا رہا تھا جبکہ عنایہ سمجھ چکی تھی

"جی آپ اندر آجائیں"

شاہزیب کمرے کے اندر آیا اور صوفے پر جا بیٹھا

"آپ بیڈ پر سو جائیں... ایک ہی رات کی تو بات ہے کل ہم واپس ہوٹل چلیں گے"

عنایہ کی بات پر شاہزیب سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"دراصل میں نہیں چاہتی کہ میں مزید یہاں رکوں..."

"مگر عنایہ... چاچو کہہ رہے تھے کہ اب ہم کچھ دنوں تک یہاں رک جائیں"

شاہزیب اسے سمجھانے والے انداز میں کہنے لگا

"شہزی آپ تو سمجھیں نہ میری بات کو... میرے لئے یہاں مزید رہنا مشکل ہو رہا ہے..."

"اس شہریار کی وجہ سے پریشان ہو نہ تم... کہ کہیں اسے سچ..."

ابھی آگے وہ کچھ کہتا جب عنایہ نے آنکھیں میچ لیں شاہزیب اسے ہرٹ کرنا نہیں چاہتا تھا جبھی وہ خاموش ہو گیا عنایہ جا کر بیڈ پر لیٹ گئی جبکہ شاہزیب صوفے پر لیٹا اور کچھ ہی دیر میں وہ نیند کی وادیوں میں جا چکا تھا جبکہ عنایہ پر تو جیسے سونا حرام تھا اس کے ذہن میں آئے سوالات اسے سونے کی اجازت نہیں دے رہے تھے وہ ایک بار پھر سے ماضی کی یادوں میں کھو چکی تھی وہ ماضی جس میں اس نے بے انتہا تکلیفیں اٹھائیں ہیں

💘💘💘💘

وہ جب سے فنکشن سے آیا تھا اس کے دماغ میں بس اذان کی باتیں ہی گردش کر رہی تھیں اذان کا مسکرانا بات کرنا چلنا ضد کرنا اس کی ہر ایک بات سب کچھ شہریار کی آنکھوں کے سامنے بار بار گھوم رہا تھا آخر کیا بات تھی جو وہ اذان کو لے کر اتنا سوچ رہا تھا

پھر اس نے اذان کی باتوں کی یاددھانی کی وہ کس طرح اسے سمجھا رہا تھا شہریار نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب کسی بھی طرح عنایہ سے بات کر کے رہے گا وہ عنایہ کو سچائی سے غافل نہیں رکھنا چاہتا تھا

کچھ ہی دیر میں اس کا موبائل رنگ کیا جہاں واٹس ایپ پر ذوہان کے میسجز آئے ہوئے تھے گروپ سیکشن میں کچھ میسجز شو ہو رہے تھے جب شہریار نے گروپ اوپن کیا تو وہ گروپ زین نے بنایا تھا جہاں زین ذوہان ارحم شہریار ہانیہ افشاں اور انابیہ ایڈ تھے وہاں زوہان نے ارحم کی شادی کے تمام فنکشنس کی پکس بھیجیں ہوئیں تھیں

ان میں کچھ پکس عنایہ کی بھی تھی مگر ساتھ ہی شاہزیب کی بھی اور بہت سے پکس اذان کی بھی تھیں جیسے ہی اذان کی تصویر سامنے آئی شہریار کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی

"ہینڈسم ہیرو"

💗💗💗💗

جب انابیہ کی آنکھ کھلی تو ارحم اس کے ساتھ نہیں تھا شاید وہ کمرے میں ہی نہیں تھا پہلے تو وہ کافی دیر تک یوں ہی لیٹی رہی پھر اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی جبھی اس کے پاس عنایہ کا میسج آیا

"واٹ؟ آپی واپس جا رہی ہیں... مگر کیوں؟"

بیا بہت شاکڈ ہوئی اور جلدی سے تیار ہو کر نیچے چلی گئی وہاں نورین بیگم ارحم اور وہاج صاحب ناشتہ کر رہے تھے بیا نے سب کو سلام کیا اور ڈائننگ ٹیبل پر آئی

"ارحم... عنایہ آپی واپس جا رہی ہیں مجھے ان کے سے ملنے جانا ہے..."

عنایہ کے جانے کا سن کر وہاں موجود سب لوگ حیران ہوئے کہ وہ اتنی جلدی واپس جا رہی ہے جبکہ ارحم کو آج صبح ہی شہریار کی کال آئی تھی اور ان کے درمیان ماضی کو لے کر کچھ باتیں ہوئی تھیں شہریار ارحم کو بتا چکا تھا کہ وہ عنایہ کو آج کسی طرح بات کر کے سب کچھ سچ بتا دے گا

"اوکے تم ناشتہ کرو میں کام سے جا رہا ہوں پھر تیار رہنا تمہارے گھر جائیں گے"

ارحم نے شہریار کو میسج ٹائپ کیا اور گاڑی اسٹارٹ کرتا ہوا پل بھر میں گھر سے دور چلا گیا

ناشتے سے فارغ ہو کر بیا گھر جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی جبھی اس کے موبائل پر ان نون نمبر سے میسجز آنے لگے

"یہ کون ہے؟؟؟ یہ کیا کہہ رہی ہے...؟؟؟ ایسا... ایسا کیسے ہو سکتا ہے... نہیں یہ جھوٹ ہے..."

موبائل اسکرین پر چمکتے ہوئے میسجز انابیہ کے اوپر پہاڑ بن کر ٹوٹ رہے تھے نہ جانے آگے کیا ہونے والا تھا

Episode 22

آنکھوں میں آنسوں لئے وہ سیڑھیاں اترتی ہوئی باہر ارحم کی گاڑی کے پاس آئی غصہ تو پہلے ہی سر پر بے انتہا تھا مگر جب ارحم کو موبائل میں مصروف دیکھا تو وہ گاڑی کے قریب گئی دروازہ کھولا اور ارحم کو ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا ارحم کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا علیزے اتنی جلدی یہ سب کر دے گی

"کون ہے یہ..."

بیا نے اپنے موبائل کی اسکرین ارحم کو دکھاتے ہوئے پوچھا

"جان میری بات سنو..."

"میں نے پوچھا کون ہے یہ...!!!!!!!"

بیا کی آواز پر وہاج صاحب اور نورین بیگم باہر آئے

"کیا ہوا بیٹا سب خیریت تو ہے نہ؟..."

وہاج صاحب بیا کو دیکھ کر پوچھنے لگے جس پر بیا نے لال سرخ آنکھوں سے انہیں دیکھا

"یہ تو آپ اپنے بیٹے سے پوچھیں نہ کہ کیا ہوا ہے..."

ارحم نظریں جھکا گیا جبکہ نورین بیگم اور وہاج صاحب سمجھ چکے تھے شاید بیا کو اصلیت پتا چل چکی ہے

"اس نے دھوکے سے مجھ سے شادی کی ہے... اسے سب کچھ پتا تھا یہ سب کچھ جانتا تھا... یہ جانتا تھا کہ میری بہن کی زندگی برباد کرنے والا اس کا اپنا بھائی ہے پھر بھی اس نے مجھ سے شادی کی... جھوٹ بول کر دھوکے سے..."

بیا نے چیختے ہوئے کہا زین اور زوہان جو ابھی ابھی مین گیٹ سے اندر آئے تھے سامنے کا منظر دیکھ کر انہوں نے صورتحال کا اندازہ لگا لیا تھا

"بیا میری بات تو سنو مجھے سچ میں نہیں پتا تھا عنایہ تمہاری بہن ہیں مجھے یہ سب ہماری منگنی کے بعد پتا چلا تھا..."

ارحم کی آنکھوں میں بیا کو کھو دینے کا ڈر صاف دکھائی دے رہا تھا ارحم کے کہنے کی دیر تھی جب زین آگے بڑھا

"جی ہاں بیا بھابی یہ سچ کہہ رہا ہے... آپ کی انگیجمینٹ کے بعد ہی ہمیں یہ بات پتہ چلی تھی..."

"سنا آپ نے... آپ کے بیٹے کو شادی سے پہلے ہی سچ پتا چل چکا تھا مگر اس نے پھر بھی مجھ سے شادی کی میری زندگی برباد کی..."

بیا کی آواز تو پہلے ہی بہت تیز تھی مگر غصے میں اور بھی زیادہ معلوم ہو رہی تھی

"بیٹا ہمیں پتا ہے ارحم نے تمہیں شادی سے پہلے سچ نہیں بتایا لیکن اللہ نہ کرے تمہاری زندگی بھلا کیوں برباد ہو گی؟ جو ایسی باتیں کر رہی ہو"

نورین بیگم نے آگے بڑھ کر بیا کے کندھے پر ہاتھ رکھا جسے بیا نے غصے سے ہٹایا

"یعنی آپ سب حقیقت سے واقف تھے... سب جو سب کچھ پتا تھا... مگر مجھے کسی نے کچھ بھی نہیں بتایا..."

بیا کو لگ رہا تھا اس شدید غصے کی وجہ سے اس کا سر پھٹ جائے گا

"دیکھو بیٹا جو ہو چکا ہے اسے جانے دو اور اندر چلو ہم تسلی سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں..."

وہاج صاحب نے آگے بڑھ کر بیا جو سمجھانا چاہا مگر وہ بیا تھی کوئی عام لڑکی نہیں تھی جو ایسے ہی اتنی بڑی بات جانے دیتی

"نہیں... اگر آپ سب کو اس بات کا علم تھا تو... تو مطلب... عنایہ آپی بھی اس بات سے واقف تھیں... انہوں نے بھی تو شہریار بھائی کو شادی میں دیکھا تھا نہ... انہوں نے بھی مجھے کچھ نہیں بتایا... تو پہلے میں ان سے پوچھوں گی کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا..."

"نہیں عنایہ پلیز ززوہ اب شادی شدہ ہیں... پانچ سال پرانی باتیں نکال کر تم ان کا گھر بھی خراب کر دو گی... سمجھتی کیوں نہیں ہو؟"

ارحم نے اسے بہت سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ وقت ضائع کئے بغیر ڈرائیور کے ساتھ گاڑی میں گھر کی طرف نکل گئی

💗💗💗💗

"واؤ یہ لاکٹ کتنا اوسم ہے..."

اذان جو کب سے عنایہ کی پرانی الماری سے تصویریں نکال کر دیکھ رہا تھا اسے کسی ڈائری میں کوئی لاکٹ ملا جسے وہ خود گلے میں پہن کر سیلفی لینے لگا مگر تبھی اسے محسوس ہوا کمرے کے باہر کوئی آرہا ہے اس نے جلدی اسے لاکٹ کو شرٹ کے اندر کر لیا کیونکہ اسے پتا تھا اگر اس کی ماما نے یہ دیکھ لیا تو پھر سے اس پر غصہ کریں گی اذان جلدی سے الماری بند کر کے بیڈ پر جا کے بیٹھ گیا

"اذان جلدی کرو ہم واپس جا رہے ہیں..."

عنایہ آتے ہی اپنا سوٹ کیس تیار کرنے لگی

"اتنی جلدی...؟ مگر موم ابھی تو آنی بھی نہیں آئیں..."

"آنی سے کم نیکسٹ ٹائم مل لیں گے ابھی جلدی سے میری ہیلپ کرو ہمیں واپس ہوٹل کی طرف نکلنا ہے..."

عنایہ کے کہنے پر اذان پیکنگ کرنے میں اس کی ہیلپ کرنے لگا اتنے میں صباحت بیگم وہاں آئیں

"بیٹا ایسی بھی کیا جلدی ہے... چلے جانا بیا کو تو آنے دو..."

"امی آپ پریشان نہیں ہوئیں جیسے ہی شاہزیب کے آفس کا پروبلم سولو ہوگا ہم آپ سب سے ملنے دوبارا آئیں گے مگر فلحال ہمیں جانا ہے..."

صباحت بیگم سر جھکائے واپس کمرے سے باہر چلی گئیں جبکہ شاہزیب عنایہ کے پاس آیا

"عنایہ سوچ لو یہ کافی جلد بازی ہے..."

"آپ کو نہیں پتا شہزی یہ سب میں بیا اور اذان کے لئے کر رہی ہوں سو پلیز مجھے روکنے کے بجائے میرا ساتھ دیں"

شاہزیب تو تھا ہی عنایہ کا فرمانبردار وہ کیسے نہ مانتا عنایہ کی بات بس وہ دونوں جلدی سے سامان لے کر کمرے سے باہر چلے گئے جبکہ اذان بہت سیڈ تھا اس نے سوچا تھا بیا اور ارحم سے ملتے وقت وہ ارحم سے شہریار کا نمبر لے لے گا مگر اب تو یہ بہت مشکل ہو گیا تھا

💘💘💘💘

شہریار جب سے ولیمے سے آیا تھا وہ بار بار اذان کی باتوں کو سوچ رہا تھا بار بار وہ اذان کی ہر ایک بات کو یاد کر کے اس کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

"ایکچلی میں آپ کی پرسنلٹی سے بہت امپریس ہوا ہوں ویسے تو اذان خانزادہ کسی سے متاثر نہیں ہوتا بٹ آپ کو دیکھ کر مجھے ایسا فیل ہوتا ہے کہ واقعی آپ اذان خانزادہ کی فیوریٹ پرسنیلٹی بن سکتے ہیں"

شہریار کو اذان کی یہ بات یاد آئی جس میں اذان نے اپنا پورا نام بتایا تھا شہریار کے دماغ میں یہ سوال بار بار گردش کر رہا تھا

"شاہزیب اور عنایہ کی کاسٹ ہمدانی ہے اس لحاظ سے اذان کا سرنیم ہمدانی ہونا تھا تو پھر... وہ خود کو خانزادہ کیوں کہہ رہا تھا... آخر کیا وجہ ہے اس کے پیچھو"

جہاں اس کے دماغ میں کئی سوالات تھے وہیں پر ایک اور سوال تھا جو اسے تنگ کر رہا تھا

"موم کہتی ہیں میں بلکل اپنے ڈیڈ پر گیا ہوں اور میں آپ کی پرسنیلٹی سے بہت امپریس ہوا ہوں کاش میرے ڈیڈ بھی بلکل آپ کی طرح ہوں... کیا آپ مجھ سے فرینڈ شپ کریں گے موم نہیں چاہتیں کہ میں آپ سے بات کروں بٹ مجھے آپ بہت پسند آئے ہو"

شہریار پھر سے خود سے سوال کرنے لگا

"اذان نے ایسا کیوں کہا کے اس کے ڈیڈ میرے طرح ہوں... اس کی باتیں یہ ظاہر کر رہی تھیں کہ جیسے وہ کبھی اپنے ڈیڈ سے ملا ہی نہ ہو... اور پھر عنایہ اسے کہتی ہے کہ وہ بلکل اپنے ڈیڈ پر گیا ہے مگر وہ تو کہیں سے بھی شاہزیب کی طرح نہیں لگتا... سمجھ نہیں آرہا آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے..."

"آئی تھنک مجھے اذان سے ملنا چاہیے... مگر کیسے..."

شہریار کے ذہن میں ذوہان کا خیال آیا شہریار نے اس کو کال ملائی اور کچھ سمجھانے کے بعد کال کاٹ دی اور مسکرانے لگا شاید وہ ایک تیر سے دو شکار کرنے لگا تھا

کچھ ہی دیر میں زوہان نے شہریار کو عنایہ کا نمبر سینڈ کیا پہلے تو کافی دیر تک وہ سوچتا رہا مگر پھر بہت ہمت جمع کر کے اس نے کال ملائی

دوسری طرف عنایہ نے کال ریسیو کی

"جی کون؟"

"اسلام و علیکم..."

یہ آواز وہ کیسے بھول سکتی تھی مگر اس نے سلام کا جواب دیا

"عنایہ؟"

پہلے عنایہ کو لگا اس کا وہم ہے مگر جب شہریار نے عنایہ کا نام لیا تو عنایہ کی دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں

"آپ کو میرا نمبر کہاں سے ملا... اور کیوں کال کی ہے آپ نے مجھے...؟"

"عنایہ مجھے تمہیں بہت کچھ سچ بتانا ہے پلیز ززز میری بات سنو..."

عنایہ نے بنا کچھ سنے کال کاٹ دی مگر دوسری طرف بھی شہریار تھا شہریار نے تقریباً دس منٹ میں کوئی پچاس بار تو اسے کالز پر کالز کیں جسے تنگ آ کر عنایہ کو ریسیو کرنی پڑی

"میں نے کہا نہ مجھے کچھ نہیں سننا آپ کیوں بار بار میرا اور اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں..."

"ٹھیک ہے... مان لیتا ہوں میں کہ تمہیں سچ نہیں سننا... مگر تمہیں میری باتوں کا میرے سوالوں کا صحیح جواب دینا ہو گا... اور اگر تم نے ایسا نہیں کیا یا کچھ بھی جھوٹ کہا تو میں خود تم سے ملنے آؤں گا اور سچ جان کر ہی دم لوں گا..."

شہریار کی بات پر عنایہ کو شک ہونے لگا کہ اسے آخر کیا جاننا ہے کیا پوچھنا ہے...

"اذان... تمہارا اور شاہزیب کا بیٹا ہے... صحیح کہا نہ میں نے..."

"جی ہاں بلکل صحیح کہا آپ نے..."

"تو پھر اس کا نام اذان ہمدانی کے بجائے اذان خانزادہ کیوں ہے...؟"

شہریار کے سوال پر عنایہ کے پیروں تلے زمین نکل گئی اسے جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا

"اس کا نام اذان ہمدانی ہی ہے شاید آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی اور آپ کو میرے بیٹے ہے معاملات میں مداخلت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اس سے دور رہیں..."

عنایہ نے فورن سے شہریار کا نمبر بلاک کیا مگر شہریار دوسرے نمبرز سے کال کرنے لگا اور کچھ میسجز بھی کئے تبھی عنایہ نے موبائل ہی بند کر دیا اور بیا سے ملے بنا واپس جانے کا فیصلہ کیا

عنایہ کا نمبر بند دیکھ کر شہریار سمجھ چکا تھا وہ کسی بات کو سمجھنے یا شہریار کے سوالات کے جوابات دینے کے لیے تیار ہی نہیں کچھ دیر بعد شہریار کے پاس زوہان کی کال آئی اور اس نے ارحم کے گھر ہونے والے واقعے کے بارے میں شہریار کو سب کچھ بتا دیا

💘💘💘💘

زین اور زوہان واپس گھر آ چکے تھے زوہان نے آج ہونے والے واقعے کا افشاں کو بتایا جبکہ دوسری طرف زین جب اپنے کمرے میں گیا تو اسے ہانیہ بہت پریشان نظر آئی پہلے تو اس نے کچھ بتایا نہیں اور زین سے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی جس پر زین نے اسے تمام حقیقت سے آگاہ کیا

"اوہ یہ تو بہت برا ہوا... زین مجھے لگتا ہے مجھے صباحت آنٹی کی طرف جانا چاہیے بیا بہت ہنگامہ برپا کر دے گی"

ہانیہ جیسے ہی فون اٹھانے کے لیے صوفے سے اٹھی ایک دم سے اس کا سر چکرانے لگا اور پل بھر میں وہ زمین پر جا گری زین کو بلکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ ایسا ہو جائے گا ورنہ وہ اسے گرنے ہی نہیں دیتا

زین بھاگتا ہوا ہانیہ کے پاس گیا اسے ہوش میں لانے کی بہت کوشش کی مگر وہ بے ہوش ہو چکی تھی زین بہت زیادہ پریشان ہو گیا تھا اس نے آمنہ بیگم کو بلایا اس کی آواز سن کر افشاں اور زوہان بھی وہی آ گئے زین نے ہانیہ کو گود میں اٹھا کر بیڈ پر لٹایا

"بھائی... پلیز زز زکچھ کریں..."

زین کی تو جیسے جان ہی نکلی جا رہی تھی افشاں جلدی سے ہانیہ کے پاس آئی اور اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی اور پھر اس کی نبض چیک کی کچھ دیر تک تو وہ اسے ہوش میں لانے کی کوششیں کرتی رہی پھر جب ہانیہ ہوش میں آئی تو اس کا سر چکرا رہا تھا

"بھابھی پلیز زز زبتائیں کیا ہوا ہے میری ہانیہ کو..."

زین کے آنسوں آنکھوں سے باہر آ چکے تھے آمنہ بیگم ہانیہ کے پاس آ گئیں اور سر پر ہاتھ پھیرنے لگیں

"پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے زین یہ تو خوشی کا موقع ہے..."

افشاں کی بات پر سب حیران ہو گئے جبکہ افشاں اور زوہان مسکرا رہے تھے

"کیا مطلب بھابھی"

زین نے حیرانی سے پوچھا

"مطلب یہ کہ آپ بابا بننے والے ہیں مسٹر زین احمد..."

افشاں کے کہنے کی دیر تھی زین تو خوشی سے پاگل ہونے لگا جبکہ اب اس کی آنکھوں سے خوشی کے آنسوں جاری تھے زوہان نے زین کو گلے لگایا اور مبارک باد دی آمنہ بیگم نے بھی ہانیہ کو بہت پیار اور دعائیں دی سب بہت خوش تھے زین ہانیہ کے پاس آ بیٹھا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر

اسے مسکراتے ہوئے دیکھنے لگا یہ لمحات ان کے لئے بہت زیادہ خوش گوار تھے وہ دونوں اب اکیلے نہیں تھے کوئی تھا جو ان کی زندگی کو مکمل بنانے والا تھا

💘💘💘💘

"جلدی کرو شہزی پلیز زز"

عنایہ کے کہنے پر شاہزیب نے سارا سامان ٹیکسی میں رکھوایا اور اپنی گاڑی کو گودام بھیجنے کے بعد وہاں سے نکلنے کی تیاری کرنے لگا صفدر صاحب ان کے یوں اچانک جانے پر نہ خوش تھے مگر وہ کرتے بھی کیا اب عنایہ اپنی مرضی کی مالک تھی

عنایہ کے وہاں سے جاتے ہی بیا ڈرائیور کے ساتھ گھر آئی اور اسے واپس بھیج دیا

"عنایہ آپی... کدھر ہیں آپ... مجھے بات کرنی ہے آپ سے..."

اس کی آواز پورے گھر میں گونج رہی تھی وہ پاگلوں کی طرح چلّا رہی تھی اس کی آواز پر صفدر صاحب اور صباحت بیگم اپنے کمرے سے نکل کر باہر آئے

"بیا بیٹا تم... یوں اچانک؟ کیا ہوا ہے...؟"

"موم پلیز زز عنایہ آپی کو کہیں باہر آئیں مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے ان سے"

"مگر بیٹا وہ تو جا چکی ہے واپس ہوٹل اور شاید کل شام تک وہ لوگ واپس کینیڈا چلے جائیں..."

بیا کو بہت دکھ ہوا عنایہ اس سے ملے بنا واپس جا رہی تھی وہ بھی اتنی جلدی

"بیٹا بتاؤ ہوا کیا ہے آخر اتنے غصے میں کیوں ہو تم؟ اور ارحم کہاں ہے"

صفدر صاحب اس کے رویے سے سمجھ چکے تھے واقعی کوئی مسئلہ ہوا ہے ارحم کا نام سن کر بیا کو اور بھی زیادہ غصہ آگیا

"اس گھٹیا شخص کا نام نہ لیں آپ میرے سامنے"

"بیا دماغ تو ٹھیک ہے تمہارا یہ کس طرح کی بات کر رہی ہو تم شادی کو دو دن نہیں ہوئے تمہارا لہجہ ابھی سے بدل گیا"

صباحت بیگم کو بہت افسوس ہوا خود پر کے وہ اپنی بیٹی کی اچھی تربیت نہ کر سکیں

"لہجہ میرا نہیں بدلا ہے موم وہ شخص جھوٹا اور دھوکے باز ہے اس نے دھوکا دیا ہے مجھے"

بیا نے انہیں سب کچھ بتانے کا فیصلہ کیا

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے؟"

صباحت بیگم کو وہ اس وقت اپنے ہوش و حواس میں نہیں لگ رہی تھی

"آپ جانتی ہیں وہ شخص کون ہے جس نے میری بہن کی زندگی برباد کی تھی؟"

صباحت بیگم اور ہمدانی صاحب اس کے منہ سے نکلے الفاظوں پر یک دم خاموش ہو گئے

"وہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ شہریار ہے... ارحم کا بھائی شہریار..."

بیا کے حقیقت بتانے کی دیر تھی صباحت اور ہمدانی صاحب کے پیروں تلے زمین نکل گئی

"اس کا مطلب... ہم نے اپنی دوسری بیٹی اس ہی گھر میں بیاہی جس گھر کے بڑے بیٹے نے... ہماری پہلی بیٹی کو جیتے جی مار دیا تھا... اور اس سے ایسا گناہ کروایا تھا جس کے بعد وہ بلکل ختم ہو چکی تھی"

صباحت بیگم کا سر گھوم رہا تھا وہ بے حد پریشان تھیں انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا جبکہ ہمدانی صاحب بلکل خاموش تھے کسی نے صحیح ہی کہا ہے کہ ماں باپ تو اولاد کو بہتر تربیت دے سکتے ہیں اچھی جگہ شادی کر دیتے ہیں سب کچھ دیتے ہیں مگر وہ اپنی اولاد کا نصیب نہیں بنا سکتے

💗💗💗💗

شاہزیب اور عنایہ نے بہت کوشش کی مگر ان کی واپسی کی فلائیٹ بند تھی دو دن سے وہ مسلسل واپس کینیڈا جانے کے لئے بار بار کوشش کر رہے تھے مگر شاید خدا کو یہ منظور ہی نہیں تھا کہ وہ اب واپس جائیں

ارحم ان دو دنوں میں بار بار بیا کو لینے آیا مگر بیا نے اسے زلیل کر کے واپس بھیج دیا جبکہ ہمدانی صاحب تو اس سے بات کرنا بھی پسند نہیں کر رہے تھے اور انہوں نے ارحم کو صاف الفاظوں میں کہہ دیا تھا کہ اگر وہ کبھی بھی واپس نہ جانا چاہے تو میں خود بھی اسے کبھی زبردستی نہیں بھیجوں گا

ارحم کی طرف سے سب لوگ انہیں سمجھانے آئے مگر وہ سب کو یہی کہہ کر واپس بھیج دیتے تھے بیا بار بار عنایہ کو کال کر رہی تھی مگر عنایہ نے شہریار کی وجہ سے اب تک موبائل آن نہیں کیا تھا

شہریار اسے ہر ہوٹل میں ڈھونڈ چکا تھا مگر ان کا کہیں پتا نہیں چل رہا تھا مگر اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ وہ لوگ اب تک پاکستان میں ہیں کیونکہ کینیڈا کی فلائیٹ پچھلے دس دن تک بند رہے گی

ہمدانی صاحب نے بھی شاہزیب کو کوئی کال نہیں کی مگر انابیہ نے چھپ کر ان کے موبائل سے شاہزیب کا نمبر نکالا تھا مگر شاہزیب اس کی کال ریسیو نہیں کر رہا تھا کیونکہ وہ بہت مصروف تھا مگر رات کے وقت اسے اپنے نمبر پر بہت سی کالز لگی ہوئی دکھیں جس پر اس نے کال بیک کی تو صباحت نے اٹھائی اور اسے تمام صورتحال سے باخبر کیا

"عنایہ پلیز زبات کو سمجھنے کی کوشش کرو... تمہیں واپس جانا ہوگا... اپنی بہن کے بارے میں سوچو کیا تم چاہتی ہو جیسی تکلیفیں تم نے اٹھائی ہے وہ بھی ان ہی حالات سے گزرے؟"

شاہزیب اسے واپس گھر جانے کا کہہ رہا تھا مگر عنایہ کو اذان کی بہت فکر تھی

"اذان کی فکر مت کرو اسے میں دیکھ لوں گا پکا... مگر پلیز ززتم میرے ساتھ کل ہی واپس چاچو کے گھر چلو گی... اور سمجھاؤ گی انابیہ کو کہ وہ ماضی کی باتوں کو لے کر اپنا گھر خراب نہ کرے... مانا کہ ارحم شہریار کا بھائی ہے مگر وہ بہت اچھا لڑکا ہے..."

شاہزیب کے کہنے پر عنایہ کو سمجھ آئی تو اس نے واپس جانے کی حامی بھری

"ٹھیک ہے چلیں گے... ابھی بہت رات ہو گئی پلیز اذان کو کہیں آکر سو جائے..."

شاہزیب دوسرے کمرے سے اذان کو لینے گیا تو وہ وہاں نہیں تھا اور ہوٹل کے روم کا مین گیٹ کھلا تھا شاید وہ باہر چلا گیا تھا مگر کہاں...؟

شاہزیب عنایہ کو اذان کی غیر موجودگی کا بتائے بنا اذان کو ڈھونڈنے چلا گیا کیونکہ اسے پتا تھا کہ اگر عنایہ کو شاہزیب کا پتا چلا تو وہ بہت پریشان ہو جائے گی

💘💘💘💘

"پتا ہے میں نے آپ کو کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا... مجھے کیا پتا تھا آپ اس ہی ہوٹل میں ہو..."

اذان جو شہریار کے روم میں بڑے مزے سے بیٹھا پوپکورن کھا رہا تھا شہریار کی بات پر اسے دیکھنے لگا

"میں بھی بہت ڈر گیا تھا کہ کہیں آپ سے دوبارا نہ مل پاؤں مگر اللہ پاک کا شکر ہے کہ انہوں نے آپ سے ملوا دیا"

شہریار جب اپنے روم میں واپس آرہا تھا تو اذان اسے اکیلا کسی روم کے سامنے کھڑا نظر آیا اس لئے وہ اسے اپنے روم میں لے کر آگیا تھا اور وہ دونوں کافی دیر سے ایک دوسرے کے ساتھ تھے

"بٹ اب تو ہم ایک دوسرے سے مل گئے نہ اب ہماری فرینڈ شپ کوئی بھی ختم نہیں کروا سکتا"

شہریار نے اذان کے سلکی بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا جس پر وہ مسکرایا

"پرومس"

"یس مائے بوئے پرومس"

دونوں بلکل ایک دوسرے سے فری ہو کر اوپنلی باتیں شیئر کر رہے تھے جبھی شہریار نے اذان سے باتوں باتوں میں حقیقت جاننے کی کوشش کی

"اچھا ایک بات تو بتاؤ یہ آپ کے جو پاپا ہیں شاہزیب وہ آپ کو کتنا پیار کرتے ہیں اور آپ کی موم کے ساتھ ان کا رویہ کیسا ہے"

اذان کم عمر ضرور تھا مگر وہ جانتا تھا کہ کس سے سامنے کس طرح پیش آنا ہے اور کیا بات کرنی ہے کیا نہیں

"وہ میرے ڈیڈ نہیں ہیں..."

شہریار کے کانوں کو اس کی بات پر یقین نہیں آیا

"کیا؟ کیا مطلب؟"

"جی ہاں وہ میرے ڈیڈ نہیں ہیں... وہ جسٹ پاٹنر ہیں میرے اور موم کے کزن ہیں..."

"مگر اذان یہ کیسے ممکن ہے... آپ کی موم تو کہہ رہی تھیں کہ وہ ان کے ہسبینڈ ہیں...؟"

شہریار کو صحیح معنوں میں اب شک ہو رہا تھا

"جی ہاں... مگر یہ انہوں نے نانو کی وجہ سے کیا تھا اور مجھے بھی کہا تھا کہ میں چپ رہوں تاکہ یہ بات کسی کو پتا نہ چلے... ایکچلی نانو پریشان رہتے تھے کہ موم اکیلی رہتی ہیں اور ان کے ساتھ کوئی نہیں ہے جو ان کی کیئر کرے اس لئے انہوں نے جھوٹ کہا تھا سب سے"

"تو پھر آپ کے ڈیڈ... وہ کہاں ہیں؟"

شہریار کو یہ جان کر خوشی ہوئی تھی کہ شاہزیب اور عنایہ نے شادی نہیں کی مگر پھر اذان... وہ کس کا بیٹا تھا

"میرے ڈیڈ... میرے ڈیڈ میری جان ہیں... موم کہتی ہیں کہ میرے ڈیڈ بہت اچھے ہیں وہ کسی اور کنٹری میں رہتے ہیں اور وہ موم سے بات بھی نہیں کرتے موم کہتی ہیں کہ ایک دن وہ میرے پاس آئے گے"

شہریار کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا اس کے کانوں کو اذان کی باتوں پر یقین نہیں آرہا تھا یہ اس کا خواب تھا یا پھر حقیقت

"آپ نے کبھی اپنے ڈیڈ کو دیکھا ہے... کیسے دکھتے ہیں وہ..."

"نہیں میں نے کبھی انہیں نہیں دیکھا مگر موم کہتی ہیں میں بلکل اپنے ڈیڈ جیسا ہوں اور آپ کو پتا ہے میں اب دعا کرتا ہوں کہ میرے ڈیڈ جلد مجھ سے ملنے آئیں اور وہ بلکل آپ کے جیسے ہوں جیسی آپ کی پرسنیلٹی ہے"

شہریار کو اذان کی بات بہت اچھی لگی تھی

"اچھا سپوز کرو اگر آپ کے ڈیڈ بھی یہی کہیں ہوں تو آپ انہیں کیسے پہچانو گے...؟"

"تل سے..."

"مطلب؟"

شہریار کے سوال پر اس نے جلدی سے پوپکورن کو سائیڈ میں رکھا اور اپنی شرٹ کا ایک بٹن کھول کر گردن کا تل دکھانے لگا

"موم کہتی ہیں میرے ڈیڈ کے بھی ایسا ہی تل ہے... اور موم کی بھی نیک پر ایسا ہی تل ہے"

"اوہ واؤ گریٹ..."

اذان نے واچ میں ٹائم دیکھا تو یک دم سے بہت سارے پوپکورن کھاتے ہوئے وہاں سے اٹھا

"اب مجھے واپس جانا ہے اگر موم کو پتا چل گیا تو کلاس لے لیں گی میری"

"اچھا سنو اذان...جو بات آپ نے مجھ سے شیئر کی ہیں موم کو اس بارے میں مت بتانا اوکے..."

"آپ بھی..."

شہریار نے اذان کو گود میں لیا اور دونوں گالوں پر پیار کرنے لگا اور پھر اذان گود سے اتر کر ایک اسائل پاس کر کے واپس چلا گیا

اذان کے جانے کے بعد شہریار نے عشاء کی نماز پڑھی اور دعا کرنے لگا

"یا اللہ پاک تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے میرے مالک کہ تو نے مجھے حقیقت سے آشنا کر دیا، میرے مالک مجھے مزید کسی بھی حقیقت سے انجان نہ رکھ مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے یہ بچہ میرا ہی ہے... اگر واقعی یہ سچ ہے تو میرے مالک مجھے عنایہ سے معافی مل جائے اور ایک بار پھر سے مجھے میری عنایہ مل جائے..."

شہریار کو اب کنفرم ہو چکا تھا کہ یہ بچہ اس کا ہے نماز کے بعد جب وہ بیڈ پر آ کر بیٹھا تو اس کا ہاتھ اپنی گردن پر گیا جہاں ایک چھوٹا سا سیاہ تل تھا بے ساختہ شہریار مسکرانے لگا کیا واقعی یہ حقیقت تھی یا پھر اس کا خواب مگر وہ چاہتا تھا کہ یہ بات خود عنایہ اسے بتائے جو شاید ناممکن تھا

"کدھر تھے تم اذان؟ شکر کرو تمہاری موم کو پتا نہیں چلا ورنہ ابھی وہ آپ کی اچھے سے کلاس لے رہی ہوتیں"

اذان بنا کچھ کہیں مسکراتے ہوئے شاہزیب کے ساتھ اپنے روم میں چلا گیا

💗💗💗💗

"مبارک ہو بہت... اللہ تمہیں خوش رکھے"

اتنے دنوں سے انابیہ کا رویہ سب سے خراب تھا مگر آج اتنے دنوں بعد اس نے اپنی بیسٹ فرینڈ کو اس کی خوشی پر مبارکباد دی تھی

"شکریہ تمہارا... انابیہ تم بھی ضد چھوڑو اور واپس ارحم بھائی کے پاس چلے جاؤ"

"ہانی پلیز زز کم از کم تم تو میرے درد کو سمجھنے کی کوشش کرو... میں کیسے رہ سکتی ہوں اس شخص کے ساتھ جو میری بہن کے مجرم کا بھائی ہے... اس نے مجھ سے بھی دھوکے سے شادی کی ہے"

ہانیہ کوشش کر رہی تھی کہ بیا اس کی بات سمجھ جائے مگر یہ بھی تو سچ تھا کہ بیا پر کیا گزر رہی تھی یہ صرف وہی جانتی تھی

"ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو تم مگر وہ شہریار بھائی کی طرح تو نہیں ہیں نہ انہوں نے تم سے شادی کی اور ہاں انہوں نے تم سے سچ چھپایا تھا مگر کیوں؟ یہ تم نہیں جانتی؟ وہ تمہیں کھونے سے ڈرتے تھے جبھی انہوں نے تم سے سچ چھپایا تھا خود سوچو یار آخر انہوں نے ایسا کیوں کیا تھا"

ایک پل کے لیے انابیہ کو لگا تھا کہ ہاں واقعی بیا کو کھونے سے ڈرتا تھا وہ بار بار انابیہ کو منانے آرہا تھا مگر وہ کتنی ظالم تھی

"میں مصروف ہوں بعد میں بات کروں گی"

انابیہ نے بنا جواب سنے فون بند کر دیا تھا جبکہ دوسری طرف ہانیہ دعائیں کر رہی تھی کہ بیا کو عقل آجائے اور وہ واپس اپنا گھر بسالے

ابھی بیا ہانیہ کی باتوں کو سوچ رہی تھی جب ارحم کی کال آئی اور بے دھیانی میں بیا نے کال ریسیو کر لی

"جان..."

آواز سن کر بیا حیران ہوئی اور جب اسکرین پر دیکھا تو مائے ہسبینڈ لکھا ہوا تھا

"اوہ نو یہ کیا کر دیا میں نے"

بیا ابھی فون بند ہی کرنے لگی تھی جب ارحم نے پھر سے کچھ کہا

"جان پلیز ززز فون بند مت کرنا... تمہیں میری قسم"

بیا قسم والی بات سن کر رک گئی ارحم کا لہجہ دھیما مگر بے حد افسردہ سا تھا

"کیا غلطی تھی میری... جو اتنی بڑی سزا مل رہی ہے مجھے... یہی غلطی کی تھی نہ میں نے کہ تمہیں سچ نہیں بتایا سب چھپا کر تم سے شادی کی تھی میں نے... کیوں کہ میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا تھا... ماضی میں جو کچھ بھی ہوا وہ عنایہ آپی اور شہریار بھائی کے درمیان ہوا تھا اس میں میری کوئی غلطی نہیں تھی نہ ہی ان سب میں میرا کوئی کردار تھا تو پھر آخر میری غلطی کیا تھی..."

ارحم کی آواز سے صاف پتا چل رہا تھا کہ وہ رو رہا ہے

"تمہاری غلطی یہ ہے کہ تم اس کے بھائی ہو..."

"تو کیا میں اسے اپنا بھائی ماننے سے انکار کر دوں یا اس سے اپنا تعلق ختم کر لوں بتاؤ تم؟"

ارحم کی بات پر بیا ایک دم سے چپ ہو گئی

"جان پلیز ززز مجھے ایک موقع تو دے کر دیکھو میں سب ٹھیک کر دوں گا... ویسے بھی عنایہ آپی کا گھر بس چکا ہے مگر میرا بھائی اب بھی ادھورا ہے..."

"ہاں تو تمہیں کیا لگتا ہے؟ اس جیسا شخص کسی کے لائق ہے؟ وہ گھر بسانے والوں میں سے نہیں بلکہ عزتیں خراب کرنے والوں میں سے ہے"

"انابیہ پلیز ززز..."

اب وہ ارحم کو غصہ دلا رہی تھی

"کیا ہوا؟ بہت برا لگ رہا ہے؟ لگنا بھی چاہیے آخر بھائی ہے وہ تمہارا... لیکن ہے تو گھٹیا انسان ہی نہ"

"انابیہ بسسس کر دو...!!! بہت ہو گیا جب تمہیں حقیقت نہیں پتا تو بہتر ہو گا تم میرے بھائی کو برا کہنے سے گریز کرو"

"کیسا سچ؟ کیسی حقیقت؟ کیا اب بھی کچھ باقی رہ گیا جاننے کو؟"

"میں نہیں بتاؤں گا یہ وقت بتائے گا"

بیا کو ارحم کی حقیقت والی بات کچھ عجیب لگی مگر ارحم نے مختصر جواب دے کر فون بند کر دیا

💘💘💘💘

"میں جو پوچھوں اس کا ہاں یا نہ میں جواب دینا"

شہریار نے افشاں کو سخت لہجے میں کہا جس پر افشاں ڈر گئی تھی کہ کہیں وہ اس بارے میں نہ پوچھ لے مگر ہوا وہی ہوا جس کا ڈر تھا

"کیا اذان میرا بیٹا ہے...؟"

"ککک کیا مطلب... مم مجھے کیا پتا..."

"میں نے کہا اکیاااااااااااااااذان میرا ااا بیٹا ہے...!!!!!!! یا نہیں؟؟؟؟؟؟؟"

وہ شہریار خانزادہ تھا وہ بدل ضرور گیا تھا مگر لوگوں کے دل میں اس کا احترام اور خوف آج بھی موجود تھا

"ہاں... وہ تمہارا ہی بیٹا ہے...!!"

"شکریہ اور اس بات کا ذکر کسی سے نہ کرنا"

شہریار نے اپنی بات مکمل کی اور فون بند کر دیا جبکہ اب اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسوں اور ہونٹوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ تھی

ابھی وہ اذان کی تصویریں دیکھنے میں مصروف تھا جب اس کے موبائل پر کال آئی شاید مزار پر کوئی مرشد بہت بیمار تھے شہریار فورن سے گاڑی کی چابی لئے اپنے روم سے باہر نکلا اور ہوٹل سے باہر آتے ہی گاڑی میں بیٹھ کر مزار کی طرف چلا گیا

رات کے ساڑھے بارہ کا وقت تھا جب عنایہ شاہزیب اور اذان ریسٹورنٹ سے ڈنر کر کے واپس ہوٹل آرہے تھے اذان اپنے نیو ٹوائے پر ولوگ بنانے کے لئے جلدی سے اپنے روم میں چلا گیا جبکہ شاہزیب بھی اس کے پیچھو چلا گیا عنایہ بہت آہستہ آرہی تھی جبھی سب سے پیچھو تھی اور جب وہ ہوٹل کے کمرے میں جانے لگی تو اسے شہریار نظر آیا شہریار کچھ ہی دیر پہلے مرشد کی طبیعت دیکھ کر آیا تھا اور وہ اس ہی بارے میں کسی سے فون پر بات کر رہا تھا جب ہی اس کی نظر عنایہ پر گئی شہریار نے فون بند کرتے ہوئے عنایہ کی طرف قدم بڑھائے جبکہ عنایہ اس بار پیچھو نہیں ہٹی بلکہ اس کے قدم بھی شہریار کی طرف بڑھے

"آپ کیوں ہمارا ایچکس کر رہے ہیں؟ آپ کے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے؟"

"میں تمہارا ایچکس نہیں کر رہا عنایہ میں بھی اس ہی ہوٹل میں ہوں مگر ہاں ڈھونڈ ضرور رہا تھا میں تمہیں ہر جگہ"

شہریار کی آنکھوں میں آج بھی محبت جھلک رہی تھی شاید عنایہ کا شاہزیب سے شادی نہ کرنا شہریار کو عنایہ کے قریب آنے پر مجبور پر رہا تھا

"آپ کو پتا بھی ہے آپ کی وجہ سے میری بہن اور آپ کے بھائی کا گھر خراب ہو رہا ہے... نہ جانے آپ کیوں ایسا کر رہے ہیں... آپ کا کام ہی دوسروں کی زندگیوں کو جہنم بنانا ہے"

"عنایہ میری بات سمجھنے کی کوشش کرو مجھے ایک موقع دو میں سب کچھ بتا دوں گا میں جانتا ہوں ماضی میں میں نے بہت غلط کیا مگر ہر غلطی کی ایک معافی ہوتی ہے..."

شہریار کی نگاہیں معافی کی طلبگار تھیں مگر سامنے کھڑے وجود کو تو ظلم کے علاوہ کچھ آتا ہی نہیں تھا

"میری ایک بات کان کھول کر سنیں... مجھ سے اور میری فیملی سے دور رہیں اور بہتر ہو گا آپ اپنے بھائی کے خاطر ان کی زندگیوں سے دور چلے جائیں"

وہ اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے چلی گئی یہ سوچے بنا کے سامنے کھڑے وجود پر اس کے الفاظ قہر بن کر ٹوٹے ہیں شہریار واپس اپنے کمرے میں چلا گیا

"آج تو کسی بھی طرح سے اسے حاصل کر کے رہوں گی میں... ایسا تیار ہوؤں گی دیکھ کر پاگل ہو جائے گا مجھے"

اپنے گھٹیا ارادوں کو دماغ میں لئے وہ آج پورا پورا ارادہ کر چکی تھی شہریار کو بہکانے کا وہ ریڈ کلر کے ناگوار لباس زیب تن کئے شہریار کے کمرے کی طرف آئی

عنایہ شہریار سے دوری اختیار کرنا چاہتی تھی اس لئے یہ جاننا ضروری تھا کہ اس کا کمرہ کونسا ہے عنایہ جیسے ہی اپنے کمرے سے باہر آئی تو اس نے ایک لڑکی کو کسی روم کے باہر کان لگا کر سنتے ہوئے کھڑا دیکھا تو اسے کچھ عجیب لگا

وہ لڑکی دروازہ کھول کر اندر جا چکی تھی عنایہ کو وہ کوئی مخصوص قسم کی لڑکی لگ رہی تھی عنایہ نے اس کا پیچھا کیا

"یہ کیا طریقہ ہے بنا اجازت لئے کمرے میں آنے کا"

شہریار اس لڑکی کو اچانک سے اپنے پیچھو کھڑے پا کر غصے والے انداز میں بولا عنایہ اب اس کے کمرے کے بلکل قریب آچکی تھی اتنا کے وہ اندر سے آنے والی آوازیں بھی سن سکتی تھی

"تم موقع ہی کب دیتے ہو اپنے قریب آنے کا مجھے میری جان..."

جب عنایہ نے اندر جھانک کر دیکھا تو وہ لڑکی شہریار کے اتنے قریب تھی کہ اگر شہریار کچھ کہتا تو اس کے ہونٹ اس لڑکی کے ہونٹوں سے جا ملتے عنایہ بھلے سے شہریار سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی تھی مگر سامنے کا منظر دیکھ کر اسے اپنے دل میں عجیب سی سنسناہٹ محسوس ہو رہی تھی باہر ٹیبل پر رکھا گلدستہ عنایہ کے ہاتھ لگنے سے گر کر ٹوٹ گیا شہریار کی نظر باہر کھڑی عنایہ پر گئی تھی عنایہ وہاں سے بھاگتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی شہریار نے سامنے کھڑی لڑکی کو خود سے دور کرنا چاہا مگر وہ لڑکی ڈھیڈوں کی طرح شہریار کے مزید قریب آئی جس پر شہریار نے اس کے منہ پر یک زوردار تھپڑ رسید کیا اور اسے زمین پر دھکا دے کر باہر چلا گیا شاید وہ عنایہ کو اس بدگمانی سے نکالنا چاہتا تھا

Episode 23

جب شہریار کمرے سے باہر آیا تھا تو عنایہ اپنے روم میں جا چکی تھی شہریار کو اس بے غیرت لڑکی پر بے حد غصہ آرہا تھا شہریار واپس کمرے میں گیا تو وہاں وہ لڑکی اب بھی موجود تھی

"تم اب تک نہیں گئیں؟ دفع ہو جاؤ یہاں سے اس سے پہلے کے تمہاری یہ تھرڈ کلاس جوب چلی جائے"

شہریار نے اسے ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر کر دیا اور دروازہ اندر سے بند کر دیا وہ یک دم باہر جا گری اپنی اس انسلٹ پر اسے بے حد غصہ آیا مگر وہ یہ جوب کسی بھی قیمت پر چھوڑنا نہیں چاہتی تھی اس لئے چپ چاپ وہاں سے چلی گئی رات جا وقت تھا جبھی وہاں کوئی بھی نہیں تھا سب اپنے رومز میں تھے ورنہ وہ لڑکی سب کی نظروں میں آچکی ہوتی

عنایہ کمرے میں آکر دروازہ بند کر گئی

"وہ شخص کبھی سدھر نہیں سکتا وہ جیسا تھا ہمیشہ ویسا ہی رہے گا"

عنایہ کو اب شہریار سے اور بھی کئی زیادہ نفرت محسوس ہو رہی تھی اسے خود پر غصہ آرہا تھا کہ آخر وہ اس کے کمرے کے باہر کیوں گئی عنایہ نے اپنا تمام سامان پیک کیا اور واپسی کے لیے صبح کا انتظار کرنے لگی صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو اذان اس کے برابر میں موجود نہیں تھا عنایہ نے سب سے پہلے شاور لیا پھر تیار ہوئی اور کمرے سے باہر نکلی تو دوسرے کمرے میں اذان بلکل تیار بیٹھا تھا شاید اسے بہت خوشی تھی واپس نانو کے گھر جانے کی

"اذان آپ کب اٹھے..."

"جب آپ سو رہی تھیں، اور پلیز زز جلدی کریں ہمیں نانو گھر جانا ہے"

اذان نے منہ بناتے ہوئے کہا

"شہزی کہاں ہے...؟"

"وہ تو کسی کام سے باہر گئے ہیں بس آنے والے ہوں گے"

ابھی ان کے درمیان یہی بات ہو رہی تھی جب شاہزیب آیا

"اگر آپ سب تیار ہیں تو ہم چلیں؟ بریک فاسٹ آج باہر کریں گے"

شاہزیب کی بات پر اذان بھاگتا ہوا شاہزیب کے پاس آیا

"پاٹنر میں تو بلکل ریڈی ہوں"

"اوکے پاٹنر پھر چلتے ہیں"

شاہزیب نے اذان کو گود میں لے کر اس کے گالوں پر کس کیا اور واپس نیچے اتار دیا پھر وہ لوگ اپنا سامان لے کر وہاں سے نکل گئے

دوسری طرف شہریار انہیں جاتا ہوا دیکھ کر خود بھی ارحم کے پاس جانے کے لئے تیار ہو گیا

💘💘💘💘

"یہ سب مجھے نہیں پتا مگر آپ نے مجھ سے سچ چھپایا اور آپ نے کیسے اتنی بڑی بات ہم سب سے چھپائی آپی"

عنایہ بیا کو سمجھا سمجھا کر تھک چکی تھی مگر بیا کی وہی ایک رٹ تھی کہ وہ ارحم کے پاس واپس نہیں جائے گی

"انابیہ تم بات کو کیوں نہیں سمجھ رہیں وہ ماضی تھا جس گزر چکا ہے اور ارحم واقعی بہت اچھا لڑکا ہے وہ بلکل بھی اپنے بھائی کے جیسا نہیں ہے"

عنایہ کو اسے سمجھاتے ہوئے دوپہر ہو گئی تھی مگر وہ بھی بیا تھی ضد کی تمام حدیں پار کرنے والی لڑکی

"ٹھیک ہے آپ ارحم کو یہاں بلائیں اور اس سے کہیں کے وہ میرے سامنے اپنے بھائی سے اپنا رشتہ ختم کر دے تب میں اس کی بات مانوں گی"

عنایہ کو بیا کی یہ بات بہت عجیب لگی تھی

"مگر بیا وہ اس کا بھائی ہے اور پھر وہ اپنی جگہ ہے تم اپنی جگہ ہو پھر ایسا کیوں کہہ رہی ہو؟"

"صحیح کہہ رہی ہوں میں آپی اگر واقعی وہ مجھ سے پیار کرتا ہے تو میرے لیے سب جو چھوڑ دے گا"

وہ بچوں کی طرح ایک ہی بات پر اڑ گئی تھی گھر میں سب اس کی اس ضد کی وجہ سے بہت پریشان تھے ہانیہ اور زین بھی اسے سمجھانے آئے مگر اس نے انہیں بھی یہی کہا جو شاید ارحم کے لئے ناممکن تھا

"شاہزیب تم پاگل ہو گئے ہو کیا؟ ایسا کیسے کر سکتی ہوں میں یہ نہ ممکن ہے اپنی اولاد کو میں کیسے ایڈوب چائلڈ کہہ دوں؟"

شاہزیب عنایہ کو بار بار یہی سمجھا رہا تھا کہ وہ سب کو یہ بتا دے کہ یہ بچہ عنایہ کا نہیں ہے بلکہ انہوں نے شادی کے بعد ایڈوب کیا ہے تاکہ یہ بات شہریار تک پہنچ جائے اور وہ اذان کا پیچھا کرنا چھوڑ دے مگر ایک ماں کیسے اپنی اولاد کے بارے میں ایسا کہے گی

"عنایہ پلیز زز اگر تم چاہتی ہو شہریار اذان پر شک نہ کرے تو ایسا کرنا ہو گا"

"شاہزیب بس... !!! اب ایک بھی لفظ نہیں... مانا کہ یہ تمہارا بیٹا نہیں مگر اسکا یہ مطلب بھی نہیں تم اس کے بارے میں ایسا سوچو گے تمہیں ذرا شرم نہیں آئی یہ کہتے ہوئے..."

شاہزیب کی باتیں اب عنایہ کی برداشت سے باہر ہو گئی تھیں عنایہ کو اس وقت شاہزیب بہت برا لگ رہا تھا

"واؤ گریٹ..."

ابھی ان ہی باتوں میں الجھے ہوئے تھے جب انابیہ اندر آئی اسے دیکھتے ہی شاہزیب اور عنایہ بلکل ساخت ہو گئے ان کی ساری باتیں انابیہ سن چکی تھی

"ایک اور جھوٹ... ایک اور دھوکا..."

انابیہ کو عنایہ پر بہت حیرت ہو رہی تھی کہ اس کی بہن اتنے بڑے بڑے جھوٹ بھی بول سکتی ہے

"بیا تم غلط سمجھ رہی ہو..."

"بسسس...!!!!!"

شاہزیب اسے سمجھانے کے لئے قریب آیا جس پر بیا دو قدم دور ہوئی

"اگر اذان آپ کا بیٹا نہیں ہے تو اس کا مطلب وہ شہریار..."

کچھ سوچتے ہوئے بیا نے یہ بات کہی جس پر شاہزیب عنایہ کو دیکھنے لگا جبکہ عنایہ میں اب اور ہمت نہیں تھی کہ وہ کوئی جھوٹ بولے

💘💘💘💘

"سب میری غلطی ہے مجھے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا"

وہ سب اس وقت ڈرائنگ روم میں موجود تھے شہریار ارحم سے معازرت خواں تھا مگر ارحم اور باقی گھر والے اسے سمجھا رہے تھے ہانیہ اور افشاں زین کے کہنے پر انابیہ کو سمجھانے گئیں تھیں کہ شاید اب اسے کچھ عقل آجائے جبکہ زین اور زوہان ارحم کے گھر پر تھے

"بھائی پلیز ززز آپ ایسے نہیں کہیں آپ کی ان سب میں کوئی غلطی نہیں یہ سب پاسٹ تھا جو گزر گیا اب ان سب باتوں کا کوئی فائدہ نہیں"

"ارحم تم ابھی میرے ساتھ چلو... میں خود بیا سے مافی مانگوں گا شاید وہ مجھے معاف کر دے اور پھر وہ واپس گھر آجائے"

ارحم کے لاکھ منع کرنے پر بھی شہریار اسے لے کر بیا لوگوں کے گھر کی طرف چلا گیا جبکہ ذوہان اور زین بھی وہاج صاحب اور نورین بیگم کو اپنے ساتھ لے کر ان کے پیچھو چلے گئے

💘💘💘💘

"انکل بیا کہاں ہے اسے بلائیں ہمیں اس سے بات کرنی ہے"

افشاں اور ہانیہ شہریار کی آواز سن کر ڈرائیونگ سے باہر آئے وہ دونوں خود کب سے بیا کے انتظار میں تھے مگر بیا اب تک ان سے ملنے نہیں آئی تھی صفدر صاحب شہریار کو دیکھ کر تیش میں آئے

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی؟ دفع ہو جاؤ اور دوبارا اپنی شکل مت دکھانا"

صباحت بیگم کے لاکھ سمجھانے پر بھی صفدر صاحب کا غصہ کم نہ ہوا عنایہ شاہزیب اور بیا جو کہ اندر کمرے میں تھے صفدر صاحب کے چیخنے کی آواز پر باہر آئے زین اور زوہان بھی ارحم کے والدین کو لے کر وہاں پہنچ چکے تھے شہریار انابیہ کو دیکھ کر آگے بڑھا

"انابیہ تمہاری بہن کا مجرم میں ہوں تو سزا بھی مجھ ملنی چاہیئے تم ارحم کو کس بات کی سزا دے رہی ہو؟"

شہریار انابیہ سے مخاطب ہوا انابیہ اسے خونخوار نظروں سے دیکھنے لگی

"ہاں مجھے پتا ہے... کہ ماضی میں جو کچھ بھی ہوا ان سب کے قصوروار آپ ہیں یہ بچارا تو بے قصور ہے مگر وہ کیا ہے نہ اس کی غلطی یہ ہے کہ وہ آپ کا بھائی ہے... اگر آپ سب یہاں اس لئے آئے ہیں کہ مجھے منا کر گھر لے جائیں گے تو ٹھیک ہے میں تیار ہوں... بس میری ایک شرط ہے اور وہ یہ ہے کہ ارحم ابھی اس ہی وقت اپنے بھائی سے ہر طرح کا تعلق ختم کر دے پھر ہی میں واپس گھر جاؤں گی ورنہ کبھی بھی نہیں..."

انابیہ کی بات پر وہاں موجود تمام لوگ حیران رہ گئے

"بس کرو بیا یہ کس طرح کی بات کر رہی ہو... وہ بھائی ہیں میرے میں انہیں کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا"

ارحم کی آنکھیں غصے سے لال تھیں جبکہ اذان اوپر والے کمرے کی کھڑکی سے چھپ کر یہ سب دیکھ رہا تھا

"مجھے تمہاری یہ شرط منظور ہے..."

شہریار کی بات پر سب شہریار کو دیکھنے لگے جبکہ عنایہ بھی حیران رہ گئی کہ وہ کل والی بات پر اتنی جلدی عمل کر گیا

"بھائی کیا ہو گیا ہے آپ کو... اتنے سالوں بعد آپ یہاں آئے ہیں اور اب... اب پھر سے آپ ہم سب سے دور چلے جائیں گے... ہرگز نہیں میں ایسا نہیں ہونے دوں گا"

شہریار ارحم کی بات کو نظر انداز کرتا ہوا بیا کے بلکل سامنے آیا

"میں جانتا ہوں میں بہت گھٹیا انسان ہوں مگر میں اتنا بھی گھٹیا نہیں کہ اپنی وجہ سے اپنے بھائی کا گھر خراب ہونے دوں، مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے میں یہاں سے ہمیشہ کے لیے چلا جاؤں گا مگر جانے سے پہلے کچھ مانگنا چاہتا ہوں"

"کیا مطلب؟"

انابیہ سوالیہ نظروں سے شہریار کو دیکھنے لگی

"عنایہ سے معافی اور سچائی... اگر وہ مجھے سب کے سامنے معاف کر دے اور وہ سچ جو وہ سب سے چھپا رہی ہے اگر آج خود سب کے سامنے بتا دے تو میں یہاں سے چلا جاؤں گا"

شہریار کی باتوں پر عنایہ نے سب سے نظریں چرائیں جبکہ شاہزیب بار بار اپنے موبائل پر آنے والی کال کو کاٹا جا رہا تھا

"اس کو بھی ذرا سکون نہیں"

شاہزیب نے موبائل ہی بند کر دیا جبکہ اب وہ عنایہ کی طرف متوجہ تھا

"ایک منٹ... کس بات کی معافی؟ کیسا سچ؟"

انابیہ نے سخت لہجے میں کہا

"ماضی میں جو کچھ میں نے کیا اس بات کی معافی اور وہی سچ جس کو چھپانے کے لیے عنایہ نے خود کو شاہزیب کے ساتھ اس جھوٹے رشتے میں باندھا ہوا ہے..."

شہریار کی بات پر صفدر صاحب غصے میں شہریار کے قریب آئے اور اس کا گریبان پکڑ کر کہنے لگے

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم... ہوش میں تو ہو... پہلے تم نے میری بیٹی کی زندگی برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اب پھر دوبارا آ گئے اس کا گھر برباد کرنے کے ارادے سے"

کیونکہ انابیہ کو یہ سچ پتا چل چکا تھا کہ اذان شہریار کا بیٹا ہے مگر شہریار کا عنایہ اور شاہزیب کے رشتے کو جھوٹا کہنا اسے بہت عجیب لگا اس لئے اس نے اپنے بابا کے ہاتھوں سے شہریار کا گریبان چھڑایا

"بابا ایک منٹ... کہنے دیں انہیں آخر کیا کہنا چاہتے ہیں یہ..."

"میں کچھ نہیں کہوں گا باقی کا سچ عنایہ آپ سب کو خود بتائے گی"

اذان ان بچوں میں سے نہیں تھا جو لڑائی سے ڈر جائے یا پھر رونے لگ جائے وہ بچہ بہت ذہین اور ہمت والا تھا وہ کوشش کر رہا تھا ان سب باتوں کو سمجھنے کی آخر شہریار کیسے اس کی موم کو جانتا تھا آخر کیسے اور کس بات کی وہ عنایہ سے معافی مانگ رہا تھا پھر اذان کو یاد آیا انابیہ کے ولیمے میں شہریار نے اسے بتایا تھا کہ کوئی اس سے ناراض ہے اور اذان ہی کے کہنے پر شہریار نے عنایہ سے معافی مانگنے کی دوبارا ہمت کی تھی

صفدر صاحب عانیہ کے پاس آئے اور سخت لہجے میں اس سے پوچھنے لگے

"بتاؤ آخر یہ سب ہو کیا رہا ہے... یہ لڑکا کیا کہہ رہا ہے؟ کس سچ کی بات کر رہا ہے؟"

کافی دیر تک وہ چپ رہی پھر شہریار کی طرف دیکھ کر کہنے لگی

"معافی چاہئے نہ تمہیں؟؟ ٹھیک ہے میں نے معاف کیا تمہیں اب پلیز زز چلے جاؤ یہاں سے... میری عزت کا مزید تماشا نہ بناؤ"

شہریار عنایہ سے ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے کہنے لگی جس پر شہریار اس کے قریب آیا

"میں مانتا ہوں ماضی میں میری ہی وجہ سے تمہاری عزت پر داغ لگا تھا مگر میں بہت بدل چکا ہوں عنایہ... مجھے پتا ہے کل رات کا منظر دیکھ کر تمہیں میں وہی گھٹیا انسان لگتا ہوؤں گا مگر ہر بار کی طرح کل رات کا منظر بھی غلط تھا دھوکا تھا اگر تمہیں یقین نہیں آرہا تو میں اس لڑکی کو خود تمہارے قدموں میں لاؤں گا وہ خود تمہیں حقیقت بتائے گی اور اگر اس کے بعد بھی تمہیں یہی لگے کہ میں غلط ہوں تو پھر جو تمہارا دل کرے سزا دے دینا کیونکہ اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں کر سکتا سچ کیا ہے یہ میرا اللہ جانتا ہے..."

شہریار عنایہ کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر انہیں نیچے کرتا ہوا درد بھرے لہجے میں بولا جبکہ عنایہ نے جلدی سے اپنے ہاتھ پیچھو کر لیے

"عنایہ مجھے جب پتا چلا تم مر چکی ہو تو میں نے اپنی زندگی اللہ کو راضی کرنے کے لیے تمام کر دی تھی مگر اللہ نے مجھے تم سے دوبارا ملایا... اذان سے ملایا اور کل رات... کل رات ہی مجھے ایسا لگا تھا جیسے میں ایک بار پھر سے جینے لگا ہوں... مگر آج اگر میرے یہاں سے جانے سے میرے بھائی کا گھر بس جائے گا اور مجھے تم سے معافی مل جائے گی تو ٹھیک ہے میں وعدہ کرتا ہوں میں یہاں سے چلا جاؤں گا مگر... مگر صرف ایک بار وہ سچ سب کو بتا دو جس کو سننے کے لئے میرے کان ترس گئے ہیں"

وہ اب عنایہ کو مجبور کر رہا تھا انابیہ عنایہ کا ہاتھ پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کر گئی

"آپی بتائیں یہ کس سچ کی بات کر رہے ہیں؟ وہی سچ جو ابھی کچھ دیر پہلے میں نے آپ لوگوں سے سنا تھا یہ پھر اس کے علاوہ بھی کوئی سچ باقی ہے"

کافی دیر بعد شاہزیب نے کچھ کہنے کی زحمت کی

"آپ سب کو کیا ہو گیا آپ سب کیوں عنایہ کو بے وجہ کٹہرے میں لا کھڑا کر رہے ہیں؟"

"آپ چپ رہیں شہزی بھائی... آج آپی کو ساری سچائی بتانی ہی ہو گی یہ نا صرف انکا بلکہ ہم سب کی زندگی کا اہم مسئلہ ہے... اگر آج انہوں نے سچ نہیں بتایا تو ساری زندگی یہ یوں ہی چھپتی پھریں گی اس لئے آج سچ کھل جانے دیں..."

انابیہ کی بات پر شاہزیب سر جھکا گیا

"عنایہ بتا رہی ہو یا..."

ابھی صباحت بیگم کچھ کہتیں اذان سیڑھیوں سے بھاگتا ہوا عنایہ کے پاس آیا

"موم پلیز زز آپ سب کو سچ بتا دیں تاکہ سب لوگ آپ پر غصہ نہ کریں... پلیز زز آپ سب کو بتا دیں کہ پاٹنر صرف آپ کے کزن ہیں نہ وہ آپ کے ہسبینڈ ہیں نہ میرے ڈیڈ... میرے ڈیڈ تو دوسرے کنٹری میں رہتے ہیں نہ اور وہ بہت بیزی رہتے ہیں نہ جبھی وہ سب تک نہیں آئے مجھ سے ملنے"

اذان کی وجہ سے جو بات عنایہ زبان پر نہ لا سکی آج اذان ہی نے وہ بات سب کے سامنے کہہ دی اذان کی بات سے سب لوگ خاموش ہو گئے وہاج صاحب اور نورین بیگم بھی بہت حیران ہو گئے وہاں موجود تمام

لوگوں کے دماغ میں ایک ہی سوال تھا اور وہ یہ کہ جب شاہزیب عنایہ کا شوہر نہیں تو پھر اذان... وہ کس کا بیٹا ہے...

"جی ہاں... اذان نے بلکل سچ کہا ہے آپ سب اس کی کم عمری پر نہ جائیں وہ کم عمر ضرور ہے مگر کم عقل نہیں اور وہ شروع سے ہی تمام حقیقت سے واقف ہے..."

صفدر صاحب کو تمام لوگوں کے سامنے ایک بار پھر سے اپنی عزت کی توہین ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی وہ عنایہ کو ایک بار پھر سے نفرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے عنایہ کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا شہریار سمجھ چکا تھا صفدر صاحب اس وقت کس بات کو لے کر سب سے زیادہ شرمندگی کا شکار ہیں اس لیے شہریار ان کی طرف آیا

"آپ یہ مت سمجھیں کہ عنایہ شاہزیب کے ساتھ کسی بھی تعلق کے بنا ایک ہی گھر میں رہ رہی ہے... بلکہ عنایہ تو اس کے ساتھ رہتی ہی نہیں عنایہ اور اذان الگ ڈپارٹمنٹ میں رہتے ہیں"

بھلے سے شہریار نے عنایہ اور شاہزیب کی سچائی سامنے لائی تھی مگر عنایہ کی عزت پر آنچ آنے سے بھی بچایا تھا مگر اب مسئلہ اذان کا تھا

"تو پھر اذان..."

ابھی صفدر صاحب آگے کچھ کہتے افشاں کہنے لگی

"انکل... اس رات جس نے عنایہ کا ابورشن کرنا تھا وہ میں تھی... مگر میں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ عنایہ اس بات پر پوری طرح سے رضامند نہیں تھی اور شاید یہی وجہ ہے جو اس نے آپ سب سے جھوٹ بولا ہے... آپ تو جانتے ہیں نہ معاشرے میں بن باپ کی اولاد کی کیا اہمیت ہوتی ہے"

صفدر صاحب کو ایک اور جھٹکا لگا تھا یعنی اذان کسی اور کا نہیں بلکہ شہریار کا بیٹا تھا

"انکل عنایہ اس بات سے ڈرتی تھی کہ کوئی اس کی اولاد کو ناجائز نہ کہے... وہ اتنا بڑا گناہ نہیں کر سکتی تھی اس لئے آپ سب سے دور چلی گئی... وہ شہریار اس بات سے انجان تھا بلکہ اسے تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ... کہ عنایہ زندہ ہے..."

افشاں کی بات پر وہاں سب لوگ حیران رہ گئے کیوں کہ یہ بات تو زوہان بھی نہیں جانتا تھا کہ افشاں نے عنایہ کا ابورشن نہیں کیا مگر اب عنایہ کا جھوٹا رشتہ سب کے سامنے آچکا تھا اور یہ بھی کہ اس نے اتنا بڑا جھوٹ کیوں بولا

"جو بھی ہو مگر شہریار نے خود اپنے ہی بچے کو کسی اور کا بچہ کہہ کر ابورشن کروانے کا فیصلہ کیا تھا اس لئے اب عنایہ پر اور اس کے بچے پر شہریار کا کوئی حق نہیں"

شاہزیب نے سخت لہجے میں کہا کیونکہ یہ تو سچ تھا نہ شہریار بھلے سے حقیقت نہیں جانتا تھا مگر اس نے گناہ پر گناہ کیا تھا عنایہ کے لیے یہاں کھڑا رہنا مزید مشکل ہو گیا تھا وہ وہاں کھڑے سب لوگوں سے مخاطب ہوئی

"پلیز زز آپ سب سے گزارش ہے چپ ہو جائیں آپ پلیز زز... میں اپنے بیٹے کو لے کر یہاں سے چلی جاؤں گی مگر پلیز زز آپ لوگ اب میرے اور میرے بیٹے کے بارے میں ایک لفظ نہیں کہیئے گا... میرا شہریار سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی مجھے اس سے اب کوئی بھی رشتہ جوڑنا ہے پلیز زز شہریار تم مجھ سے اور میرے بیٹے سے دور رہو..."

عنایہ کا یوں شہریار سے دور رہنے کی بات کہنا شہریار پر ناگوار گزری تھی اس کا دل کٹ رہا تھا کہ آخر وہ یہ جان کر کہ اذان اس کا بیٹا ہے وہ اس سے کیسے دور رہ رہتا ہے

"عنایہ پلیز ززز مجھے ایک موقع دو... اذان میرا بیٹا ہے میرا خون ہے میں اس سے بے انتہا پیار کرتا ہوں میں اس کا باپ ہوں تم مجھے اس سے مزید دور نہیں رکھ سکتیں... تم ایک بار سچ سننے کی کوشش تو کرو میں تمہیں سب بتاؤں گا کہ..."

آگے وہ کچھ کہتا عنایہ بول پڑی

"نہیں سننا مجھے سچ... آپ اپنی زندگی اپنی بیوی کے ساتھ جیئیں اور ہمیں ہماری زندگی جینے دیں... اگر آپ اذان سے اتنا ہی پیار کرتے ہیں تو آپ کو اذان کی قسم پلیز ززز چلے جائیں یہاں سے..."

اس بار عنایہ نے شہریار کو اس کے بیٹے کی قسم دے کر جانے پر مجبور کر دیا تھا جبکہ اذان بھاگتا ہوا شہریار کے پاس آیا

"ڈیڈ... آپ ہی میرے ڈیڈ ہیں نہ... آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جائیں گے نہ اب پلیز ززز پرومس کریں پلیز ززز..."

اذان بے تحاشا رو رہا تھا مگر عنایہ کو اس کے آنسوں نظر ہی کب آ رہے تھے اذان کتنا تڑپتا تھا اپنے باپ سے ملنے کے لئے وہ کتنا روتا تھا اپنے باپ کی محبت کے لئے... اور اب جب مدتوں بعد اسے اس کے ڈیڈ کی محبت ملنے لگی تھی تو اس کی موم نے پھر سے اسے دور کرنا چاہا

شہریار اذان کا ہاتھ پکڑ کر زمین پر بیٹھ گیا اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں شہریار نے دوسرے ہاتھ سے اپنی شرٹ کو گردن کی طرف سے نیچے کیا جس سے اس کا تل واضع ہو رہا تھا اذان نے جلدی سے اس کی گردن پر ایک کس کیا اور اس کے چہرے کو ہاتھوں میں بھر کر کہنے لگا

"میں نے بہت دعا کی تھی اللہ پاک سے کے میرے ڈیڈ آپ جیسے ہوں اللہ پاک نے کتنی جلدی میری دعا سن لی... اب آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جائیں گے نہ ورنہ میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گا..."

اذان نے شہریار کے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا شہریار مسکراتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا گیا جبکہ اذان کی گرفت مضبوط ہو گئی جیسے وہ شہریار کو اب کسی بھی قیمت پر دور نہیں جانے دے گا

"اذان... میرے شیر... آپ تو شیر ہو نا اور شیر کبھی روتے نہیں نہ ہی کسی سے ڈرتے ہیں... آپ مجھ سے پرومس کرو جب تک میں واپس نہ آجاؤں آپ اپنا اور موم کا خیال رکھو گے..."

وہاج صاحب اور نورین بیگم اپنے لختِ جگر کو گلے لگانے کے لیے بے تاب تھے انہیں آج دل سے اس بات کی خوشی ہو رہی تھی کہ ان کے بیٹے کی نشانی سلامت ہے... مگر وہ اس بات پر ٹوٹ چکے تھے کہ... اذان ان سے دوبارا دور جا رہا ہے

"ڈیڈ آپ کہیں نہیں جائیں گے... اگر آپ چلے گئے تو موم آپ کو مجھ سے ملنے نہیں دیں گی پلیز ززز ڈیڈ"

چار سال کا اذان اپنے باپ سے جدا ہوتے ہوئے بے حد تڑپ رہا تھا مگر عنایہ کا تو جیسے دل پتھر کا تھا اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا اذان کے رونے سے

"اذان... آپ کو مجھ پر بھروسہ ہے نہ؟ آئی پرومس جب بھی آپ کی موم اجازت دیں گی میں آپ سے ملنے ضرور آؤں گا"

شہریار اذان کے ماتھے پر بوسہ دے کر وہاں سے جانے لگا

"بیٹا تم ایسے کیسے جا سکتے ہو یہ جاننے کے بعد کے اذان ہمارا ہی خون ہے..."

وہاج صاحب بھی تڑپ اٹھے تھے وہاں کھڑے سب لوگوں کو شہریار کا جانا کچھ مناسب نہیں لگا تھا کیونکہ جب عنایہ کا کوئی مجازی خدا تھا ہی نہیں تو وہ اکیلے اذان کے ساتھ اس معاشرے میں کیسے رہ سکتی تھی مگر عنایہ نے یہ راستہ خود کی چنا تھا

"بھائی پلیز ززز مت جائیں آپ سچ کیوں نہیں بتا دیتے انہیں..."

ارحم کو یہ جان کر کے اذان اس کے بھائی کا بیٹا ہے ارحم کو خود کے گھر سے زیادہ اذان کے مستقبل کی فکر تھی

"جب وہ کچھ سننا ہی نہیں چاہتی میرے بھائی تو میں کیا کہوں... میں یہاں سے جا ضرور رہا ہوں مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ میں اپنے حق و فرائض سے دستبردار ہو رہا ہوں... میرے بیٹے کو جب بھی میری ضرورت پڑے گی میں اس کے ساتھ ہوؤں گا... میں دور رہ کر بھی اس کے تمام اخراجات پورے کروں گا یہ میرا وعدہ ہے سب سے..."

شہریار اپنے الفاظ ادا کر کے وہاں سے چلا گیا مگر ایک بار بھی اس نے پلٹ کر اذان کو نہیں دیکھا شاید وہ اس کے آنسوں برداشت نہیں کر سکتا تھا شاید جبھی... شہریار کے جانے کے بعد وہاج صاحب اور نورین بیگم نے عنایہ کے والدین کو بہت سمجھایا کہ وہ عنایہ کو سمجھائیں تاکہ وہ اپنا فیصلہ بدل لے مگر عنایہ کسی کی بات سنے بنا ہی اذان کو لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی کچھ ہی دیر میں وہاں موجود تمام لوگ اپنے گھر جا چکے تھے

💘💘💘💘

"بتاؤ... آخر کیوں تم نے ہمیں دھوکے میں رکھا آخر کیوں تم نے ہم سب سے سچ چھپایا اگر عنایہ ایسا کر رہی تھی تو کم از کم تم تو ایسا نہ کرتے..."

صفدر صاحب نے شاہزیب سے تلخ لہجے میں کہا

"چاچو میں مجبور تھا... عنایہ نے قسم دی تھی مجھے اور پھر وہ یہاں رہتی بھی کیسے؟ اگر وہ یہاں رہتی تو بھی آپ اس کو اس حالت میں کبھی قبول نہ کرتے"

شاہزیب نے صفدر صاحب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پہلے بار بھاری لہجہ اختیار کیا

"اگر تم اس کے اتنے ہی ہمدرد تھے اگر اتنی ہی فکر کرتے تھے اس کی تو تم نے اس سے نکاح کیوں نہیں کیا؟ اس بچے کو بے نام کیوں رکھا؟ کیوں نہیں اپنایا تم نے اسے..."

ہمدانی صاحب کی بات سن کر شاہزیب نے سر جھکا لیا اب وہ انہیں کیا بتاتا کہ ان چند سالوں میں اس نے عنایہ کو پانے کی اسے راضی کرنے کی کتنی کوششیں کیں مگر عنایہ شروع سے ہی یہ کہتی تھی کہ وہ صرف اس کا کزن ہے اور کچھ بھی نہیں... اس لیے اس نے یہ امید ہی ختم کر دی تھی کہ عنایہ اسے کبھی ملے گی

صباحت بیگم اور انابیہ نے عنایہ کو بہت سمجھایا کہ وہ ٹھنڈے دماغ سے کوئی مناسب فیصلہ کرے مگر عنایہ نے ان کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنا فیصلہ بتا دیا کہ وہ واپس کینیڈا چلی جائے گی وہاں وہ جوب کر کے خود اپنے بیٹے کی پرورش کرے گی جبکہ اذان شہریار کے جانے کے بعد سے نہ کسی سے بات کر رہا تھا نہ ہی کچھ کھا رہا تھا بلکہ مسلسل رویا جا رہا تھا یہاں تک کہ اس کو بہت تیز بخار چڑھ گیا تھا

💗💗💗💗

"آپ نے کہا تھا نہ کہ اگر اللہ پاک مجھ سے راضی ہو جائیں تو وہ تمام مشکلیں حل کر دیتا ہے اور جب وہ اپنے بندے سے خوش ہوتا ہے تو بے شمار نعمتوں سے نوازتا ہے مجھے بھی اس نے ایک بہت بڑی نعمت سے نوازا تھا جس کا مجھے اب پتا چلا ہے مگر..."

شہریار آگے کچھ نہ بول سکا اور سر جھکائے رونے لگ گیا جبکہ مرشد سمجھ چکے تھے وہ کیا کہنے والا تھا

"پہلے جس راستے پر تم چل رہے تھے وہ راستہ صحیح نہیں تھا جبھی تمہیں نوازی ہوئی نعمت تم سے دور رکھی گئی تھی... مگر اب جس راستے پر تم چل رہے ہو وہ سیدھا راستہ ہے اور سیدھے راستے پر چلنا آسان نہیں ہوتا اس راستے پر بہت سی مشکلات آتی ہیں مگر ایک دن میرا اللہ اپنے بندے کی تمام مشکلات حل کر دیتا ہے اور اس پر اپنا کرم کرتا ہے اور تم اپنے رب سے مایوس کیوں ہوتے ہو؟ اس میں بھی کوئی مصلحت ہو گی تبھی تمہیں تمہاری نعمت سے ملایا گیا ہے..."

شہریار مرشد کی باتوں سے بہت متاثر ہوا تھا اور وہ واقعی یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا کہ اتنے سالوں بعد جب اسے عنایہ سے ملایا گیا ہے اسے اس کے بیٹے سے ملایا گیا ہے یہ سب بے وجہ تو نہیں ہوا ہو گا نہ...

شہریار کو مرشد کی باتوں سے بہت سکون ملتا تھا آج ہونے والے واقعے کے بعد شہریار بہت تکلیف میں تھا اس لئے وہ سکون کی تلاش میں مزار آیا تھا اور آج رات یہی پر قیام کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

💗💗💗💗

آج دو دن بعد زین نے ہانیہ کو ماضی کی تمام حقیقتوں سے آگاہ کیا تھا

"ہانیہ یہ سب سچ ہے میں بھلا تم سے جھوٹ کیوں کہوں گا اگر تمہیں میری باتوں پر یقین نہیں آرہا تو بے شک تم بھابھی سے پوچھ لو ان سے بہتر اور کون جانتا ہو گا وہ زوہان بھائی کے ساتھ وہیں پر موجود تھیں جہاں یہ سب کچھ ہوا تھا"

زین ہانیہ کو پانچ سال پہلے ہونے والے واقعے کے بارے میں سب کچھ بتا چکا تھا

"زین مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے مگر میں انابیہ جو کیسے سمجھاؤں؟ اگر یہ بات انابیہ سمجھ جائے تو وہ خود اپنی بہن کو حقیقت سے آشنا کر دے گی مگر مجھے نہیں لگتا کہ وہ میری بات پر بھروسہ کرے گی..."

ہانیہ اچھی طرح سے جانتی تھی کہ انابیہ فلحال ان حالات میں اس کی باتوں پر بھروسہ نہیں کرے گی...

"مگر ایک بار تم اس سے بات کر کے تو دیکھو... کیا پتا وہ تمہاری باتوں پر غور کرے"

زین کے کہنے پر ہانیہ نے انابیہ کو کال کی مگر انابیہ نے کال ریسیو نہیں کی مگر کچھ ہی دیر بعد ارحم کی کال آئی جسے سن کر زین بہت پریشان ہو گیا

"مگر اچانک کیا ہوا ہے اسے؟ اور وہ کونسے ہوسپٹل میں ہے...؟"

ہاسپٹل کا سن کر ہانیہ بہت پریشان ہو گئی مگر اس کی یہ حالت نہیں تھی کہ وہ رات کے اس وقت ہوسپٹل جائے اس لیے اسے آمنہ بیگم کے پاس چھوڑ کر زین زوہان اور افشاں کو لے کر ہوسپٹل پہنچا

"آپی پلیز زمت روئیں... کچھ نہیں ہو گا اذان کو... انشاء اللہ وہ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گا"

انابیہ مسلسل عنایہ جو سمجھا رہی تھی مگر وہ ایک ماں تھی اسے کیسے صبر آتا جبکہ شاہزیب اور ارحم بھی وہیں موجود تھے ارحم انابیہ کو حقیقت بتانے کے لیے ہی وہاں گیا تھا مگر وہاں پہنچ کر پتا چلا تھا کہ اذان کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے اور اس وقت شاہزیب کینیڈا کی ٹکٹ کٹانے گیا ہوا تھا اس لئے بنا وقت ضائع کئے ارحم عنایہ اور انابیہ کو ساتھ لے کر اذان جو ہاسپٹل لے آیا تھا صباحت بیگم نے شاہزیب کو کال کر کے اذان کی طبیعت کے بارے میں آگاہ کیا اور وہ خود صفدر صاحب کے ساتھ ہوسپٹل آگئی تھیں

ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ اذان کا بخار اب بھی بہت تیز ہے اس کا بخار دماغ پر چڑھ چکا ہے اس لیے اگر اس کا بخار کم نہیں ہوا تو اسے مرگی کے دورے پڑیں گے اور آگے اس کی زندگی بہت مشکل ہو جائے گی اس لئے دعا کی ضرورت ہے

ڈاکٹر کی بات سن کر عنایہ کا سر چکرانے لگا اور اچانک سے وہ زمین پر گرنے لگی ارحم نے آگے بڑھ کر اسے گرنے سے بچایا عنایہ کو بھی ایک روم میں شفٹ کیا گیا کیونکہ اسے ہوش نہیں آرہا تھا دونوں طرف ڈاکٹرز کوششیں کرنے میں مصروف تھے

"یہ سب تمہارے بھائی کی وجہ سے ہوا ہے... نہ وہ یہاں آتا نہ اتنا تماشا ہوتا نہ ہی میری بہن اور بھانجے کا یہ حال ہوتا"

انابیہ نے ارحم کا گریبان پکڑا اور غصے سے دور دھکا دینے لگی وہ بہت زیادہ پریشان تھی انہیں یہاں ایک گھنٹہ ہونے والا تھا اور اس ایک گھنٹے میں وہ نہ جانے کتنی بار ارحم کو باتیں سنا چکی تھی اب وہ ارحم کے صبر کا امتحان لے رہی تھی

"بس کر دو بیا... یہ مت بھولو کہ وہ صرف تمہارا بھانجہ نہیں بلکہ میرا بھی کچھ لگتا ہے... خون کا رشتہ ہے میرا اس سے سمجھیں تم... اور یہ کیا ہر بات کا قصوروار تم میرے بھائی کو ٹھہرا رہی ہو؟ مانا کہ انہوں نے بہت گناہ کئے انہوں نے اپنی سگی اولاد کو انجانے میں ختم کرنا چاہا یہ ان کا سب سے بڑا گناہ تھا مگر عنایہ کو دھوکا دینا ان سے منہ موڑنا یہ سب ان کے گناہ میں شامل نہیں تھا یہ سب ایک سازش تھی..."

ارحم نے غصے سے اس کے بعضوؤں کو پکڑتے ہوئے سخت لہجے میں اس سے کہا جس پر بیا کی بولتی ہی بند ہو گئی

"آج کے بعد بنا حقیقت جانے میرے بھائی کی توہین کرنے سے گریز کرنا مسز بیا ورنہ بہت برا ہو گا"

ارحم نے بیا کو ایک جھٹکے سے خود سے دور ڈھکیلا اور تیز تیز قدم اُٹھاتے ہوئے اسپتال سے باہر چلا گیا تب ہی افشاں اس کے پاس آئی جبکہ صباحت بیگم اندر عنایہ کے ساتھ روم میں موجود تھیں اور صفدر صاحب عشاء کی نماز ادا کرنے مسجد گئے ہوئے تھے

"انابیہ تم اس کی بیوی ہو... تمہیں اس کی بات سن لینی چاہیے تھی... اسے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے تھی... مانا کہ یہ وقت آزمائش کا وقت ہے مگر جتنی پریشان تم ہو اتنا ہی وہ بھی ہے...

انابیہ... تمہیں سچائی سن لینی چاہیے کیا پتا سچائی سننے کے بعد تمہارے دل کی بھڑاس کم ہو جائے اور شہریار کے بارے میں تمہاری منفی سوچ کچھ بدل جائے"

انابیہ سوالیہ نظروں سے افشاں کو دیکھنے لگی اس ہی وقت زین بھی ہانیہ کی ضد کی وجہ سے اسے ہوسپٹل لے آیا اب وقت آچکا تھا کہ انابیہ بھی اس حقیقت سے واقف ہو جائے

💗💗💗💗

"آپی پلیز ززز ایک بار میری بات سننے کی کوشش کریں اگر آپ چاہتی ہیں اذان جلدی ٹھیک ہو جائے تو آپ کو شہریار بھائی کو یہاں آنے کی اجازت دینی ہو گی..."

بیا سمیت تمام لوگ جیسا سمجھ چکی تھی کہ اذان کی حالت تب ہی ٹھیک ہو گی جب اس کی بات مان لی جائے اور اس کے لئے شہریار کا یہاں آنا بہت ضروری تھا

"بیا تم پاگل ہو گئی ہو کیا؟ یہ سب اس شخص کی وجہ سے ہوا ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ میں اس کو دوبارا سے اپنے بیٹے کے قریب آنے دوں؟ ہرگز نہیں..."

عنایہ کے دل میں شہریار کے لئے غصہ اور بھی زیادہ بڑھ گیا تھا مگر آخر وہ کرتی بھی کیا وہ اب تک حقیقت سے آشنا تھی انابیہ کے لاکھ سمجھانے پر بھی اس نے اپنا فیصلہ نہیں بدلہ

دوسری طرف ارحم شہریار کو فون پر فون کر رہا تھا شہریار کو وہ بتا چکا تھا کہ اذان کی حالت ٹھیک نہیں شہریار وقت ضائع کئے بنا ارحم سے ہوسپٹل کا معلوم کر کے وہاں پہنچا ارحم اسے بتا چکا تھا کہ عنایہ کے

علاوہ وہاں سب کو اس کے ماضی میں ہونے والے حادثے کا پتا چل چکا ہے اس لیے بہتر یہی ہو گا کہ وہ عنایہ کو بھی اس بارے میں بتا دے

"عنایہ کہاں ہے...؟شہریار نے زوہاں سے پوچھا تو زوہان نے سامنے والے روم کی طرف اشارہ کیا شہریار عنایہ کے پاس چلا گیا عنایہ اور انابیہ ابھی باتوں میں مصروف تھیں جب شہریار اندر آیا جسے دیکھ کر عنایہ ساخت سی ہو گئی

"تم... تم کیوں آئے ہو یہاں... کیا تمہیں اتنا سب کچھ کر کے بھی سکون نہیں ملا ہاں..."

عنایہ پاگلوں کی طرح اس پر چلّانے لگی صباحت بیگم نے ارحم کو کہا کہ وہ انابیہ کو وہاں سے باہر بلا لے شہریار اور عنایہ کو ایک دوسرے کے ساتھ اکیلا چھوڑ دے یہ بات شاہزیب اور صفدر صاحب پر ناگوار گزری تھی مگر اس وقت جو ضروری تھا وہی کرنا پڑا ارحم نے اذان کے بارے میں وہاج صاحب اور نورین کو بھی بتا دیا تھا وہ لوگ بھی وہاں آ چکے تھے اس چھوٹے سے بچے کے لئے وہاں موجود تمام لوگ بے حد پریشان تھے اور پر لمحہ اس کی صحتیابی کیلئے دعا کر رہے تھے

ارحم کمرے کے اندر آیا اور انابیہ کو اپنے ساتھ چلنے کا کہہ کر وہاں سے لے جانے لگا اس کے جانے کے بعد وہ دونوں اس کمرے میں اکیلے تھے

"عنایہ... تمہیں پتا ہے اذان سے ملنے سے پہلے میں یہاں کیوں آیا ہوں...؟

عنایہ اب دوسری طرف منہ کر چکی تھی مگر اس کی بات پر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

"تاکہ تم سے اجازت لے سکوں... عنایہ پلیز ززز خود کے نہیں تو ہمارے بیٹے کے بارے میں سوچو اسے ضرورت ہے ہم دونوں کی... وہ کسی ایک کو بھی کھونا نہیں چاہتا..."

عنایہ اس کی باتوں پر منہ پھیر گئی

"اسے آپ کی ضرورت نہیں ہے اسے صرف میری ضرورت ہے وہ ایک بار ٹیک ہو جائے پھر وہ خود سمجھ جائے گا کہ یہ اس کی بے وجہ کی ضد تھی"

"عنایہ پلیز ززز تم اس کا مستقبل داؤ پر لگا رہی ہو تم اس کی پوری زندگی خراب کر رہی ہو..."

"ہاں تو آپ کیوں بیچ میں آ رہے ہیں؟ پانچ سال پہلے تو آپ کو اس کی کوئی فکر نہیں تھی... آپ نے ہی اس کو موت کے منہ میں دھکیلنا چاہا تھا... آپ ہی نے مجھے اپنی زندگی سے باہر پھینک دیا تھا اور اپنی ایک لاگ دنیا بسالی تھی... کہاں گئی اب آپ کی وہ اکڑ... وہ گھمنڈ... وہ چہرہ جو آپ نے آخری ملاقات میں دکھایا تھا..."

اب وہ شہریار کو اس کی ہی نظروں میں گرا رہی تھی شہریار کی برداشت کا مادہ اب ختم ہو چکا تھا شہریار اس بار بہت سخت لہجے اور اونچی آواز سے عنایہ سے مخاطب ہوا

"ہاں کی تھی میں نے غلطی دیا تھا تمہیں دھوکا ہاں میں نے خود ہی اس بچے کو اپنے ہاتھوں سے موت کے منہ میں دھکیلنا چاہا تھا... کیوں کہ میں غلط تھا اندھیرے میں تھا میری آنکھوں پر جھوٹ کا پردا تھا مگر میں نے اپنی دنیا نہیں بسائی تھی میں نے اس سے نکاح ضرور کیا تھا مگر میں اس کے قریب بھی نہیں گیا تھا... صرف چند دن کے اندر میں نے اس سے تمام رشتے ختم کر لئے تھے...

لیکن اگر اب بھی تمہیں یہ لگتا ہے میری موجودگی اذان کے لئے نقصان دہ ہے تو ٹھیک ہے اس کے صحتیاب ہوتے ہی میں یہاں سے چلا جاؤں گا ہمیشہ کے لیے..."

شہریار کی باتیں عنایہ کے سمجھ سے باہر تھیں شہریار اپنی بات ادھوری چھوڑ کر وہاں سے باہر چلا گیا آخر وہ رکتا بھی کیسے عنایہ کے الفاظ اس کے دل میں تیر کی طرح لگ رہے تھے اس کے جاتے ہیں ارحم اندر آیا

"آپ نے ایک بار پھر سے حقیقت سننے سے انکار کر دیا؟ آپ کو کیا لگتا ہے؟ آپ کو چھوڑنے کے بعد میرا بھائی عالیہ کے ساتھ خوشی سے زندگی گزار رہا تھا؟ یہ آپ کی بھول ہے... عالیہ نے بھائی سے دھوکے سے نکاح کیا تھا اس نے آپ دونوں کے رشتے کو توڑنے کے لیے جو سازش رچی تھی اس کا مہرا اس نے بھائی کو بنایا تھا..."

"کیا مطلب ہے تمہارا...؟ یہ کیا کہہ رہے ہو تم اپنے بھائی کے گناہوں پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوششیں کر رہے ہو نہ تم..."

عنایہ نے سخت لہجے سے کہا تبھی انابیہ دوبارا اس کے پاس آئے

"آپی یہ سچ ہے... شہریار بھائی نے اس رات جو کچھ کیا وہ بے ہوشی کی حالت میں کیا تھا عالیہ نے شہریار بھائی کی ڈرنک میں نشہ ڈال کر دیا تھا... جس وجہ سے وہ اپنے ہوش کھو چکے تھے اور..."

عنایہ کو تو جیسے یہ سب خواب لگ رہا تھا کیا یہ سچ تھا؟ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ شہریار کی اس میں کوئی غلطی نہیں تھی وہ نشے میں تھا

"اور جب وہ صبح ہوش میں آئے تھے تو اس کمرے میں عالیہ تھی... اور عالیہ نے شہریار بھائی پر الزام لگایا تھا... تاکہ شہریار بھائی اس سے شادی کرنے کے لئے راضی ہو جائیں... اور اس نے شہریار بھائی کو بھی آپ کے خلاف بھڑکایا تھا شاہزیب بھائی کے نام سے..."

انابیہ نے عنایہ کو تمام سچائی جو وہ جانتی تھی سب بتا دی

💘💘💘💘

شہریار جس رات عنایہ سے آخری ملاقات کر کے واپس گھر آیا تھا اس رات اس کی بارات تھی بارات بہت دھوم دھام سے لے کر جائی گئی تھی شہریار کے کمرے میں اب عالیہ کا پورا پورا حق تھا مگر شادی کی

رات جب شہریار کمرے میں آیا تھا تو اسے کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا تھا جیسے ہی وہ عالیہ کے قریب گیا اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دم گھٹ رہا ہو وہ عالیہ کو خود سے دور کر کے کمرے سے باہر چلا گیا وہ رات بھر اپنے گھر سے دور ایک سنسان جگہ پر رہا اور مسلسل سگریٹ نوشی کرتا رہا دوسرے دن جب وہ گھر آیا تو اس نے اس ملک سے جانے کی بات کی وہاج صاحب سمجھ چکے تھے وہ دماغی طور پر کچھ ڈسٹرب ہے اس لیے انہوں نے سادگی سے ان دونوں کا ولیمہ کیا اور انہیں دوسرے ملک گھومنے پھرنے کے لئے بھیج دیا تاکہ وہ ساتھ میں تھوڑا وقت گزار لیں

یہاں آکر انہیں دو دن ہوئے تھے مگر اب تک شہریار عالیہ کے قریب بھی نہیں آیا تھا وہاج صاحب اور وہاب صاحب اپنی بیویوں کے ساتھ اس ملک آئے تھے تاکہ جان سکیں یہ دونوں خوش ہیں یا نہیں مگر وہ سمجھ چکے تھے کہ ان کا بیٹا تو رات بھر کمرے میں بھی نہیں جاتا عالیہ کا اب صبر جواب دے گیا تھا تو وہ شہریار کو بار بار عنایہ کی محبت میں گرفتاری کے طعنے دینے لگی شہریار کو اس کی باتیں زہر لگنے لگی تھیں چاہے جو بھی تھا مگر عنایہ اس کی محبت تھی وہ اس کے خلاف کچھ بھی غلط سننا برداشت نہیں کر سکتا تھا اس لیے وہاں سے باہر چلا گیا اسے جاتا دیکھ کر سمرین بیگم کمرے میں آئیں اور اس کے مطعلق پوچھنے لگیں

"کہاں خاک سکون میں ہوں میں؟ آپ نے اور خالہ نے کتنی کوششیں کیں اس عنایہ کو شہریار کی زندگی سے نکالنے کی اور کامیاب بھی ہو گئے مگر ہم میں سے کوئی بھی اسے شہریار کے دل سے نکالنے میں کامیاب نہ ہو سکا موم..."

شہریار جب گاڑی میں بیٹھا تو اس نے دیکھا اس کا موبائل اس کے پاس نہیں تھا وہ موبائل لینے کے لئے جب واپس گھر آیا تو اس نے عالیہ اور سمرین کی تمام باتیں سن لی تھیں شہریار کے پیروں تلے

زمین نکل گئے تھی جب اس کو یہ پتا چلا تھا کہ وہ بچہ جس کی وہ جان لے چکا ہے وہ اس کا خود کا بچہ تھا یعنی اس رات جو کچھ ہوا تھا وہ عنایہ اور اس کے درمیان ہوا تھا

شہریار نے دس منٹ بھی نہیں لگائے اور اندر کمرے میں آکر عالیہ کو بالوں سے پکڑ کر کمرے سے باہر ڈرائنگ روم میں لا کھڑا کیا سب لوگ وہاں جمع ہو چکے تھے صرف ارحم وہاں نہیں تھا وہ اب بھی پاکستان میں تھا کیونکہ وہاں اس کی پڑھائی جاری تھی شہریار نے سب کو اس کی حقیقت بتائی کہ اس نے اس سے شادی کس مجبوری میں کی تھی اور اس نے جو کچھ عنایہ کے ساتھ کیا تھا وہ جان کر وہاج صاحب کو بہت دکھ ہوا

شہریار نے سب کے سامنے عالیہ کو طلاق دے دی اور عالیہ نے بھی یہ سچ بتا دیا تھا کہ ان سب میں اس کی ماں بھی شامل تھی شہریار غصے سے وہاں سے باہر نکل گیا اور انجانے وہ کیا سوچ کر گاڑی چلا رہا تھا وہ بہت بڑے صدمے سے گزر رہا تھا اسے پتا ہی نہیں چلا کب اس کی گاڑی کھائی میں جا گری

دوسرے دن جب وہ گھر واپس نہیں آیا تو وہاج صاحب نے پولیس میں رپورٹ لکھوائی تب انہیں اس حادثے کا پتا چلا ایک طرف ان کا بھائی جو بیٹی کی طلاق کے صدمے میں اسپتال میں مردا حالت میں پڑا تھا اور دوسری طرف ان کا بیٹا دماغ پر گہری چوٹ لگنے کی وجہ سے کومہ میں جا چکا تھا

عالیہ کو جب شہریار کے کومہ میں جانے کی اور اپنے باپ کے مرنے کی خبر ملی تو اس نے خودکشی کی کوشش کی ارحم بھی وہاں آچکا تھا اور وہی عالیہ کو ہوسپٹل لے کر پہنچا تھا مگر بہت دیر ہو چکی تھی جب اس کے اور اس کے باپ کے جنازے کو گھر لایا گیا تو سمرین بیگم کا صدمے کی حالت میں دماغ پلٹ گیا تھا

ڈاکٹر نے شہریار کی زندگی کی کوئی گیرنٹی نہیں دی تھی زوہان اس کا جانی دوست تھا اس لئے افشاں کو لے کر وہاں آگیا تھا افشاں نے بھی شہریار کا علاج کیا مگر وہ کی واپسی کی کوئی امید باقی نہ تھی

نورین بیگم کو اپنی بہن اور بیٹے کا غم بیمار کر گیا تھا وہاج صاحب شہریار کو ارحم اور زوہان کے بھروسے وہی چھوڑ کر اپنے بھائی اور بھتیجی کا جنازہ کے کر اپنی بیوی کے ساتھ واپس پاکستان آگئے تھے اور یہی ان کی تدفین کی کس مہینے گزرنے کے بعد انہوں نے واپس ملک سے باہر جانے کا سوچا تھا اور اس لئے ہی انہوں نے ارحم کو اپنی ماں کے پاس آنے کے لئے کہا کیونکہ وہ اکیلی تھیں ان کی بہن تو ہوش کی دنیا سے بیگانی ایک کمرے میں پڑی رہتی تھیں

زوہان اور افشاں شہریار کے ساتھ ہی رہتے تھے اس کی دیکھ بھال کرتے تھے اور اس ہی امید میں تھے کہ شاید کب اسے ہوش آجائے بس یوں ہی انہیں تین سال گزر گئے

شہریار نے اپنی زندگی کے تین سال کومہ میں گزارے تھے

جب اسے ہوش آیا تھا تو اس نے سب سے پہلے عنایہ کے بارے میں پوچھا تھا اور پاکستان میں اس کے جتنے بھی آدمی تھے سب کو اس نے عنایہ کی تلاش میں لگا دیا تھا کہ شاید کہیں سے بھی اس کی خبر مل جائے ان سب میں ایک سال گزرنے والا تھا شہریار کی اذیت اور مزید بڑھتی جا رہی تھی وہ نہ جانے مرنے کی کتنی کوششیں کر چکا تھا نہ جانے روز کتنی بار وہ خود کو جسمانی اذیتیں دیتا تھا

شہریار کو کومہ سے باہر آئے دو سال ہو چکے تھے پھر ایک دن اسے پتا چلا کہ عنایہ تو پانچ سال پہلے مر چکی ہے تب سے اس کی جینے کی تمنا ختم ہو چکی تھی

"یہ تھا شہریار بھائی کا دردناک ماضی... اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے..."

بے ساختہ عنایہ کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے عنایہ کا دل دکھانے پر اس کی دی گئی بددعا نے شہریار کی زندگی کے تین سال خاک کر دیئے تھے اس اب شہریار پر ترس آرہا تھا

"آپی پلیز زز آپ جائیں شہریار بھائی کے پاس اور انہیں اجازت دیں اذان سے ملنے کی انہیں ایک موقع تو دے کر دیکھیں"

واقعی شہریار کے ساتھ بھی بہت غلط ہوا تھا یعنی دونوں ہی سکون میں نہیں تھے صباحت بیگم نے بھی اسے بہت سمجھایا کہ وہ اذان کے خاطر شہریار کو معاف کر دے شاہزیب کے علاوہ وہاں موجود سب ہی لوگ اس بات پر اتفاق کر رہے تھے کہ شہریار کو ایک اور موقع دینا چاہیے

وہاج صاحب اور صفدر صاحب کو اب بس عنایہ کی رضامندی کا انتظار تھا انہوں نے آپس میں طے کر لیا تھا کہ عنایہ کی رضامندی کے بعد جو سب سے زیادہ ضروری ہے وہ کرنا پڑے گا

"کیا مجھے اسے ایک موقع دینا چاہیے؟"

عنایہ ارحم سے شہریار کا پوچھ کر ہوسپٹل کے سائڈ روم میں گئی جہاں شہریار جائے نماز پر ہاتھ اٹھائے بیٹا اپنے رب سے اذان کے لئے زندگی مانگ رہا تھا... جب وہ آنسوں صاف کر کے اٹھا تو عنایہ کو باہر کھڑا پایا تو حیران رہ گیا جبکہ اتنی ہی حیران عنایہ بھی تھی اس نے آج پہلی بار شہریار کو جائے نماز پر دیکھا تھا

شہریار چلتا ہوا عنایہ کے پاس آیا

"مم... مجھے نہیں پتہ تھا... کہ... ماضی میں آپ کے ساتھ..."

عنایہ اسے آگے کچھ کہتی جب شہریار اس کے قریب آیا

"کیا تم نے سچے دل سے مجھے معاف کر دیا؟"

شہریار کے سوال پر عنایہ نظریں جھکائے گئی تھی

"شہریار... مجھے لگا تھا کہ... آپ مجھے دھوکا دے کر اپنی زندگی میں بہت خوش ہیں... مجھے کیا پتا تھا کہ... مجھ سے بھی زیادہ اذیت میں آپ ہیں..."

عنایہ ایک قدم آگے آئی تھی کیا اس کے دل میں پھر سے شہریار کے لیے جزبات ابھرنے لگے تھے کیا وہ ایک بار پھر سے اس شخص پر بھروسہ کرنے لگی تھی...

"مجھے ایک موقع دے کر دیکھو عنایہ... میں نے ہی تمہاری زندگی جہنم بنائی تھی... اب میں ہی تم دونوں کا محافظ بنوں گا..."

وہ عنایہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ رہا تھا کیا

شہریار نے عنایہ کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا وہ دونوں پہلے کی نسبت بہت بدل گئے تھے عنایہ اب ایک لڑکی کی طرح نہیں بلکہ ایک بچے کی ماں کی طرح زندگی گذارنے لگی تھی جبکہ دوسری طرف شہریار کا پورا لائف اسٹائل بدل چکا تھا اب وہ سادگی اختیار کر گیا تھا سب کچھ بدل گیا تھا ان کے بیچ کچھ نہ بدلا تھا تو وہ تھی ان کی محبت ان کے دلوں کا ایک دوسرے کے لئے دھڑکنا وہ ایک بار پھر سے ایک ہونے والے تھے کیا ایک بار پھر سے ان کے درمیان کائی رشتہ بننے والا تھا

Episode 24 – Last Episode

"اُووو فففففففف یہ کیاااااکہہ رہی ہو تمممممم؟ یہ کیسے ممکن ہووووو سکتا ہے...؟؟؟؟میں نہیں مانتی"

فریحہ جو ہمیشہ علیزے کو زلیل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتی تھی ہمیشہ علیزے کی حالت کا مزاق بناتی تھی آج شہریار کی واپسی اور عنایہ کے زندہ ہونے کا سن کر آپے سے باہر ہو چکی تھی

"میں سچ کہہ رہی ہوں... میں نے بہت کوشش کی کہ ان دونوں کو الگ کر دوں مگر ارحم بہت ڈھیڈ انسان ہے وہ کہاں چھوڑے گا اپنی بیوی کو... غیر میں اپنا مسئلہ دیکھ لوں گی اب تم اپنا مسئلہ حل کرو... تمہاری محبت ایک بار پھر اس ملک میں واپس آچکی ہے..."

علیزے کی باتوں پر فریحہ اپنا سر پکڑ کر صوفے پر بیٹھ گئی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ سب ہو کیا رہا ہے پھر اچانک سے وہ اٹھی اور علیزے پر حملہ آور ہوئی

"یہ سب صرف تمہاری وجہ سے ہوا ہے..."

"ہاتھ چھوڑو میرا... اور جا کے اپنے شہریار کو یہ جوش دکھاؤ جو اس وقت اپنے بیٹے کے ساتھ ہوسپٹل میں موجود ہے... یقینن عنایہ کا شہریار سے سامنا ہوا ہو گا اور..."

آگے وہ کچھ کہتی فریحہ نے رکھ کر اس کے منہ پر تھپڑ رسید کیا

"بسسس کر دو بسسس... اگر وہ واپس آگیا ہے تو اور بھی اچھا ہے میں تمہیں دکھا دوں گی کہ میں ہوں کون... میں اسے حاصل کر کے رہوں گی..."

فریحہ نے پاگلوں کی طرح چیختے ہوئے کہا جس پر علیزے اپنے گال پر تھپڑ کھا کر بھی مسکرانے لگی

"ہاہاہاہا... کیا واقعی...؟ دیکھو کیسے ایک ہارے ہوئے کھلاڑی کی طرح برتاؤ کر رہی ہو تم... تمہیں سب بھی یہی لگتا ہے کہ وہ تمہیں مل جائے گا... ہاہاہا نائس... اگر نہ ملا تو؟"

علیزے کے لہجے میں کمینگی جھلک رہی تھی

"اگر مل گیا تو تمہیں ماننا پڑے گا کہ میں آج بھی ہر جیت میں تم سے آگے ہوں... اور اگر نا ملا تو... میں اس کو اس دنیا سے ہی فارغ کر دوں گی... جو میرا نہیں ہو سکا اسے اب دوبارا کسی اور کا میں ہونے نہیں دوں گی سمجھیں تم..."

فریحہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آپا ارادہ اس پر ظاہر کر کے وہاں سے چلی گئی جبکہ علیزے پھر سے مسکرانے لگی

"تمہارا تو اسے میں اب بھی ہونے نہیں دوں گی... تمہیں کیا لگتا ہے؟ میں ماضی بھول گئی؟ نہیں... ارحم تو ایک مہرا تھا شہریار تک پہنچنے کا... ورنہ شہریار کے سامنے تو ارحم بھی کچھ نہیں... میں اسے پسند کرتی تھی میں اس کو بے پناہ چاہتی تھی... مگر تم ہم دونوں کے بیچ آئیں تھی... ورنہ میں اسے کب کا حاصل کر لیتی... ماضی میں نے تمہیں کتنی بار یہ باور کرایا تھا کہ تم اس کے لائق نہیں ہو مگر... مگر تم پھر بھی اس کے پیچھو پڑی رہیں... مگر اب اور نہیں فریحہ..."

آخر کار چھ سال پرانی بات علیزے کے لبوں پر آج آ ہی گئی تھی انتقام کی آگ دونوں میں بھڑک رہی تھی وہ دونوں آپس میں کزنس تھیں مگر ایک دوسرے کو بچپن سے نیچا دکھانے کے لیے کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتی تھیں کوئی چیز اگر ایک کو پسند اجائے تو دوسری کو بھی وہی چاہیے ہوتی تھی اور اب

جب وہ دونوں بڑی ہو چکی تھیں جب علیزے نے شہریار کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا تھا تو فریحہ کو لگا تھا وہ اس کا دھیان ارحم پر لگا کر خود اس کی پسند یعنی حاصل کر لے گی اور اب تک یہی سب چلتا آرہا تھا

💘💘💘💘

"یاااااااار کیاااا مسئلہ ہے اس پاگل لڑکی کے ساتھ کیوں مجھے بار بار کالز کر کے تنگ کرتی رہتی ہے عنایہ نے بھی اچھی جگہ پھنسا دیا مجھے..."

شاہزیب نے اب کہیں جا کر موبائل آن کیا تھا تو پھر سے اس کے نمبر پر کال آنے لگی تھی اور مسلسل آئے جا رہی تھی شاہزیب پہلے تو بڑبڑایا پھر غصہ سے کال ریسیو کی

"کیاااا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ؟ کیوں ڈسٹرب کرتی ہو مجھے بار بار..."

شاہزیب ویسے تو بہت تحمل والا اور ٹھنڈے دماغ کا شخص تھا مگر نہ جانے کیوں ہمیشہ اس کا سارا غصہ اس معصوم کے اوپر ہی نکلتا تھا اس کے آفس میں اکثر لوگ یہی سوچتے تھے کہ آخر شاہزیب سر کو کبھی غصہ کیوں نہیں آتا اب انہیں کیا پتا کہ ان کے شاہزیب سر کا غصہ کسی پر بہت اچھی طرح سے اترتا ہے

شاہزیب نے سخت لہجہ اختیار کیا مگر اپنے کئے گئے سوال کا دوسری طرف سے جواب سن کر اس کا غصہ اور بڑھ گیا

"واٹ...!!! کیا مطلب ہے تمہارا؟؟؟ یہ کیا بکواس ہے؟؟ تمہیں اتنا سا بھی صبر نہیں ہوا؟؟ تم سے میرا سکون دیکھا ہی کب جاتا ہے؟؟"

ایک بار پھر سے شاہزیب نے غصے سے کہا مگر دوسری طرف اب خاموشی تھی

"بولو نہ اب منہ میں زبان نہیں ہے کیا؟؟"

دوسری طرف خاموشی پا کر اس نے پھر سے غصے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے کئے گئے سوال کا جواب دے کر اس نے فون رکھ دیا

"کھانستے ہوئے بندے سے تو ڈر لگتا ہے انہیں کہ کہیں کھانسی نہ لگ جائے اور آئی بڑی ہوسپٹل آنے والی"

جیب میں موبائل رکھ کر منہ بناتا ہوا وہ عنایہ کی طبیعت دیکھنے چلا گیا

💘💘💘💘

کافی دیر تک تو وہ لوگ یوں ہی ایک دوسرے کو دیکھتے رہے پھر ماضی سے گزرنے والے حالات کے بارے میں بات ہوئی اور پھر کچھ سوچ کر عنایہ نے اس سے تھوڑا فاصلہ اختیار کیا... ابھی شہریار اس کے اچانک دور ہونے کی وجہ سمجھ نہیں پایا تھا کہ وہاج صاحب کی آواز سے دونوں چونکہ

"مجھے تم دونوں سے کچھ بات کرنی ہے میں انتظار کر رہا ہوں"

وہاج صاحب نے کہا اور وہاں سے چلے گئے شہریار اور عنایہ بھی ان کے پیچھو چلے گئے وہاں سب لوگ موجود تھے وہاج اور صفدر صاحب نے جو فیصلہ کیا تھا وقت آچکا تھا کہ اس فیصلے کو سب کے سامنے پیش کر دیا جائے

"وقت آچکا ہے کہ ہمیں اس مسئلے کا حل نکال لینا چاہیے... اذان اب بھی بے ہوشی کی حالت میں ہے ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ اذان کے ہوش میں آنے کے بعد اسے کسی قسم کی کوئی ٹینشن نہ دی جائے کیونکہ وہ بہت چھوٹا ہے ان سب کو فیس کرنے کی عمر نہیں اس کی..."

وہاج صاحب نے بات کی افتتاح کی جس پر سب لوگ غور سے ان کی بات سننے لگے

"اس لئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم کل ظہر کے بعد ہی تم دونوں کا نکاح کروا دیں گے..."

وہاج صاحب کے منہ سے نکلی بات پر جہاں صباحت بیگم اور نورین بیگم سمیت وہاں کھڑے سب لوگ خوش ہوئے وہیں شاہزیب شہریار اور عنایہ بے حد حیران رہ گئے شہریار کی نظریں عنایہ پر تھیں اس کی نظریں شاید رضامندی ظاہر کر رہی تھیں جبکہ عنایہ اور شاہزیب اس فیصلے سے بہت حیران تھے

"صحیح کہہ آپ نے وہاج... اب مزید اس بے نام رشتے کا یوں قائم رہنا جائز نہیں... اس لئے بہتر ہوگا کہ ماضی کو بھلا کر تم دونوں ایک نئی زندگی شروع کرو اپنے لئے نہ صحیح اذان کے لئے ہی سوچو"

صفدر صاحب نے بھی وہاج صاحب کی بات سے اتفاق کیا

"مگر بابا یہ..."

عنایہ ابھی کچھ کہتی جب صفدر صاحب اس کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے

"بابا میں نے شہریار کو اذان سے ملنے کی اجازت دی ہے ان کے ساتھ وقت گزارنے کی اجازت دی ہے مگر... میں یہ نہیں چاہتی کہ..."

"دیکھو عنایہ میں پھر سے یہ بات نہیں دوہراؤں گا... تم کیسے بنا باپ کے اس کی اولاد کو پالو گی؟ ہم نے جو فیصلہ کرنا تھا کر لیا اگر تم دونوں اذان کو بلکل ٹھیک دیکھنا چاہتے ہو تو تمہیں یہ کرنا ہوگا ورنہ... پھر امید چھوڑ دو کے اذان دوبارا کبھی خوش رہ پائے گا"

صفدر صاحب کی بات پر عنایہ نے سر جھکا دیا جبکہ شہریار محبت بھری نگاہوں سے عنایہ کو دیکھ رہا تھا

💘💘💘💘

وہ پستول نکال کر آنکھوں میں انتقام لیئے شیشے کے سامنے کھڑی تھی

"اگر میں نہ بسی تو بسنے تو میں تمہیں بھی نہیں دوں گی عنایہ..."

اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ صاف دکھائی دے رہی تھی

"یہ آخری موقع ہے فریحہ... اسے نہ گوانہ"

اس کی ہنسی پورے کمرے میں گونج رہی تھی اسے اب بس صبح کا انتظار تھا صبح ہوتے ہی وہ اپنے گھٹیا ارادے لئے پھر سے کسی کی زندگی برباد کرنے کی کوشش میں تھی

💔💔💔💔

ظہر کی نماز پڑھ کر ارحم نے قاضی صاحب کو اپنے گیسٹ ہاؤس پر بلایا تمام لوگ وہی موجود تھے یہ گیسٹ ہاؤس شہریار کا تھا مگر اس کے یہاں سے جانے کے بعد ارحم یہاں اپنے دوستوں کے ساتھ آیا کرتا تھا اس لیے اس گیسٹ ہاؤس کا اس کے تمام دوستوں کو پتا تھا

زین اذان کے پاس ہوسپٹل میں موجود تھا باقی تمام لوگ یہاں نکاح میں شرکت کرنے کے لیے گیسٹ ہاؤس میں موجود تھے

عنایہ ہمیشہ کی طرح تہذیب سے سر پر دوپٹہ لئے بیا کے ساتھ صوفے پر آ بیٹھی اس کے برابر میں شہریار بیٹھا کچھ ہی دیر میں عنایہ اور شہریار کا نکاح شروع ہوا

قاضی صاحب کے سوال پر عنایہ نے تین بار رضامندی ظاہر کی اس ہی طرح شہریار نے بھی اسے اپنے نکاح میں قبول کیا اور پھر وہاں سب لوگوں نے انہیں مبارکباد دی تب ہی گارڈ کے چیخنے کی آوازیں آنے لگیں وہاں موجود سب لوگ پریشان ہو گئے کیونکہ نہ صرف گارڈ کی آواز بلکہ باہر سے فائر کی آواز بھی آئی تھی شہریار اور ارحم وقت ضائع کئے بنا باہر لون میں بھاگے سب لوگ بھی ان کے پیچھو گئے مگر سامنے کا منظر دیکھ کر شہریار حیران رہ گیا

"تمہیں کیا لگا؟ تم ایک بار پھر سے کسی اور کے ہو جاؤ گے؟ نو بے بی... یو آر مائین مائے لوو"

فریحہ ہاتھ میں بندوق تنائے سامنے کھڑے شہریار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگی جب ہی علیزے اپنی کار سے نکل کر وہاں آئی علیزے اس کے ارادوں سے واقف تھی فریحہ نے بندوق کا نشانہ عنایہ کی طرف کیا

"اوہ... بڑے ہیپی ہیپی نظر آرہے ہو آج تو... لگتا ہے کوئی کوٹری نکل آئی ہے..."

فریحہ طنزیہ انداز میں مسکرائی جبکہ اس کا نشانہ عنایہ کی طرف دیکھ کے سب گھبرا گئے شہریار آگے بڑھ کر عنایہ کو اپنے پیچھو چھپانے لگا

"تم پاگل ہو گئی ہو؟ کیوں آئی ہو یہاں...؟"

شہریار غصے سے اس سے مخاطب ہوا

"اُوف مائے گوڈ دیکھو ذرا رومیو کو... کیسے اپنی جولیٹ کو اپنے پیچھو چھپا رہا ہے..."

وہ تھوڑی جل بھننے لگی

"بندوق نیچے کرو..."

ارحم نے سخت لہجے میں کہا

"سنا نہیں تم نے... نیچے کرو یہ بندوق..."

"نہیں کروں گی..." اب کی بار شہریار نے یہ کہا تھا مگر سامنے ڈھیٹ مٹی کی بنی ہوئی لڑکی کھڑی تھی

"یا تو تم میرے ہو جاؤ... یا پھر میں عنایہ کو تم سے دور کروں گی..."

وہ اب بلکل سیریس ہو چکی تھی

"اتنی آسانی سے تم شہریار کو حاصل کر لو گی؟ یہ بھول ہے تمہاری... وہ کل بھی میرے دل میں بستا تھا اور آج بھی..."

علیزے آگے بڑھ کر فریحہ سے مخاطب ہوئی شہریار یہ بات بہت پہلے سے جانتا تھا کہ علیزے بھی اس کے پیچھو ہے مگر آج ارحم کو حقیقت پتا چلی تھی

"یہ غلط فہمی ہے تم دونوں کی... میں صرف عنایہ سے عشق کرتا تھا اور ہمیشہ کرتا رہوں گا میں ہمیشہ سے اس کا ہی تھا اور ہمیشہ اس ہی کا رہوں گا..."

شہریار کی بات فریحہ کو آگ لگا گئی فریحہ اپنی بندوق لئے اس کے قریب آئی

"یعنی تم مجھے نہیں اپناؤ گے... ٹھیک ہے پھر میں تمہیں اس کا بھی نہیں ہونے دوں گی"

وہ غصے سے پاگل ہو چکی تھی اس نے غصے میں بندوق چلا دی مگر یہ کیا...!!! علیزے فورن سے پہلے شہریار کے سامنے آگئی جس وجہ سے یہ گولی اس کے سینے میں لگ گئی

وہاں کھڑے سب لوگ پریشان ہو گئے عنایہ نے آگے بڑھ کر علیزے کے خون میں لہولہان وجود کو سنبھالنا چاہا مگر وہ زمین پر گر چکی تھی جبکہ فریحہ کا دماغ سن ہو چکا تھا اور بندوق اس کے ہاتھ سے نیچے گر چکی تھی ارحم نے آگے بڑھ کر ایک رومال کی مدد سے وہ بندوق اٹھائی جبکہ زوہان پولیس کو اطلاع کر چکا تھا

"یہ... یہ کیا..."

عنایہ کے ہاتھوں پر علیزے کا خون لگا ہوا تھا سب اسے ہوسپٹل لے جانے کا ہی سوچ رہے تھے جب علیزے نے بامشکل کچھ بولنا چاہا

"ع... عنا... یہ..."

اپنا نام سن کر عنایہ اس کے بلکل قریب ہوئی

"ت... تم... کبھی ش... شہریار کو... مت چھوڑنا... وہ... وہ صرف تمہارا ہے... وہ تم سے... س... سچی محبت کرتا... ہے"

علیزے کے الفاظوں پر شہریار کو بہت حیرانی ہوئی

"م... مجھے... معاف کر دو... شہریار... خوش... رہو... او... اور"

مکمل الفاظ ادا کئے بنا اس کی روح جسم سے رخصت ہوئے چکی تھی جبکہ پولیس بھی وہاں آچکی تھی ارحم اور زوہان نے پولیس کو تمام معاملات سے آگاہ کیا اور وہ بندوق جس سے اس نے گولی چلائی تھی وہ ان کے حوالے کی پھر پولیس فریحہ کو وہاں سے لے کے جانے لگی

"نہیں... میں نے کچھ بھی نہیں کیا... چھوڑو مجھے"

وہ پاگلوں کی طرح چلانے لگی

"عنایہ... !!!میں واپس آؤں گی!!!تمہاری جان لینے!!!"

جاتے جاتے بھی وہ عنایہ کو آنکھیں دکھا گئی تھی

💘💘💘💘

آج ان کے نکاح کا دوسرا دن تھا مگر وہ لوگ اب تک ہوسپٹل میں موجود تھے اذان نے اب تک آنکھیں نہیں کھولی تھیں عنایہ کافی بار اذان سے ملنے گئی مگر وہ ہوش میں نہیں آیا تھا شہریار بھی ہر نماز کے بعد اس پر دن کرنے کے لیے جاتا تھا مگر وہ اب بھی بے ہوش تھا عنایہ کا مسلسل رو رو کر برا حال تھا شہریار اسے بہت سمجھا چکا تھا مگر وہ خود بھی اندر سے بے حد پریشان تھا

"میری جان... میری زندگی... یہ کس آزمائش میں ڈال دیا تم نے مجھے... اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا؟

عنایہ اذان کے پاس بیٹھی اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھی اور بہت سی باتیں کر رہی تھی جب ہی شہریار وہاں آیا اور اذان کی دوسری طرف شہریار بیٹھا اور اس کے ماتھے پر بوسا دینے لگا

"پاٹنر... پلیز ززز واپس آجاؤ... موم ڈیڈ پرومس کرتے ہیں کہ تمہیں دوبارا ہرٹ نہیں کرے گے... پلیز ززز اب واپس آجاؤ..."

شہریار کے آنسوں اذان کے ماتھے پر گرنے لگے

"اذان... میرے شہزادے پلیز ززز موم کے پاس واپس آجاؤ پلیز میرے شہزادے..."

عنایہ کی آنکھیں مسلسل رونے کی وجہ سے لال ہو چکی تھیں شہریار نے عنایہ کا ہاتھ تھاما

"عنایہ... اگر تم نے مجھے معاف کر دیا ہے مجھے اپنا لیا ہے تو کیا تم میرا ساتھ دو گی اذان کو ہمارے پاس واپس لانے میں؟"

"میں اذان کے لئے سب کچھ کرنے کو تیار ہوں شہریار بس مجھے میرا اذان واپس لا دیں پلیز ززز آپ اسے کہیں نہ میرے پاس آجائے"

عنایہ کی گرفت شہریار کے ہاتھ پر مظبوط ہوئی تب ہی اذان نے آنکھیں کھولیں

"ڈیڈ..."

سب سے پہلا نام اس نے اپنے ڈیڈ کا لیا وہ ہوش سنبھالنے کے بعد سے صرف باپ کی محبت کے لئے تڑپا تھا اور اب اس کی یہ خواہش پوری ہونے لگی تھی

"جی ڈیڈ کی جان... ڈیڈ... ڈیڈ آپ کے پاس ہیں میری جان"

اذان کی آواز سن کر عنایہ اور شہریار اذان کی طرف متوجہ ہوئے اذان کو ہوش میں آتا دیکھ کر ان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھرنے لگی

"موم... ڈیڈ..."

اذان نے دونوں کو ساتھ دیکھ کر پھر سے اپنی پیاری سی آواز میں انہیں پکارا

"جی موم ڈیڈ کی جان ہم یہیں پر ہیں آپ کے پاس..."

اس بار عنایہ نے اذان کے ماتھے پر بوسا دیتے ہوئے کہا جس پر اذان حیرانی سے اپنی موم کو دیکھنے لگا

"موم... ڈیڈ... آپ ساتھ..."

اذان نے ایک ہاتھ سے شہریار کا ہاتھ اور دوسرے سے عنایہ کا ہاتھ پکڑا

"جی ہاں میری جان موم ڈیڈ اب ساتھ رہیں گے..."

"واؤ سچ میں..."

وہ ہوش میں آنے کے بعد ہی پر جوش ہونے لگا اب اس کا بخار بہت کم ہو چکا تھا اور اپنے موم ڈیڈ کو ساتھ دیکھ کر اس کی طبیعت کافی بہتر ہو چکی تھی

"جی ہاں میری جان اب جلدی سے آپ ٹھیک ہو جاؤ تاکہ ہم اپنے گھر چلیں..."

شہریار نے اذان کا ہاتھ پکڑ کر چوما اس کی بات پر عنایہ اسے دیکھنے لگی

"اپنے گھر؟"

"جی ہاں میرے شہزادے اپنے گھر... اب موم ڈیڈ اور اذان ساتھ رہیں گے بس آپ جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ..."

شہریار کی بات پر اذان کے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ بکھرنے لگی وہ لوگ کتنے خوش تھے ان کے بیچ تمام مشکلات ختم ہو چکی تھیں

جب سب کو اذان کے ہوش میں آنے کا پتا چلا تو وہ لوگ بہت خوش ہوئے صفدر صاحب اذان کے صحتیاب ہونے کے بعد عنایہ اور اذان کو اپنے گھر کے آئے تھے وہاج صاحب نے انہیں کہا تھا کہ اب جب شہریار اور عنایہ شرعی طور پر میاں بیوی ہیں تو انہیں اب شہریار کے ساتھ ان کے گھر جانا

چاہیے مگر صفدر صاحب نے انہیں کہا تھا کہ وہ عنایہ کو ایک ہفتے بعد آکر لے جائیں وہ چاہتے تھے عنایہ ان کے گھر سے رخصت ہوئے

آج انہیں پورا ایک ہفتہ ہو چکا تھا عنایہ کی آج سادگی سے رخصتی تھی جبکہ اذان کا تو خوشی سے حال بے حال تھا وہ اپنے ڈیڈ کے گھر جانے کی خوشی میں جھوم اٹھا تھا جہاں وہ سب خوش تھے وہیں شاہزیب تھوڑا بہت اداس تھا جبکہ وہ یہ تو جانتا تھا کہ عنایہ اس کی کبھی ہو نہیں سکتی مگر اسے عنایہ کا ساتھ اچھا لگتا تھا لیکن یہ بھی سچ تھا عنایہ کی خوشی میں اس کی خوشی تھی اس لئے وہ اپنے درد کو اپنے دل میں چھپائے عنایہ کی خوشی میں خوش تھا

بہت سادگی سے ان کی رخصتی ہوئی اور عنایہ نے بڑی بہو کی حیثیت سے وہاج صاحب کے محل نما گھر میں قدم رکھا تھا ساتھ ہی انابیہ بھی آج اپنے گھر واپس آچکی تھی سب لوگ بہت خوش تھے

💗💗💗💗

"واؤ ڈیڈ آپ کا روم تو بہت زیادہ اوسم ہے... بٹ وئر از مائے روم...؟؟؟"

اذان جو اپنے موم ڈیڈ کے کمرے کی پوری تلاشی لے رہا تھا اب اپنے کمرے کی فکر کرنے لگا تب ہی ارحم وہاں آیا

"پاٹنر... چلو میں تمہیں تمہارا روم دکھاتا ہوں..."

ارحم اذان کو وہاں سے لے کر چلا گیا

عنایہ شہریار کا نام اپنے نام کے ساتھ لگنے کے بعد سے خود میں بہت زیادہ جھجک محسوس کر رہی تھی یا پھر یہ شرم تھی... اس رشتے کی جو ہر ایک پاک رشتے میں پائی جاتی ہے وہ ابھی پورا کمرہ دیکھنے کے بعد بیڈ پر آکر بیٹھی تھی تب ہی شہریار کمرے میں آیا اور دروازہ لاک کرنے لگا

جبکہ اس کی نظریں عنایہ پر مرکوز تھیں اس کا اس طرح سے عنایہ کو دیکھا عنایہ کی جان نکال رہا تھا شہریار دھیمے قدموں سے چلتا ہوا عنایہ کے پاس آیا اور اس کے ساتھ بیٹھ گیا تبھی عنایہ نے نظریں جھکائیں

"جان..."

عنایہ کو لگا واقع اس کی جان نکل جائے گی

"میری جان..."

"شہریار کی جان..."

عنایہ کے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں تھیں جب کہ نظریں اب بھی جھکی ہوئی تھیں

"جی"

اس کے نازک ہونٹوں نے یہ مختصر سا جواب ادا کیا شہریار کو اس کی اس ادا پر بے انتہا محبت آ رہی تھی

شہریار نے بہت نرمی سے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا اور ماتھے پر بوسا دیا

"مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا عنایہ میں تمہارے بنا پاگل ہو جاؤں گا..."

اس بار عنایہ کو اس کے لمس سے سکون سا ملا تھا

"کبھی بھی نہیں..."

اب شہریار کی نظر اس کے نازک پنکھڑی جیسے ہونٹوں پر تھی شہریار نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے قریب کیا کیونکہ وہ اس سے بے خبر تھی جبھی اچانک شہریار کے سینے سے جا لگی شہریار اب بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا اور عنایہ اس کے سینے میں سر چھپائے اس کی دھڑکنیں سن رہی تھی جو آج بھی عنایہ کے نام سے دھڑک رہی تھیں

"جانِ شہریار..."

عنایہ نے سر اٹھا کر شہریار کی آنکھوں میں دیکھا جہاں اس کے لئے بے پناہ محبت جھلک رہی تھی

"مجھے سکون چاہئے... بہت تھک گیا ہوں میں... بہت سالوں سے سکون کی تلاش میں ہوں میں..."

عنایہ شہریار کے ان سرور بھرے لہجے میں ادا کئے گئے الفاظوں کا مطلب سمجھ چکی تھی عنایہ شہریار سے دور ہوئی اور شہریار کا سر اپنی گود میں رکھا کافی دیر تک شہریار یوں ہی آنکھیں بند کئے سکوں محسوس کرتے ہوئے روتا رہا اور عنایہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی رہی

کچھ دیر بعد کچھ سوچ کر وہ عنایہ کی گود سے اٹھا اور پل بھر میں اس کے ہونٹوں کو قید کر گیا

نہ جانے کتنے سالوں کی طلب تھی نہ جانے اس لمس کو محسوس کرنے کے لئے وہ کتنا تڑپا تھا آج پھر سے مگر ایک پاک رشتے کے ساتھ وہ اپنی شدت کا اظہار کر رہا تھا شہریار کی گرفت عنایہ کی کمر پر اور بھی زیادہ مضبوط ہو گئی اب اس کا لمس بھی شدت اختیار کر گیا تھا عنایہ کی سانس رکنے لگی تھی مگر شہریار تو جیسے اب ایک پل کے لیے بھی اسے خود سے دور کرنے کے لیے بلکل بھی تیار نہیں تھا عنایہ نے بہت مزاحمت کر کے اس کے ہونٹوں کی گرفت کم کی اور اپنے ہونٹوں کو اس کے لبوں سے جدا کر کے تیز تیز سانسیں لینے لگی شہریار اس کی سانسوں کو اپنے اندر اتار رہا تھا اس کا چہرہ لال سرخ پڑھ گیا تھا شہریار پھر سے اس کے قریب آنے لگا عنایہ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا

"شہریار پلیز ززز..."

"بس... اتنی ہی برداشت ہے تم میں... ابھی تو میری شدتیں باقی ہیں میری جان... یوں نہ روکو مجھے... اس دن کا بے صبری سے انتظار کیا تھا میں نے..."

شہریار سرگوشی نما انداز میں اپنا حالِ دل بیان کر رہا تھا عنایہ اس کے جزبات کی قدر کرتے ہوئے اپنے وجود کو مکمل اس کے حوالے کر چکی تھی...

شہریار اب اس پر مکمل جھک چکا تھا جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا شہریار کی شدتوں میں مزید اضافہ ہو رہا تھا اس کے جسم کا پور پور اس کی محبت کی گواہی دے رہا تھا

💗💗💗💗

آج ان کے ولیمے کی تقریب تھی وہ دلہن کے لباس میں ملبوس اسٹیج پر بیٹھی تھی جبکہ شہریار اس کے برابر میں بیٹھا مسلسل اس کے کانوں میں سرگوشیاں کر رہا تھا دور سے انابیہ اور ارحم یہ منظر دیکھ کر بے حد خوش تھے

"دونوں ایک ساتھ کتنے اچھے لگ رہے ہیں نہ..."

انابیہ نے بے دھیانی میں ارحم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا جس پر ارحم اسے کھینچ کر اپنے قریب کر گیا

"ممممم... وہ دونوں واقع بہت اچھے لگ رہے رہیں"

اس کے زو معنی الفاظ کا مطلب سمجھتے ہوئے انابیہ اس سے دور ہوئی

"میں نے شہریار بھائی اور عنایہ آپی کی بات کی ہے... ہماری نہیں..."

انابیہ کو اس کی بے باکی پر وقتی سا غصہ آیا

"آئی نو میری ظالم شیرنی اور یہ اتنے ظالمانہ انداز میں کیوں گھور رہی ہو؟ جان لینی ہے تو ویسی کہہ دو نکال کر ہتھیلی پر رکھ دوں گا..."

ارحم نے سرگوشی نما انداز میں انابیہ کے قریب آتے ہوئے کہا جس پر عنایہ نے مزید اسے گھور کر دیکھا

"ہونہہ... آئے بڑے جان نکال کر ہتھیلی پر رکھنے والے... حق مہر تو نکالی نہیں گئی اور کہہ رہے ہیں کہ جان نکالے گے..."

انابیہ نے آخر اپنے مطلب کی بات کر ہی دی تھی جس پر ارحم کو یاد آیا کہ اس نے اب تک انابیہ کو حق مہر نہیں دی

"دے دوں گا میں کونسا بھاگا جا رہا ہوں..."

ارحم نے اپنی بھول چھپانے کے لیے منہ بسورا تب ہی بیا نے اپنے پرس میں سے اسے اس کا وہ مخصوص لاکٹ نکال کر دیا

"یہ لو... اور پہنو اسے..."

ارحم حیرانی سے اسے دیکھنے لگا کہ کچھ دنوں پہلے تک تو یہ اس لاکٹ سے اتنی نفرت کرتی تھی کہ اسے ری جیکٹ کر رہی تھی اور آج خود ہی پہننے کا کہہ رہی ہے

"پکا؟ بعد میں نہ کہنا کہ بندر کے منہ والے نے میری بات نہیں مانی..."

ارحم ترچی نظروں سے اسے دیکھنے لگا جبکہ انابیہ اس کی بات پر اپنی ہنسی نہ دبا پائی

"اب دانت کیوں نکال رہی ہو؟؟؟ زیادہ ہنسی نہیں آ رہی تمہیں آج..."

ارحم نے آئبرو کا زاویہ بناتے ہوئے کہا جس پر بیا نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روکی

"اچھا نہ نہیں ہنس رہی چلو یہ جلدی سے پہلو... دیکھو شہریار بھائی اور اذان نے بھی یہ لاکٹ پہن رکھا ہے..."

"کیا؟ اذان نے بھی؟"

"ہاں نہ وہ بچارا کب سے وہ شہریار بھائی والا لاکٹ پہن کر گھوم رہا تھا جو اسے فٹ نہیں آرہا تھا اس لئے آپ کے ڈیڈ نے آج صبح ہی اسے سیم نیو لاکٹ بنوا کر گفت کیا ہے..."

انابیہ کی بات پر ارحم نے مسکراتے ہوئے لاکٹ گلے میں ڈال لیا

یہ تقریب ایک حال میں رکھی گئی تھی بہت کم لوگوں کو بلایا گیا تھا مگر پھر بھی ہر طرف مسکراتے ہوئے چہروں پر خوشی نظر آرہی تھی تقریباً سب ہی ان کی خوشی میں بے حد خوش تھے

ابھی وہ لوگ ان ہی باتوں میں مصروف تھے جب حال کا گارڈ ارحم کے پاس آیا

"سر ایک لڑکی زبردستی اندر آنا چاہ رہی ہے اسے منع بھی کیا ہے کہ اس کے پاس انویٹیشن کارڈ نہیں ہے اسے اندر آنے کی اجازت نہیں ہے پھر بھی مسلسل کہی جارہی ہے کہ میری بنایہ تقریب کیسے ہو سکتی ہے"

ارحم کو اس کی بات کچھ عجیب لگی اور وہ سوچوں میں پڑ گیا آخر کون ہو سکتی ہے اتنے میں عنایہ اور شہریار بھی وہی آگئے کیونکہ وہ سب کو سلام کرنے کے لیے اسٹیج سے نیچے اترے تھے

"کیا ہوا ارحم؟"

"بھائی گارڈ کہہ رہا ہے کوئی لڑکی زبردستی اندر آنے کی کوشش کر رہی ہے..."

ابھی وہ لوگ حیرانی کی کیفیت میں تھے جب شاہزیب ایک لڑکی کو زبردستی اندر آنے سے روک رہا تھا مگر وہ اسے دھکا دے کر اندر آرہی تھی عنایہ پہچان گئی تھی اس لڑکی کو جب عنایہ کینیڈا شفٹ ہوئی تھی تب ان کے فلیٹ کے برابر والے گھر میں وہ لڑکی اپنی امی کے ساتھ رہتی تھی اس کی امی بہت بیمار رہتی تھیں وہ لڑکی اپنی ماں کی وجہ سے جوب کرنے لگی تھی عنایہ نے شاہزیب سے کہہ کر اسے جوب

پر رکھوایا تھا ایک دن اچانک ان کی ڈیتھ ہو گئی تھی سے اب تک وہ لڑکی بلکل عنایہ کی چھوٹی بہنوں کی طرح اس کے ہی فلیٹ میں رہ رہی تھی

"منال"

سب عنایہ کو دیکھنے لگے

"تم جانتی ہو اسے؟"

"جی ہاں یہ میری چھوٹی بہن تو نہیں مگر چھوٹی بہن کی طرح ہے ابھی کچھ دنوں پہلے ہی اس نے پاکستان آنے کا کہا تھا مگر مجھے کیا پتا تھا کہ یہ آج ہی آنے والی ہے..."

شہریار اور وہاں سب لوگ عنایہ کی بات پر حیران ہوئی

"ہاتھ چھوڑیں میرا... اپنے آپ کو پتا نہیں کونسی فلم کا ہیرو سمجھتے ہیں آپ..."

منال شاہزیب کا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی مگر شاہزیب سمجھ چکا تھا کہ اگر اس نے اس کا ہاتھ چھوڑا تو یہ ہنگامہ برپا کر دے گی

"عنایہ آپی دیکھیں انہیں... یہ پہلے بھی مجھے پاکستان آنے سے روک رہے تھے اور اب جب میں آگئی تو یہ مجھے اندر آنے نہیں دے رہے کہہ رہے ہیں غلط ہال میں آگئیں برابر والا ہے..."

اس کی اس بات پر عنایہ نے بامشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی عنایہ جانتی تھی شاہزیب ایسا کیوں کرتا ہے کیونکہ منال شروع سے ہی شاہزیب کو پسند کرتی تھی اسے تنگ کرتی تھی اور شاہزیب کا بھی سارا غصہ اس بچاری چھوٹی سی لڑکی پر اترتا تھا شاہزیب کو نا جانے کیوں مگر اکثر بنا بات کے بھی منال پر غصہ آجایا کرتا تھا ورنہ وہ لڑکی تو بہت معصوم سی چھوٹی سے پیاری سی اور محبت کرنے والی تھی

"شہزی آپ نے مجھ سے اتنی بڑی بات کیوں چھپائی؟"

"نہیں وہ دراصل..."

"میں بتاتی ہوں یہ جان بوجھ کر ایسا کرتے ہیں یہ چاہتے ہی نہیں میں ان کے سامنے آؤں"

عنایہ کے سوال پر شاہزیب ابھی کچھ کہتا ہی کہ منال بول پڑی عنایہ نے شاہزیب کو اس کا ہاتھ چھوڑنے کا کہا جس پر شاہزیب نے اس بچاری کا نازک سا ہاتھ غصے کی وجہ سے جان بوجھ کر پہلے دبایا اور پھر جھٹک کر دور ہو گیا

اپنا ہاتھ آزاد دیکھ کر وہ جلدی سے اپنے ہاتھ کو سہلانے لگی اور بھاگ کر عنایہ کے پاس آئی

"عنایہ آپی یہ بہت غصہ کرتے ہیں مجھ پر اور ہر وقت میری کال ڈسکنیکٹ کرتے رہتے ہیں اور کل تو انہوں نے مجھے ایڈریس دینے سے بھی انکار کر دیا تھا"

پہلے تو وہ بک بک کرتی رہی پھر سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر جلدی سے سب سے اپنا تعارف کروانے لگی

"اسلام و علیکم میرا نام منال ہمدانی ہے..."

منال کی بات سن کر مانو جیسے شاہزیب کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا وہ کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا ایک تو پہلے ہی وہ اس کو اپنی سیکریٹری بنا کر پچھتا رہا تھا اوپر سے اب وہ اس کا نام اپنے نام کے ساتھ لگا کر تعارف کروا رہی تھی

"یہ بھی ہمدانی ہے...؟"

شہریار کی بات پر عنایہ مسکرائی جبکہ منال نے چور نظروں سے شاہزیب کو دیکھا جو اس کی طرف نہایت غصے سے دیکھ رہا تھا

"یہی سمجھیں..."

عنایہ کی بات پر وہاں سب لوگ سمجھ چکے تھے عنایہ کیا کہنا چاہتی ہے سب لوگ اس بات پر بہت خوش تھے کہ شاہزیب بھی اپنا گھر بسا لے گا مگر شاہزیب پر عنایہ کے الفاظ جیسے زخموں پر نمک کے برابر تھے

💘💘💘💘

"عنایہ پلیز زززز تم ایسا کیوں کر رہی ہو تمہیں پتا بھی ہے مجھے اس میں کوئی انٹرسٹ نہیں... تم اس کی شادی کسی اور سے کروادو جو اس کے لائق ہو"

"شہزی آپ کیسے اس کی محبت سے منہ موڑ سکتے ہیں... آپ کو نہیں پتا میں نے اس کی زمہ داری لی تھی اور پھر وہ آپ کو کتنا پسند کرتی ہے کتنی عزت کرتی ہے کتنا مان ہے اس کے دل میں آپ کے لئے وہ تو آپ کے علاوہ کسی کو دیکھتی بھی نہیں ہے نہ ہی کبھی کسی اور کے بارے میں سوچتی ہے... آپ کو میں کچھ دن دے رہی ہوں سوچنے کے لئے امید ہے آپ مجھے جواب ہاں میں دیں گے..."

عنایہ اسے کہہ کر وہاں سے چلی گئی جبکہ شاہزیب کمرے کے شیشے سے باہر لان میں اذان کے ساتھ کھیلتی ہوئی منال کو دیکھ رہا تھا وہ واقعی میں کتنی معصوم تھی یہ بات تو وہ خود بھی جانتا تھا کہ منال صرف اس کے بارے میں سوچتی ہے اور ہمیشہ سے صرف اس کو ہی چاہتی ہے...

"کیا کرنا چاہیے مجھے... کیا میں عنایہ کی جگہ منال کو دے دوں... نہیں کبھی نہیں..."

وہ خود ہی سے سوال کر رہا تھا اور خود ہی جواب دے رہا تھا جب ہی انابیہ اس کے پاس آئی

"آپ آپی کی جگہ اس کو نہیں دے سکتے مگر اس کے لئے ایک الگ جگہ تو بنا سکتے ہیں نہ اپنے دل میں..."

انابیہ کی بات پر وہ چونکا مگر جب پیچھو دیکھا تو بیا کھڑی تھی

"ہاں شہزی بھائی... مانا کہ آپ کو آپ کی محبت نہ مل سکی مگر آپ کے ایک فیصلے سے کسی کی زندگی سنور بھی سکتی ہے اور بکھر بھی سکتی ہے..."

شاہزیب انابیہ کی بات پر غور کرنے لگا وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی آخر وہ اپنی لاحاصل محبت کی سزا کیوں اس بچاری کو دے شاہزیب اس بات پر اتفاق کر گیا تھا شاہزیب اس نے فیصلہ کر ہی لیا تھا کہ اس کا جواب کیا ہو گا

💘💘💘💘

چار سال بعد

"اُو فففف موم کتنی دیر لگائیں گیں تیار ہونے میں پلیز زززز جلدی کریں ڈیڈ اور جنت کار میں آپ کا ویٹ کر رہے ہیں... میں نے کہا بھی تھا ہم لوگ آنی چاچو سے پہلے پہنچیں گے مگر اب میرحہ جیت جائے گی اور وہ بھی صرف آپ کی وجہ سے..."

اذان کب سے ہوسپٹل جا کر نیو بے بی سے ملنے کے لئے بے صبر تھا اسے ڈر تھا کہیں اس کی کزن میرحہ اس سے اور جنت سے پہلے ہوسپٹل پہنچ گئی تو پھر اس کی بیسٹ فرینڈ جو اس کا ویٹ کر رہی تھی وہ اس سے ناراض ہو جائے گی

آج ہی زوہان اور افشاں کو اللہ پاک نے بیٹے سے نوازا تھا وہ لوگ بہت خوش تھے اور پھر زین اور ہانیہ کی بیٹی زونیہ جو کب سے اذان کا انتظار کر رہی تھی اب اذان سے ناراض ہونے لگی تھی مگر تب ہی شہریار اپنی فیملی کو لے کر وہاں پہنچا تب ہی ارحم کی گاڑی ہوسپٹل کے سامنے رکی مگر اذان میرحہ سے جیتنے کے چکر میں جلدی سے اندر بھاگا

"یاہوووو ہم جیت گئے..."

اذان بھاگ کر زونیہ کے پاس گیا جو منہ بنائے کھڑی تھی

"میں ناراض ہوں پاٹنر تم نے اتنی دیر کیوں کی کیا تمہیں نہیں پتا تھا میں تمہارا ویٹ کر رہی تھی"

"اُو پلسس سوری زونی پکا نیکس ٹائم جلدی آؤں گا..."

اس کی بات پر وہاں موجود سب لوگ ہنسنے لگے

ان چار سالوں میں بہت کچھ بدل گیا تھا شاہزیب اپنی بیوی منال کو لے کر واپس کینیڈا چلا گیا تھا اور وہی وہ دونوں مل کر بزنس سنبھال رہے تھے جبکہ ہانیہ اور زین اپنے آنے والے بیٹھ کے لئے بہت خوش تھے ان کی فیملی مکمل ہو گئی تھی اللہ نے پہلے انہیں پیاری سی بیٹی زونیہ سے نوازا تھا اور اب ایک اور بار ہانیہ کی گود بھرنے والی تھی

ارحم اور بیا کو بھی اللہ پاک نے بیٹی سے نوازا تھا جس کا نام انہوں نے میرحہ رکھا تھا جبکہ آج زوہان کی فیملی بھی مکمل ہو گئی تھی

"زوہان چاچو آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کے شہزادے کا کیا نام ہے..."

اذان نے اس ننھے سے بچے کو پیار کرتے ہوئے کہا

"فائز..."

افشاں نے اپنی خواہش ظاہر کی جس پر سب مسکرانے لگے اب وہ لوگ بہت خوش تھے اب ان کی زندگیوں سے غم بہت دور چلے گئے تھے

عنایہ اور شہریار اب اپنی فیملی کو مکمل کر چکے تھے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں پیار مزید بھرتا جا رہا تھا ماضی کی غلطیوں سے انہوں نے بہت کچھ سبق سیکھا تھا اب وہ لوگ ایک نئی اور خوشگوار زندگی گزار

رہے تھے اب سب کچھ ٹھیک تھا اب کوئی نہیں تھا جو عنایہ اور شہریار کے بیچ آتا انہیں پہلے سے گی زیادہ بھروسہ تھا ایک دوسرے پر اور یہی وجہ تھی کہ وہ لوگ اپنی زندگی کو بہت خوش گوار بنا چکے تھے سچا عشق ہو یا آپ کی کوئی خواہش... وہ پوری تب تک نہیں ہوتی جب تک آپ سچے دل سے اسے اللہ سے نہیں مانگ لیتے اور اس کی قدر کرنے کے لائق نہیں ہو جاتے...

ختم شد۔۔

⇄⇄⇄⇄⇄

Join Our Whatsapp Group for Unlimited Novels Free – Click Here

KOH NOVELS - URDU

www.kohnovelsurdu.com